امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہٗ کی تقریباً 300 تصانیف سے ماخوذ

جامع الاحادیث

مع افادات

مجدد اعظم امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہٗ

مرتب

تقدیم، ترتیب، تخریج، ترجمہ

مولانا محمد حنیف خان رضوی بریلوی

شبیر برادرز
اردو بازار ○ لاہور

Marfat.com

لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ بَعَثَ فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْ اَنْفُسِهِمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ وَيُزَكِّيْهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ

امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہٗ کی تقریباً تین سو تصانیف سے ماخوذ (۳۶۶۳) احادیث و آثار

اور (۵۵۵) افاداتِ رضویہ پر مشتمل علوم و معارف کا گنج گرانمایہ

اَلْمُخْتَارَاتُ الرَّضَوِيَّةُ مِنَ الْاَحَادِيْثِ النَّبَوِيَّةِ وَالْاٰثَارِ الْمَرْوِيَّةِ

المعروف بہ

جامع الاحادیث

مع فوائد

مجددِ اعظم امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہٗ

جلد چہارم

تقدیم، ترتیب، تخریج، ترجمہ

مولانا محمد حنیف خاں رضوی بریلوی

صدر المدرسین جامعہ نوریہ رضویہ بریلی شریف

ناشر

شبیر برادرز

40 اردو بازار لاہور فون 7246006

Marfat.com

پاکستان میں اس کتاب کی اشاعت کے جملہ حقوق بحق **شبیر برادرز** محفوظ ہیں
-شیخ الحدیث حضرت علامہ **محمد عبدالحکیم شرف قادری** مدظلہ

نام کتاب	•=•=•=•	المختارات الرضوية من الاحاديث النبوية والآثار المروية
عرفی نام	•=•=•=•	جامع الاحادیث
افادات	•=•=•=•	امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ العزیز
تصحیح ونظر ثانی	•=•=•=•	بحر العلوم حضرت علامہ مفتی عبدالمنان صاحب قبلہ مبارک پوری
ترتیب وتخریج	•=•=•=•	مولانا محمد حنیف رضوی صدر المدرسین جامعہ نوریہ بریلی شریف
پروف ریڈنگ	•=•=•=•	مولانا عبدالسلام رضوی استاذ جامعہ نوریہ بریلی شریف
باہتمام	•=•=•=•	شبیر برادرز اُردو بازار لاہور (پاکستان)
سن اشاعت اوّل	•=•=•=•	۱۴۲۲ھ/۲۰۰۱ء
سن اشاعت ثانی	•=•=•=•	۱۴۲۴ھ/۲۰۰۳ء
قیمت	•=•=•=•	روپے

ملنے کے پتے

☆ **ادارہ پیغام القرآن** 40 اُردو بازار لاہور
☆ **احمد بک کارپوریشن** اقبال روڈ کمیٹی چوک راولپنڈی
☆ **مکتبہ غوثیہ ھول سیل پرانی** سبزی منڈی کراچی
☆ **ضیاء القرآن پبلی کیشنز** لاہور ، کراچی
☆ **مکتبہ رضویہ** آرام باغ روڈ کراچی

Marfat.com

۲۱ کتاب الادب

ابواب

لباس	۵	خضاب	۲۳
داڑھی مونچھ	۳۰	ختنہ	۴۵
مصافحہ ومعانقہ	۴۷	سلام	۶۴
حسن معاشرت	۶۷	صحبت صالح وطالح	۸۶
تعظیم وشفقت	۹۳	لہوولعب	۱۰۳
شعروشاعری	۱۰۷	گانااورمزامیر	۱۱۳
وعدہ اور عاریت	۱۲۱	حقوق عباد	۱۲۴
ہدیہ صلہ رحمی	۱۴۰	صدق وکذب	۱۴۵
حیاء وفحش گوئی	۱۴۷	بدگمانی وتہمت	۱۵۰
غیبت ودھوکہ	۱۵۲	ظالم ومظلوم	۱۵۶
اچھے اور برے نام	۱۶۲	سجدۂ تعظیمی	۱۷۲
عورتوں کے احکام	۱۷۴	تشبہ کفار	۱۸۳
شکر	۱۸۵	حقوق والدین	۱۸۹

Marfat.com

اجمالی فہرست

۱۔	کتاب الادب	۳
۲۔	کتاب الحیوانات	۲۱۵
۳۔	کتاب التوبۃ	۲۳۵
۴۔	کتاب الزہد	۲۵۹
۵۔	کتاب الدعوات	۲۶۵
۶۔	کتاب الذکر	۳۲۱
۷۔	کتاب الفرائض	۳۴۵
۸۔	کتاب الساعۃ	۳۵۷
۹۔	کتاب الفضائل	۴۲۳

Marfat.com

۱۔لباس

(۱) کپڑے اتار کر تہہ کرنے کا حکم

۱۹۵۰۔ **عن** جابر بن عبد الله رضی الله تعالیٰ عنهما قال :قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اَلشَّیَاطِیْنُ یَسْتَمْتِعُوْنَ ثِیَابَکُمْ فَاِذَا نَزَعَ اَحَدُکُمْ ثَوْبَهٗ فَلْیَطْوِهٖ حَتّٰی تَرْجِعَ اِلَیْهَا اَنْفَاسُهَا ، فَاِنَّ الشَّیْطَانَ لَا یَلْبَسُ ثَوْبًا مَطْوِیًّا۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: شیاطین تمہارے کپڑے اپنے استعمال میں لاتے ہیں ،تو کپڑا اتار کر تہہ کر دیا کرو کہ اس کا دم راست ہو جائے کہ شیطان تہہ کپڑے کو نہیں پہنتا۔

۱۹۵۱۔ **عن** جابر بن عبد الله رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اِطْوُوْا ثِیَابَکُمْ حَتّٰی تَرْجِعَ اِلَیْهَا اَرْوَاحُهَا، فَاِنَّ الشَّیْطَانَ اِذَا وَجَدَ ثَوْبًا مَطْوِیًّا لَمْ یَلْبَسْهُ وَ اِنْ وَجَدَهٗ مَنْشُوْرًا یَلْبَسُهٗ ۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کپڑے لپیٹ دیا کرو کہ ان کی جان میں جان آجائے ۔اس لئے کہ شیطان جس کپڑے کو لپٹا ہوا دیکھتا ہے اسے نہیں پہنتا اور جسے پھیلا ہوا پاتا ہے اسے پہنتا ہے۔

۱۹۵۲۔ **عن** قیس بن حازم رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: مَا مِنْ فِرَاشٍ یَکُوْنُ مَفْرُوْشًا لَا یَنَامُ عَلَیْهِ اَحَدٌ اِلَّانَامَ عَلَیْهِ الشَّیْطَانُ ۔

حضرت قیس بن حازم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جہاں کوئی بچھونا بچھا ہو جس پر کوئی سوتا نہ ہو اس پر شیطان سوتا ہے۔۱۲م

۱۹۵۰۔ کنز العمال للمتقی، ۴۱۱۰۰، ۲۹۹/۱۵ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۳۰۵/۲
۱۹۵۱۔ مجمع الزوائد للهیثمی، ۱۳۵/۵ ☆ کنز العمال للمتقی، ۴۱۰۹۹، ۲۹۹/۱۵
۱۹۵۲۔ ابن أبی الدنیا ☆

Marfat.com

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

ان احادیث سے اس کی اصل نکلتی ہے کہ نماز پڑھ کر مصلی پلٹ دینا بہتر ہے۔

فتاوی رضویہ ۳/۷۵

(۲) پاجامہ کا استعمال

١٩٥٣ - **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: قلت : يا رسول الله ! اتلبس السراويل ؟ قال : أجَلْ فِی السَّفَرِ وَ الْحَضَرِ وَ بِاللَّيْلِ وَ النَّهَارِ فَاِنِّی اُمِرْتُ بِالسَّتَرِ فَلَمْ أجِدْ شَيْئًا أسْتَرَ مِنْهُ ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے میں نے عرض کیا: یارسول اللہ ! کیا آپ پاجامہ پہنتے ہیں؟ فرمایا: ہاں، سفر وحضر اور دن و رات ہر وقت پہنتا ہوں کہ مجھے ستر پوشی کا حکم ملا تو میں نے پاجامے سے زیادہ کسی چیز کو ستر پوشی کرنے والا نہیں پایا۔۱۲م

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

مگر یہ حدیث بشدت ضعیف ہے۔ حتی ان ابا الفرج او رده علی عادته فی الموضوعات، یہاں تک کہ ابوالفرج ابن جوزی نے اپنی عادت کے مطابق اس کو موضوعات میں شمار کیا۔ و الصواب کما بينه الامام السيوطی و اقتصر عليه الحافظ ابن حجر و غيره انه ضعيف فقط تفردبة يوسف بن زياده الواسطی ۔ لیکن صحیح یہ ہے کہ صرف ضعیف ہے جیسا کہ علامہ سیوطی نے بیان فرمایا۔ اور حافظ ابن حجر نے بھی اسی پر اقتصار کیا۔ اس کی سند میں یوسف بن زیاد واسطی یک وتنہا ہیں۔ جو ضعیف ہیں۔ ہاں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا اسے خریدنا بسند صحیح ثابت ہے۔

١٩٥٤ - **عن** سويد بن قيس رضی الله تعالیٰ عنه قال : اتانا النبی صلی الله تعالیٰ عليه وسلم فساومنا سراويل ۔

١٩٥٣ - المسند لابی يعلیٰ ☆ فتح الباری للعسقلانی ، ١٠/٢٧٣
السلسلة الضعيفة للالبانی ، ٨٩ ☆ الموضوعات لابن الجوزی ٣/٤٧
١٩٥٤ - السنن لابن ماجه ، باب لبس السراويل ، ٢/٢٦٤
السنن للنسائی باب الرجحان فی الوزن ٢/١٩٥

Marfat.com

حضرت سوید بن قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور ہم سے پاجامہ خریدا۔۱۲م

۱۹۵۵۔ **عن** أبی صفوان رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : بعت من رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سراویل قبل الھجرۃ فارجح۔

حضرت صفوان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہاتھ ہجرت سے پہلے پاجامہ فروخت کیا تو آپ نے مجھے معینہ قیمت سے زیادہ عنایت فرمائی۔۱۲م

﴿۳﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اور ظاہر یہ ہی ہے کہ خریدنا پہننے کے لئے ہوگا۔ بہر حال اس میں شک نہیں کہ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین زمانہ اقدس میں باذن اقدس پاجامہ پہنتے۔ کما فی الھدی و المواھب و شرح سفر السعادۃ و غیرھا۔ امیر المؤمنین حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ روز شہادت پاجامہ پہنے تھے۔ کما فی تھذیب الامام النودی۔

فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/۸۳

(۳) اون کا لباس سنت انبیاء ہے

۱۹۵۶۔ **عن** عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ قاال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : کَانَ عَلیٰ مُوْسٰی عَلیٰ نَبِیِّنَا وَ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ یَوْمَ کَلَّمَہٗ رَبُّہٗ کِسَآءُ صُوْفٍ ، وَ مُسُکَۃُ صُوْفٍ وَ جُبَّۃُ صُوْفٍ وَ سَرَاوِیْلُ صُوْفٍ ، وَ کَانَتْ نَعْلَاہُ مِنْ جِلْدِ حِمَارٍ مَیِّتٍ ۔

فتاوی رضویہ حصہ دوم ۹/۸۵

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس دن حضرت موسی علی نبینا علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے رب سے کلام فرمایا اس دن اون کا لباس، اون کا پٹکا، اون کا جبہ اور اون کا پاجامہ پہنے تھے۔ اور آپ کی نعلین پاک چمڑے کی تھیں۔۱۲م

۱۹۵۵۔ السنن للنسائی　باب الرخصان فی الوزن　۲/۱۹۵

۱۹۵۶۔ المستدرک للحاکم،　۱/۲۸

Marfat.com

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

ان احادیث سے اس کی اصل نکلتی ہے کہ نماز پڑھ کر مصلی پلٹ دینا بہتر ہے۔

فتاوی رضویہ ۳/۷۵

(۲) پاجامہ کا استعمال

١٩٥٣ - **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: قلت : يا رسول الله ! اتلبس السراويل ؟ قال : أجَلُ فِی السَّفَرِ وَ الْحَضَرِ وَ بِاللَّيْلِ وَ النَّهَارِ فَاِنِّی اُمِرْتُ بِالسَّتَرِ فَلَمْ أجِدْ شَيْئًا أسْتَرَ مِنْهُ ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے میں نے عرض کیا: یارسول اللہ ! کیا آپ پاجامہ پہنتے ہیں؟ فرمایا: ہاں، سفر وحضر اور دن و رات ہر وقت پہنتا ہوں کہ مجھے ستر پوشی کا حکم ملا تو میں نے پاجامے سے زیادہ کسی چیز کو ستر پوشی کرنے والا نہیں پایا۔۱۲م

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

مگر یہ حدیث بشدت ضعیف ہے۔ حتی ان ابا الفرج او رده علی عادته فی الموضوعات، یہاں تک کہ ابوالفرج ابن جوزی نے اپنی عادت کے مطابق اس کو موضوعات میں شمار کیا۔ و الصواب کما بينه الامام السيوطی و اقتصر عليه الحافظ ابن حجر و غيره انه ضعيف فقط تفردبة يوسف بن زياده الواسطی ۔ لیکن صحیح یہ ہے کہ صرف ضعیف ہے جیسا کہ علامہ سیوطی نے بیان فرمایا۔ اور حافظ ابن حجر نے بھی اسی پر اقتصار کیا۔ اس کی سند میں یوسف بن زیاد واسطی یک وتنہا ہیں ۔ جو ضعیف ہیں ۔ ہاں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا اسے خریدنا بسند صحیح ثابت ہے۔

١٩٥٤ - **عن** سويد بن قيس رضی الله تعالیٰ عنه قال : اتانا النبی صلی الله تعالیٰ عليه وسلم فساومنا سراويل ۔

١٩٥٣ - المسند لابی يعلیٰ ☆ فتح الباری للعسقلانی ، ١٠/٢٧٣
السلسلة الضعيفة للالبانی ، ٨٩ ☆ الموضوعات لابن الجوزی ٣/٤٧

١٩٥٤ - السنن لابن ماجه ، باب لبس السراويل ، ٢/٢٦٤
السنن للنسائی باب الرجحان فی الوزن ٢/١٩٥

Marfat.com

حضرت سوید بن قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور ہم سے پاجامہ خریدا۔۱۲م

۱۹۵۵۔ **عن** أبی صفوان رضی الله تعالیٰ عنه قال : بعت من رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم سراویل قبل الهجرة فارجح۔

حضرت صفوان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہاتھ ہجرت سے پہلے پاجامہ فروخت کیا تو آپ نے مجھے معینہ قیمت سے زیادہ عنایت فرمائی۔۱۲م

﴿۳﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اور ظاہر یہ ہی ہے کہ خریدنا پہننے کے لئے ہوگا۔ بہر حال اس میں شک نہیں کہ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین زمانہ اقدس میں باذن اقدس پاجامہ پہنتے۔ کما فی الهدی و المواهب و شرح سفر السعادة و غیرها۔ امیر المؤمنین حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ روز شہادت پاجامہ پہنے تھے۔ کما فی تهذیب الامام النودی۔

فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/۸۳

(۳) اون کا لباس سنت انبیاء ہے

۱۹۵۶۔ **عن** عبد الله بن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه قاال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : كَانَ عَلیٰ مُوْسٰی عَلیٰ نَبِیِّنَا وَ عَلَیْهِ الصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ یَوْمَ كَلَّمَهٗ رَبُّهٗ كِسَآءُ صُوْفٍ ، وَ مُسْكَةُ صُوْفٍ وَ جُبَّةُ صُوْفٍ وَ سَرَاوِیْلُ صُوْفٍ ، وَ كَانَتْ نَعْلَاهُ مِنْ جِلْدِ حِمَارٍ مَیِّتٍ۔

فتاوی رضویہ حصہ دوم ۹/۸۵

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس دن حضرت موسی علی نبینا علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے رب سے کلام فرمایا اس دن اون کا لباس، اون کا پٹکا، اون کا جبہ اور اون کا پاجامہ پہنے تھے۔ اور آپ کی نعلین پاک چمڑے کی تھیں۔۱۲م

۱۹۵۵۔ السنن للنسائی　باب الرجحان فی الوزن　۲/۱۹۵
۱۹۵۶۔ المستدرك للحاكم،　۱/۲۸

Marfat.com

(۴) پاجامہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی سنت ہے

۱۹۵۷۔ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : أَوَّلُ مَنْ لَبِسَ السَّرَاوِیْلَ اِبْرَاهِیْمُ الْخَلِیْلُ عَلَیْهِ الصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سب سے پہلے جس نے پاجامہ پہنا وہ حضرت ابراہیم خلیل اللہ علی نبینا علیہ الصلوٰۃ والسلام ہیں۔۱۲م

(۵) پاجامہ پہننے میں زیادہ ستر پوشی ہے

۱۹۵۸۔ **عن** امیر المؤمنین علی المرتضی کرم الله تعالی وجهه الکریم قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْمُتَسَرْوِلَاتِ مِنْ اُمَّتِی، یَاأَیُّهَا النَّاسُ ! اِتَّخِذُوا السَّرَاوِیْلَاتِ ، فَاِنَّهَا مِنْ أَسْتَرِ ثِیَابِکُمْ وَ حَصِّنُوْ بِهَا نِسَآئَکُمْ اِذَا خَرَجْنَ ۔

امیر المؤمنین حضرت علی مرتضی کرم اللہ تعالی وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے اللہ! میری امت کے پاجامہ پہننے والوں کو بخش دے۔اے لوگو! پاجامے پہنو کہ یہ تمہارے کپڑوں میں سب سے زیادہ ستر پوشی کرنے والے ہیں اور ان کے ذریعہ اپنی باہر نکلنے والی عورتوں کی حفاظت کرو۔۱۲م

﴿۴﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اس حدیث کی سندوں میں ضعف ہے لیکن یہ تعدد طرق سے درجۂ قوت میں ہے۔ ہاں البتہ ابوالفرج ابن جوزی کے مذہب کے خلاف ہے کہ انہوں نے اس کو موضوعات میں شمار کیا۔

۱۹۵۷۔ تاریخ دمشق لا بن عساکر　　۲/۱۴۹

۱۹۵۸۔ مجمع الزوائد للهیثمی ، ۵/۱۲۲ ☆ کشف الخفا للعجلونی ۱/۳۱۲

میزان الاعتدال للذهبی ، ۹۰ ☆ کنز العمال للمتقی ۴۱۸۲۸، ۱۵/۴۵۹

تاریخ دمشق لا بن عساکر ، ۲/۴۴۳ ☆ لسان المیزان لا بن حجر ۱۴۶۰

تنزیه الشریعه لابن عراق، ۲/۲۷۲ ☆

Marfat.com

بالجملہ پاجامہ پہننا بلاشبہ مستحب بلکہ سنت ہے۔ان لم یکن فعلا فقولا و الافلا اقل من الاستنان تقریرا کما علمت ۔ **لاجرم فتاوی عالمگیریہ میں فرمایا**:لبس السبروایل سنة و هو من استر الثیاب للرجال و النساء کذا فی الغرائب ۔

فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/۸۴

(۶) ریشم کا لباس ناجائز ہے

۱۹۵۹۔**عن** امیر المؤمنین عمر بن الخطاب رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : لَا تَلْبَسُوا الْحَرِيْرَ فَاِنَّهٗ مَنْ لَبِسَهٗ فِی الدُّنْیَا لَمْ یَلْبَسْهُ فِی الْاٰخِرَةِ ۔

امیر المؤمنین حضرت عمر بن خطاب فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ریشم نہ پہنو کہ جو اسے دنیا میں پہنے گا آخرت میں نہ پہنے گا۔

۱۹۶۰۔ **عن** ام المؤمنین جویریة رضی الله تعالیٰ عنها قالت : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : مَنْ لَبِسَ ثَوْبَ حَرِيْرٍ اَلْبَسَهُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ یَوْمَ الْقِیَامَةِ ثَوْبًا مِنَ النَّارِ ۔

امیر المؤمنین حضرت جویریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو ریشم پہنے گا اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے دن آگ کا کپڑا پہنائے گا۔

۱۹۶۱۔ **عن** امیر المؤمنین عمر بن الخطاب رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : مَنْ لَبِسَهٗ فِی الدُّنْیَا لَمْ تَلْبَسْهُ فِی الْاٰخِرَةِ ۔

۱۹۵۹۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب لبس الحریر وافتراشه للرجال، ۲/۸۶۷
الصحیح لمسلم، کتاب اللباس ۲/۱۹۱
السنن للنسائی باب التشدید فی لبس الحریر ۲/۲۵۳
المستدرك للحاکم ۴/۱۹۱ ☆ الترغیب والترهیب للمنذری، ۳/۹۶
۱۹۶۰۔ المسند لاحمد بن حنبل ۳/۱۳۹ ☆ لجامع الصغیر للسیوطی، ۲/۵۴۲
المعجم الکبیر للطبرانی، ۲۴/۶۵ ☆
۱۹۶۱۔ السنن للنسائی، باب التشدید فی لبس الحریر، ۲/۲۵۲

امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو دنیا میں ریشم پہنے گا آخرت میں نہ پہنے گا۔

۱۹۶۲۔ **عن** امیر المؤمنین عمر بن الخطاب رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اِنَّمَا یَلْبَسُ الْحَرِیْرَ فِی الدُّنْیَا مَنْ لَاخَلَاقَ لَهٗ فِی الْآخِرَةِ۔

امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ریشم وہ پہنے گا جس کے لئے آخرت میں کچھ حصہ نہیں۔

۱۹۶۳۔ **عن** أمیر المؤمنین علی المرتضی کرم الله تعالیٰ وجهه الکریم قال : رأیت رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم أخذحریرا بشماله وذهبا بیمینه ، ثم رفع بهما یدیه فقال : اِن هٰذَیْنِ حَرَامٌ عَلٰی ذُکُوْرِ اُمَّتِی۔

امیر المؤمنین حضرت علی مرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا کہ حضور نے اپنے داہنے ہاتھ میں ریشم اور بائیں ہاتھ میں سونا لیا پھر فرمایا بیشک یہ دونوں میری امت کے مردوں پر حرام ہیں۔

۱۹۶۴۔ **عن** حذیفة رضی الله تعالیٰ عنه قال : من لبس ثو ب حریر ألسبه الله تعالیٰ یوما من نار لیس من أیامکم ،ولکن من أیام الله تعالیٰ الطوال قال تعالیٰ :

۱۹۶۲۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب لیس الحریر و افتراشه للرجال ۲/۸۶۷
الصحیح لمسلم، باب تحریم الاستعمال اناء الذهب الخ، ۲/۱۸۹
السنن للنسائی، باب التشدید فی لبس الحریر، ۲/۲۵۳
الجامع الصغیر للسیوطی، ۱/۱۵۶ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ۱۰/۲۸۵
تاریخ بغداد للخطیب ۱۱/۳۴۹ ☆ کنز العمال للمتقی، ۴۱۲۰۸، ۱۵/۳۱۹
۱۹۶۲۔ الجامع للترمذی، باب ما جاء فی حریر و الذهب، ۱/۲۰۵
السنن لابی داؤد، باب الحریر للنساء ۲/۵۶۱
السنن لابن ماجه، باب لیس الحریر و الذهب، ۲/۲۵۷
المسند لاحمد بن حنبل، ۱/۱۱۵ ☆ شرح السنة للبغوی، ۱۲/۵۶
کنز العمال للمتقی، ۴۱۲۰۷، ۱۵/۳۱۸ ☆ مشکوة المصابیح للتبریزی، ۴۳۹۴
مجمع الزوائدللهیثمی، ۵/۱۴۳ ☆ الترغیب و الترهیب للمنذری، ۳/۹۶
السنن الکبری للبیهقی، ۲/۴۲۵ ☆
۱۹۶۴۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ☆

Marfat.com

وَاِنَّ یَوْمَ عِنْدَ رَبِّكَ كَاَلْفِ سَنَةٍ مِّمَّا تَعُدُّوْنَ ۔

حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جو ریشم پہنے اللہ تعالیٰ اسے ایک دن کامل آگ پہنائے گا۔ وہ دن تمہارے دنوں سے نہیں۔ بلکہ اللہ تعالیٰ کے دن لمبے دنوں میں سے ہے۔ یعنی ایک ہزار برس کا ایک دن۔

فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/ ۶۵

(۷) لباس شہرت مذموم ہے

۱۹۶۵۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : مَنْ لَبِسَ ثَوْبَ شُهْرَةٍ اَلْبَسَهُ اللّٰهُ یَوْمَ الْقِیَامَةِ ثَوْبَ مَذَلَّةٍ ثُمَّ یَلْهَبُ فِیْهِ النَّارُ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شہرت کا لباس پہنے اللہ تعالیٰ اسے روز قیامت ذلت کا کپڑا پہنائے گا پھر اس میں آگ بھڑکا دی جائے گی۔

صفائح اللجین ص ۵۴

(۸) سرخ کپڑا مرد کے لئے شیطانی لباس ہے

۱۹۶۶۔ **عن** عمران بن حصین رضی الله تعالیٰ عنه قال :قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اِیَّاكُمْ وَ الْحُمْرَةَ ، فَاِنَّهَا مِنْ زِیِّ الشَّیْطَانِ ۔

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سرخ رنگ کے لباس سے بچو کہ یہ شیطانی لباس ہے۔

۱۹۶۵۔ السنن لابن ماجه ، باب من لبس شهرة من الثیاب ، ۲۶۶/۲
الجامع الصغیر للسیوطی، ۵۴۲/۲ ☆ الترغیب و الترهیب للمنذری، ۱۱۶/۳
اتحاف السادة للزبیدی، ۲۵۳/۳ ☆
کنز العمال للمتقی، ۴۱۱۶۹، ۲۹۴/۱۵ ☆ المسند لاحمد بن حنبل، ۹۲/۲
شرح السنة للبغوی، ۴۶/۱۲ ☆
۱۹۶۶۔ کنز العمال للمتقی، ۴۱۱۷۸، ۲۹۵/۱۵ ☆ جمع الجوامع للسیوطی، ۹۳۴۸
المعجم الکبیر للطبرانی، ۱۴۸/۸ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۱۳۰/۵

Marfat.com

﴿۵﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

عورت کو ہر قسم کا رنگ جائز ہے جب تک اس میں کوئی نجاست نہ ہو اور مردوں کے لئے دو رنگوں کا استثناء ہے۔ معصفرا اور مزعفر۔ یعنی کم و کیسر۔ یہ دونوں مرد کو ناجائز ہیں۔ اور خالص سرخ رنگ بھی اسے مناسب نہیں، باقی رنگ فی نفسہ جائز ہیں۔ اور خالص سرخ رنگ بھی اسے مناسب نہیں، باقی رنگ فی نفسہ جائز ہیں کچے ہوں یا پکے، ہاں کسی عارض کی وجہ سے ممانعت ہو جائے تو وہ دوسری بات ہے۔ جیسے ماتم کی وجہ سے سیاہ لباس پہننا حرام ہے۔ بلکہ ماتم کی وجہ سے کسی قسم کی تغیر وضع حرام ہے۔ ولہذا ایام محرم شریف میں سبز لباس جس طرح جاہلوں میں مروج ہے ناجائز و گناہ ہے۔ اور اودا، یا نیلا، یا آبی، یا سیاہ اور بدتر و اخبث ہے کہ روافض کا شعار اور ان سے تشبہ ہے، اسی طرح ان ایام میں سرخ بھی ناصبی خبیث بہ نیت خوشی و شادی پہنتے ہیں۔ یونہی ہولی کے دنوں میں اور بسنت کے دنوں میں بسنتی کہ کافر ہنود کی رسم ہے۔ فتاوی رضویہ حصہ دوم ۹/۷۶

(۹) عورتوں کو مردوں سے اور مردوں کو عورتوں سے تشبہ حرام ہے

۱۹۶۷۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : لَيْسَ مِنَّا مَنْ تَشَبَّهَ بِالرِّجَالِ مِنَ النِّسَآءِ وَ لَا مَنْ تَشَبَّهَ بِالنِّسَآءِ مِنَ الرِّجَالِ۔

حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہمارے گروہ سے نہیں وہ عورت کہ مردوں سے تشبہ کرے، اور نہ وہ مرد کے عورتوں سے مشابہت اختیار کرے۔

۱۹۶۸۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: لعن رسول الله صلی الله تعالی

۱۹۶۷۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۲/۲۰۰ ☆ مجمع الزوائد للهيثمی، ۸/۱۰۳
الترغيب والترهيب للمنذری، ۳/۱۰۴ ☆ كنز العمال للمتقی، ۴۱۲۳۷، ۱۵/۳۲۴
الجامع الصغير للسيوطی، ۲/۴۷۰ ☆ حلية الاولياء لابی نعيم، ۳/۳۲۱
المسند للعقيلی، ۲/۲۳۲ ☆
۱۹۶۸۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۲/۲۷۸ ☆ مجمع الزوائد للهيثمی، ۴/۲۵۱
تلبيس ابليس لابن الجوزی، ۲۳۹ ☆

علیه وسلم مخنثی الرجال الذین یتشبهون بالنسآء و المترجلات من النساء المشبهات بالرجال ، و راکب الفلاة و حده۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے لعنت فرمائی زنانہ مردوں پر جو عورتوں کی صورت بنیں، اور مردانی عورتوں پر جو مردوں کی شکل بنیں۔ اور جنگل کے اکیلے سوار کو۔ یعنی جو خطرہ کی حالت میں تنہا سفر کو جائے۔

۱۹۶۹۔ **عن** عمار بن یاسر رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: ثَلٰثَةٌ لَا یَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ أَبَدًا، اَلدَّیُّوْثُ وَ الرِّجْلَةُ مِنَ النِّسَآءِ وَ مُدْمِنُ الْخَمَرِ ۔

حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تین شخص کبھی جنت میں نہ جائیں گے۔ دیوث مردانی عورت، اور شراب کا عادی۔

۱۹۷۰۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: ثَلٰثَةٌ لَا یَنْظُرُ اللّٰهُ اِلَیْهِمْ یَوْمَ الْقِیَامَةِ، اَلْعَاقُّ لِوَالِدَیْهِ ، وَالْمَرْأَةُ الْمُتَرَجِّلَةُ الْمُتَشَبِّهَةِ بِالرِّجَالِ وَ الدَّیُّوْثُ ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تین شخصوں پر اللہ روز قیامت نظر رحمت نہ فرمائیگا۔ ماں باپ کا نافرمان، مردانی عورت مردوں کی وضع بنانے والی، اور دیوث۔

۱۹۷۱۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی

۱۹۶۹۔ مجمع الزوائد للهیثمی، ۲۶۵/۵ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۲۱۴/۱
السنن للنسائی، زکاة ۱۶ ☆

۱۹۷۰۔ السنن الکبری للبیهقی، ۲۶۵/۵ ☆ المستدرک للحاکم ۱۴۶/۴
مجمع الزوائد للهیثمی، ۷۸/۴ ☆ المسند لابی عوانه ۴۰/۱
الجامع الصغیر للسیوطی، ۲۱۵/۱ ☆ المسند لاحمد بن حنبل، ۱۳۴/۲
اتحاف السادة للزبیدی، ۱۱۹/۴ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۳۳۹/۱
کنز العمال للمتقی، ۴۳۸۱۹ ☆ السلسلة الصحیحة للالبانی، ۶۷۴
التفسیر لابن کثیر، ۴۷۰/۱ ☆ التفسیر للقرطبی، ۳۰۸/۳

۱۹۷۱۔ السنن للنسائی، باب المان بما اعطی ۲۷۵/۱
المستدرک للحاکم، ۷۲/۱ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۲۱۴/۱

Marfat.com

الله تعالیٰ علیه وسلم : ثَلَاثَةٌ لَا يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ، اَلْعَاقُّ لِوَالِدَيْهِ ، وَ الدَّيُّوْثُ، وَ رِجْلَةُ النِّسَآءِ ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تین شخص جنت میں نہ جائیں گے، ماں باپ سے عاق، دیوث، اور مردانی وضع عورت۔

۱۹۷۲۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : أَرْبَعَةٌ يُّصْبِحُوْنَ فِی غَضَبِ اللّٰهِ وَ يُمْسُوْنَ فِی غَضَبِ اللّٰهِ ،اَلْمُتَشَبِّهُوْنَ مِنَ الرِّجَالِ بِالنِّسَآءِ ،وَ الْمُتَشَبِّهَاتِ مِنَ النِّسَآءِ بِالرِّجَالِ ، وَالَّذِیْ يَأْتِی الْبَهِيْمَةَ،وَالَّذِی يَأْتِی بِالرَّجُلِ ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: چار شخص صبح کریں تو اللہ تعالیٰ کے غضب میں، اور شام کریں تو اللہ تعالیٰ کے غضب میں، زنانی وضع والے مرد، مردانی وضع والی عورت، چوپائے سے جماع کرنے والا، اغلامی۔

۱۹۷۳۔ **عن** أبی امامة الباهلی رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : أَرْبَعَةٌ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ فَوْقَ عَرْشِهٖ وَأَمَّنَتْ عَلَيْهِمْ مَلَآئِكَتُهٗ ، اَلَّذِی يَحْصِنُ نَفْسَهٗ عَنِ النِّسَآءِ وَلَا يَتَزَوَّجُ وَ لَا يَتَسَرّٰی لِئَلَّا يُوْلَدَ لَهٗ وَلَدٌ ، وَ الرَّجُلُ يَتَشَبَّهُ بِالنِّسَآءِ وَ قَدْ خَلَقَهُ اللّٰهُ ذَكَرًا ، وَ الْمَرْأَةُ تَتَشَبَّهُ بِالرِّجَالِ وَ قَدْ خَلَقَهَا اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ اُنْثٰی، وَ مُضِلُّ الْمَسَاكِيْنَ ، وَ رَجُلٌ حَصُوْرٌ۔

حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: چار شخصوں پر اللہ تعالیٰ نے بالائے عرش سے لعنت بھیجی جس پر فرشتوں نے آمین کہی، وہ شخص جو اپنے آپ کو عورتوں سے جدا رکھے اور شادی نہ کرے کہ اس کے بچہ پیدا نہ ہو، مرد جو عورتوں سے مشابہت پیدا کرے حالانکہ اللہ تعالیٰ نے اسے مرد بنایا ہے۔ وہ عورت جو

۱۹۷۲۔ کنز العمال للمتقی، ۴۳۹۸۲، ۷۲/۱۶　☆ مجمع الروائد للهیثمی، ۲۷۲/۶
الدر المنثور للسیوطی، ۱۰۱/۳　☆ الترغیب والترهیب للمنذری، ۲۸۷/۳
۱۹۷۳۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ۹۹/۸　☆ مجمع الروائد للهیثمی، ۲۵۱/۴

Marfat.com

مردوں سے مشابہت پیدا کرے حالانکہ اللہ تعالیٰ نے اسے عورت بنایا ہے، محتاجوں کو غلط راہ دکھانے والا، اور نکاح کی قدرت رکھتے ہوئے نکاح نہ کرنے والا۔

۱۹۷٤۔ **عن** أبی امامة الباهلی رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: أَرْبَعَةٌ لُعِنُوْا فِی الدُّنْیَا وَ الآخِرَةِ وَ أَمَّنَتِ الْمَلآئِکَةُ ، رَجُلٌ جَعَلَهُ اللّٰهُ ذَکَرًا فَأَنَّثَ نَفْسَهٗ وَتَشَبَّهَ بِالنِّسَآءِ ، وَ اِمْرَأَةٌ جَعَلَهَا اللّٰهُ اُنْثٰی فَتَذَکَّرَتْ وَ تَشَبَّهَتْ بِالرِّجَالِ، وَ الَّذِی یُضِلُّ الْأَعْمٰی ، وَ رَجُلٌ حَصُوْرٌ، وَ لَمْ یَجْعَلِ اللّٰهُ حَصُوْرًا اِلَّا یَحْیَی بْنَ زَکَرِیَّا عَلَیْهِمَا الصَّلٰوةُ و السَّلَامُ ۔

حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: چار شخصوں پر دنیا و آخرت میں لعنت اتاری گئی تو فرشتوں نے آمین کہی، وہ شخص جس کو اللہ تعالیٰ نے مرد بنایا اور اس نے اپنے آپ کو عورت بنالیا اور عورتوں سے مشابہت اختیار کر لی، وہ عورت جس کو اللہ تعالیٰ نے عورت بنایا لیکن اس نے مردانی وضع اختیار کی کہ مردوں سے مشابہت پیدا کر لی، وہ شخص جس نے اندھے کو غلط راستہ بتایا، وہ مرد جس کو عورت رکھنے کی طاقت ہے پھر وہ عورت سے رغبت نہ رکھے حالانکہ یہ حکم صرف حضرت یحیی بن زکریا علی نبینا وعلیہما الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ خاص ہے۔

۱۹۷۵۔ **عن** بعض الشیوخ رضی الله تعالیٰ عنهم قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : لَعَنَ اللّٰهُ وَ الْمَلآئِکَةُ رَجُلًا تَأَنَّثَ وَ اِمْرَأَةً تَذَکَّرَتْ ، وَ رَجُلًا تَحَصَّرَ بَعْدَ یَحْیَی بْنِ زَکَرِیَّا عَلٰی نَبِیِّنَا وَ عَلَیْهِمَا الصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ ، وَ رَجُلًا قَعَدَ عَلَی الطَّرِیْقِ یَسْتَهْزِئُ مِنْ أَعْمٰی، وَ رَجُلًا شَبِعَ مِنَ الطَّعَامِ فِی یَوْمٍ مَسْغَبَةٍ ۔

بعض مشائخ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ اور فرشتوں کی لعنت اس مرد پر جو زنانی وضع بنائے اور اس عورت پر جو مردانی وضع اختیار کرے، اس مرد پر جو حضرت یحیی بن زکریا علی نبینا وعلیہا الصلوٰۃ والسلام کے بعد عورتوں سے بے رغبت رہے، اس مرد پر جو راستہ میں بیٹھا نابینا پر ہنسے۔ اور اس مرد پر جو قحط کے ایام میں پیٹ بھر کھانا کھائے۔　　فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/۱۳۴

۱۹۷٤۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ۸/ ۲۰٤　☆　مجمع الزوائد للهیثمی، ۸/ ۱۲۵

۱۹۷۵۔ کنز العمال للمتقی، ٤۳۹۸۳، ۱٦/ ۷۳　☆

Marfat.com

(۱۰)عورت مرد کا جوتا نہ پہنے

۱۹۷۶۔ **عن** عبد الله بن مليكة رضى الله تعالىٰ عنه قال : قيل لعائشة رضى الله تعالىٰ عنها : ان امراة تلبس النعل ، قالت : لعن رسول الله الرجلة من النساء۔

حضرت عبد اللہ بن ملیکہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے عرض کیا گیا: کہ ایک عورت مردانہ جوتا پہنتی ہے، فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مردانی عورت پر لعنت فرمائی۔

فتاوی رضویہ حصہ اول ۹

(۱۱)مرد و عورت کا لباس ایک دوسرے کو پہننا ناجائز ہے

۱۹۷۷۔ **عن** عبد الله بن عباس رضى الله تعالىٰ عنهما قال :قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : لَعَنَ اللّٰهُ الْمُتَشَبِّهَاتِ مِنَ النِّسَآءِ بِالرِّجَالِ ، وَ الْمُتَشَبِّهِيْنَ مِنَ الرِّجَالِ بِالنِّسَآءِ ۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کی لعنت ہے ان عورتوں پر جو مردوں کی مشابہت پیدا کریں، اور ان مردوں پر جو عورتوں سے تشبہ کریں۔

۱۹۷۸۔ **عن** أبى هريرة رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : لَعَنَ اللّٰهُ الرَّجُلَ يَلْبَسُ لُبْسَةَ الْمَرْأَةِ وَ الْمَرْأَةُ تَلْبَسُ لِبْسَةَ الرَّجُلِ ۔

۱۹۷۶۔ السنن لا بى داؤد، باب فى لباس النساء ۲/ ۵۶۶
مشكوة المصابيح للتبريزى، ۴۴۷۰

۱۹۷۷۔ الجامع الصحيح للبخارى، باب المتشبهين بالنساء ۲/ ۸۷۴
السنن لا بى داؤد باب فى لباس النساء ۲/ ۵۶۶
المسند لا حمد بن حنبل، ۱/ ۲۵۴ ☆ الجامع الصغير للسيوطى ، ۲/ ۴۴۶
مجمع الزوائد للهيثمى ، ۸/ ۱۰۳ ☆ الترغيب والترهيب للمنذرى ، ۳/ ۱۰۳

۱۹۷۸۔ المسند لا بى داؤد، باب لباس النساء ۲/ ۵۶۶
المسند لا حمد بن حنبل ، ۲/ ۳۲۵ ☆ شرح السنة للبغوى، ۱۲/ ۱۲۱
الترغيب والترهيب للمنذرى ۳/ ۱۰۴ ☆ فتح البارى للعسقلانى ، ۱۰/ ۲۶۳
كشف الخفاء للعجلونى، ۲/ ۲۰۶ ☆ مشكوة المصابيح للتبريزى،

Marfat.com

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس مرد پر اللہ کی لعنت جو عورت کا لباس پہنے اور اس عورت پر جو مرد کا لباس پہنے۔۱۲م

۱۹۷۹۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال : ان امراة مرت علی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم متقلدة قوسا فقال : لَعَنَ اللّٰهُ الْمُتَشَبِّهَاتِ مِنَ النِّسَآءِ بِالرِّجَالِ ، وَ الْمُتَشَبِّهِيْنَ مِنَ الرِّجَالِ بِالنِّسَآءِ۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ایک عورت حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سامنے شانے پر کمان لٹکائے گزری، فرمایا: اللہ کی لعنت ان عورتوں پر جو مردانی وضع بنائیں اور ان مردوں پر جو زنانی وضع اختیار کریں۔

۱۹۸۰۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال : لعن رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم المخنثین من الرجال ، و المترجلات من النسآء و قال : أَخْرِجُوا الْمُخَنَّثِيْنَ مِنْ بُيُوْتِكُمْ۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے لعنت فرمائی زنانہ مردوں اور مردانی عورتوں پر، اور فرمایا: زنانہ مردوں کو اپنے گھروں سے نکال کر باہر کردو۔　　فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/ ۱۰۸

(۱۲) عورت کتنا نیچا لباس پہنے

۱۹۸۱۔ **عن** ام المؤمنین ام سلمة رضی الله تعالیٰ عنها قالت : سئل رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم کم تجر المراة من ذیلها ، قال : شبرا، قالت : اذا ینکشف عنها ، قال : فَذِرَاعٌ لَا تَزِيْدُ عَلَيْهِ۔　　فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/ ۸۴

۱۹۷۹۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/ ۴۴۶

۱۹۸۰۔ الجامع الصحیح للبخاری باب اخراجهم، ۲/ ۸۷۴

السنن لا بی داؤد باب الحکم فی المخنثین، ۲/ ۶۷۵

المسند لا حمد بن حنبل، ۱/ ۲۲۵ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/ ۴۴۱

مجمع الزوائد للهیثمی، ۸/ ۱۰۳ ☆ کشف الخفا للعجلونی، ۲/ ۲۰۵

۱۹۸۱۔ السنن لا بن ماجه، باب ذیل المرأة کم یکون، ۲/ ۲۶۴

Marfat.com

ام المؤمنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پوچھا گیا، عورت کتنا دامن گھسیٹ سکتی ہے، فرمایا: ایک بالشت، عرض کیا: پھر تو بے ستری ہو سکتی ہے، فرمایا، ایک ہاتھ۔ اس سے زیادہ نہ ہو۔

(۱۳) ٹخنوں سے نیچے پاجامہ وغیرہ بہ نیت تکبر ناجائز ہے

۱۹۸۲۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم : لا يَنْظُرُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ اِلیٰ مَنْ جَرَّ اِزَارَهٗ بَطَرًا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس بندہ کی طرف نظر رحمت نہیں فرمائے گا جس نے اپنا تہبند اتراتے ہوئے گھسیٹا۔۱۲م

۱۹۸۳۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم : مَنْ جَرَّ ثَوْبَهٗ مُخَيَّلَةً لَمْ يَنْظُرِ اللّٰهُ اِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے ازراہ تکبر اپنا لباس زمین پر گھسیٹا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی طرف نظر رحمت نہیں فرمائے گا۔

۱۹۸۴۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی

۱۹۸۲۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب من جرثوبه من الخیلاء ۲/ ۸۶۱
السنن لا بن ماجه، باب من جرثوبه خیلاء ۲/ ۲۶۴
شرح السنة للبغوی، ۹/۱۲ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ۱۰/ ۲۵۸
اتحاف السادة للزبیدی، ۸/ ۳۴۵ ☆ الترغیب والترهیب للمنزری، ۹/۳
مشکوة المصابیح للتبریزی، ۴۳۱۱ ☆ الکامل لا بن عدی
۱۹۸۳۔ السنن لا بی داؤد، باب ما جاء فی اسبال الازار ۲/ ۵۶۴
السنن لا بن ماجه، باب من جرثوبه خیلاء ۲/ ۲۶۳
المسند لا حمد بن حنبل ۲/ ۴۶ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ۱۰/ ۳۵۸
الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/ ۵۲۳ ☆
۱۹۸۴۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب من جرثوبه من الخیلاء ۲/ ۸۶۱
الضحیح لمسلم، باب تحریم جر الثوب خیلاء ۲/ ۱۹۴
الجامع للترمذی، باب ماجاء فی کراهیة الازار، ۱/ ۲۰۶

Marfat.com

الله تعالیٰ علیه وسلم : لَا يَنْظُرُ اللّٰهُ اِلٰى مَنْ جَرَّ ثَوْبَهٗ خُيَلَآءَ ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ اس مرد کی طرف نظر رحمت نہیں فرمائے گا جس نے تکبر کی نیت سے کپڑا زمین پر گھسیٹا۔۱۲م

۱۹۸۵۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم : مَا أَسْفَلَ الْكَعْبَيْنِ مِنَ الْاِزَارِ فَفِی النَّارِ ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو تہبند ٹخنوں سے نیچے ہو وہ آگ میں ہے۔۱۲م

۱۹۸۶۔ **عن** أبی ذر الغفاری رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم : ثَلٰثَةٌ لَا يُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَ لَا يَنْظُرُ اِلَيْهِمْ وَ لَا يُزَكِّيْهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ، اَلْمُسْبِلُ وَالْمَنَّانُ وَ الْمُنْفِقُ سِلْعَتَهٗ بِالْحَلْفِ الْكَاذِبِ۔

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تین شخصوں سے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن کلام نہیں فرمائے گا اور نہ ان کی طرف نظر رحمت فرمائے گا، اور نہ ان کو پاک فرمائے گا، اور ان کے لئے دردناک عذاب ہے، ٹخنوں سے نیچے تہبند باندھنے والا ، احسان جتانے والا اور اپنا سامان جھوٹی قسم کھا کر بیچنے

۱۹۸۴۔ السنن لا بن ماجه ، باب من جر ثابه خليلاء ۲/ ۲٦٤
التمهيد لا بن عبد البر ، ۳/ ۲٤٤ ☆ شرح السنة للبغوی ، ۸/۱۲
الترغينب والترهيب للمنزری ، ۸۹/۳ ☆ المعنی للعراقی ، ۳٥۲/۳
۱۹۸۵۔ الجامع الصحيح للبخاری ، باب من جر ثوبه من غير خيلاء ۸٦۱/۲
السنن للنسائی ، باب تحت الكعبين من الازار ، ۲/ ۲٥٤
السنن لا بن ماجه ، باب موضع الازار اين هو ، ۲٦٤/۲
المسند لا حمد بن حنبل ، ۲/ ٤٦۱ ☆ المصنف لا بن أبی شيبه ، ۸/ ۲۰٤
الترغيب والترهيب للمنذری ، ۸۸/۳ ☆ كنز العمال للمتقی ، ٤۱۱٥۸ ، ۳۱٥/۱٥
فتح البارى للعسقلانی ، ۲٥٦/۱۰ ☆ الكامل لا بن عدی
۱۹۸٦۔ الصحيح لمسلم ، باب غلظ تحريم الاسباب ، ۷۱/۱
السنن لا بی داؤد باب ما جاء فی اسبال الازار ۵٦٥/۲
الجامع الصغير للسيوطی ، ۲۱٤/۱ ☆ المسند لا حمد بن حنبل ۲/ ٤۸۰
حلية الاولياء لا بی نعيم ، ۱۳۰/۷ ☆ الترغيب والترهيب للمنذری ، ۷٥/۲

Marfat.com

والا۔۱۲م

۱۹۸۷۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم :مَنْ جَرَّثَوْبَهٗ خُیَلَاءَ لَمْ یَنْظُرِ اللّٰهُ اِلَیْهِ یَوْمَ الْقِیَامَةِ ، قال ابو بکر الصدیق رضی الله تعالیٰ عنه : یا رسول الله ! علیك الصلوٰة و السلام ، احد شقی ازاری یسترخی الا ان اتعاهد ذلك منه ، فقال النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : لَسْتَ مِمَّنْ یَصْنَعُهٗ خُیَلَاءَ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے تکبر کے ارادہ سے کپڑا زمین پر گھسیٹا اللہ تعالی قیامت کے دن اس کی طرف نظر رحمت نہیں فرمائے گا۔ سیدنا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا: یارسول اللہ! علیک الصلوٰۃ والسلام میرے تہبند کا کونہ کبھی کبھی ڈھیلا ہوکر نیچا ہوجاتا ہے مگر یہ کہ میں اس کی پوری دیکھ بھال رکھتا ہوں۔ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم ان لوگوں میں سے نہیں جو از راہ تکبر ایسا کرتے ہیں۔۱۲م

۱۹۸۸۔ **عن** عکرمة رضی الله تعالیٰ عنه انه رای عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما یأتزر فیضع حاشیة ازاره من مقدمه علی ظهر قدمه و یرفع مؤخره قلت لم تازره هذه الازارة ، قال : رأیت رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم یأتزرها۔

حضرت عکرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو دیکھا کہ تہبند باندھتے تو اپنے تہبند کا اگلا گوشہ اپنے قدموں پر رکھتے اور پیچھے کا کچھ حصہ اٹھا دیتے، میں نے عرض کیا: آپ اس طرح تہبند کیوں باندھتے ہیں؟ فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اسی طرح تہبند باندھتے دیکھا۔۱۲م

﴿۶﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اس حدیث کے تمام راوی ثقہ عدول ہیں جن سے امام بخاری نے روایت کی۔

۱۹۸۷۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب من ازاره من غیر خیلاء، ۲/ ۸۶۰
السنن لابی داؤد، باب ما جاء اسبال الازار، ۲/ ۵۶۴
۱۹۸۸۔ السنن لابی داؤد، باب فی قدر موضع الازار، ۲/ ۵۶۶

کما لا یخفی علی الفطن الماهر بالفن ۔　　فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/۹۹

۱۹۸۹۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال مررت علی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم و فی ازاری استرخآء فقال : یا عبد الله ! ارفع ازارك فرفعته ثم قال :زد! فزدت، فما زلت اتحراها بعد فقال بعض القوم الی این ؟ فقال: انصاف الساقین ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس سے گزرا اور میرا تہبند اس وقت کچھ نیچا تھا۔ فرمایا: اے عبداللہ! اپنے تہبند کو اٹھاؤ! میں نے اٹھالیا پھر فرمایا اور اٹھاؤ! میں نے اور اٹھالیا پھر میں اسی پر کاربند رہا، بعض لوگوں نے کہا: کہاں تک اٹھایا؟ فرمایا: نصف پنڈلیوں تک۔ ۱۲م

۱۹۹۰۔ **عن** أبی سعید الخدری رضی الله تعالیٰ عنه قال :سمعت رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم یقول: اِزَارَةُ الْمُؤمِنِ اِلیٰ أنْصَافِ سَاقَیْهِ ۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے سنا: مومن کا تہبند نصف پنڈلیوں تک ہونا چاہیئے۔ ۱۲م

﴿۷﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

امام نووی فرماتے ہیں: نصف ساق تک مستحب ہے۔ اور ٹخنوں تک بلا کراہت جائز ہے۔ عالمگیری میں ہے۔ ہاں اس میں شبہ نہیں کہ نصف ساق تک پائچوں کا ہونا بہتر و عزیمت ہے

۱۹۸۹۔ الصحیح لمسلم، باب تحریم جر الثوب خیلاء و بیان حدما، ۲/۱۹۵
۱۹۹۰۔ الصحیح لمسلم، باب تحریم جر الثوب، ۲/۱۹۵
السنن لا بن ماجه، باب موضع الازار این هو، ۲/۲٦٤
السنن لا بی داؤد، باب فی قدر موضع الازار ۲/٥٦٦
☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۱/٦٥　☆ المسند لا حمد بن حنبل، ٦/۳
☆ السنن الکبری للبیهقی، ۲/۲٤٤　☆ شرح السنة للبغوی، ۱۲/۱۲
☆ مشکوة المصابیح للتبریزی، ٤۳۳۱　☆ اتحاف السادة للزبیدی ۳٥۹/۹
☆ تاریخ دمشق لابن عساکر ۲٥٥/٤　☆ کنز العمال للمتقی، ٤۱۰۹۸، ۲۹۹/۱٥
☆ المعبود للساعاتی، ۱۸۰۲　☆ علل الحدیث لا بن أبی حاتم، ۱٤٥۹
☆ تاریخ الکبیر للبخاری، ۳٦٦/٥　☆ میزان الاعتدال للذهبی ٥۷۳٥
☆ المعجم الکبیر للطبرانی، ۳٤۱/۱۲　☆ المؤطا لمالك، ۹۱٤

اکثر ازار پرانوار حضور سید الابرار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یہیں تک ہوتی تھی۔

فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/ ۹۹

(۱۴) عورت کو کس طرح کا لباس پہننا چاہیئے

۱۹۹۱۔ **عن** ام المؤمنین عائشة الصدیقة رضی الله تعالیٰ عنها قالت : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اِنَّ الْجَارِیَةَ اِذَا حَاضَتْ لَمْ یَصِحُّ اَنْ یُّرٰی مِنْهَا اِلَّا وَجْهَهَا وَ یَدَیْهَا اِلَی الْمَفْصَلُ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: لڑکی جب بالغہ ہو جائے تو اس کو چہرہ اور گٹوں تک ہاتھ کے سوا کوئی عضو کھولنا جائز نہیں۔

فتاوی رضویہ ۳/ ۸

(۱۵) اوڑھنی کے استعمال کا طریقہ

۱۹۹۲۔ **عن** ام المؤمنین ام سلمة رضی الله تعالیٰ عنها قالت : ان النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : دخل علیها وهی تخمر فقال : لَیَّةً لَا لَیَّتَیْنِ۔

ام المؤمنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لائے تو میں اوڑھنی اوڑھے تھی، فرمایا: ایک پیچ دو، دو نہیں۔

﴿۸﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

زنان عرب جو اوڑھنی اوڑھتیں حفاظت کے لئے سر پر پیچ دے لیتیں۔ اس پر ارشاد ہوا کہ ایک پیچ دیں دو نہ ہوں کہ عمامہ سے مشابہت نہ ہو۔ عورت کو مرد اور مرد کو عورت سے تشبہ حرام ہے۔

فتاوی رضویہ حصہ دوم ۹/ ۱۴۹

۱۹۹۱۔ السنن لابی داؤد، باب فیما قیدی المرأه من زینتها ۵۶۷/۲
۱۹۹۲۔ السنن لابن داؤد، باب کیف الاختمار، ۵۶۸/۲
المسند لاحمد بن حنبل، ۲۹۴/۶ ☆ المستدرک للحاکم ۱۹۴/۴
کنز العمال للمتقی، ۴۱۲۴۰ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۴۲/۵
المصنف لعبد الرزاق، ۱۳۳/۳ ☆ مشکوة المصابیح للتبریزی، ۴۳۶۷

Marfat.com

۲۔خضاب

(۱)سیاہ خضاب ناجائز ہے

۱۹۹۳۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اَلصُّفْرَةُ خِضَابُ الْمُؤمِنِ ، وَالْحُمْرَةُ خِضَابُ الْمُسْلِمِ ، وَ السَّوَادُ خِضَابُ الْكَافِرِ ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پیلا خضاب مؤمن کا ہے، سرخ مسلمان کا، اور سیاہ خضاب کافر کا۔۱۲م

۱۹۹۴۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : يَكُوْنُ قَوْمٌ فِی آخِرِ الزَّمَانِ يَخْضِبُوْنَ بِهٰذَا السَّوَادِ كَحَوَاصِلِ الْحَمَامِ ، لَا يَجِدُوْنَ رَائِحَةَ الْجَنَّةِ ۔

فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/ ۱۶۶

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: آخر زمانہ میں کچھ لوگ ہوں گے کہ سیاہ خضاب کریں گے جیسے جنگلی کبوتروں کے پوٹے، وہ جنت کی بو نہ سونگھیں گے۔

۱۹۹۵۔ **عن** أبی الدرداء رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : مَنْ خَضَبَ بِالسَّوَادِ سَوَّدَ اللّٰهُ وَجْهَهٗ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔

حضرت ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو سیاہ خضاب کرے اللہ تعالیٰ روز قیامت اس کا منہ کالا کریگا۔

فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/ ۱۶۶

۱۹۹۳۔ المستدرك للحاكم، ۵۲۶/۳ ☆ مجمع الزوائد للهيثمی، ۱۶۳/۵
كنز العمال للمتقی، ۱۷۳۱۵، ۶۶۸/۶ ☆ المغنی للعراقی، ۱۴۳/۱
۱۹۹۴۔ السنن الكبرى للبيهقی، ۳۱۱/۴ ☆ المعجم الكبير للطبرانی ۴۱۳/ ۱۲
اتحاف السادة للزبيدی، ۴۳۱/۲ ☆ الامالی للشجری، ۲۵۰/۲
اللالی المصنوعه للسيوطی، ۱۴۴/۲ ☆ المغنی للعراقی، ۱۴۳/۱
۱۹۹۵۔ مجمع الزوائد للهيثمی، ۱۶۳/۵ ☆ فتح البارئ للعسقلانی، ۳۵۵/۱۰
كنز العمال، للمتقی، ۱۷۳۳۳، ۶۷۱/۶ ☆ الامالی للشجری، ۲۵۰/۲
علل الحديث لابن أبی حاتم، ۲۴۱۱، ۶۷۱/۶ ☆ الكامل لابن عدی،

Marfat.com

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

سیاہ خضاب خواہ مازو وہلیلہ ونیل کا ہو خواہ نیل وحنا مخلوط خواہ کسی چیز کا سوا مجاہدین کے سب کو مطلقاً حرام ہے۔ اور صرف مہندی کا سرخ خضاب یا اس میں نیل کی کچھ پتیاں اتنی ملا کر کہ جس سے سرخی میں پختگی آجائے اور رنگ سیاہ ہونے نہ پائے سنت مستحبہ ہے۔

فتاوی رضویہ حصہ دوم ۹/ ۱۰۷

۱۹۹۶۔ **عن** جابر بن عبد الله رضی الله تعالیٰ عنهما قال :قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : غَيِّرُوا هٰذَا الشَّيْبَ وَ اجْتَنِبُوا السَّوَادَ۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس بڑھاپے کی سفیدی کو کسی رنگ سے تبدیل کرلو، اور سیاہ خضاب سے بچو۔۱۲م

۱۹۹۷۔ **عن** عبد الله بن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم : لَعَنَ اللّٰهُ الْوَاشِمَا تِ وَالْمُوْتَشِمَاتِ ، وَ الْمُتَنَمِّصَاتِ وَ الْمُتَفَلِّجَاتِ لِلْحُسْنِ الْمُغَيِّرَاتِ خَلْقَ اللّٰهِ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کہ اللہ تعالیٰ کی لعنت گودنے والیوں پر، گودوانے والیوں پر، چہرے کے بال بگاڑنے والیوں پر اور دانتوں کو جدا کرنے والیوں پر۔ کیوں کہ وہ اللہ تعالیٰ کی بنائی ہوئی شکل میں بگاڑ پیدا کرتی ہیں۔۱۲م

۱۹۹۸۔ **عن** اسماء بنت أبی بكر الصديق رضی الله تعالیٰ عنهما قالت : قال

۱۹۹۶۔ الصحیح لمسلم، باب استحباب خضاب الشیب بصفرة و حمرة ۱۹۹/۲
المسند لاحمد بن حنبل، ۴۹۹/۲ ☆ السنن الکبری للبیهقی، ۳۱۰/۷
اتحاف السادة للزبیدی ۴۲۰/۲ ☆ الکامل لابن عدی،
الطبقات الکبری لابن سعد، ۳۳۴/۵ ☆ المسند لابی عوانة، ۷۴/۲
۱۹۹۷۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب قوله تعالیٰ وما اتاکم الرسول فخذوه ۷۲۵/۲
المسند لاحمد بن حنبل، ۴۳۴/۱ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۴۴۶/۲
تاریخ بغداد للخطیب، ۲۲۵/۲ ☆ المسند لابی عوانة، ۷۴/۲
۱۹۹۸۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب المتشبع بما لم نیل ۷۸۵/۲
الصحیح لمسلم، باب النهی عن التزویر فی اللباس ۲۰۶/۲

رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : اَلْمُتَشَبِّعُ بِمَا لَمْ يُعْطَ كَلَابِسِ ثَوْبِ زُوْرٍ ۔

حضرت اسماء بنت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایسی چیز کا اظہار کرنے والا جو غیر واقعی ہے اس شخص کی طرح ہے جس نے مکر وفریب کا لباس پہنا۔۱۲م

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

بس ظاہر ہے کہ خضاب اسی لئے ہوگا کہ عورت (یا کسی دوسرے) پر اظہار جوانی کرے، جوان ہے نہیں اور جوان بنے تو حضور کے اس فرمان کے مطابق وہ شخص سر سے پاؤں تک جھوٹ اور فریب کا جامہ پہنے ہے اس سے بدتر اور کیا درکار۔

فتاوی رضویہ حصہ دوم ۹/۱۹۲

۱۹۹۹ ۔ **عن** انس بن مالك رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : غَيِّرُوا الشَّيْبَ وَ لَا تَقْرَبُوا السَّوَادَ ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بڑھاپا تبدیل کرو اور سیاہ رنگ کے پاس نہ جاؤ۔

۲۰۰۰ ۔ **عن** أبى هريرة رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : اِنَّ اللّٰهَ تَعَالىٰ يُبْغِضُ الشَّيْخَ الْغَرْبِيْبَ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ دشمن رکھتا ہے بوڑھے کوے کو۔

۲۰۰۱ ۔ **عن** عامر رضى الله تعالىٰ عنه مرسلا : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : اِنَّ اللّٰهَ تَعَالىٰ لَا يَنْظُرُ اِلىٰ مَنْ يَّخْضِبُ بِالسَّوَادِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ۔

۱۹۹۹ ۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۳/۲۴۷ ☆ اتحاف السادة للزبيدى، ۲/۴۲۰
الجامع الصغير للسيوطى، ۲/۳۵۷ ☆ كنز العمال للمتقى، ۱۷۲۱۸، ۶/۶۶۸
۲۰۰۰ ۔ جمع الجوامع للسيوطى، ۵۱۷۸ ☆ كنز العمال للمتقى، ۱۷۳۳۵
الجامع الصغير للسيوطى، ۱/۱۱۴ ☆ التفسير للقرطبى، ۱۴/۳۴۳
۲۰۰۱ ۔ كنز العمال للمتقى، ۱۷۳۳۱، ۶/۶۷۱ ☆ جمع الجوامع للسيوطى، ۵۱۴۷
الجامع الصغير للسيوطى، ۱/۱۱۴ ☆ الطبقات الكبرى لابن سعد، ۲/۱۴۲

Marfat.com

حضرت عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرسلاً روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو سیاہ خضاب کرے اللہ تعالیٰ روز قیامت اس کی طرف نظر رحمت نہ فرمائے گا۔

۲۰۰۲۔ **عن** انس رضی الله تعالی عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اَلشَّيْبُ نُوْرٌ ، مَنْ خَلَعَ الشَّيْبَ فَقَدْ خَلَعَ نُوْرَ الْاِسْلَامِ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سپیدی نور ہے۔ جس نے اسے چھپایا اس نے اسلام کا نور زائل کیا۔

۲۰۰۳۔ **عن** ام سلیم رضی الله تعالیٰ عنها قالت : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : مَنْ شَابَ شَيْبَةً فِی الْاِسْلَامِ كَانَتْ لَهٗ نُوْرًا مَا لَمْ يُغَيِّرْهَا ۔

حضرت ام سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جسے اسلام میں سپیدی آئے وہ اس کے لئے نور ہوگی جب تک اسے بدل نہ ڈالے۔

۲۰۰۴۔ **عن** انس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی اللهتعالیٰ علیه وسلم : أَوَّلُ مَنْ خَضَبَ الْحَنَّآءَ وَ الْكُتَمَ اِبْرَاهِيْمُ عَلٰى نَبِيِّنَا وَ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ ، وَ أَوَّلُ مَنِ اخْتَضَبَ بِالسَّوَادِ فِرْعَوْنَ ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے رایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سب میں پہلے حنا اور کتم سے خضاب کرنے والے حضرت ابراہیم خلیل

۲۰۰۲۔ اتحاف السادة للزبیدی، ۲/ ۴۲۵ ☆ المسند للعقیلی ۳۲۲/۴
اللالی المصنوعة للسیوطی، ۱/ ۷۶ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/ ۳۰۵
۲۰۰۳۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۲/ ۲۲۰ ☆ السنن الکبری للبیهقی، ۹/ ۱۶۱
المعجم الکبیر للطبرانی، ۱/ ۲۱ ☆ الطبقات الکبری لابن سعد، ۱/ ۲
مجمع الزوائد للهیثمی، ۵/ ۱۵۸ ☆ الترغیب والترهیب للمنذری، ۲/ ۲۸۰
الدر المنثور للسیوطی، ۳/ ۱۹۴ ☆ کنز العمال للمتقی، ۱۷۳۳۴، ۶/ ۶۷۱
الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/ ۵۳۰ ☆ التفسیر لابن کثیر، ۸/ ۲۴۹
کشف الخفا للعجلونی ۲/ ۲۵۲ ☆ الامالی للشجری، ۲/ ۲۴۲
۲۰۰۴۔ الدر المنثور للسیوطی، ۱/ ۱۱۵ ☆ کنز العمال للمتقی، ۱۷۳۱۳، ۶/ ۶۶۸
مسند الفردوس للدیلمی، ۱/ ۲۹ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۱/ ۱۶۹

Marfat.com

اللہ علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام ہیں۔اور سب سے پہلے سیاہ خضاب کرنے والا فرعون۔

﴿۳﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

علامہ منادی اس حدیث کے نیچے لکھتے ہیں اسی لئے پہلا خضاب مستحب ہے اور دوسرا غیر جہاد میں حرام۔

۲۰۰۵۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : مَنْ مَثَّلَ بِالشَّعْرِ فَلَیْسَ لَهٗ عِنْدَ اللّٰهِ خَلَاقٌ ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو بالوں کی ہیئت بگاڑے اللہ کے یہاں اس کے لئے کچھ حصہ نہیں۔

﴿۴﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

علماء فرماتے ہیں ہیئت بگاڑنا یہ کہ ڈاڑھی مونڈے یا سیاہ خضاب کرے۔

۲۰۰۶۔ **عن** واثلة بن الاسقع رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : شَرُّ کُهُوْ لِکُمْ مَنْ تَشَبَّهَ بِشَبَابِکُمْ ۔

حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہارے ادھیڑوں میں سب سے بدتر وہ ہے جو جوانوں کی سی صورت بنائے۔

۲۰۰۷۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال : نهی رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم عن الخضاب بالسواد۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سیاہ خضاب سے منع فرمایا۔

فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/ ۳۱

۲۰۰۵۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ۱۱/ ۴۱ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۸/ ۱۲۱
کنز العمال للمتقی، ۱۷۲۷۵، ۶/ ۶۶۱ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/ ۵۴۳
۲۰۰۶۔ مجمع الزوائد للهیثمی ۱۰/ ۲۷۰ ☆
۲۰۰۷۔ الطبقات الکبری لابن سعد، ☆

Marfat.com

سرخ اور زرد خضاب جائز ہے

۲۰۰۸۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال : مر علی النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم رجل قد خضب الحناء فقال : مَا أَحْسَنَ هٰذَا ، قال : فمر آخر قد خضب بالحناء والکتم فقال : هٰذا أَحْسَنُ مِنْ هٰذا ، ثم مر آخر قد خضب بالصفر فقال : هٰذا أَحْسَنُ مِنْ هٰذا کُلِّهٖ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سامنے ایک صاحب مہندی کا خضاب لگا کر گزرے فرمایا: یہ کیا خوب ہے۔ پھر دوسرے گزرے انہوں نے مہندی اور کتم ملا کر خضاب کیا تھا، فرمایا: یہ اس سے بہتر ہے، پھر تیسرے زرد خضاب کئے گزرے، فرمایا: یہ ان سب سے بہتر ہے۔

فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/ ۱۶۶

۲۰۰۹۔ **عن** عثمان بن عبد الله بن موهب رضی الله تعالیٰ عنه قال : دخلت علی ام سلمة رضی الله تعالیٰ عنها فاخرجت شعرا من شعر رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم مخضوبا۔

حضرت عثمان بن عبد اللہ بن موہب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں ام المؤمنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا۔ انہوں نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے موئے مبارک (جو ان کے پاس تبرکات شریفہ میں رکھے تھے، جس بیمار کو اس کا پانی دھو کر پلاتیں فوراً شفا پاتا تھا) نکالے، مہندی اور کتم سے رنگے ہوئے تھے۔

۲۰۱۰۔ **عن** عثمان بن عبد الله رضی الله تعالیٰ عنه قال : ان ام سلمة رضی الله تعالیٰ عنها ارته شعر النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم احمر۔

حضرت عثمان بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ام المؤمنین حضرت

۲۰۰۸۔ السنن لا بن ماجه ، باب الخضاب بالصفرة ، ۲/ ۲۶۷

۲۰۰۹۔ الجامع الصحیح للبخاری ، باب ما یذکر فی شیب ، ۲/ ۸۷۵

السنن لا بن ماجه باب الخضاب بالحناء ۲/ ۲۵۸

المسند لا حمد بن حنبل ، ۵/ ۱۴۷

۲۰۱۰۔ الجامع الصحیح للبخاری ، باب ما یذکر فی الشیب ، ۲/ ۸۷۵

Marfat.com

ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے انہیں حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے موئے مبارک سرخ رنگ دیکھائے۔

﴿۵﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

تنہا مہندی مستحب ہے۔ اور اس میں کتم کی پتیاں ملا کر کہ ایک گھاس مشابہ برگ زیتون ہے جس کا رنگ گہرا سرخ مائل بسیاہ ہوتا ہے اس سے بہتر۔ اور زرد رنگ اس سے بہتر۔ اور سیاہ وسے کا ہو خواہ کسی چیز کا حرام ہے مگر مجاہدین کو۔　　فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/۱۶۶



۳۔ داڑھی مونچھ

(۱) داڑھی حد شرعی کے مطابق رکھو

۲۰۱۱۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : مِنْ سَعَادَةِ الْمَرْءِ خِفَّةُ لِحْيَتِهِ ۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: آدمی کی سعادت ہے داڑھی کا ہلکا ہونا۔ یعنی بے حد دراز نہ ہو۔

۲۰۱۲۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما انه كان يقبض على لحيته ثم يقص ما تحت القبضة ۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا طریقہ تھا کہ وہ اپنی داڑھی مٹھی میں لیتے اور اس کے نیچے جتنی باقی رہتی کاٹ دیتے۔ ۱۲م

۲۰۱۳۔ **عن** مروان بن سالم رضی الله تعالیٰ عنه قال : رأيت عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما يقبض على لحيته فيقطع ما زاد على الكف۔

حضرت مروان بن سالم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو دیکھا کہ داڑھی کو مٹھی میں لیتے اور جو ایک مشت پر زیادہ ہوتی اس کو کاٹ دیتے۔ ۱۲م

۲۰۱۴۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه انه كان يقبض على لحيته فاخذما فضل من القبضة ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا طریقہ تھا کہ داڑھی کو مٹھی میں لیتے اور مٹھی سے

۲۰۱۱۔ المعجم الكبير للطبرانی، ۳۱۱/۱۲ ☆ السلسلة الضعيفة للالبانی ۱۹۳
الكامل لا بن عدی، ☆ مجمع الزوائد للهيثمی، ۱٦٤/٥
الجامع الصغير للسيوطی، ۵۰٤/۲ ☆ كنز العمال للمتقی ۳۰۷٤۸، ۹۱/۱۱
۲۰۱۲۔ كتاب الآثار لمحمد ☆
۲۰۱۳۔ السنن لا بی داؤد، صوم، ۳۳ ☆
السنن للنسائی ☆
۲۰۱٤۔ المصنف لا بن أبی شيبه، ☆

Marfat.com

باقی بچتی اس کو کاٹ دیتے۔۱۲م

﴿۶﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

ہمارے ائمۂ کرام نے اسی کو اختیار فرمایا، اور عامۂ کتب مذہب میں تصریح فرمائی کہ داڑھی میں سنت یہ ہی ہے کہ جب ایک مشت سے زائد ہو کم کردی جائے۔ بلکہ بعض اکابر علماء نے اسے واجب فرمایا۔ اگر چہ ظاہر یہ ہی ہے کہ وجوب سے مراد یہاں ثبوت ہے نہ وجوب مصطلح۔ تو ہمارے علماء کے نزدیک ایک مشت سے زائد کی سنت ہرگز ثابت نہیں بلکہ وہ زائد کے تراشنے کو سنت فرماتے ہیں۔ تو اس کا زیادہ بڑھانا خلاف سنت مکروہ تنزیہی ہوگا۔ شیخ محقق نے اس کو جائز فرمایا تو یہ کچھ اس کے منافی نہیں کہ خلاف اولیٰ بھی ناجائز نہیں۔ بالجملہ ہمارے علما رحمہم اللہ تعالیٰ کا حاصل مسلک یہ ہے کہ ایک مشت تک بڑھانا واجب، اور اس سے زیادہ رکھنا خلاف افضل اور اس کا ترشوانا سنت، ہاں تھوڑی زیادت جو خط سے خط تک ہو جاتی ہے اس کو خلاف اولیٰ سے ضرور مستثنیٰ ہونا چاہیئے ورنہ کس چیز کا ترشوانا سنت ہوگا۔۔ ھذا ما ظھر لی و اللہ تعالیٰ سبحانہ اعلم۔　　فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/ ۷۰

(۲) داڑھی ضرور رکھو

۲۰۱۵۔ **عن** أبی امامة الباهلی رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: تَسَرْوَلُوْا، وَ اتَّزِرُوْا، وَ خَالِفُوْا أهلَ الْكِتَابِ۔ قُصُّوْا سَبَالَكُمْ، وَ وَفِّرُوْا عَثَانِيْنَكُمْ وَ خَالِفُوْا أهْلَ الْكِتَابِ۔

حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پائجامہ پہنو اور تہبند باندھو اور یہود و نصاریٰ کا خلاف کرو۔ لہیں ترشواؤ اور داڑھیاں وافر رکھو۔ اور یہود و نصاری کا خلاف کرو۔　　فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/ ۱۲۱

۲۰۱۶۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال: قال رسول الله صلی

۲۰۱۵۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۱/ ۴۳　☆　مجمع الزوائد للهیثمی، ۵/ ۱۳۱
الدر المنثور للسیوطی، ۳/ ۷۹　☆　المعجم الکبیر للطبرانی، ۸/ ۲۸۲
کنز المعال للمتقی، ۱۷۲۵۷، ۶/ ۶۵۸　☆　المعنی للعراقی، ۱/ ۱۴۰
۲۰۱۶۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب اعفاء اللحی، ۲/ ۸۷۵
الجامع الصغیر للسیوطی، ۱/ ۱۶۴　☆　جمع الجوامع للسیوطی، ۴۶۱۱

الله تعالیٰ علیه وسلم : أنهِكُوا الشَّوَارِبَ وَ اعْفُوا اللُّحٰى۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مونچھیں مٹاؤ اور داڑھیاں بڑھاؤ۔

۲۰۱۷۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال :قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : جُزُّوا الشَّوَارِبَ وَ أَرْخُوا اللُّحٰى وَ خَالِفُوا الْمَجُوْسَ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مونچھیں کتراؤ، اور داڑھیاں بڑھنے دو، آتش پرستوں کا خلاف کرو۔

۲۰۱۸۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : أَحْفُو الشَّوَارِبَ وَ أَعْفُوا اللُّحٰى ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: خوب پست رکھو مونچھیں اور چھوڑ رکھو داڑھیاں۔

۲۰۱۹۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : قُصُّوا الشَّوَارِبَ وَ أَعْفُوا اللُّحٰى۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مونچھیں پست کرو اور داڑھیاں بڑھاؤ۔

۲۰۱۷۔ الصحیح لمسلم، باب خصال الفطرة، ۱/ ۱۲۹
المسند لاحمد بن حنبل، ۲/ ۳٦٦ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۱/ ۲۱۸
شرح معانی الآثار للطحاوی، ٤/ ۲۲۳ ☆ آداب الزفاف للالبانی، ۱۲۱
المغنی للعراقی، ۱/ ۱٤۰/ ☆

۲۰۱۸۔ الصحیح لمسلم، باب خصال الفطرة، ۱۰/ ۱۲۹
الجامع للترمذی، ادب، باب ما جاء فی اعفاء اللحیة، ۲/ ۱۰۰
شرح معانی الآثار للطحاوی، ☆ کنز العمال للمتقی، ۱۷۲۱۷، ٦/ ٦٤۸
المسند لاحمد بن حنبل، ۲/ ۱٦ ☆ المسند لابی عوانة، ۱/ ۱۸۸
المعجم الصغیر للسیوطی، ۲/ ۱۷ ☆ تاریخ اصفهان لابی نعیم، ۲/ ۷٦
الجامع الصغیر للسیوطی، ۱/ ۲۲ ☆

۲۰۱۹۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۲/ ۲۲۹ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی، ۱۱/ ۱۵۲
کنز العمال للمتقی، ۱۷۲۲٦، ٦/ ٦۵۳ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/ ۳۸۱
مجمع الزوائد للهیثمی، ۵/ ۱۷۹ ☆

Marfat.com

۲۰۲۰۔ **عن** انس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه **قال**: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : أَحْفُوا الشَّوَارِبَ وَ أَعْفُوا اللُّحٰی ، وَ لَا تَشَبَّهُوا بِالْيَهُوْدِ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مونچھیں خوب پست کرو اور داڑھیوں کو معافی دو، اور یہودیوں کی سی صورت نہ بناؤ۔

۲۰۲۱۔ **عن** أبی سعید الخدری رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم :لَا يَأْخُذَنَّ أَحَدُكُمْ مِنْ طُوْلِ لِحْيَتِهٖ ۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہرگز کوئی شخص اپنی داڑھی کے طول سے کم نہ کرے۔

۲۰۲۲۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال : ان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم امر باحفاء الشوراب و اعفاء اللحی۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حکم فرمایا مونچھیں خوب پست کرنے کا اور داڑھیاں معاف رکھنے کا۔

۲۰۲۳۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : وَ فِرُوا اللُّحٰی وَ خُذُوْا مِنَ الشَّوَارِبِ ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کثیر کرو داڑھیاں اور مونچھوں میں سے لو۔

۲۰۲۰۔ کنز العمال للمتقی، ۱۷۲۱۸، ۶/۶۴۹ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۱/ ۲۳
نصب الرایة للزیلعی، ۲/ ۴۵۸ ☆

۲۰۲۱۔ کنز العمال للمتقی، ۱۷۲۸۱، ۶/ ۶۶۳ ☆

۲۰۲۲۔ الجامع للترمذی، باب ماجاء اعفاء اللحیة، ۲/ ۱۰۰
السنن لابی داؤد، باب فی اخذ الشارب، ۲/ ۵۷۷
المؤطا المالك، ☆ السنن الکبری للبیهقی، ۱/ ۱۵۱
شرح السنة للبغوی، ۱۲/ ۱۰۷ ☆ علل الحدیث لابن أبی حاتم، ۲۵۲۹
۲۰۲۳۔ السنن الکبری للبیهقی، ۱/ ۱۵۰ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۵/ ۱۶۸
کنز العمال للمتقی، ۱۷۲۴۲، ۶/ ۶۲۶ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی،
الکامل لابن عدی، ☆

۲۰۲۴۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال: قا ل رسو ل الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: أَوْفُوا اللُّحٰی وَ قُصُّوا الشَّوَارِبَ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پوری کرو داڑھیاں اور تراشو مونچھیں۔

۲۰۲۵۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال : ذکر رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم المجوس فقال : انهم یؤفرون سبالهم و یحلقون لحاهم فخالفو هم۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجوسیوں کا ذکر فرمایا کہ وہ اپنی لبیس بڑھاتے اور داڑھیاں مونڈ۔تے ہیں۔تم ان کا خلاف کرو۔

۲۰۲۶۔ **عن** عبد الله بن عمرو بن العاص رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : أَحَفُّوا الشَّوَارِبَ وَأَعْفُوا اللُّحٰی ۔

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مونچھیں خوب پست کرو اور داڑھیاں خوب بڑھاؤ۔

۲۰۲۷۔ **عن** ام المؤمنین عائشة الصدیقة رضی الله تعالیٰ عنها قالت : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : خُذُوْا مِنْ عِرْضِ لُحَاكُمْ وَ أَعْفُوْا طُوْلَهَا ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: داڑھیوں کے عرض سے لو اور ان کے طول کو معاف رکھو۔

۲۰۲۸۔ **عن** عبد الله بن عبد الله رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله

۲۰۲۴۔ المسند لا حمد بن حنبل، ۲/ ۲۲۹ ☆ کنز العمال ،للمتقی، ۱۷۲۴۶، ۶/ ۶۵۶
☆ الکامل لا بن عدی ،
۲۰۲۵۔ السنن الکبری للبیهقی ، ۱/ ۱۵۱ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ۱۰/ ۳۴۷
اتحاف السادة للزبیدی ، ۲/ ۴۰۹ ☆ حلیة الاولیاء لا بی نعیم، ۴/ ۹۴
۲۰۲۶۔ الکامل لا بن عدی ، ☆
۲۰۲۷۔ کنز العمال للمتقی ،۱۷۲۲۵، ۶/ ۶۵۳ ☆
۲۰۲۸۔ کنز العمال للمتقی ،۱۷۲۴۸، ۴/ ۶۵۷ ☆

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: لٰکِنْ رَبِّی أَمَرَنِی أَنْ أُحْفِیَ شَارِبِی وَ أُعْفِیَ لِحْیَتِی۔

حضرت عبداللہ بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مگر مجھے رب نے حکم فرمایا کہ میں اپنی لبیں پست کروں اور داڑھی بڑھاؤں۔

﴿۷﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اس حدیث پاک کا واقعہ وہ ہے کہ کتاب الخمیس فی احوال انفس نفیس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وغیرہ کتب معتمدہ میں ہے کہ جب حضور پرنور سید یوم النشور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہدایت اسلام کے فرامین بنام سلاطین جہاں نافذ فرمائے۔ قیصر ملک روم نے تصدیق نبوت کی مگر بجہت دنیا اسلام نہ لایا مقوقش بادشاہ مصر نے شقۂ والا کی کمال تعظیم کی اور ہدایا حاضر بارگاہ رسالت کئے۔ سگ ایران خسرو پرویز قتلہ اللہ نے فرمان اقدس چاک کر دیا اور باذان حاکم صوبہ یمن کو لکھا کہ دو مضبوط آدمی بھیج کر انہیں یہاں بلائے باذان نے اپنے داروغہ بابویہ اور ایک پارسی خرخسرہ نامی کو مدینہ طیبہ روانہ کیا۔ یہ دونوں جب بارگاہ اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں حاضر ہوئے تو داڑھیاں منڈائے اور مونچھیں بڑھائے ہوئے تھے۔ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ان کی طرف نظر رحمت فرماتے کراہت آئی اور فرمایا: خرابی ہو تمہارے لئے کس نے اس کا حکم دیا۔ وہ بولے ہمارے رب یعنی خسرو پرویز خبیث نے۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: مگر مجھے تو میرے رب نے داڑھی بڑھانے اور لبیں تراشنے کا حکم فرمایا ہے۔

مسلمان اس حدیث کو یاد رکھیں کہ بابویہ اور خرخسرہ اس وقت تک نہ اسلام لائے تھے اور نہ احکام اسلام سے آگاہ تھے۔ ان کی یہ وضع دیکھ کر حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کی صورت دیکھنے سے کراہت کی تو جو مسلمان احکام حضور جان بوجھ کر مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے خلاف مجوسیوں کے موافق ایسی گندی صورت بنائے وہ کس قدر حضور اعلیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی کراہت و بیزاری کا باعث ہوگا۔ آدمی جس حال پر مرتا ہے اسی حال پر اٹھتا ہے۔ اگر روز قیامت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہ مجوسی کی صورت دیکھ کر نگاہ فرمانے سے کراہت فرمائی تو یقین جان کہ تیرا ٹھکانا کہیں نہیں رہا۔ مسلمان کی پناہ، نجات، امان اور رستگاری جو کچھ ہے ان کی نظر رحمت میں ہے۔ اللہ تعالیٰ کی پناہ اس بری گھڑی سے کہ وہ نظر

Marfat.com

رحمت فرماتے کراہت لائیں والعیاذ باللہ ارحم الراحمین۔

اسکے بعد حدیث میں معجزۂ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ظہور خسرو پرویز مردود کا ہلاک ہونا، اور باذان، بابویہ، خرخسرہ وغیرہم بہت سے اہل یمن کا مشرف باسلام ہونا مذکور ہے۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین۔　　فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/ ۱۲۸

۲۰۲۹۔ **عن** رویفع ابن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: یَا رُوَیْفِعُ! لَعَلَّ الْحَیَاۃَ سَتَطُوْلُ بِكَ بَعْدِی فَأَخْبِرِ النَّاسَ أَنَّهٗ مَنْ عَقَدَ لِحْیَتَهٗ، أَوْ تَقَلَّدَ وَتَرًا، أَوِ اسْتَنْجٰی بِرَجِیْعِ دَابَّةٍ أَوْ عَظْمٍ فَإِنَّ مُحَمَّدًا بَرِیْءٌ مِنْهُ۔

حضرت رویفع بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے رویفع! میں امید کرتا ہوں کہ تو میرے بعد عمر دراز پائے گا۔ تو لوگوں کو خبر دینا کہ جو اپنی داڑھی باندھے، یا کمان کا چلہ گلے میں لٹکائے، یا کسی جانور کی لید گوبر یا ہڈی سے استنجاء کرے تو بیشک محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس سے بیزار ہیں۔

﴿۸﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

داڑھی باندھنے سے مراد اس کا مجعد و مرغول بنانا ہے کہ یہ کافروں کا فعل ہے اور اس میں ان سے تشبہ ہے۔ داڑھی چڑھانے والے حضرات کہ ڈھائے باندھ باندھ کر داڑھی کو مجعد مرغول کرتے اور متکبر ٹھاکروں جاٹوں کی صورت بنتے ہیں ان صحیح حدیثوں کو یاد رکھیں اور محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بیزاری و بے علاقگی کو ہلکا نہ جانیں۔

اور داڑھی منڈانے کترنے والے زیادہ سخت عذاب و آفت کے منتظر رہیں جب داڑھی باقی رکھ کر اس کی صفت و ہیئت میں کافروں سے تشبہ اس درجہ باعث بیزاری محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہوا تو سرے سے داڑھی قطع یا حلق کر دینا اور پورے پورے مجوسیوں مچھندروں کی صورت بننا جس قدر موجب غضب و ناراضی واحد قہار و رسول کردگار جل جلالہ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہو بجا ہے۔ اس حدیث کے تمام راوی ثقہ ثبت اور حفاظ و فقیہ ہیں۔

فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/ ۱۲۹

۲۰۲۹۔ السنن للنسائی، باب عقد اللحیۃ، ۲/ ۲۳۵

Marfat.com

(۳) داڑھی منڈانا مثلہ کرنا ہے اور یہ ناجائز ہے

۲۰۳۰۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: مَنْ مَّثَّلَ الْحَيْوَانُ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَ الْمَلآئِكَةِ وَ النَّاسِ أَجْمَعِيْنَ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو کسی جاندار کو مثلہ کرے اس پر اللہ، ملائکہ اور بنی آدم سب کی لعنت ہے۔

۲۰۳۱۔ **عن** بريدة رضی الله تعالیٰ عنه قال : ان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم اذا ارسل العسكر فاوصی الامير ، اغزو بسم الله فی سبيل الله ، قاتلوا من كفر بالله ، اغزوا و لا تغلوا و لا تغدروا و لا تمثلوا و لا تقتلوا و ليدا۔

حضرت بریدہ اسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب کوئی لشکر بھیجتے تو سید سالار کو وصیت فرماتے، جہاد کرو اللہ کے نام پر اللہ کی راہ میں، قتال کرو اللہ کے منکروں سے جہاد کرو، خیانت نہ کرو، عہد نہ توڑو مثلہ نہ کرو، اور کسی بچہ کو قتل نہ کرو۔

۲۰۳۲۔ **عن** صفوان بن عسال رضی الله تعالیٰ عنه قال :ا رسلنا رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فی عسكر فقال : سيروا بسم الله و فی سبيل الله ، قاتلوا من كفر بالله و لا تمثلوا و لا تغدروا و لا تقتلوا وليدا۔

حضرت صفوان بن عسال رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

۲۰۳۰۔ الجامع الصحيح للبخاری، باب ما يكره من المثله و المصورة، ۸۲۹/۲
المسند لاحمد بن حنبل، ۲۳۳/۱ ☆ الجامع الصغير للسيوطی، ۵۴۳/۲
۲۰۳۱۔ الصحيح لمسلم، باب تامير الامام الامراء على البعوث، ۸۲/۲
الجامع للترمذی، باب ما جاء فی وصية النبی الله ﷺ، ۱۹۵/۱
السنن لابن ماجه، باب وصية الامام، ۲۱۰/۲
المسند لاحمد بن حنبل، ۲۰۰/۱ ☆ الموطا لمالك جهاد
المستدرك للحاكم، ۵۴۱/۴ ☆ السنن الكبرى للبيهقی، ۴۹/۹
المصنف لعبد الرزاق ۹۴۲۸، ☆ المعجم الصغير للطبرانی، ۱۲۳/۱
المعجم الكبير للطبرانی، ۸۴/۸ ☆ مجمع الزوائد للهيثمی، ۲۵۶/۵
نصب الراية للزيلعی، ۳۸۰/۳ ☆ شرح السنة للبغوی، ۱۱/۱۱
۲۰۳۲۔ السنن لابن ماجه، باب وصية الامام، ۲۱۰/۲
المسند لاحمد بن حنبل، ۳۵۸/۵ ☆

Marfat.com

علیہ وسلم نے ہمیں ایک لشکر میں بھیجا فرمایا: چلو خدا کے نام پر خدا کی راہ میں، جہاد کرو خدا کے منکروں سے، اور نہ مثلہ کرو اور نہ بدعہدی، نہ خیانت اور نہ بچے کا قتل۔

۲۰۳۳۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : خذ فاغز فی سبیل الله ، فقاتلوا من کفر بالله ، لا تغلوا و لا تمثلوا و لا تقتلوا ولیدا ، فهذا عهد الله و سیرة نبییه ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: لے خدا کی راہ میں لڑ، منکران خدا سے جہاد کر، خیانت نہ کرو، اور نہ مثلہ کرو، بچوں کو بھی قتل نہ کرو، یہ اللہ کا عہد اور اس کے نبی کا شیوہ ہے۔ جل جلالہ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

۲۰۳۴۔ **عن** امیر المؤمنین علی المرتضی کرم الله تعالی وجهه الکریم قال :ان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم اذا ارسل عسکرا فیقول : لا تمثلوا بآدمی و لا بهیمة ۔

امیر المؤمنین حضرت علی مرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب کوئی لشکر کفار پر بھیجتے تو ارشاد فرماتے: مثلہ نہ کرو، نہ کسی آدمی کو اور نہ کسی جانور کو۔

۲۰۳۵۔ **عن** عبد الله بن زید رضی الله تعالیٰ عنه قال : نهی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم عن النهبة و المثلة ۔

حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے لوٹ مار اور مثلہ کرنے سے منع فرمایا۔

۲۰۳۶۔ **عن** أبی سعید الخدری رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله تعالیٰ علیه وسلم أن یمثل بالبهائم ۔

۲۰۳۴۔ السنن الکبری للبیهقی ، ۹۱/۹

۲۰۳۵۔ الجامع الصحیح للبخاری ، باب ما یکره من المثلة والمصورة ، ۸۲۹/۲

۲۰۳۶۔ السنن لا بن ماجه ، باب النهی عن صبرا بهائم و عن المثلة ، ۲۳۷/۲

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے چوپایوں کو مثلہ کرنے سے منع فرمایا۔

۲۰۳۷۔ **عن** عمران بن حصین رضی الله تعالیٰ عنه قال : نهی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم عن المثلة ۔

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مثلہ کرنے سے منع فرمایا۔

۲۰۳۸۔ **عن** امیر المؤمنین علی المرتضی کرم الله تعالی وجهه الکریم قال: سمعت رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم نهی عن المثلة و لو بالکلب العقور۔

امیر المؤمنین حضرت علی مرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مثلہ کرنے سے منع فرماتے تھے اگرچہ سگ گزندہ کو۔

۲۰۳۹۔ **عن** حکم بن عمیر رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : لَا تُمَثِّلُوا بِشَیءٍ مِنْ خَلْقِ اللّٰهِ عزوجلَّ فِیْهِ رُوْحٌ۔

حضرت حکم بن عمیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کسی ایسی چیز کو مثلہ نہ کرو جس میں اللہ تعالیٰ نے روح ڈالی ہے۔۱۲م

۲۰۴۰۔ **عن** سمرة بن جندب رضی الله تعالیٰ عنه قال: کان النبی صلی

۲۰۳۷۔ الجامع الصغیر للبخاری، باب النهی بغیر اذن صاحبه، ۳۳۶/۱
الجامع الصغیر للسیوطی، ۵۶۰/۲ ☆ المسند لاحمد بن حنبل، ۲۴۶/۴
المعجم الکبیر للطبرانی، ۴۰۳/۱۲ ☆ السنن الکبری للبیهقی، ۶۹/۹
کنز العمال للمتقی، ۱۱۰۶۸۔ ۳۹۱/۴ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۲۷۸/۲
شرح معانی الآثار للطحاوی، ☆ تاریخ بغداد للخطیب، ۳۷/۷
۲۰۳۸۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ☆
۲۰۳۹۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ۱۲۰/۳ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۲۴۹/۶
کنز العمال للمتقی، ۴۳۶۳، ۷۷۷/۱۵ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۲۷۸/۲
۲۰۴۰۔ السنن لابی داؤد، باب فی النهی عن المثلة، ۳۶۱/۲
المعجم الکبیر للطبرانی، ۲۱۶/۱۸ ☆ کنز العمال للمتقی، ۱۷۰۰۹، ۳۹۸/۱۰
فتح الباری للعسقلانی، ۴۵۹/۷ ☆

Marfat.com

الله تعالیٰ علیه وسلم یحث علی الصدقة و ینهی عن المثلة ۔

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم صدقہ کی ترغیب دلاتے اور مثلہ کرنے سے منع فرماتے۔

۲۰۴۱۔ **عن** قتادة رضی الله تعالیٰ عنه مرسلا ان النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم کان بعد ذلك یحث علی الصدقة وینهی عن المثلة ۔

حضرت قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرسلاً روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس کے بعد صدقہ کی ترغیب دلاتے اور صورت بگاڑنے سے منع فرماتے۔

۲۰۴۲۔ **عن** یعلی بن مرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : لا تمثلوا بعباد الله ۔

حضرت یعلی بن مرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ کے بندوں کی صورت نہ بگاڑو۔

۲۰۴۳۔ **عن** ام المؤمنین عائشة الصدیقة رضی الله تعالیٰ عنها قالت : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : لا أُمثل به فیمثل الله بی یوم القیامة ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو یہاں مثلہ کرے گا روز قیامت اللہ تعالیٰ مثلہ بنائے گا۔

۲۰۴۴۔ **عن** صالح بن کیسان رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال ابو بکر الصدیق رضی الله تعالیٰ عنه لیزید بن أبی سفیان رضی الله تعالیٰ عنهما اذا ارسل لا مارة العکسر لا تغدر و لاتمثل و لا تجبن و لا تغلل۔

حضرت صالح بن کیسان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ امیر المؤمنین سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت یزید بن أبی سفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو لشکر کی سپہ سالاری کے لئے بھیجتے وقت وصیت فرمائی: نہ عہد توڑنا، نہ مثلہ کرنا، نہ بزدلی وخیانت کرنا۔

۲۰۴۱۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب قصة عکل و عزینة، ۶۰۲/۲

۲۰۴۲۔ کنز العمال، للمتقی، ۱۳۳۹۶، ۳۹۴/۱۵ ☆

۲۰۴۳۔ کنز العمال، للمتقی، ۱۳۴۴۷، ۴۰۸/۵ ☆ البدایة والنهایة لابن کثیر، ۳۱۰/۳

۲۰۳۴۔ السنن الکبری للبیهقی، ۹۱/۹ ☆

Marfat.com

﴿۹﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اللہ اکبر، جب چوپایوں سے مثلہ حرام، چوپائے درکنار کٹ کھنے کتے سے ناجائز، کتے سے بھی گزر یئے حربی کافر سے بھی منع، تو مسلمان کا خود اپنے منہ کے ساتھ مثلہ کرنا کس درجہ اشد حرام وموجب لعنت وانتقام ہے۔　　فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/۱۳۲

۲۰٤٥۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : من مثل بالشعر فلیس له عند الله خلاق ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو بالوں کے ساتھ مثلہ کرے اللہ عزوجل کے یہاں اس کا کوئی حصہ نہیں۔

﴿۱۰﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہ حدیث خاص بالوں کے مثلہ کے بارے میں ہے، بالوں کا مثلہ یہ ہی ہے جو کلمات ائمہ میں مذکور ہے کہ عورت سر کے بال منڈالے یا مرد داڑھی، یا مرد خواہ عورت بھویں، یا سیاہ خضاب کرے، یہ سب صورتیں بالوں کے مثلہ میں داخل ہیں اور یہ سب حرام۔

حاشیہ ہدایہ ۱۲۱　☆　فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/۱۳۳

(۴) دس چیزیں فطرت سے ہیں

۲۰٤٦۔ **عن** ام المؤمنین عائشة الصدیقة رضی الله تعالیٰ عنها قالت : قال رسول

۲۰٤٥۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ۱۱/٤۱　☆　المصنف لا بن أبی شیبة، ۱۰/٤۰
مجمع الزوائد للهیثمی، ۸/۱۲۱　☆　کنز العمال للمتقی، ۱۷۲۷۵، ٦/٦٦۱
الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/٥٤۳　☆　السلسلة الضعیفة للالبانی، ٤۲۱

۲۰٤٦۔ الصحیح لمسلم، باب خصال الفطرة، ۱/۱۲۹
السنن لا بی داؤد، باب السواك من المفطرة ۱/۸
السنن للنسائی، باب من السنن الفطرة، ۲/۲۳٤
الجامع للترمذی، باب ما جاء فی تقلیم الاظفار، ۲/۱۰۰
السنن لا بن ماجه، باب الفطرة ۱/۲٥
السمند لا بن حنبل، ٦/۱۳۷　☆　السنن الکبری للبیهقی، ۱/۳٦
شرح السنة للبغوی، ۱/۳۸۹　☆　اتحاف السادة للزبیدی، ۲/۳٥۰
نصب الرایة للزیلعی ۱/۷٦　☆　الدر المنثور للسیوطی، ۱/۱۱۲

Marfat.com

اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : عشر من الفطرة ، قص الشارب ، و اعفاء اللحی ، و السواك،و استنشاق الماء، و قص الاظفار ، وغسل البراجم ، و نتف الابط، و حلق العانة، و انتقاص الماء ، قال زکریا : قال مصعب : و نسیت العاشرة الاان تکون المضمضة ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دس باتیں قدیم زمانہ سے انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کی سنت ہیں۔لبیں کترنا، ناخن تراشنا، انگلیوں کے جوڑ جہاں میل جمع ہونے کا محل ہے دھونا، بغل کے بال صاف کرنا، زیرناف بال مونڈنا، شرمگاہ پر پانی ڈالنا۔راوی حضرت زکریا نے کہا: کہ حضرت مصعب اس حدیث کی بابت فرماتے کہ میں دسویں چیز بھول گیا شاید کلی ہو۔

﴿۱۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

امام قاضی عیاض پھر امام نووی نے استظہار فرمایا کہ غالبا دسویں ختنہ ہو کہ دوسری حدیث میں ختنہ بھی خصال فطرت سے شمار فرمایا۔انتہی۔

فتاوی رضویہ جدید ۱/۷۷

۲۰۴۷۔**عن** أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰعلیه وسلم : خمس من الفطرة ،الختان و الاستحداد و تقلیم الأظفارِ و نتف الإبط و قص الشارب۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سنن قدیمہ پانچ ہیں، ختنہ کرنا، زیرناف بال لینا، ناخن کاٹنا، بغل کے بال صاف کرنا، مونچھ کتروانا۔۱۲م

۲۰۴۸۔**عن** عمار بن یاسر رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی

۲۰۴۷۔ الصحیح لمسلم، باب خصال الفطرة، ۱۲۹/۱
السنن لابی داؤد، باب السواك من الفطره، ۸/۱
المسند لاحمد بن حنبل، ۲۲۹/۲ ☆ السنن الکبری للبیهقی، ۱۴۹/۱
فتح الباری للعسقلانی، ۳۳۴/۱۰ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۱۱۲/۱
الجامع للترمذی، باب ما جاء فی تقلیم الاظفار، ۱۰۰/۲
۲۰۲۸۔ السنن لابی داؤد، باب السواك من الفطرة، ۸/۱

الله تعالیٰ علیه وسلم : اِن من الفطرة المضمضه و الاِستنشاق ۔

فتاوی رضویہ جدید ۱/ ۶ ۷۷

حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کلی کرنا اور ناک میں پانی چڑھانا فطرت سے ہے۔۱۲م

(۵) مونچھ، ناخن اور بغل وغیرہ حلق کرنے کی مدت

۲۰۴۹۔ **عن** انس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال : وقت لنا رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فی قص الشارب و تقلیم الأظفار و نتف الإبط و حلق العانة ان لا یترك اکثر من اربعین لیلة ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مونچھ کترنے، ناخن تراشنے، بغل کے بال صاف کرنے اور ناف کے نیچے کے بال صاف کرنے کی مدت زیادہ سے زیادہ چالیس دن متعین فرمائی۔۱۲م

فتاوی رضویہ حصہ دوم ۹/ ۱۲۸

(۶) حضور کی مبارک داڑھی گھنی تھی

۲۰۵۰۔ **عن** جابر بن سمرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : كان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم كثير شعر اللحية ۔

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی داڑھی مبارک گھنی تھی۔۱۲م

(۷) جسم کے بال صاف کرنا جائز ہے

۲۰۵۱۔ **عن** ام المؤمنین ام سلمة رضی الله تعالیٰ عنها قالت : ان النبی صلی

۲۰۲۹۔ السنن لابی داؤد، باب فی اخذ الشارب، ۲/ ۵۷۷
المسند لاحمدبن حنبل، ۳/ ۱۲۲ ☆ السنن الکبری،للبیهقی، ۱/ ۱۵۰
۲۰۵۰۔ الصحیح لمسلم، فضائل، ۱۰۶ ☆
المسند لاحمد بن حنبل، ۵/ ۴ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/ ۴۰۴
۲۰۵۱۔ السنن لابن ماجه، باب الطلاء بالنورة ۔ ۲/ ۲۷۴

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کان اذا طلی بدأ بعورتہ فطلاھا بالنورۃ، و سائر جسدہ اھلہ

ام المؤمنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب نورہ کا استعمال فرماتے تو ستر مقدس پر اپنے دست مبارک سے لگاتے اور باقی بدن منور پر ازواج مطہرات لگاتیں۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہن

﴿۱۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

کلائیوں پر بال ہوں تو ترشوادیں کہ ان کا ہونا پانی زیادہ چاہتا ہے اور مونڈنے سے سخت ہوجاتے ہیں۔ اور تراشنا مشین سے بہتر کہ خوف صاف کردیتی ہے۔ اور سب سے احسن و افضل نورہ ہے کہ ان اعضا میں سنت سے یہ ہی ثابت ہے۔ اور ایسا نہ کریں تو دھونے سے پہلے پانی سے خوب بھگولیں کہ سب بال بچھ جائیں۔ ورنہ کھڑے بال کی جڑ میں پانی گزر گیا اور نوک سے نہ بہا تو وضو نہ ہوگا۔　　فتاوی رضویہ ۱/ ۷۶۹

Marfat.com

۴۔ختنہ

۱۔نومسلم کا ختنہ کراؤ

۲۰۵۲۔ **عن** عثیم بن کلیب الحضر می الجهنی عن أبیه عن جده رضی الله تعالیٰ عنه قال : جاء رجل و اسلم فقال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : الق عنك شعر الكفر ثم اختتن۔

حضرت عثیم بن کلیب حضرمی جہنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے وہ اپنے والد سے اور وہ ان کے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ ایک مرد حضور کی خدمت میں حاضر ہو کر اسلام لایا تو حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: زمانۂ کفر کے بال اتار پھر اپنا ختنہ کر۔

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اگر یہ نومسلم خود کر سکتا ہو تو آپ اپنے ہاتھ سے کرے، یا کوئی عورت جو اس کام کو کر سکتی ہو ممکن ہو تو اس سے نکاح کر دیا جائے۔ وہ ختنہ کر دے۔ اس کے بعد چاہے تو اسے چھوڑ دے۔ یا کوئی کنیز شرعی واقف ہو تو وہ خریدی جائے، اور اگر یہ تینوں صورتیں نہ ہو سکیں تو حجام ختنہ کر دے کہ ایسی ضرورت کے لئے ستر دیکھنا دکھانا منع نہیں۔

فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/۸۱

لڑکیوں کا ختنہ ضروری نہیں

۲۰۵۳۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : الختان سنة للرجال و مكرمة للنساء۔

---۱۲

۲۰۵۲۔ السنن لا بی داؤد، باب الرجل یسلم فیؤمر بالغسل، ۱/ ۵۰
المسند لا حمد بن حنبل، ۳/ ۴۱۵ ☆ السنن الکبری للبیهقی، ۱/ ۱۷۲
کنز العمال للمتقی، ۱۳۲۲۰، ۱/ ۲۶۳ ☆ اتحاف السادة للزبیدی، ۲/ ۴۰۸
الدر المنثور للسیوطی، ۱/ ۱۱۴ ☆ تلخیص الحبیر لا بن حجر، ۴/ ۸۲
الجامع الصغیر للسیوطی، ۱/ ۹۸ ☆ المصنف لعبد الرزاق، ۹۸۳۵
۲۰۵۳۔ المسند لا حمد بن حنبل، ۵/ ۷۵ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی، ۷/ ۳۳۰
اتحاف السادة للزبیدی، ۲/ ۴۱۷ ☆ الدر المنثور، للسیوطی، ۱/ ۱۱۴
السنن الکبری للبیهقی، ۸/ ۲۳۵ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ۱۰/ ۲۴۱
الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/ ۳۵۱ ☆

Marfat.com

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مردوں کا ختنہ سنت ہے، اور عورتوں کا لذت کی زیادتی کے لئے۔

فتاوی افریقہ ۲۰

فتاوی رضویہ حصہ دوم ۹/۱۶۱

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

لڑکیوں کے ختنہ کا کوئی تاکیدی حکم نہیں۔ اور یہاں رواج نہ ہونے کے سبب عوام اس پر ہنسیں گے اور یہ ان کے گناہ عظیم میں پڑنے کا سبب ہوگا اور حفظ دین مسلماناں واجب ہے۔ لہذا اس کا حکم نہیں۔

فتاوی رضویہ حصہ دوم ۹/۱۶۱

فتاوی افریقہ ۲۰

Marfat.com

۵۔مصافحہ ومعانقہ

(۱)مصافحہ کا ثبوت

۲۰۵٤۔**عن** حذیفة بن الیمان رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم-: ان المؤمن اذا لقی المؤمن فسلم علیه واخذ بیده فصافحه تناثرت خطایا هما کما تناثر ورق الشجر۔

حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب مسلمان سے مسلمان ملکر سلام کرتا ہے اور ہاتھ پکڑ کر مصافحہ کرتا ہے تو ان کے گناہ جھڑ پڑتے ہیں جیسے پیڑوں سے پتے۔

۲۰۵۵۔**عن** سلمان الفارسی رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم :ان المسلم اذا لقی اخاه فاخذ بیده تحافت عنهما ذنوبهما۔

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسلمان جب اپنے بھائی سے ملکر اس کا ہاتھ پکڑتا ہے ان کے گناہ مٹ جاتے ہیں۔

۲۰۵٦۔**عن** انس رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : ما من مسلمین التقیا فاخذ احد هما بید صاحبه الا کان حقا علی الله عزوجل ان یحضر دعائهما و لا یفرق بین ایدیهما حتی یغفر لهما۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے

۲۰۵٤۔ مجمع الزوائد للهیثمی، ۳٦/۸ ☆
الترغیب والترهیب للمنذری، ٤۲۳/۳ ☆
۲۰۵۵۔ مجمع الزوائد للهیثمی ۳۷/۸ ☆
الترغیب والترهیب للمنذری، ٤۳۳/۳ ☆
کنز العمال للمتقی، ۲۵۳٦۲، ۱۳۳/۹ ☆
۲۰۵٦۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۱٤۲/۳ ☆
اتحاف السادة للزبیدی، ۲۸۳/٦ ☆
الترغیب و الترهیب للمنذری، ٤۳۲/۳ ☆

جمع الجوامع للسیوطی، ۵۸۵۰
السلسلة الصحیحة للالبانی، ۵۲٦
المعجم الکبیر للطبرانی، ۳۱۵/٦
جمع الجوامع للسیوطی، ۵۸۹۵

مجمع الزوائد للهیثمی، ۳٦/۸
کنز العمال للمتقی، ۲۵۳٦۱، ۱۳۳/۹

ارشاد فرمایا: جب دو مسلمان ملاقات کے وقت ایک دوسرے کا ہاتھ پکڑیں اللہ تعالیٰ پر حق ہے کہ ان کی دعا قبول فرمائے اور ان کے ہاتھ جدا نہ ہونے پائیں کہ ان دونوں کے گناہ بخشدے۔

۲۰۵۷۔ **عن** البرآء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم:ایما مسلمین التقیا فاخذ احد هما بید صاحبه وتصافحا و حمداللہ جمیعا تفرقاو لیس بینهماخطیئة۔

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو دو مسلمان آپس میں ملکر ایک دوسرے کا ہاتھ پکڑیں اور مصافحہ کریں اور دونوں حمد الٰہی بجالائیں بے گناہ ہوکر جدا ہوں۔

۲۰۵۸۔**عن** البرآء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : لا یلقی مسلم مسلما فیرحب به و یا خذ بیده الا تناثرت الذنوب بینهما کما یتناثر ورق الشجر۔

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو مسلمان مسلمان سے ملکر مرحبا کہے اور ہاتھ ملائے ان کے گناہ برگ درخت کی طرح جھڑ جائیں۔

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

(ان احادیث میں لفظ 'ید' واحد منقول ہے) اگر مان بھی لیا جائے کہ یہ الفاظ وحدت ید میں نص ہیں تاہم ان حدیثوں میں منکرین کے لئے حجت نہیں۔ ہر عاقل جانتا ہے کہ مقام ترغیب وترہیب میں غالبًا ادنی کو ذکر کرتے ہیں کہ جب اس قدر پر اتنا ثواب وعقاب ہے تو زائد میں کتنا ہوگا۔ اس سے یہ نہیں سمجھا جاتا کہ اس سے زائد مندوب نہیں۔ یا محذور ہے۔

صفائح اللجین ۱۰

(۲) ملاقات ومصافحہ

۲۰۵۹۔**عن** انس بن مالك رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رجل : یا رسول اللہ

۲۰۵۷۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۲۹۳/۴ ☆ کنز العمال للمتقی، ۳۸۳۱۲، ۱۳۵/۹

۲۰۵۸۔ نصب الرایة للزیلعی، ۲۶۰/۴ ☆

۲۰۵۹۔ الجامع للترمذی، استئذان، ۳۱، باب ما جاء فی المصافحة ۹۷/۲

!الرجل منا یلقی اخاہ او صدیقہ ، اینحنی لہ ؟ قال : لا ، قال : افیستلزمہ ویقبلہ؟ قال : لا، قال : فیا خذ بیدہ و یصا فحہ ؟ قال : نعم۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک مرد نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کی: یارسول اللہ! ہم میں کوئی آدمی اپنے بھائی یا دوست سے ملے تو کیا اس کے لئے جھکے؟ فرمایا: نہ، عرض کی: اسے گلے لگائے اور پیار کرے؟ فرمایا: نہ، عرض کی: اس کا ہاتھ پکڑے اور مصافحہ کرے؟ فرمایا: ہاں۔

(۳) دونوں ہاتھ سے مصافحہ کا ثبوت

۲۰۶۰ ۔**عن** عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : علمنی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم التشہد و کفی بین کفیہ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے میرا ہاتھ اپنے ہاتھوں کے بیچ لیکر مجھ کو ''التحیات''، تعلیم فرمائی۔

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

امام المحدثین امام بخاری علیہ رحمۃ الباری نے اپنی جامع صحیح کی ''کتاب الاستئذان ''میں مصافحہ کے لئے جو باب وضع کیا اس میں سب سے پہلے اسی حدیث ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نشان دیا۔ پھر اسی باب مصافحہ کے برابر دوسرا باب وضع کیا۔ باب الاخذ بالیدین، یعنی یہ باب ہے دونوں ہاتھ میں ہاتھ لینے کا۔ اس میں بھی وہی حدیث ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ مسند اً روایت کی۔ اگر حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا دونوں ہاتھوں میں ہاتھ لینا مصافحہ نہ تھا تو اس حدیث کو باب المصافحہ سے کیا تعلق ہوتا۔ صحیح بخاری کی اس تحریر پر دونوں ہاتھ سے مصافحہ کرنا حضور پرنور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ثابت۔

ہاں اگر حضرات منکرین جس طرح ائمہ فقہ کو نہیں مانتے اب امام بخاری کی نسبت کہدیں کہ وہ حدیث غلط سمجھتے تھے۔ ہم ٹھیک سمجھتے ہیں تو وہ جانیں اور ان کا کام۔ معہذا دونوں جانب سے ''صفحات کف'' ملانا ہے۔ اور یہ معنی اس صورت کفی بین کفیہ، میں ضرور متحقق۔ تو اس کے مصافحہ ہونے سے ان کار پر کیا باعث۔

۲۰۶۰۔ الجامع الصحیح للبحاری ، باب المصافحۃ،
الصحیح لمسلم ، باب التشہد فی الصلوٰۃ ،

Marfat.com

رہا بعض جہلا کا کہنا: کہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف سے تو ایک ہی ہاتھ تھا۔ یہ محض جہالت اور ادعائے بے ثبوت ہے۔ دونوں طرف سے دونوں ہاتھ ملائے جائیں تو ایک کا ایک ہی ہاتھ دوسرے کے دونوں ہاتھوں کے درمیان ہوگا۔ نہ کہ دونوں۔ وھو ظاھر جدا۔ اور جب حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف سے دونوں ہاتھوں کا ثبوت ہوا تو ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف سے ثبوت نہ ہونا کیا زیر نظر رہا۔

صفائح اللجین ۲۷

(۴) مصافحہ کی برکت

۲۰۶۱۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: تصافحوا! یذهب الغل من قلوبکم۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مصافحہ کیا کرو! تمہارے سینے سے کینے نکل جائیں گے۔

صفائح اللجین ص ۴۶

﴿۳﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہ حدیث بھی قابل احتجاج نہیں۔

اولا۔ اس کی سند ضعیف ہے جس میں عن خیثمة عن رجل، ایک مجہول واقع ہے۔

ثانیاً۔ امام المحدثین محمد بن اسمٰعیل بخاری نے یہ حدیث تسلیم نہ فرمائی۔ اور اس کے غیر محفوظ ہونے کی تصریح کی۔، مسلمہ طائفی رحمۃ اللہ علیہ جن پر اس حدیث کا مدار ہے۔ کما فی الترمذی، علماء محدثین ان کا حافظہ برا مانتے ہیں۔ کما فی التقریب۔ امام بخاری کہتے ہیں: میرے نزدیک یہاں بھی ان کے حفظ نے غلطی کی۔ انھوں نے سند مذکور سے لا سمر الا

۲۰۶۱۔ الترغیب والترهیب للمنذری، ۴۳۴/۳ ☆ المؤطا لمالك، ۹۰۸
اتحاف السادة للزبیدی، ۱۵۹/۶ ☆ نصب الرایة للزیلعی، ۱۲۱/۴
کنز العمال للمتقی، ۲۵۳۴۴، ۱۳۵/۹ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ۵۵/۱۱
التفسیر للقرطبی، ۱۹۹/۳ ☆ کشف الخفاء للعجلونی،
الجامع الصغیر للسیوطی، ۱۹۸/۱ ☆ مشکوة المصابیح للتبریزی، ۴۶۹۲

Marfat.com

لمصل او مسافر ،، سنی تھی۔ بھول کر اس کی جگہ یہ روایت کر گئے۔ حالانکہ یہ صرف عبدالرحمن ابن یزید یا اور کسی شخص کا قول ہے۔ نقله الترمذی۔

(۵) سلام ومصافحہ کا باہمی تعلق

۲۰۶۲۔ **عن** عبد الله بن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : من تمام التحیة الاخذ بالید۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تحیت کی تمامی سے ہے ہاتھ میں ہاتھ ملانا۔

ثالثاً۔ اقول وبالله التوفیق ۔اس سب سے درگذر یئے اور ذرا غور وتامل سے کام لیجیئے ۔تو یہ حدیث دونوں ہاتھوں سے مصافحہ کا پتہ دیتی ہے، کہ اس میں ' اخذ بالید 'بصیغۂ مفرد کو تمامی تحیت کا ایک ٹکڑا رکھا ہے۔ نہ یہ کہ صرف اسی پر تمامی وانتہا ہے۔ تحیت کی ابتدا سلام اور مصافحہ تمام اور ایک ہاتھ ملانا اسی تمامی کا ایک ٹکڑا ہے۔ ولہذا جامع ترمذی میں حدیث یوں ہے۔

۲۰۶۳۔ **عن** أبی امامة الباهلی رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : تمام تحیتکم بینکم المصافحة ۔

حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہارے آپس میں تحیت کا تمام مصافحہ ہے۔

﴿۴﴾ **امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں**

یہاں من تبعیضیہ نہ لایا گیا کہ صرف ایک ہاتھ کا ذکر نہ تھا۔ جو ہنوز تمامی کا بقیہ باقی ہو۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

صفائح اللجین ۱۵

(۶) مصافحہ کے وقت مسکراہٹ

۲۰۶۴۔ **عن** أبی داؤد الاعمی قال : لقینی البرآء بن عازب رضی الله تعالیٰ عنه

۲۰۶۲۔ الجامع للترمذی استئذان ، ۳۱ ، باب ما جاء فی المصافحة ، ۹۷/۲
المسند لاحمد بن حنبل، ۲۶۰/۵ الجامع الصغیر للسیوطی، ۵۰۳/۲
۲۰۶۳۔ الجامع للترمذی ، باب ماجاء فی المصافحة، ۹۷/۲
۲۰۶۴۔ المعجم الکبیر للطبرانی،

Marfat.com

فاخذ بیدی وصافحنی وضحك فی وجهی فقال : تدری لم اخذت بیدك ؟قلت: لا ، الانی ظننت انك لم تفعله الا بخیر ،فقال : ان النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم لقینی ففعل فی ذلك۔

ابوداؤد اعمی سے روایت ہے کہ حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ مجھے ملے میرا ہاتھ پکڑا اور مصافحہ کیا اور میرے سامنے ہنسے۔پھر فرمایا: کیا تو جانتا ہے کہ میں نے کیوں تیرا ہاتھ پکڑا؟ میں نے عرض کی: نہ، مگر اتنا جانتا ہوں کہ آپ نے کچھ بہتری کے لئے ہی ایسا کیا ہوگا۔فرمایا: بیشک حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مجھ سے ملے تو حضور نے میرے ساتھ ایسا ہی معاملہ فرمایا۔

﴿۵﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہ حدیث قابل اعتماد نہیں، قطع نظر اس سے کہ یہ حدیث طبرانی پایۂ اعتبار سے ساقط ہے۔ابوداؤد اعمی رافضی سخت مجروح متروک ہے۔امام ابن معین نے اسے کاذب کہا۔

صفائح اللجین ص ۱۳

(۷) معانقہ کا ثبوت

۲۰۶۵۔ **عن** تمیم الداری رضی الله تعالیٰ عنه قال : سألت رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم عن المعانقة فقال : تحیة الامم وصالح ودهم ،وان اول من عانق خلیل الله ابراهیم علی نبینا وعلیه الصلوة والسلام۔

حضرت تمیم داری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے معانقہ کے بارے میں پوچھا۔فرمایا: تحیت ہے امتوں کی اور ان کی اچھی دوستی ،اور بے شک پہلے معانقہ کرنے والے حضرت ابراہیم خلیل اللہ علی نبینا وعلیہ الصلوۃ والسلام ہیں۔

۲۰۶۶ ۔ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: عانق النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم الحسن۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ

۲۰۶۵۔ الدر المنثور للسیوطی، ۴۶/۱　☆　العلل المتناهیة لابن الجوزی، ۲۵۰/۲
لسان المیزان ۸۳۰/۴　☆　میزان الاعتدال للذهبی، ۶۰۷۴
۲۰۶۶۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب مناقب الحسن و الحسین، ۵۳۰/۱

Marfat.com

وسلم نے حضرت امام حسن مجتبی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے معانقہ فرمایا۔

۲۰۶۷۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: ان النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم قال للحسن :اللهم انی احبه فاحبه واحب من یحبه قال:وضمه الی صدره۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت امام حسن مجتبی کے لئے دعا کی اور عرض کیا: الٰہی! میں اسے دوست رکھتا ہوں تو اسے دوست رکھ۔اور جو اسے دوست رکھے اسے بھی دوست رکھ۔اور انہیں سینے سے لگالیا۔

۲۰۶۸۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال : ضمنی النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم الی صدره وقال : اللهم ! علمه الحكمة۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے سینے سے لپٹایا پھر دعا کی۔الٰہی! اسے حکمت سکھادے۔

وشاح الجید ۱۹

۲۰۶۹۔ **عن** الحسن بن علی رضی الله تعالیٰ عنهما قال : كان النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم یا خذبیدی فیقعدنی علی فخذه ویقعد الحسین علی فخذه الاخری ویضمنا ثم یقول : رب انی ارحمهما فارحمهما ۔

حضرت امام حسن مجتبی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میرا ہاتھ پکڑ کر ایک ران پر مجھے بٹھا لیتے اور دوسری ران پر امام حسین کو۔اور ہمیں لپٹا لیتے، پھر دعا فرماتے۔الٰہی! میں ان پر رحم کرتا ہوں تو ان پر رحم فرما۔

۲۰۷۰۔ **عن** یعلی رضی الله تعالیٰ عنه قال : ان حسنا وحسینا رضی الله تعالیٰ عنهما استبقا الی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فضمهما الیه۔

۲۰۶۷۔ السنن لابن ماجه ، باب فضائل الحسن ، ۱۳/۱

۲۰۶۳۔ الجامع للترمذی، باب ما جاء فی المصافحة ، ۹۷/۲

۲۰۶۴۔ المعجم الكبير للطبرانی

۲۰۶۸۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب مناقب ابن عباس، ۵۳۱/۱

۲۰۶۹۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب وضع الصبی عن الفخر ، ۸۸۸/۲

المسند لاحمد بن حنبل، ۲۰۵/۵ ☆ كنز العمال للمتقی، ۳۶۸۰۱، ۲۷۲/۱۳

۲۰۷۰۔ المسند لاحمد بن حنبل،

Marfat.com

حضرت یعلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک بار دونوں صاحبزادے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس آپس میں دوڑ کرتے ہوئے آئے، حضور نے دونوں کو لپٹالیا۔

۲۰۷۱۔ **عن** انس رضی الله تعالیٰ عنه قال : سئل رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ای اهل بیتك احب الیك ؟ قال: الحسن والحسین ، وکان یقول لفاطمة ادعی بی ابنی فیشمهما ویضمهما ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پوچھا گیا، حضور کو اپنے اہل بیت میں زیادہ پیارا کون ہے؟ فرمایا: حسن اور حسین، اور حضور دونوں صاحبزادوں کو حضرت زہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے بلوا کر سینے سے لگاتے اور ان کی خوشبو سونگھتے۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیہم وبارک وسلم،

وشاح الجید ۲۰

۲۰۷۲۔ **عن** اسید بن حضیر رضی الله تعالیٰ عنه قال : بینما هو یحدث القوم وکان فیه مزاح بینا یضحکهم ،فطعنه النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فی خاصرته بعود ، فقال : اصبرنی ! قال : اصطبر ! قال : ان علیك قمیصا ولیس علی قمیص ،فرفع النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم عن قمیصه فاحتضنه وجعل یقبل کشحه ،قال : انما اردت هذا یا رسول الله۔

حضرت اسید بن حضیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اس اثنا میں کہ وہ باتیں کر رہے تھے اور ان کے مزاح میں مزاح تھا۔ لوگوں کو ہنسا رہے تھے کہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے لکڑی ان کے پہلو میں چبھوئی۔ انھوں نے عرض کی: مجھے بدلہ دیجیے فرمایا: لے، عرض کی: حضور تو کرتا پہنے ہیں اور میں ننگا تھا۔ حضور نے کرتا اٹھایا انہوں نے حضور کو اپنی کنار میں لیا اور تہی گاہ اقدس کو چومنا شروع کیا۔ پھر عرض کی: یارسول اللہ! میرا یہی مقصود تھا۔

۲۰۷۱۔ الجامع للترمذی ، باب مناقب الحسن و الحسین رضی الله تعالیٰ عنهما ، ۲۱۸/۲
الجامع الصغیر للسیوطی، ۱۹/۱
۲۰۷۲۔ السنن لأبی داؤد، باب فی قبلة الید، ۷۰۹/۲

Marfat.com

۲۰۷۳۔ **عن** أبی ذر الغفاری رضی الله تعالی عنه قال : مالقیته صلی الله تعالیٰ علیه وسلم قط الا صافحنی ، وبعث الی ذات یوم ولم اکن فی اهلی ، فلما جئت اخبرت به ، فاتیته وهو علی سریر ،فالتزمنی فکانت تلك اجود اجود۔

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوتا تو حضور ہمیشہ مصافحہ فرماتے۔ایک دن میرے بلانے کو آدمی بھیجا۔میں گھر مین نہ تھا۔آیا تو خبر پائی،حاضر ہوا،حضور تخت پر جلوہ فرما تھے۔گلے سے لگالیا تو یہ اور زیادہ جید ونفیس تر تھا۔

۲۰۷۴ ۔ **عن** ام المؤمنین عائشة الصدیقة رضی الله تعالی عنها قال: رأیت النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم التزم علیا وقبله وهو یقول : بأبی الوحید الشهید۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا کہ حضور نے حضرت مولی علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کو گلے لگایا اور پیار کیا،اور فرماتے تھے۔میرے باپ نثار اس وحید شہید پر۔

وشاح الجید ۲۱

۲۰۷۵۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال : دخل رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم واصحابه غدیرا فقال : یسبح کل رجل الی صاحبه فسبح کل رجل منهم الی صاحبه حتی بقی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم وابو بکر ،فسبح رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم الی أبی بکر حتی اعتنقه فقال : لو کنت متخذا خلیلا لا تخذت ابا بکر خلیلا ولکنه صاحبی ۔

۲۰۷۳۔ السنن لأبی داؤد ، باب فی المعانقة ، ۷۰۸/۲
المسند لاحمد بن حنبل، ۱۶۳/۵ ☆ الترغیب و الترهیب للمنذری، ۴۳۴/۳
مشکوة المصابیح للتبریزی، ۴۶۸۲ ☆
۲۰۷۴۔ المسند لأبی یعلی ☆
۲۰۷۵۔ الصحیح لمسلم ، فضائل صحابه ، باب من فضائل أبی بکر الصدیق، ۲۷۶/۲
الجامع للترمذی، ۳۶۵۹، مناقب أبی ابکر الصدیق، ۲۰۶/۲
المسند لاحمد بن حنبل، ۳۷۷/۱ ☆ السنن الکبری للبیهقی، ۲۴۶/۶
المعجم الکبیر للطبرانی، ۲۷۸/۳ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۲۴۳/۳
کنز العمال للمتقی، ۳۲۵۶۳، ۵۴۶/۱۱

Marfat.com

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور صحابہ کرام ایک تالاب میں تشریف لے گئے۔ حضور نے ارشاد فرمایا: ہر شخص اپنے یار کی طرف پیرے۔ سب نے ایسا ہی کیا یہاں تک کہ صرف رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور ابوبکر صدیق ہی باقی رہے، حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف پیر کر تشریف لے گئے اور انہیں گلے لگا کر فرمایا: میں کسی کو خلیل بناتا تو ابوبکر کو بناتا لیکن وہ میرا یار ہے۔

۲۰۷۶۔ **عن** جابر بن عبد الله رضی الله تعالیٰ عنه قال : کنا عند النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فقال : یطلع علیکم رجل لم یخلق الله بعدی احد اخیرا منه ،ولا افضل ،وله شفاعة مثل شفاعة النبیین فما برحنا حتی طلع ابو بکر فقام النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فقبله والتزمه۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم خدمت اقدس حضور پرنور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں حاضر تھے۔ ارشاد فرمایا: اس وقت ہم پر وہ شخص چمکے گا کہ اللہ تعالیٰ نے میرے بعد اس سے بہتر و بزرگ تر کسی کو نہ بنایا، اور اس کی شفاعت انبیاء کی شفاعت کے مانند ہوگی۔ ہم حاضر ہی تھے کہ ابوبکر صدیق نظر آئے۔ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے قیام کیا اور صدیق اکبر کو پیار کیا اور گلے لگایا۔

۲۰۷۷۔ **عن** عبد الله بن عباس ر ضی الله تعالی عنهما قال : رأیت رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم واقفا مع علی بن أبی طالب اذ اقبل ابو بکر فصا فحه النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم وعانقه وقبل فاه ،قال علی : اتقبل فا أبی بکر ، فقال : یا ابا الحسن ! منزلة أبی بکر عندی کمنزلتی عند ربی۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو امیر المؤمنین حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کے ساتھ کھڑے دیکھا، اتنے میں ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ حاضر ہوئے۔ حضور پرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان سے مصافحہ فرمایا اور گلے لگایا، اور ان کے دہن پر بوسہ دیا۔ مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ

۲۰۷۶۔ تاریخ بغداد للخطیب
۲۰۷۷۔ السیرة لملا عمر

Marfat.com

الکریم نے عرض کی: کیا حضور ابوبکر کا منہ چومتے ہیں؟ فرمایا: اے ابوالحسن! ابوبکر کا مرتبہ میرے یہاں ایسا ہے جیسے میرا مرتبہ میرے رب کے حضور۔

۲۰۷۸۔**عن** ام المؤمنین عائشة الصدیقة رضی الله تعالیٰ عنها قالت : لما اجتمع اصحاب رسول اللهِ صلی اللهُ تعالیٰ علیه وسلم وکانو ا تسعة و ثلاثون رجلا الح ابو بکر علی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فی الظهور فقال : یا ابابکر! انا قلیل ،فلم یزل یلح علی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم حتی ظهر رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم و تفرق المسلمون فی نواحی المسجد و قام ابو بکر فی الناس خطیبا و رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم جالس، و کان اول خطیب دعا الی الله عزوجل و الی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ،و ثار المشرکون علی أبی بکر و علی المسلمین فضربوهم فی نواحی المسجد ضربا شدیدا و وطئی ابو بکر و ضرب ضربا شدیدا ، و دنا منه الفاسق عتبة بن ربیعة فجعل یضربه بنعلینِ مخصوفین ویحرفهما لوجهه و اثر ذلك حتی ما یعرف انفه من وجهه ، و جاء ت بنوتیم تتعادی فاجلو االمشرکین عن أبی بکر و حملو ا ابابکر فی ثوب حتی ادخلوه بیته ولا یشکون فی موته،ورجع بنوتیم فدخلوا المسجد و قالوا:والله!الان مات ابو بکر لنقتلن عتبة ،و رجعوا الی أبی بکر فجعل ابو قحافة و بنوتیم یکلمون ابابکر حتی اجا بهم فتکلم آخر النهار :ما فعل رسولِ الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ؟فنالوه بالسنتهم و عذلوه ثم قاموا وقالوا لام الخیر بنت صخر : انظری !ان تطعمیه شیئااو تسقیه ایاه ،فلما خلت به والحتِ جعل یقول : ما فعل رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ؟قالت: والله!ما اعلم بصاحبك ،قال : فاذهبی الی ام جمیل بنت الخطاب فاسألیها عنه، فخرجت حتی جاء ت الی ام جمیل فقالت: انّ ابابکر یسئلك عن محمد بن عبدالله ؟ قالت مااعرف ابابکر و لا محمد بن عبد الله ،و ان تحبی ان امضی معك الی ابنك فعلت ؟قالت : نعم ،فمضت معها حتی وجدت ابابکر صریعا دنفا فدنت منه ام جمیل واعلنت با لصیاح و قالت:ان قوما نالوا منك هذا لاهل فسق ،و انی لا رجو ان ینتقم الله لك ، قال : مافعل رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم؟قالت هذه امك تسمع ، قال : فلاعین علیك منها ،قالت : سالم ،صالح،قال : فانی هو ؟

۲۰۷۸۔ الریاض النفرة للطبری، ذکر اسلام الخیر، ۶۶/۱

Marfat.com

قالت : فی دارالارقم ، قال : فان لله علی الیه ان لا اذوق طعاماو لا شرابا او آتی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ، فامهلناه حتی اذا هدأت الرجل وسکن الناس خرجنا به یتکی علیهما حتی دخلنا علی النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ، قال : فانکب علیه فقبله وانکب علیه المسلمون ،ورق له رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم رقة شدیدة،فقال ابوبکر :بأبی انت وامی ، لیس بی الامانال الفاسق من وجهی،هذه امی برة بوالدیها ، و انت مبارك فادعها الی الله ،وادع الله عزوجل لها ، عسی ان یستنقذهابك من النار ،فدعا ها رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فاسلمت ، فاقاموا مع رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم شهرا وهم تسعة و ثلاثون رجلا ،و کان اسلام حمزة یوم ضرب أبی بکر۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ جب صحابۂ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کی تعداد انتالیس ہوگئی تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اصرار کیا کہ اب ہم ظاہر ہوں اور علانیہ دعوت اسلام دیں۔ حضور نے فرمایا: اے ابوبکر! ہم ابھی قلیل تعداد میں ہیں لیکن حضرت صدیق اکبر اصرار کرتے رہے یہاں تک کہ حضور مسجد حرام میں تشریف لائے اور مسلمان مسجد حرام کے مختلف گوشوں میں بیٹھ گئے۔ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مجلس اقدس میں سیدنا صدیق اکبر نے کھڑے ہو کر خطبہ دیا۔ آپ پہلے شخص ہیں کہ حضور کے سامنے جنہوں نے دعوت حق لوگوں کے سامنے پیش کی۔ آپ کی تقریر سن کر مشرکین آپ پر اور دیگر مسلمانوں پر ٹوٹ پڑے اور مسجد حرام کے مختلف گوشوں میں بیٹھے ہوئے مسلمانوں کو سخت اذیت پہونچائی۔ حضرت صدیق اکبر اس موقع میں سخت زخمی ہوئے۔ عتبہ بن ربیعہ بدکار نا ہنجار نے آپکو جوتوں سے مارنا شروع کیا کہ آپ کے چہرہ اقدس پر کاری زخم لگا۔ بنو تیم نے آکر مشرکین کو آپ سے دفع کیا اور ایک کپڑے میں ڈال کر آپ کو گھر تک پہونچایا۔ آپکی شہادت میں کسی کو شبہ نہیں رہا تھا۔ بنو تیم نے مسجد حرام میں آکر مشرکین کو مخاطب کر کے کہا: اگر ابوبکر کا انتقال ہو گیا تو ہم عتبہ کو زندہ نہیں چھوڑیں گے۔ پھر ابوبکر صدیق کے پاس آئے۔ آپکے والد ابوقحافہ اور بنو تیم نے آپ سے کچھ پوچھ گچھ کی تو آپ نے جواب دیا۔ شام کے وقت آپ نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا کیا حال ہے۔ حاضرین نے آپکو اپنی زبانوں سے اشارہ کیا اور خاموش رہنے

Marfat.com

کی تاکید کی۔ پھر جانے لگے تو آپکی والدہ ام الخیر سے بولے انکو کچھ کھلا پلا دینا۔ جب آپکی والدہ تنہا رہ گئیں اور کھانے پینے کے لئے اصرار کیا تو آپ بولے: پہلے یہ بتاؤ کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا کیا حال ہے؟ بولیں: مجھے آپ کے دوست کا حال معلوم نہیں ہوسکا۔ بولے: آپ ام جمیل بنت خطاب کے پاس جایئے اور ان سے معلوم کیجئے۔ یہ ام جمیل کے یہاں پہونچیں اور کہا: ابو بکر حضرت محمد بن عبد اللہ کے بارے میں معلوم کر رہے ہیں۔ بولیں مجھے تو اب تک نہ ابو بکر کا حال معلوم ہے اور نہ حضرت محمد بن عبد اللہ کا۔ ہاں اگر آپ یہ چاہتی ہیں کہ میں آپکے ساتھ آپکے بیٹے کے پاس چلوں تو میں حاضر ہوں۔ بولیں: ہاں ضرور، وہ ان کے ساتھ گھر پہونچیں تو حضرت ابو بکر کو دیکھا کہ غشی کی حالت میں قریب المرگ ہیں۔ ام جمیل نے قریب کھڑے ہوکر بلند آواز سے پکارا اور بولیں: قوم کفار نے ان بدکاروں کے ذریعہ اپنا مقصد حاصل کرنا چاہا ہے لیکن مجھے قوی امید ہے کہ اللہ تعالیٰ آپکے لئے ان سے انتقام لے گا۔ صدیق اکبر نے فرمایا: حضور کا کیا حال ہے۔ ام جمیل نے کہا: یہ تمہاری والدہ سن رہی ہیں۔ آپ نے کہا ان سے کوئی خطرہ محسوس نہ کریں۔ تو بولیں: حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم صحیح وسالم ہیں۔ فرمایا: کہاں ہیں؟ بولیں: دار ارقم میں۔ بولے: قسم خدا کی! میں جب تک حضور کی خدمت میں حاضر نہیں ہوتا اس وقت تک نہ کچھ کھاؤں نہ پیوں۔ فرماتی ہیں: یہاں تک کہ جب پہچل ختم ہوئی اور لوگ سو رہے۔ آپکی والدہ ام الخیر اور حضرت فاروق اعظم کی بہن ام جمیل رضی اللہ تعالیٰ عنہما انہیں لیکر چلیں۔ ابو بکر بوجہ ضعف دونوں پر تکیہ لگائے تھے یہانتک کہ خدمت اقدس میں حاضر کیا۔ دیکھتے ہی پروانہ وار شمع رسالت پر گر پڑے۔ پھر حضور کو بوسہ دیا۔ اور صحابہ غایت محبت سے ان پر گرے۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کے لئے غایت رقت فرمائی۔ پھر آپ نے عرض کی: میرے ماں باپ آپ پر قربان۔ مجھے اب کوئی تکلیف نہیں صرف یہ ہی ظاہری زخم ہے جو اس بدکار نے میرے چہرے پر لگایا۔ یا رسول اللہ! یہ میری ماں ہیں اپنے والدین کی نیک وفرماں بردار۔ آپ اپنے دہن اقدس سے انکو دعوت حق فرمائیں اور اللہ تعالیٰ سے دعا کریں۔ مجھے امید ہے کہ یہ آپ کی بدولت جہنم کی آگ سے بچ جائیں گی۔ حضور نے دعا کی آپ اسلام لے آئیں۔ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین، حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ وہاں ایک ماہ مقیم رہے اور تعداد انتالیس ہی رہی۔ سید الشہداء حضرت

حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اسی دن ایمان لائے جب یہ واقعہ رونما ہوا۔

وشاح الجید، ۲۳

۲۰۷۹۔ **عن** انس رضی الله تعالیٰ عنه قال : صعد رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم المنبر ثم قال : این عثمان بن عفان ،فوثب و قال : انا ذا یا رسول الله !فقال :ادن منی فضمه الی صدره و قبل بین عینیه۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم منبر پر تشریف فرما ہوئے۔ پھر فرمایا: عثمان کہاں ہیں؟ حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بے تابانہ اٹھے اور عرض کی: حضور میں یہ حاضر ہوں۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: پاس آؤ، پاس حاضر ہوئے۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سینے سے لگایا اور آنکھوں کے بیچ میں بوسہ دیا۔

۲۰۸۰۔ **عن** جابر بن عبد الله رضی الله تعالیٰ عنهما قال : بینا نحن مع رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فی نفرمن المهاجرین ،منهم ابو بکر و عمر و عثمان و علی و طلحة و الزبیر و عبد الرحمٰن بن عوف و سعد بن أبی وقاص فقال : رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : لینهض کل رجل الی کفؤه و نهض النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم الی عثمان فاعتنقه و قال : انت ولی فی الدنیا و الآخرة۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔ سے روایت ہے کہ ہم چند مہاجرین کے ساتھ خدمت اقدس میں حاضر تھے۔ حاضرین خلفائے اربعہ، طلحہ، زبیر، عبد الرحمٰن بن عوف اور سعد بن اَبی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہم تھے۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم میں ہر شخص اپنے جوڑ کی طرف اٹھکر جائے۔ اور خود حضور والا حضرت عثمان غنی کی طرف اٹھ کر تشریف لے گئے۔ ان سے معانقہ کیا اور فرمایا: تو میرا دوست ہے دنیا اور آخرت میں۔

۲۰۸۱۔ **عن** امیر المؤمنین علی المرتضی کرم الله تعالیٰ وجهه الکریم قال : ان

۲۰۷۹۔ شرف المصطفی لأبی سعید،

۲۰۸۰۔ المستدرك للحاکم　　۱۰٤/۳

۲۰۸۱۔ کنز العمال للمتقی، ۳۲۸۲۳، ۵۹۵/۱۱ ☆ تأریخ اصفهان لأبی نعیم، ۱۲٦/۲

Marfat.com

رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم عانق عثمان ابن عفان وقال : قد عانقت اخی عثمان ، فمن کان له اخ فلیعا نقه۔

امیر المؤمنین حضرت علی مرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے معانقہ کیا اور فرمایا: میں نے اپنے بھائی عثمان سے معانقہ کیا، جس کا کوئی بھائی ہو تو اس کو چاہیئے کہ اپنے بھائی سے معانقہ کرے۔

﴿٦﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

بالجملہ احادیث اس بارے میں بکثرت وارد، اور تخصیص سفر محض بے اصل و فاسد۔ بلکہ سفر و بے سفر ہر صورت میں معانقہ سنت، اور سنت جب ادا کی جائے گی سنت ہی ہوگی تا وقتیکہ خاص کسی خصوصیت پر شرع سے تصریحاً نہی ثابت نہ ہو۔ یہاں تک کہ خود امام طائفہ مانعین اسماعیل دہلوی رسالہ ''نذور'' میں کہ مجموعہ زبدۃ النصائح میں مطبوع ہوا، صاف مقر کہ معانقہ روز عید گو بدعت ہو بدعت حسنہ ہے۔　　وشاح الجید ٢٥

٢٠٨٢۔ **عن** ام المؤمنین عائشة الصدیقة رضی الله تعالیٰ عنها قالت : قدم زید بن الحارثة رضی الله تعالیٰ عنه المدینة و رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فی بیتی ،فاتاه فقرع الباب، فقام الیه رسول الله صلی الله تعالیی علیه وسلم عریانا، یجر ثوبه،والله ما ر آیته عریانا قبله ولا بعده فاعتنقه و قبله ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ مدینے آئے تو اس وقت حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میرے حجرۂ مقدسہ میں تھے۔ انھوں نے آکر دروازہ کھٹ کھٹایا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان سے ملنے کے لئے اپنا مقدس لباس کھینچتے ہوئے بے ستر ہی بے تابانہ پہونچے۔ خدا کی قسم! میں نے حضور کو بے ستر نہ اس سے پہلے دیکھا اور نہ بعد میں۔ حضور نے انکو گلے لگایا اور بوسہ دیا۔١٢م

٢٠٨٢۔ الجامع للترمذی،　　باب ما جاء فی المعانقة ،　　٩٨/٢

Marfat.com

۲۰۸۳۔ **عن** الشعبی رضی الله تعالیٰ عنه ان النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم تلقی جعفر بن أبی طالب فالتزمه و قبله بین عینیه۔

حضرت امام شعبی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت جعفر طیار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ملاقات کی تو انکو گلے سے چپٹایا اور آنکھوں کے درمیان بوسہ دیا۔

۲۰۸۴۔ **عن** بهیسة عن ابیها رضی الله تعالیٰ عنهما قالت: استاذن أبی النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فدخل بینه و بین قمیصه فجعل یقبل و یلتزم ،ثم قال : یانبی الله اماالشئ الذی لا یحل منعه ؟قال : الماء،قال : یا نبی الله اماالشئ الذی لا یحل منعه ؟ قال : الملح،قال : یا نبی الله اما الشی الذی لا یحل منعه ؟ قال : ان تفعل الخیر خیر لك۔

حضرت بہیسہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ ان کے والد حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اذن لیکر قمیص مبارک کے اندر اپنا سر لے گئے اور حضور کو گلے لگا کر بوسہ دینا شروع کیا اور عرض کی: یا رسول اللہ! کیا چیز روکنا جائز نہیں؟ فرمایا: پانی۔ پھر عرض کی: کیا چیز روکنا جائز نہیں؟ فرمایا: نمک۔ پھر عرض کیا: کیا چیز روکنا جائز نہیں؟ فرمایا: بھلائی کرتے رہو کہ یہ تمہارے لئے بہتر ہے۔

۲۰۸۵۔ **عن** هالة بن أبی هالة رضی الله تعالیٰ عنه انه دخل علی النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم وهو راقد فاستیقظ فضم هالة الی صدره و قال :هاله، هاله۔

حضرت ہالہ بن أبی ہالہ فرزند ارجمند ام المؤمنین خدیجۃ الکبری رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے

۲۰۸۳۔ السنن لأبی داؤد، باب فی قبلة ما بین العینین، ۷۰۹/۲
السنن للبیهقی، ۱۰۱/۸ ☆ المصنف لابن أبی شیبة ۴۳۳/۸
۲۰۸۴۔ السنن لأبی داؤد، ما لا یجوز منعه، ۲۳۵/۱
الترغیب و الترهیب للمنذری، ۷۵/۲ ☆ شرح السنة للبغوی، ۶۹/۶
المستدرك للحاکم، ۴۱۴/۱ ☆
۲۰۸۵۔ السنن لابن ماجه ، مقدمه ، ۱۱ ☆
المعجم الکبیر للطبرانی، ☆
المستدرك للحاکم ، ۶۴۰/۳ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۲۷۷/۹

روایت ہے کہ وہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے تو حضور آرام فرما تھے۔ان کی آواز سن کر جاگے اور انہیں سینۂ اقدس سے لگایا اور بغایت محبت فرمایا: ہالہ، ہالہ، ہالہ۔　　فتاوی رضویہ حصہ اول، ۹/ ۱۱

Marfat.com

۶۔ سلام

(۱) سلام کرنا باعث اجر ہے

۲۰۸۶۔ **عن** أبی ذر الغفار ی رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم:تسلیمه علی من لقیه صدقة ۔

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس سے ملاقات ہو اور سلام کہا جائے تو یہ اس کے لئے باعث ثواب ہے۔

فتاوی رضویہ ۲۰۱/۴

(۲) گھر میں داخل ہو تو سلام کرو

۲۰۸۷۔ **عن** انس رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : یا بنی !اذا دخلت علی اهلك فسلم ! یکون برکة علیك و علی اهل بیتك۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے میرے بیٹے !جب تو اپنے اہل پر داخل ہو تو سلام کر، وہ برکت ہوگا تجھ پر اور تیرے اہل خانہ پر۔

۲۰۸۸۔ **عن** جابر بن عبد الله رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اذا دخلتم بیوتکم فسلموا علی اهلها، فان الشیطان اذا سلم احد کم لم ید خل بیته ۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم اپنے گھر میں جاؤ تو اہل خانہ پر سلام کرو، کہ جب تم میں سے کوئی گھر میں جاتے وقت سلام کرتا ہے تو شیطان اس گھر میں داخل نہیں ہوتا۔

فتاوی رضویہ حصہ دوم، ۹۰/۹

۲۰۸۶۔ المسند لاحمدؒ بن حنبل، ۱۷۸/۵ ☆

۲۰۸۷۔ الجامع للترمذی، ۲۶۹۸، باب ما جاء فی التسلیم اذا دخل بیته، ۹۵/۲

۲۰۸۸۔ المستدرك للحاکم، ۴۰۲/۲ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۵۹/۵

کنز العمال للمتقی، ۴۱۵۴۵، ۳۹۹/۱۵ ☆ اتحاف السادة للزبیدی، ۲۷۴/۶

Marfat.com

(۳) اسلامی سلام اور یہود و نصاری کی مخالفت

۲۰۸۹۔ **عن** عمرو بن شعیب عن ابیه عن جده رضی الله تعالی عنهم قال : قال رسول الله صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : لیس منا من تشبه بغیرنا ، لا تشبهوا بالیهود و لا بالنصاری ، فان تسلیم الیهود الاشارة بالاصابع و ان تسلیم النصاری بالا کف۔

حضرت عمرو بن شعیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بطریق عن ابیہ عن جدہ روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہم میں سے نہیں جو ہمارے غیر سے مشابہت پیدا کرے۔ یہود و نصاری سے تشبہ نہ کرو کہ یہود کا سلام انگلیوں سے اشارہ ہے۔ اور نصاری کا سلام ہتھیلیوں سے۔

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہ حدیث بطور ترمذی و موافقین ترمذی ضعیف ہے۔ اور ایک جماعت محققین کے نزدیک حسن ہے۔ کہ عمرو بن شعیب عن ابیه عن جده متصل ہے۔

صفائح اللجین، ۴۸

(۴) ملاقات و سلام کے وقت نہ جھکے

۲۰۹۰۔ **عن** انس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رجل !یا رسول الله ! الرجل منا یلقی اخاه او صدیقه ،اینحنی له ؟ قال : لا،۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک صاحب نے عرض کی: یارسول اللہ! کوئی شخص اپنے بھائی یا دوست سے ملے تو کیا اس کے لئے جھکے۔ فرمایا: نہ۔

ابر المقال، ۱۹

۲۰۸۹۔ الترغیب والترهیب للمنذری، ۴۳۴/۳ ☆ کنز العمال للمتقی، ۲۵۳۳۳، ۱۲۸/۹
الترغیب والترهیب للمنذری، ۴۳۴/۳ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۴۷/۲

۲۰۹۰۔ الجامع للترمذی، السئذان ۳۱، باب ما جاء فی المصافحة، ۹۷/۲
المسند لاحمد بن حنبل، ۱۹۸/۳

Marfat.com

(۵) سلام کا جواب طہارت کے ساتھ بہتر ہے

۲۰۹۱۔**عن** نافع رضی الله تعالیٰ عنه قال : انطلقت مع عبد الله ابن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما الی عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما فقضی ابن عمر حاجته، و کان من حدیثه یومئذان قال : مر رجل علی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فی سکة من السکك و قد خرج من غائط او بول ،فسلم علیه فلم یرد علیه حتی اذا کاد الرجل ان یتواری فی السکة فضرب بیدیه علی الحائط ، و مسح بهما وجهه،ثم ضرب ضربة اخری فمسح ذراعیه ثم رد علی الرجل السلام وقال : انه لم یمنعنی ان ارد علیك السلام الا انی لم اکن علی طهر۔

حضرت نافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے ساتھ ایک ضرورت سے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی خدمت میں پہونچا۔ حضرت ابن عمر نے اپنا کام کیا۔ اس دن حضرت عبداللہ بن عباس نے ایک حدیث بیان فرمائی ۔ کہ ایک صحابی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس سے ایک گلی میں گزرے اسی وقت حضور نے رفع حاجت فرمائی تھی ۔ کہ انہوں نے حضور کو سلام عرض کیا۔ تو آپ نے جواب مرحمت نہیں فرمایا یہاں تک کہ وہ شخص جب گلی میں مڑنے لگے تو حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دیوار پر ہاتھ مارا اور چہرے کا مسح فرمایا۔ پھر دوسری مرتبہ ہاتھ مارا اور دونوں مبارک کلائیوں کا مسح فرمایا۔ پھر سلام کا جواب عطا فرمایا۔ اور ارشاد فرمایا: میں نے سلام کا جواب اس لئے نہیں دیا تھا کہ باوضو نہیں تھا۔　　فتاوی رضویہ جدید ۳/ ۴۲۸

Marfat.com

۲۰۹۱۔ السنن لأبی داؤد،　　باب التیمم،　　۱/ ٤٧

٧۔ حسن معاشرت

(١) مساوات بین المسلمین

٢٠٩٢۔ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : الناس بنو آدم و آدم من تراب۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: لوگ سب آدم کے بیٹے ہیں اور حضرت آدم مٹی سے۔

٢٠٩٣۔ **عن** جابر بن عبد الله رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : یا ایها الناسُ ربکم واحد ، و ان اباکم واحد ،الا لافضل لعربی علی عجمی ،و لا لعجمی علی عربی ،و لا لا حمر علی اسود ، ولا لاسود علی احمر الا بالتقوی ،ان اکرمکم عند الله اتقاکم۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے لوگو! بیشک تم سب کا رب ایک ہے، اور بیشک تم سب کا باپ ایک ہے، سن لو! کچھ بزرگی نہیں عربی کو عجمی پر، نہ عجمی کو عربی پر، نہ گورے کو کالے پر، نہ کالے کو گورے پر، مگر پرہیز گاری سے۔ بیشک اللہ تعالیٰ کے نزدیک تم میں بڑے رتبہ والا وہ ہے جو تم میں زیادہ پرہیز گار ہے۔

(٢) مدارات خلق

٢٠٩٤۔ **عن** سعید بن مسیب رضی الله تعالیٰ عنه مرسلا قال : قال رسول الله

٢٠٩٢۔ السنن لأبی داؤد، ٢/٦٩٨ ☆
المسند لاحمد بن حنبل، ٢/٣٦١ ☆
تاریخ بغداد للخطیب ٦/١٨٨ ☆
الجامع الصغیر للسیوطی، ٢/٣٩٦ ☆
٢٠٩٣۔ المسند لاحمد بن حنبل، ٥/٤١١ ☆
الترغیب والترهیب للمنذری، ٣/٦١٢ ☆
٢٠٩٤۔ الجامع الصغیر للسیوطی، ٢/٢٦٧ ☆
اتحاف السادة للبزبیدی، ، ٦/٢٥٧ ☆
الترغیب والترهیب للمنذری، ٣/٥٧٤
اتحاف السادة للزبیدی، ٨/٤١٩
السنن الکبری للبیهقی، ١٠/٢٣٢
مجمع الزوائد للهیثمی، ٣/٢٦٦
کنز العمال للمتقی، ٥٦٥٢
المصنف لابن أبی شیبة، ٨/٣٦١
تاریخ بغداد للخطیب، ١٤/١٢٥

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: رأس العقل بعد الایمان باللہ التودد الی الناس۔

فتاوی رضویہ، ۹/ ۳۸

حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرسلاً روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ پر ایمان لانے کے بعد یہ ہے کہ لوگوں سے دوستانہ معاملات رکھو۔۱۲م

۲۰۹۵۔ **عن** جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: بعثت بمداراۃ الناس۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھے لوگوں کے ساتھ نیک برتاؤ کرنے کے لئے مبعوث کیا گیا۔

۲۰۹۶۔ **عن** امیر المؤمنین علی المرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: رأس العقل بعد الایمان باللہ التحبب الی الناس۔

امیر المؤمنین حضرت علی مرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ پر ایمان لانے کے بعد یہ ہے کہ لوگوں سے محبت کرو۔۱۲م

فتاوی رضویہ، ۲/ ۱۲۶

۲۰۹۷۔ **عن** عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ارحموا من فی الارض یرحمکم من فی السماء۔

حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

۲۰۹۵۔ الدر المنثور للسیوطی، ۲۰۹/۳ ☆ کشف الخفاء للعجلونی، ۳۴۱/۱
الجامع الصغیر للسیوطی، ۱۸۹/۱ ☆

۲۰۹۶۔ حلیۃ الاولیاء لأبی نعیم، ۲۰۳/۳ ☆ کنز العمال للمتقی، ۵۱۷۲، ۹/۳
الجامع الصغیر للسیوطی، ۲۶۷/۲ ☆

۲۰۹۷۔ السنن لأبی داؤد، باب فی الرحمۃ، ۶۷۵/۲
الجامع للترمذی، باب ما جاء فی رحمۃ الناس، ۱۴/۲
السنن الکبری للبیہقی، ۴۱/۹ ☆ الترغیب والترہیب للمنذری، ۲۰۲/۳
الجامع الصغیر للسیوطی، ۶۴/۱ ☆ کشف الخفاء للعجلونی، ۱۱۹/۱

Marfat.com

علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: زمین والوں پر رحم کرو تم پر اللہ تعالی مہربان ہوگا۔

فتاوی رضویہ، ۱۱/۲۵۴

(۳) مسلمان کو خوش کرنا محبوب عمل ہے

۲۰۹۸۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم :احب الاعمال الی الله تعالیٰ بعد الفرائض ادخال السرور فی قلب المسلم۔

فتاوی رضویہ، ۴/۳۹۱

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کے فرائض کی ادائیگی کے بعد مسلمان کا دل خوش کرنا محبوب عمل ہے۔

۲۰۹۹۔ **عن** أبی ذرالغفاری رضی الله تعالی 'عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : تبسمك فی وجه اخیك صدقه۔

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اپنے بھائی کے سامنے مسکرانا صدقہ ہے۔

فتاوی رضویہ، ۴/۲۰۱

۲۱۰۰۔ **عن** الحسن بن علی رضی الله تعالی عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: ان من موجبات المغفرة ادخال السرور علی اخیك المسلم۔

حضرت امام حسن بن علی مرتضی رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک مغفرت واجب کر دینے والی چیزوں میں سے ہے تیرا اپنے

۲۰۹۸۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ۱۲/۴۵۳ ☆ الترغیب والترهیب للمنذری، ۳/۳۹۴
الجامع الصغیر للسیوطی، ۱/۱۹ ☆

۲۰۹۹۔ الجامع للترمذی، باب ما جاء فی صنائع المعروف، ۲/۱۷
الجامع الصغیر للسیوطی، ۱/۱۹۴ ☆ الترغیب والترهیب للمنذری، ۳/۴۲۲
کنز العمال للمتقی، ۱۶۳۰۵، ۶/۴۱۵ ☆ کشف الخفاء للعجلونی، ۱/۳۵۱
السلسلة الصحیحة للالبانی، ۵۷۵ ☆

۲۱۰۰۔ المعجم الکبیر اللطبرانی، ۳/۸۳ ☆ مجمع البحرین ۸/۱۹۳
المعجم الاوسط للطبرانی، ۲۶۰ ☆

Marfat.com

بھائی مسلمان کا جی خوش کرنا۔

رادالقحط والوباء،۱۱

(۴) حسن سلوک ہلاکت سے بچاتا ہے

۲۱۰۱۔**عن** انس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : صنا ئع المعروف تقی مصارع السوء والآفات والمهلکات، واهل المعروف فی الدنیا هم اهل المعروف فی الآخرة۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نیک سلوک کے کام بری موتوں، آفتوں، ہلاکتوں سے بچاتے، اور دنیا میں احسان والے ہی آخرت میں احسان والے ہوں گے۔

۲۱۰۲۔**عن** ام المؤمنین ام سلمةرضی الله تعالیٰ عنها قالت: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : صنائع المعروف تقی مصارع السوء،الصدقة خفیا تطفی غضب الرب ،وصلة الرحم زیادةفی العمر ،کل معروف صدقة ،واهل المعروف فی الدنیا هم اهل المعروف فی الآخرة، واهل المنکر فی الدنیا هم اهل المنکر فی الآخرة ،و اول من یدخل الجنة اهل المعروف۔

ام المؤمنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بھلائیوں کے کام بری آفتوں سے بچاتے ہیں ،اور پوشیدہ خیرات رب کا غضب بجھاتی ہے،اور رشتہ داروں سے اچھا سلوک عمر میں برکت ہے،اور نیک سلوک صدقہ ہے،اور دنیا میں احسان والے ہی آخرت میں احسان پائیں گے،اور دنیا میں بدی والے عقبی میں بدی دیکھیں گے،اور سب سے پہلے جو بہشت میں جائینگے وہ نیک برتاؤ والے ہوں گے۔

رادالقحط والوباء،۱۱

۲۱۰۱۔ مجمع الزوائد للهیثمی، ۱۱۵/۳ ☆
المعجم الکبیر للطبرانیؒ، ۳۱۲/۸ ☆
الترغیب والترهیب للمنذری، ۳۰/۲ ☆
السلسلة الصحیحة للالبانی، ۱۹۰۸ ☆
۲۱۰۲۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ☆
الدر المنثور للسیوطی، ۳۵٤/۱
کنز العمال للمتقی، ۱۵٦۵ ۳٤۳/٦
کشف الخفاء للعجلونی، ۲۹/۲

Marfat.com

(۵) لوگوں سے اچھے اخلاق کا برتاؤ کرو

۲۱۰۳۔ **عن** أبی ذر الغفاری رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : یا اباذر!اتق الله حیث کنت ،و اتبع السیئةالحسنة تمحنها، و خالق الناس بخلق حسن۔

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے ابوذر! جہاں بھی رہو اللہ سے ڈرو، کسی گناہ کے بعد نیکی ضرور کرو کہ اس کو مٹادے، اور لوگوں سے اچھا برتاؤ کرو۔

۲۱۰۴۔ **عن** ثوبان رضی الله تعالیٰ عنه قال :قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : خالطوا الناس با خلاقهم۔

حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: لوگوں کے ساتھ ان کی عادتوں سے میل کرو۔

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

لہذا ائمہ دین نے ارشاد فرمایا: لوگوں میں جو امر رائج ہو جب تک اس سے صریح نہی ثابت نہ ہو ہرگز اس میں خلاف نہ کیا جائے۔ بلکہ انہی کی عادت و اخلاق کے ساتھ ان سے برتاؤ چاہیئے۔ شریعت مطہرہ سنی مسلمانوں میں میل پسند فرماتی ہے، اور انکو بھڑکانا، نفرت دلانا، اپنا مخالف بنانا، ناجائز رکھتی ہے۔ بے ضرورت تامہ لوگوں کی راہ سے الگ چلنا سخت احمق جاہل کا کام ہے۔

امام حجۃ الاسلام احیاء العلوم میں فرماتے ہیں۔

ان امور میں لوگوں سے موافقت صحبت و معاشرت کی خوبی سے ہے۔ اس لئے کہ مخالفت وحشت دلاتی ہے۔ اور ہر قوم کی ایک رسم ہوتی ہے۔ اور بالضرور لوگوں سے ان کی عادت کا برتاؤ کرنا چاہیئے۔ جیسا کہ حدیث میں وارد ہوا۔ اور خصوصاً وہ عادتیں جن میں اچھا برتاؤ اور نیک سلوک اور موافقت کر کے دل خوش کرنا ہو۔ ایسے ہی مساعدت کی ساری قسمیں

۲۱۰۳۔ المستدرك للحاكم، ۱۲۱/۱ ☆ اتحاف السادة للزبیدی، ۳۵٤/٦

۲۱۰٤۔ کنز العمال للمتقی، ٥۲۳۰، ۱۷/۳ ☆ اتحاف السادة للزبیدی، - ۲۸۸/٦

Marfat.com

جبکہ ان سے دل خوش کرنا منظور ہو اور کچھ لوگوں نے وہ روش قرار دے لی ہو۔ تو ان کے موافق ہو کر ان پر عمل کرنا کچھ مضائقہ نہیں رکھتا۔ بلکہ موافقت کرنا ہی بہتر ہے مگر جس امر میں شرع سے ایسی نہی آ گئی ہو جو قابل تاویل نہیں۔

بیشک مقصود شرع کے یہ ہی موافق ہے۔ مگر جن لوگوں کو مقاصد شریعت سے کچھ غرض نہیں۔ اپنی ہوائے نفس کے تابع ہیں وہ خواہی نخواہی ذرا ذرا سی بات میں مسلمانوں سے الجھتے ہیں اور ان کے عادات و افعال کو جن پر شرع سے اصلاً ممانعت ثابت نہیں کر سکتے ممنوع و نا جائز قرار دیتے ہیں۔ حاشا کہ ان کی غرض حمایت شرع ہو۔ حمایت شرع چاہتے تو جن امور کی تحریم و ممانعت میں کوئی آیت و حدیث نہ آئی خواہ مخواہ بزور زبان انہیں گناہ و مذموم ٹھرا کر شرع مطہر پر افتراء کیوں کرتے۔　　صفائح الجین، ۵۳

(۶) آپس میں میل محبت سے رہو

۲۱۰۵۔ **عن** انس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : لا تبا غضوا، ولا تحاسدوا، ولا تدابروا، و کونوا عباد الله اخوانا۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: آپس میں بغض و حسد نہ رکھو، اور دشمنی نہ کرو، اور اللہ تعالیٰ کے سچے بندہ بن کر آپس میں برادرانہ سلوک رکھو۔　　فتاوی رضویہ، حصہ دوم، ۶۲/۹

(۷) اللہ کی رضا کے لئے محبت کرو

۲۱۰۶۔ **عن** أبی امامة الباهلی رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : من احب لله ، وابغض لله ،واعطی لله ،ومنع لله ،فقد

۲۱۰۵۔ الصحیح لمسلم، باب تحریم التحاسد و التباغض ۳۱۵/۲
المسند لاحمد بن حنبل، ۵/۱ ☆ السنن الکبری للبیهقی، ۲۳۲/۱۰
شرح السنة للبغوی، ۱۰۰/۱۳ ☆ التمهید لابن عبد البر، ۱۱۶/۶
فتح الباری للعسقلانی، ۴۸۱/۱۰ ☆ تاریخ دمشق لابن عساکر، ۴۰۹/۲
المسند للحمیدی، ۱۱۸۳، ☆ الادب المفرد للبخاری، ۳۹۸
۲۱۰۶۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۴۳۸/۳ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی، ۱۵۹/۸
الجامع الصغیر للسیوطی، ۵۰۷/۲ ☆ اتحاف السادة للزبیدی،

Marfat.com

استکمل الایمان۔

حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے اللہ کے لئے محبت کی، اللہ کی رضا کے لئے کسی سے دشمنی رکھی۔ اللہ کے لئے ہی کسی کو کچھ دیا، اور اسی کی خوشنودی کے لئے کسی چیز سے روکا تو اس کا ایمان کامل ہوگیا۔

(۸) مسلمان سے تین دن سے زیادہ ناراض نہ رہو

۲۱۰۷۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم :"لا يحل لمسلم ان يهجر اخاه فوق الثلث ، فمن هجر فوق ثلث فمات دخل النار۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کسی مسلمان کو یہ جائز نہیں کہ وہ اپنے مسلمان بھائی کو تین دن سے زیادہ چھوڑے۔ جس نے تین دن سے زیادہ چھوڑا اور وہ اسی حال میں مرگیا تو جہنم میں داخل ہوگا۔۱۲م　　فتاوی رضویہ، ۲۵۲/۳

۲۱۰۸۔ **عن** أبی ايوب الانصاری رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله

۲۱۰۷۔ الجامع الصحيح للبخاری، باب الهجرة ،
الصحيح لمسلم، باب تحريم البهر فوق ثلاثة ايام ، ۳۱۶/۲
السنن لابن ماجه ، ٤٦
السنن لأبی داؤد، باب فی هجرة الرجل اخاه، ۶۷۳/۲
المؤطا لمالك، ☆ المسند لاحمد بن حنبل، ۱۷۶/۱
المصنف لعبد الرزاق، ۲۰۲۲۳، ☆ السنن الكبرى للبيهقی، ۳۰۴/۷
المعجم الكبير للطبرانی، ۱۷۱/٤ ☆ المعجم الصغير للطبرانی، ۵۲/۲
الادب المفرد للبخاری، ٤٠٦ ☆ مجمع الزوائد للهيثمی، ۶۶/۸
تلخيص الحبير لابن حجر، ۱۷۱/٤ ☆ المسند للحميدی، ۳۷۷
اتحاف السادة للزبيدی، ۳۳۵/۶ ☆ تاريخ دمشق لابن عساكر، ۳۹/۵
مشكل الآثار للطحاوی، ۱۹۰/۱ ☆ شرح السنة للبغوی، ۱۰۰/۱۳
فتح البارى للعسقلانی، ۴۹۲/۲۰ ☆ كنز العمال للمتقی، ۲۴۷۹۵، ۳۳/۹
۲۱۰۸۔ الجامع الصحيح للبخاری، باب الهجرة ، ۸۹۷/۲
الصحيح لمسلم، باب تحريم الهجرة فوق ثلاثة ايام ۳۱۶/۲
فتح البارى للعسقلانی، ۴۹۱/۱ ☆ مشكوة المصابيح للتبريزی، ۵۰۲۷

Marfat.com

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم :لا یحل للرجل ان یھجر اخاہ فوق ثلث لیال ، یلتقیان فیعرض ھذا و یعرض ھذا، و خیر ھما الذی یبدأ بالسلام۔

حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: آدمی کو حلال نہیں کہ اپنے مسلمان بھائی کو تین رات سے زیادہ چھوڑے، راہ میں ملیں تو یہ ادھر منہ پھیرے وہ ادھر منہ پھیرے، اوران میں بہتر وہ ہے جو پہلے سلام کرے، یعنی ملنے کی پہل کرے۔

۲۱۰۹۔**عن** أبی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم :لایحل لمؤمن ان یھجر مومنا فوق ثلث ،فان مرت بہ ثلث فلیلقہ فلیسلم علیہ،فان رد علیہ السلام فقد اشترکا فی الاجر ، فان لم یرد علیہ فقد باء بالاثم و خرج المسلِّم من الھجر۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کسی مسلمان کو حلال نہیں کہ کسی مسلمان سے تین رات سے زیادہ قطع تعلق کرے۔ جب تین راتیں گزر جائیں تو لازم ہے کہ اس سے ملے اور اسے سلام کرے۔ اگر سلام کا جواب دیگا تو دونوں ثواب میں شریک ہوں گے، اور وہ جواب نہ دیگا تو سارا گناہ اسی کے سر رہا، یہ سلام کرنے والا قطع کے وبال سے نکل گیا۔ فتاوی رضویہ،۳/۲۵۲

(۹) بندے کی مدد کرنے والے کی اللہ تعالیٰ مدد فرماتا ہے

۲۱۱۰۔ **عن** أبی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

۲۱۰۹۔ السنن لأبی داؤد ، ادب ، باب فی ھجرۃ الرجل اخاہ، ۶۸۳/۲
السنن الکبری للبیھقی، ۶۲/۱۰ ☆ کنز العمال للمتقی، ۲۴۷۹۰، ۳۲/۹
التمھید لابن عبد البر ۱۴۶/۱۰ ☆ الترغیب و الترھیب للمنذری، ۴۵۶/۳
مشکوۃ المصابیح للتبریزی، ۵۰۳۷، ☆ کشف الخفاء للعجلونی، ۵۱۸/۲
۲۱۱۰۔ الجامع الصحیح لمسلم ، باب فضل الاجتماع علی تلاوۃ القرآن ۳۴۵/۲
السنن لأبی داؤد، ۴۹۹۰ باب فی المعونۃ للمسلم، ۶۷۷/۲
الجامع للترمذی، ۱۴۲۵، باب م جاء فی الستر علی المسلمین ، ۱۵/۲
المسند لاحمد بن حنبل، ۲۵۲/۲ ☆ المستدرک للحاکم ، ۳۸۳/۴
الدر المنثور للسیوطی، ۳۶۹/۱ ☆ تاریخ بغداد للخطیب، ۱۷۵/۴
التفسری لابن کثیر ۳۵۵/۷ ☆ التفسیر للقرطبی، ۸/۱

Marfat.com

علیه وسلم : الله فی عون العبد ما کان العبد فی عون اخیه۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ بندے کی مدد میں ہے جب تک بندہ اپنے بھائی مسلمان کی مدد میں ہے۔

فتاوی رضویہ، حصہ دوم، ۳/۹

۲۱۱۱۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : من کان فی حاجة اخیه کان الله فی حاجته، ومن فرج من مسلم کربة فرج الله عنه کربة من کرب یوم القیامة۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو اپنے مسلمان بھائی کے کام میں ہو اللہ تعالیٰ اس کی حاجت روائی میں ہو، اور جو کسی مسلمان کی تکلیف دور کرے اللہ تعالیٰ اس کے عوض قیامت کی مصیبتوں سے ایک مصیبت اس پر سے دور فرمائیگا۔

فتاوی رضویہ، ۲/۶۷۶

(۱۰) رہنمائی کار خیر ہے

۲۱۱۲۔ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : دل الطریقة صدقة۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: راستہ بتانا ثواب ہے۔

۲۱۱۱۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب لا یظلم المسلم المسلم، ۲/۳۳۰
الصحیح لمسلم، باب تحریم الظلم، ۲/۳۲۰
السنن لأبی داؤد، ادب ۱/۳۸ ☆ باب فی المعونة للظالم، ۲/۶۷۶
المسند لاحمد بن حنبل، ۲/۹ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ۵/۹۷
السنن الکبری للبیهقی، ۶/۹۴ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۶/۲۴۶
المعجم الکبیر للطبرانی، ۱۲/۲۸۷ ☆ کنز العمال للمتقی، ۱۶۴۶۳
الامالی للشجری، ۲/۱۸۰ ☆ تاریخ دمشق لابن عساکر، ۴/۴۴۹
۲۱۱۲۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۵/۱۵۴ ☆ السلسلة الصحیحة للالبانی، ۳/۲۳
الادب المفرد للبخاری، ☆ السلسلة الصحیحة للالبانی، ۴۳/۲۳

۲۱۱۳۔ **عن** أبی ذر الغفاری رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : ارشادك الرجل فی ارض الضلال صدقة۔

فتاوی رضویہ،۴/۲۰۱

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: گم کردہ راہ بیابانوں میں کسی کو راستہ بتانا ثواب کا کام ہے۔۱۲م

(۱۱) بے جا تشدد کرنے والے ہلاکت میں ہیں

۲۱۱٤۔ **عن** عبد الله بن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : الا هلك المتنطعون ،ثلث مرات۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: خبردار! بے جا تشدد کرنے والے ہلاک ہوئے، یہ جملہ تین بار ارشاد فرمایا۔

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اہل افراط کہ اکثر واعظین وہابیہ وغیرہم جہال مشددین ہیں۔ ان حضرات کی اکثر عادت ہے کہ ایک بے جا کو اٹھانے کو دس بے جا اس سے بڑھکر آپ کریں، دوسرے کو خندق سے بچانا چاہیں اور آپ عمیق کنویں میں گریں، مسلمانوں کو بے وجہ کافر ومشرک بے ایمان ٹھہرا دینا تو کوئی بات ہی نہیں، ان صاحبوں نے نکاح بیوہ کو علی الاطلاق واجب قطعی اور فرض حتمی

۲۱۱۳۔ الجامع للترمذی، باب ما جاء فی الصنائع المعروف، ۱۷/۲
الادب المفرد للبخاری،، ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۱۹٤/۱
الترغیب والترهیب للمنذری، ٤۲۲/۳ ☆ الصحیح لابن حبان، ۸٦٤
۲۱۱٤۔ الصحیح لمسلم، کتاب العلم، ۳۲۹/۲ ☆
السنن لأبی داؤد، باب لزوم السنة ۳۲۹/۲
المسند لاحمد بن حنبل، ۳۸٦/۱ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ۲٦۷/۱۳
تاریخ دمشق لابن عساکر، ۱۳/۷ ☆ اتحاف السادة للزبیدی، ۵۰/۲
شرح السنة للبغوی، ۲٦۷/۱۲ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی، ۳۱٦/۷
مجمع الزوائد للهیثمی، ۲۵۱/۱۰ ☆ المغنی للعراقی، ۹۵/۱
مشکوة المصابیح للتبزی، ٤۷۸۵ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۵٦۹/۲
الاذکار للنودی، ۳۳۱ ☆

قرار دے رکھا ہے۔　　فتاوی رضویہ، ۵/۵۸۰

(۱۲) جو بات سننے میں بری لگے اس سے بچو

۲۱۱۵۔ **عن** أبی الغادیة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : ایاك و ما یسوء الاذن ۔

حضرت ابو الغادیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بچ اس بات سے جو کان کو بری لگے۔

فتاوی رضویہ جدید، ۴/۳۲۸

(۱۳) کسی کے گھر میں نہ جھانکو

۲۱۱۶۔ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : من اطلع فی بیت قوم بغیر اذنهم فقد حل لهم ان یفقؤا عینه۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو کسی کے گھر میں بغیر اجازت جھانکے اس کے لئے جائز ہے کہ اس کی آنکھ پھوڑ دے۔

۲۱۱۷۔ **عن** أبی ذر الغفاری رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی

۲۱۱۵۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۷۴/۴ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۱۷۳/۱
اتحاف السادة للزبیدی، ۶۲۰/۸ ☆ جمع الجوامع للسیوطی، ۹۲۸۷
الطبقات الکبری لابن سعد، ۲۲۹/۸ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۹۵/۸
کشف الخفاء للعجلونی، ۳۶۴/۱
مجمع الزوائد للهیثمی، ۹۵۱۶ ☆ کنز العمال للمتقی، ۲۵۲۱۶، ۱۰۸/۹
جمع الجوامع، ۹۵۱۶ ☆
۲۱۱۶۔ الصحیح لمسلم، باب تحریم النظر فی بیت غیره ۲۱۲/۲
المسند لاحمد بن ۳۸۵/۲ ☆ السنن الکبری للبیهقی، ۳۳۸/۸
السنن للدار قطنی، ۱۹۹/۳ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی ۶۳/۱
الترغیب والترهیب للمنذری، ۴۳۵/۳ ☆ مشکل الآثار للطحاوی، ۴۰۴/۱
الجامع الصغیر للسیوطی، ۵۱۶/۲ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ۲۴۴/۱۲
کنز العمال للمتقی، ۲۵۲۱۹، ۱۰۹/۹ ☆ ارواء الغلیل للالبانی، ۲۸۴/۷
۲۱۱۷۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۱۸۱/۵ ☆ الترغیب والترهیب للمنذری، ۴۳۶/۳

Marfat.com

الله تعالیٰ علیه وسلم : ایما رجل کشف سترا فادخل بصره قبل ان یؤذن فقداتی حدا لا یحل ان یاتیه۔ ولو ان رجلا فقأ عینه لهدرت۔

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص کوئی پردہ کھول کر قبل اجازت نگاہ کرے وہ ایسی ممنوع بات کا مرتکب ہے جو اسے جائز نہ تھی۔ اور اگر کوئی اس کی آنکھ پھوڑ دے تو قصاص نہیں۔

(۱۴) فتنہ نہ اٹھاؤ

۲۱۱۸۔ **عن** انس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : الفتنة نائمة ،لعن الله تعالیٰ من ایقضها۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: فتنہ سو رہا ہے، اس کے جگانے والے پر اللہ تعالیٰ کی لعنت۔

فتاوی رضویہ حصہ دوم، ۳۸۳/۹

(۱۵) عجب وخود پسندی بری چیز ہے

۲۱۱۹۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : من قال :انا عالم فهو جاهل۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے کہا: میں عالم ہوں تو وہ جاہل ہے۔ ۱۲م

فتاوی رضویہ، ۹۶/۱۰

(۱۶) تواضع بلندی کا سبب ہے

۲۱۲۰۔ **عن** أبی سعید الخدری رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی

۲۱۱۸۔ کنز العمال للمتقی، ۱۲۷/۱۱ ☆

۲۱۱۹۔ المعجم الاوسط للطبرانی، ۹/۷ ☆ الحاوی للفتاوی، ۴۵/۲

المغنی للعراقی، ۱۲۴/۱ ☆

۲۱۲۰۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۷۶/۳ ☆ المسند للربیع، ۶۸/۲

الترغیب والترهیب للمنذری، ۵۶۰/۳ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۸۲/۸

کنز العمال للمتقی، ۵۷۳۰، ۱۱۲/۳ ☆ اتحاف السادة للزبیدی، ۲۹۵/۱

الله تعالیٰ علیه وسلم : من تواضع لله رفعه الله ۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو اللہ کی رضا کے لئے تواضع ختیار کرے اللہ تعالیٰ اس کا درجہ بلند فرماتا ہے

فتاوی رضویہ حصہ دوم، ۹/۲۸۱

(۱۷) نیک عمل پر مداومت کرو

۲۱۲۱۔ **عن** عبد الله بن عمرو بن العاص رضی الله تعالی عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : لا تکن مثل فلان کان یقوم اللیل فترك قیام اللیل ۔

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: فلاں کی طرح نہ ہونا کہ تہجد پڑھا کرتا تھا پھر چھوڑ دیا۔

فتاوی رضویہ، حصہ دوم، ۹/۱۲۷

(۱۸) ہر چیز پر احسان کرو

۲۱۲۲۔ **عن** شداد بن اوس رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی

۲۱۲۰۔ فتح الباری للعسقلانی، ۱۱/۳٤۷ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ٤/۱۱٤
مشکوة المصابیح للتبریزی، ۵۱۱۹ ☆ حلیة الاولیاء لأبی نعیم، ۷/۱۲۹
المغنی للعراقی، ۳/۳۳۱ ☆ تاریخ دمشق لابن عساکر، ٤/۲۰.
تاریخ بغداد للخطیب، ۲/۱۱۰ ☆ البدایة و النهایة لابن کثیر، ۱۰/۳۲۵
تاریخ اصفهان لأبی نعیم، ۲/۳۵۳ ☆ العل المتناهیة لابن الجوزی، ۲/۳۲٦
اللالی المصنوعة للسیوطی، ۲/۱۲۸ ☆ کشف الخفاء للعجلونی، ۲/۳۳۵
۲۱۲۱۔ الجامع الصحیح للبخاری، ، باب ما یکره من ترك قیام اللیل، ۱/۱۵٤
السنن الکبری للبیهقی، ۳/۱٤ ☆ الصحیح لابن خزیمة، ۱۱۲۹
شرح السنة للبغوی، ٤/۵۵ ☆ الامالی الشجری، ۱/٦
علل الحدیث لابن أبی حاتم، ۳۲۵ ☆
۲۱۲۲۔ الصحیح لمسلم، باب الامر باحسان الذبح ۲/۱۵۲
الجامع للترمذی، باب ما جاء فی النهی عن المثلة ۱/۱٦۹
السنن لأبی داؤد، باب الرفق بالذبیحة، ۲/۳۸۹
السنن للنسائی، باب حسن الذبح، ۲/۱۸
السنن لابن ماجه، باب اذا ذبحتم فاحسنوا، ۲/۲۲۹
المسند لاحمد بن حنبل، ٤/۲۳ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی، ۲/۱۰۵

Marfat.com

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : ان اللہ کتب الاحسان علی کل شیء، فاذاقتلتم فاحسنوا القتلة ، واذا ذبحتم فا حسنوا الذبحة۔

حضرت شداد بن اوس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ نے ہر چیز پر احسان کرنا مقرر فرمادیا ہے۔ تو جب تم کسی کو قتل کرو تو قتل میں بھی احسان کرو، اور ذبح کرو تو ذبح میں بھی احسان برتو۔

الامن والعلی، ۱۹۰

(۱۹) بغیر ضرورت عجمی زبان سے احتراز کرو

۲۱۲۳۔ **عن** امیر المؤمنین عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالی عنہ قال : ایا کم و مراطنة الاعاجم۔

امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ عجمی زبان میں گفتگو سے بچو۔

۲۱۲٤۔ **عن** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : ایاکم و رطانة الاعاجم،فانه یورث النفاق۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عجمی زبان میں گفتگو سے بچو کہ وہ نفاق لاتی ہے۔ ۱۲م

فتاوی رضویہ، حصہ دوم، ۹/۱۹۵

﴿۳﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

انگریزی ،چینی ،جاپانی، جرمنی، جو زبان غیر اسلامی ہو جسے اسلام نے فارسی اور اردو کی طرح اپنا خادم نہ کرلیا ہو، جس کی وہ زبان نہ ہو اسے بلاضرورت اس میں کلام نہ

۲۱۲۲۔ الدر المنثور للسیوطی، ۱۸۱/٤ ☆ التفسیر للقرطبی، ٥٦/٦
التفسیر لابن کثیر ٤۲٥/٥ ☆ شرح السنة للبغوی، ۲۱۹/۱۱
الترغیب والترهیب للمنذری، ۱٥٦/۲ ☆ تاریخ دمشق لابن عساکر، ۲۹٦/٦
نصب الرایة للزیلعی، ۱۸۷/٤ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی، ۳۳۰/۷
المصنف لابن عبد الرزاق، ۸٦۰٤، ☆ کنز العمال للمتقی، ۱٥٦۰۹، ۳٦۲/٦
اتحاف السادة للزبیدی، ٦۰/٥ ☆ تاریخ بغداد للخطیب، ۲۷۸/٥
۲۱۲۳۔ کنز العمال للمتقی، ۹۰۳٤، ۸۸٦/۳ ☆
۲۱۲٤۔ المستدرك للحاکم، ☆

Marfat.com

چاہئے۔ فتاوی رضویہ، حصہ دوم، ۹/ ۱۹۵

(۲۰) بابرکت چیز کو لازم کرلو

۲۱۲۵۔ **عن** ام المؤمنین عائشة الصدیقة رضی الله تعالی عنها قالت : قال النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : من بورك له فی شیء فلیلزمه۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس کو جس کسی چیز میں برکت دی گئی ہو تو چاہئیے کہ اسے لازم پکڑ لے۔ نقاء السلافہ، ۳۶

(۲۱) مسلمان کی کوئی چیز بغیر رضا نہ لو

۲۱۲۶۔ **عن** أبی حمید الساعدی رضی الله تعالی عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : لا یحل لمسلم ان یا خذ عصا اخیه بغیر طیب نفس منه۔

حضرت ابوحمید ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسلمان کو حلال نہیں کہ اپنے بھائی مسلمان کی لکڑی بغیر اس کی مرضی کے لے۔ فتاوی رضویہ، ۵/ ۱۳۵

(۲۲) لوگوں سے ان کے حال کے مطابق گفتگو کرو

۲۱۲۷۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالی عنهما قال :قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : ماانت محدث قوما حدیثا لا تبلغه عقولهم الا کان علی بعضهم فتنة۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی

۲۱۲۵۔ اتحاف السادة للزبیدی، ۴/ ۲۸۷ ☆ کشف الخفاء للعجلونی، ۲/ ۳۶۵
الدر المنثور للسیوطی، ۱۴۷ ☆ الاسرار المرفوعة للقاری، ۳۳۷
۲۱۲۶۔ الصحیح لابن حبان ۱۱۶۶ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۴/ ۱۷۱
الترغیب والترهیب للمنذری، ۳/ ۱۷ ☆
۲۱۲۷۔ کنز العمال للمتقی، ۱۱۰۲۹، ۲/ ۱۹۲ ☆ الجامع الصغیر للسیوط، ۲/ ۴۷۹
الاسرار المرفوعة للقاری، ۶۵ ☆

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تو کسی قوم کے آگے وہ بات بیان کریگا جس تک ان کی عقلیں نہ پہونچیں تو ضرور ان میں کسی پر فتنہ ہوگی۔ مسائل سماع ۱۱

(۲۳) کسی کو عبدی وامتی کہکر نہ پکارو

۲۱۲۸۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : لایقل احد کم عبدی و امتی ، کلکم عبید الله ،و کل نسائکم اماء الله ،ولیقل غلامی و جاریتی و فتائی وفتاتی۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم میں سے کوئی اپنے غلام اور باندی کو عبدی وامتی کہکر نہ پکارے۔تم سب اللہ تعالیٰ کے بندے ہو اور تم سب کی عورتیں اس کی باندیاں ہیں۔ ہاں غلام ، جاریہ، اور باندی وغیرہ الفاظ سے خطاب کرو۔۱۲م

﴿۴﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اطلاق عبد بمعنی غلام قطعاً جائز وشائع اور قرآن وحدیث میں واقع ،فقیر غفرلہ القدیر نے اپنی کتاب البارقۃ الشارقۃ علی مارقۃ المشارقۃ میں اس کی تحقیق مشبع لکھی ،اور اپنے رسالہ ''مجیر معظم شرح قصیدہ اکسیر اعظم'' میں بھی قدرے توضیح اور گیارہ احادیث پر قناعت کی ، یہاں اسی قدر کافی کہ رب الارباب عزجلالہ قرآن میں فرماتا ہے ،۔وانکحوا الایامی منکم والصالحین من عبادکم و امائکم، دیکھو اللہ تعالیٰ نے ہمارے غلاموں کو ہمارا عبد فرمایا اگرچہ ہمیں اپنے غلام کو یا عبدی نہ کہنا چاہیئے کہ تواضع کے خلاف ہے۔حدیث میں اس کی ممانعت آئی۔نہ یہ کہ غلام بھی اپنے آپکو اپنے آقا کا عبد نہ کہے۔

الطرۃ الرضیہ،۴۶

۲۱۲۸۔ الصحیح لمسلم، باب حکم اطلاق لفظة البعد ، الخ ۲۳۸/۲
المصنف لعبد الرزاق، ۲۰۹۹۲، الادب المفرد للبخاری، ۲۰۹
فتح الباری للعسقلانی، ۱۷۷/۵

Marfat.com

(۲۴) بے مقصد چیزوں میں نہ پڑو

۲۱۲۹۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال :قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : من حسن اسلام المرء ترکه ما لا یعنیه۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: انسان کے اسلام کی خوبی سے یہ ہے کہ غیر مہم کام میں مشغول نہ ہو۔لا یعنی بات ترک کردے۔ فتاوی رضویہ جدید،۱/۷۵۷

(۲۵) ہر کام داہنی طرف سے شروع کرو

۲۱۳۰۔ **عن** ام المؤمنین عائشة الصديقة رضی الله تعالیٰ عنها قالت : کان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم یحب التیمن فی طهوره و ترجله و تنعله۔

فتاوی رضویہ،حصہ دوم،۹/۲۷۸

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم طہارت حاصل کرنے ، کنگھی کرنے ،اور نعلین مبارک پہننے میں داہنی طرف سے ابتداء فرماتے۔۱۲م

(۲۶) رحم دل لوگوں کی فضیلت

۲۱۳۱۔**عن** أبی سعيد الخدری رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اطلبوا الفضل عند الرحماء من امتی ،تعیشوا فی اکنافهم،

۲۱۲۹۔ الجامع للترمذی، ابواب الذهد، ۵۵/۲
السنن لابن ماجه، باب کف اللسان فی الفتنة، ۲۸۶/۲
المعجم الکبیر للطبرانی،
مجمع الزوائد للهیثمی، ۱۸/۸ ☆ المسند لاحمد بن حنبل، ۲۰/۱
کنز العمال للمتقی، ۹۱۸۲، ۱۸/۳ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۵۰۳/۲
امام نووی نے حسن کہا اور ابن عبد الرو ہیثمی نے صحیح قرار دیا۔ فتاوی رضویہ،۱/۷۵۷
۲۱۳۰۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب یبد بانعال الیمنی، ۸۷۰/۲
المسند لاحمد بن حنبل، ۲۸۹/۷ ☆ اتحاف السادة للزبیدی، ۳۶۱/۲
السنن الکبری للبیهقی، ۸۶/۱ ☆ مجمع الزوائد للهثمی، ۱۷۱/۵
کنز العمال للمتقی، ۸۶/۱ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۱۷۱/۵
۲۱۳۱۔ الجامع الصغیر للسیوطی، ۷۲/۱ ☆

Marfat.com

فان فیهم رحمتی۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: فضل میرے رحم دل امتیوں کے پاس طلب کرو کہ ان کے سایہ میں چین کرو گے۔ کیونکہ ان میں میری رحمت ہے۔　　برکات الامداد، ۱۱

۲۱۳۲۔ **عن** امیر المؤمنین علی المرتضی کرم الله تعالیٰ وجهه الکریم قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اطلبوا المعروف عن رحماء امتی ، تعیشوا فی اکنافهم۔

امیر المؤمنین حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میرے نرم دل امتیوں سے نیکی واحسان مانگو، ان کے ظل عنایت میں آرام کروگے۔

۲۱۳۳۔ **عن** أبی سعید الخدری رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم اطلبوا الحوائج الی ذوی الرحمة من امتی تر زقوا و تنجحوا۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اپنی حاجتیں میرے رحم دل امتیوں سے مانگو رزق پاؤ گے مرادیں پاؤ گے۔

۲۱۳۴۔ **عن** أبی سعید الخدری رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : ان الله عزوجل یقول : اطلبوا الفضل من الرحماء من عبادی ، تعیشوا فی اکنافهم ،فانی جعلت فیهم رحمتی۔

۲۱۳۲۔ المستدرك للحاكم، ۳۲۱/٤ ☆ كنز العمال للمتقی، ۱٦۸۰۷، ٥۱۹٦/٦
اتحاف السادة للزبيدی، ۱۷۳/۸ ☆ كشف الخفاء للعجلونی، ۱٥٦/۱
الدر المنثور للسيوطی، ۲٥٦/۳ ☆ الجامع الصغير للسيوطی، ۷۲/۱
۲۱۳۳۔ اتحاف السادة للزبيدی، ۱۷۳/۸ ☆ كنز العمال للمتقی، ۱٦۸۰۱
ميزان الاعتدال للذهبی، ۳٦٥۱ ☆ الجامع الصغير للسيوطی، ۷۲/۱
۲۱۳٤۔ اتحاف السادة للزبيدی، ۱۷۲/۸ ☆ كشف الخفاء للجعلونی، ۱٥٦/۱
كنز العمال للمتقی، ۱٦۸۰۹، ٥۲۰/٦ ☆ مكارم الاخلاق للخرائطی، ٥٥
الفوائد المجموعه للشوكانی، ٦٦ ☆

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: فضل میرے رحم دل بندوں سے مانگو، ان کے دامن میں عیش کروگے کہ میں نے اپنی رحمت ان میں رکھی ہے۔

برکات الامداد، ۱۲

﴿۵﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

انصاف کی آنکھیں کہاں ہیں؟ ذرا ایمان کی نگاہ سے دیکھیں یہ حدیثیں کیسا صاف صاف واشگاف فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے نیک امتیوں سے استعانت کرنے، ان سے حاجتیں مانگنے، ان سے خیر واحسان طلب کرنے کا حکم دیا۔ کہ وہ تمہاری حاجتیں بکشادہ پیشانی روا کریں گے، ان سے مانگو تو رزق پاؤ گے، مرادیں پاؤ گے، ان کے دامن حمایت میں چین کروگے، ان کے سایۂ عنایت میں عیش اٹھاؤ گے۔

برکات الامداد، ۱۲

Marfat.com

۸۔ صحبت صالح وطالح

(۱) مومن متقی کی مصاحبت اختیار کرو

۲۱۳۵۔ **عن** أبی سعید الخدری رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : لا تصاحب الامؤمنا ،و لا یا کل طعامك الاتقی۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: رفاقت نہ کر مگر مسلمان سے،اور تیرا کھانا نہ کھائے مگر پرہیز گار۔

فتاوی رضویہ، حصہ دوم، ۹/ ۲۹۷

(۲) نیکوں کی صحبت نیک بنانی ہے

۲۱۳۶۔ **عن** أبی موسی الاشعری رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : انما مثل الجلیس الصالح و جلیس السوء کحامل المسك و نا فخ الکیر ،فحامل المسك اما ان یحذیك، و اما ان تبتاع، واما ان تجد منه ریحا طیبة،ونافخ الکیر اما ان یحرق ثیابك ، واما ان تجد ریحاخبیثة۔

حضرت ابوموسی اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نیک ہم نشیں اور بد جلیس کی مثال یوں ہے جیسے ایک کے پاس مشک ہے اور دوسرا دھونکنی دھوک رہا ہے۔،مشک والا یا تو مشک ویسے ہی تجھے مشک دیگا، یا تو اس سے مول لیگا،اور کچھ نہ سہی خوشبو تو آئے گی۔اور وہ دوسرا یا تیرے کپڑے جلا دیگا یا تو اس سے بدبو پائے گا۔

۲۱۳۵۔ السنن لأبی داؤد ، ادب ، ۱۶ بابمن یومر ان یجلس، ۶۶۴/۲
الجامع للترمذی، زهد ، ۵۶ ☆
المسند لاحمد بن حنبل، ۳۸/۳ ☆ المستدرك للحاکم، ۱۲۸/۴
السنن للدارمی ، ۱۲۴ ☆ مشکوة المصابیح للتبریزی، ۵۰۱۸
الترغیب والترهیب للمنذری، ۲۷/۴ ☆ شرح السنة للبغوی، ۶۹/۱۳
۲۱۳۶۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب فی العطار و بیع المسك ، ۲۸۲/۱
الصحیح لمسلم ، باب استحباب مجالسه الصالین، ۳۳۰/۲
کنز العمال للمتقی، ۲۴۸۴۹، ۴۴/۹ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۱۵۵/۱

Marfat.com

(۳) برے ہمنشیں کی مثال

۲۱۳۷۔ **عن** انس رضی الله تعالی عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم :مثل جلیس السوء کمثل صاحب الکیر،ان لم یصبك من سواده اصابك من دخانه۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: برے کی صحبت دھونکنی والے کی طرح ہے کہ اگر تجھے اس کی سیاہی نہ پہونچی تو دھواں ضرور پہونچے گا۔　　فتاوی رضویہ،۵/۲۶۶

(۴) برے ساتھی سے بچو

۲۱۳۸۔ **عن** انس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : ایاك وقرین السوء ،فانك به تعرف۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: برے مصاحب سے بچ کہ تو اسی کے ساتھ پہچانا جائیگا۔
فتاوی رضویہ، حصہ اول،۹/۱۲

(۵) دوست کو دوست سے پہچانو

۲۱۳۹۔ **عن** عبد الله بن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اعتبرو االصاحب بالصاحب۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ساتھی کو ساتھی پر قیاس کرو۔

۲۱۳۷۔ السنن لأبی داؤد، باب من یومر ان یجالس ، ۶۶۴/۲
اتحاف السادة للزبیدی، ۳۵۱/۶ ☆
۲۱۳۸۔ جمع الجوامع للسیوطی، ۹۲۸۸ ☆ کشف الخفاء للعجلونی، ۲۱۹/۱
تاریخ دمشق لابن عساکر، ۲۹۲/۴ ☆ کنز العمال للمتقی، ۲۴۸۴۴، ۴۳/۹
۲۱۳۹۔ الکامل لابن عدی، ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۹۰/۸

(۶) دوست کی صحبت مؤثر ہوتی ہے

۲۱٤۰۔**عن** أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : الرجل علی دین خلیله ، فلینظر احد کم من یخالل۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: آدمی خالص اپنے دوست کے دین پر ہوتا ہے۔لہذا غور وفکر کے بعد کسی کو دوست بنانا۔

(۷) جس سے محبت ہوگی اسی کے ساتھ حشر ہوگا

۲۱٤۱۔ **عن** امیر المؤمنین علی المرتضی کرم الله تعالی وجهه الکریم قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : لا یحب رجل قوما الاجعله الله معهم۔

امیر المؤمنین حضرت علی مرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو جس قوم سے محبت رکھے گا اللہ تعالیٰ اسے انہیں کے ساتھ کردے گا۔

۲۱٤۲۔**عن** أبی قرحافة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: من احب قوما حشره الله تعالیٰ فی زمرتهم۔

فتاوی رضویہ، ۸/۴۵۴

حضرت ابو قرحافہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو جس قوم سے محبت رکھے گا اللہ تعالیٰ انہیں کی جماعت میں اس کا حشر فرمائے گا۔۱۲م

۲۱٤۰۔ السنن لأبی داؤد، باب من یومر ان یجالس ، ۲/٦٦٤
مشکوة المصابیح للتبریزی، ۲/٤۲۷ ☆

۲۱٤۱۔ المسند لاحمد بن حنبل، ٦/۱٤٥ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۱/۳۷

۲۱٤۲۔ المعجم الکبیر للطبرانی ۳/۳ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۱۰/۲۸۱
کنز العمال للمتقی، ۲٤٦۷۸، ۹/۱۰۷ ☆ کشف الخفاء للعجلونی، ۲/۳۰۹

Marfat.com

۲۱٤۳۔ **عن** عبد الله بن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه قال :قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : المرء مع من احب ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: آدمی اسی کے ساتھ رہے گا جس سے محبت کرتا ہے۔

فتاوی رضویہ، حصہ اول، ۱۸۲/۹

(۸) بدکاروں کی صحبت بدکار بنادیتی ہے

۲۱٤٤۔ **عن** عبد الله بن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : ان اول ما دخل النقص علی بنی اسرائیل کان الرجل یلقی الرجل فیقول:یا هذا ! اتق الله ،ودع ما تصنع، فانه لا یحل لك،ثم یلقاه من الغد و هو علیٰ حاله فلا یمنعه ذلك ان یکون اکیله و شریبه و قعیده، فلما فعلوا ذلك ضرب الله قلوب بعضهم علی بعض ،ثم قال : لعن الذین کفروا من بنی اسرائیل علی لسان داؤد و عیسی بن مریم ذلك بما عصوا و کانوا یعتدون ،کانوا لا یتناهون عن منکر فعلوه، لبئس ما کانوا یفعلون۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بنی اسرائیل میں پہلی خرابی جو آئی وہ یہ تھی کہ ان میں ایک شخص دوسرے سے ملتا تو اس سے کہتا: اے شخص اللہ سے ڈر، اور اپنے کام سے باز آ۔ کہ یہ حلال نہیں

۲۱٤۳۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب علامة الحب، ۳۳۱/۲
الجامع الصحیح لمسلم، باب المرء مع من احب، ۳۳۱/۲
الجامع للترمذی، زهد
السنن لأبی داؤد، باب الرجل یحب الرجل علی خیر الخ، ۶۹۹/۲
المسند لاحمد بن حنبل، ۶۱/۱ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی، ۶۵/۸
المعجم الصغیر للسیوطی، ۵۸/۱ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۲۸۶/۱
شرح السنة للبغوی، ۶۱/۱۳ ☆ الترغیب والترهیب للمنذری، ۶٤/٤
اتحاف السادة للزبیدی، ۷۲/۸ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ۵۵۷/۱۰
تاریخ بغداد للخطیب، ۲۵۹/٤ ☆ حلیة الاولیاء لأبی نعیم، ۱۱۲/٤
الجامع الصغیر للسیوطی، ۵۵۰/۲ ☆ السنن للدار قطنی، ۱۱۲/٤
تاریخ دمشق لابن عساکر، ۸۸/۲ ☆ الکامل لابن عدی،
۲۱٤٤۔ السنن لأبی داؤد، باب الامر و النهی، ۵۹۶/۲
السنن لابن ماجه، باب الامر بالمعروف، ۲۹۸/۲

پھر دوسرے دن اس سے ملتا اور وہ اپنے اسی حال پر ہوتا تو یہ امر اس کو اس کے ساتھ کھانے پینے اور پاس بیٹھنے سے نہ روکتا۔ جب انہوں نے یہ حرکت کی اللہ تعالیٰ نے ان کے دل باہم ایک دوسرے پر مارے کہ منع کرنے والوں کا حال بھی انہیں خطاوانوں کے مثل ہوگیا۔ پھر فرمایا: بنی اسرائیل کے کافر لعنت کئے گئے حضرت داؤد وعیسی ابن مریم علیہم السلام کی زبان پر۔ یہ بدلہ ہے ان کی نافرمانیوں اور حد سے بڑھنے کا۔ وہ آپس میں ایک دوسرے کو برے کام سے نہ روکتے تھے۔ البتہ یہ سخت بری حرکت تھی کہ وہ کرتے تھے۔

۲۱۴۵۔ **عن** عمر الصنعانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : اوحی اللہ عزوجل الی یوشع بن نون علی نبینا و علیہ الصلوۃ والتسلیم: ان اھلك من قریتك اربعین الفاً من الصالحین و ستین الفا من الفاسقین، فقال : یا رب !الفاسقون ھم الفاسقون ،فلم یھلك الصالحون ؟ قال : انھم لم یغضبوا لغضبی و آکلوھم و شاربوھم۔

حضرت عمر صنعانی رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ عزوجل نے حضرت یوشع بن نون علی نبینا وعلیہ الصلوۃ والتسلیم کو وحی بھیجی، میں تیری بستی سے چالیس ہزار اچھے اور ساٹھ ہزار برے لوگ ہلاک کروں گا۔ عرض کی: الٰہی! برے تو برے ہیں، اچھے لوگ کیوں ہلاک ہوں گے؟ فرمایا: اس لئے کہ جن پر میرا غضب تھا انھوں نے ان پر غضب نہ کیا اور ان کے ساتھ کھانے پینے میں شریک رہے۔

فتاوی رضویہ، حصہ اول، ۹/۱۸۳

(۹) اچھے لوگ وہ ہیں جو اپنے احباب کے لئے اچھے ہوں

۲۱۴۶۔ **عن** عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : خیرا لاصحاب عند اللہ خیر ھم لصاحبہ، و خیر الجیران عند اللہ خیر ھم لجارہ۔

۲۱۴۵۔

۲۱۴۶۔ الجامع للترمذی، ☆
المسند لاحمد بن حنبل، ۲/۱۶۸ ☆ المستدرك للحاکم، ۱/۴۴۳
الترغیب والترھیب للمنذری، ۳/۳۶۰ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۱/۱۵۹
مشکل الآثار للطحاوی، ۴/۳۱ ☆ کنز العمال للمتقی، ۲۴۷۶۴، ۹/۲۷

Marfat.com

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ساتھیوں میں سب سے بہتر اللہ کے یہاں وہ ہے جو اپنے ساتھی کے لئے سب سے بہتر ہو۔ اور ہمسایوں میں اللہ کے نزدیک سب سے بہتر وہ ہے جو اپنے پڑوسی کے لئے سب سے بہتر ہو۔

(۱۰) قیامت میں آدمی اپنے محبوب کے ساتھ ہوگا

۲۱٤۷۔ **عن** انس رضی الله تعالی عنه قال : ان رجلا سأل رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم متی الساعة ؟ قال : وما اعددت لها؟ قال : لا شئ الا انی احب الله و رسوله ، قال : انت مع من احببت،قال انس: فما فرحنا بشئ فرحنا بقول النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم انت مع من احببت۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک صاحب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوکر بولے: قیامت کب قائم ہوگی؟ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت کے لئے کیا تیاری کی ہے؟ کہنے لگے: کچھ نہیں ہے مگر ہاں میں اللہ و رسول سے محبت کرتا ہوں۔ فرمایا: تم جس سے محبت کروگے قیامت میں اسی کے ساتھ رہوگے۔ حضرت انس فرماتے ہیں: حضور رحمت دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اس فرمان سے ہمیں نہایت خوشی ہوئی۔ فتاوی رضویہ، ۸/۴۵۴

(۱۱) بروں کے ساتھ بیٹھنا بھی موجب لعنت ہے

۲۱٤۸۔ **عن** عبد الله بن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی

۲۱٤۷۔ الصحیح لمسلم، باب المرء مع من احب، ۲/۳۳۱
المسند لاحمد بن حنل، ۳/۱٦۸ ☆ مشکل الآثار للطحاوی، ۱/۱۹۸
حلیة الاولیاء لأبی نعیم، ٦/۳۳۹ ☆ تاریخ دمشق لابن عساکر، ٤/۳۸۷
المعجم الکبیر للطبرانی، ۳/۲۰٤ ☆ اتحاف السادة للزبیدی، ۸/۷۲
فتح الباری للعسقلانی، ۷/٤۲ ☆ الترغیب و الترهیب للمنذری، ٤/۲٤
کنز العماللمتقی، ۲٤٦۸٦، ۹/۱ ☆ التاریخ الکبیر للبخاری، ۲/۳٦۱
الادب المفردللبخاری، ۳۵۱ ☆ تاریخ بغداد للخطیب ۱/۵۵
۲۱٤۸۔ الجامع للترمذی، ۳۵۱ ☆ تاریخ بغداد للخطیب ۱/۲۵۵
السنن لأبی داؤد، باب الامر و النهی ۲/۵۹٦

Marfat.com

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : لما وقعت بنواسرائیل فی المعاصی فنھتھم علماؤھم فلم ینتھوا، فجالسوھم فی مجالسھم واکلوھم و شاربوھم فضرب اللہ قلوب بعضھم علی بعض و لعنھم علی لسان داؤد و عیسی بن مریم علیھم الصلوۃ و السلام۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب بنی اسرائیل گناہوں میں مبتلا ہوئے تو ان کے علماء نے انکو منع کیا لیکن انھوں نے نہ مانا۔ کچھ ایام کے بعد یہ مولوی بھی ان کے ساتھ گھل مل گئے اور ان کے ساتھ بیٹھنے لگے، کھانے اور پینے لگے، تو اللہ تعالیٰ نے بعض کے دل بعض سے ملادئے پھر ان سب کو حضرت داؤد و حضرت عیسی بن مریم علیہم السلام کی زبان میں ملعون قرار دیا۔

فتاوی رضویہ، ۵/۲۸۰

Marfat.com

۹۔ عزت، تعظیم اور شفقت

(۱) بڑوں کی تعظیم کرو

۲۱۴۹۔ **عن** عبادة بن الصامت رضی الله تعالی عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : لیس من امتی من لم یبجل کبیرنا و یرحم صغیرنا و یعرف لعالمنا حقه۔

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میری امت سے نہیں جو مسلمانوں کے بڑے کی تعظیم اور چھوٹے پر رحم نہ کرے اور عالم کا حق نہ پہچانے۔ فتاوی رضویہ، ۳/۲۹۶

(۲) بوڑھے کی فضیلت

۲۱۵۰۔ **عن** أبی رافع رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : الشیخ فی اهله کالنبی فی امته۔

حضرت ابورافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بوڑھے کی فضیلت اپنے گھر میں ایسی ہے جیسے اللہ کے نبی کی فضیلت امت میں۔

۲۱۵۱۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالی عنهماقال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم :الشیخ فی بیته کالنبی فی قومه۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

۲۱۴۹۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۳۲۳/۵ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی، ۱۹۶/۸
کنز العمال للمتقی، ۵۹۸۰ ۱۶۵/۳ ☆ اتحاف السادة للزبیدی، ۲۵۹/۶
مشکل الآثار للطحاوی، ۱۳۳/۲ ☆ التاریخ الکبیر للبخاری، ۳۱۲/۷
الکامل لابن عدی، ☆ الترغیب والترهیب للمنذری، ۱۱۴/۱
مجمع الزوائد للهیثمی، ۱۲۷/۱ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۴۷۱/۲
۲۱۵۰۔ کنز العمال للمتقی، ۴۲۶۳۲، ۶۶۴/۱۵ ☆ کشف الخفاء للعجلونی، ۲۲/۲
الجامع الصغیر للسیوطی، ۳۰۶/۲ ☆ الاسرار المرفوعه ۲۲۹
۲۱۵۱۔ اتحاف السادة للزبیدی، ۴۵۰/۱ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۳۰۶/۲

Marfat.com

علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: شیخ کی فضیلت اپنے کنبے میں ایسی ہے جیسے پیغمبر کی قوم مسلم میں۔
نقاء السلافہ، ۴۲

(۳) بوڑھے کی عزت کرنا اللہ کی تعظیم سے ہے

۲۱۵۲۔ **عن** أبی موسی الاشعری رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : ان من اجلال الله تعالیٰ اکرام ذی الشیبة المسلم ۔
فتاوی رضویہ، حصہ دوم، ۹/۲۲

حضرت ابوموسی اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بوڑھے مرد مسلم کی تعظیم اللہ تعالیٰ کی عظمت وجلالت ہی کا اظہار ہے۔۱۲م

(۴) عالم اور عادل سلطان اور بوڑھے مسلمان کی تعظیم

۲۱۵۳۔ **عن** أبی امامة الباهلی رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : ثلاثة لا یستخف حقهم الامنافق بین النفاق ،ذوالشیبة فی الاسلام ،و ذو العلم ، و امام مقسط۔

حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تین شخصوں کے حق کو ہلکا نہ جانے گا مگر کھلا منافق۔ایک وہ جسے اسلام میں بڑھاپا آیا، اور عالم دین، اور بادشاہ اسلام عادل۔

(۵) حافظ کی تعظیم خدا کی عظمت وجلال کا اقرار ہے

۲۱۵۴۔ **عن** أبی موسی الاشعری رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله

۲۱۵۲۔ السنن لأبی داؤد ، ☆
السنن الکبری للبیهقی، ۱۶۳/۸ ☆ کنز العمال للمتقی، ۴۳۲۷۴، ۸۲۴/۱۵
الترغیب والترهیب للمنذری، ☆ اتحاف السادة للزبیدی، ۳۰۹/۸
الجامع الصغیر للسیوطی، ۱۴۹/۱ ☆ التفسیر لابن کثیر، ۴۸۵/۷
۲۱۵۳۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ۲۳۸/۸ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۱۲۷/۱
الجامع الصغیر للسیوطی، ۲۱۴/۱ ☆
۲۱۵۴۔ السن لأبی داؤد ، باب فی تنزیل الناس منازلهم ۶۶۵/۲
السن الکبری للبیهقی، ۱۶۳/۸ ☆ شرح السنة للبغوی ۴۲/۱۳
مشکوة المصابیح للتبریزی، ۴۹۷۲، ☆ کنز العمال للمتقی، ۴۳۲۸۴، ۸۲۶/۱۵

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : ان من اجلال اللہ اکرام ذی الشیبۃ المسلم،و حامل القرآن غیر الغالی فیہ و الجافی عنہ،و اکرام ذی السلطان المقسط۔

حضرت ابوموسی اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ کی تعظیم سے ہے بوڑھے مسلمان کی عزت کرنی،اور حافظ قرآن کی کہ نہ اس میں حد سے بڑھے اور نہ اس سے دوری کرے،اور حاکم عادل کی۔

فتاوی رضویہ،۶/۳۱۱

(۶) خوبصورت اور وجیہ لوگوں کی فضیلت

۲۱۵۵۔ **عن** ام المؤمنین عائشۃ الصدیقۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت :قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : اطلبوا الخیر عند حسان الوجوہ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: خیر طلب کرو نیک رویوں کے پاس۔

۲۱۵۶۔ **عن** عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : اطلبوا الخیر والحوائج من حسان الوجوہ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نیکی اور حاجتیں خوبصورتوں سے مانگو۔

۲۱۵۷۔ **عن** عبداللہ بن جراد رضی اللہ تعالی عنہ قال : قال رسول اللہ صلی

۲۱۵۴۔ الجامع الصغیر للسیوطی، ۱۴۹/۱ ☆ الترغیبو الترھیب للمنذری، ۱۱۳/۱
الامالی للشجری، ۲۴۱/۲ ☆ تنزیہ الشریعۃ لابن عراق، ۲۰۶/۱
تلخیص الحبیر لابن حجر، ۱۱۸/۲ ☆ لسان المیزان لابن حجر، ۴/۴
میزان الاعتدال، ۵۰۲۵ ☆ اللالی المصنوعۃ للسیوطی، ۷۸/۱
المجروحین لابن حبان، ۹/۳ ☆

۲۱۵۵۔ مجمع الزوائد للھیثمی، ۱۹۴/۸ ☆ التاریخ الکبیر للبخاری، ۵۱/۱
میزان الاعتدال للذھبی، ۳۴۲۷ ☆ لسان المیزان لابن حجر ۱۵۸۷
اتحاف السادۃ للزبیدی، ۹۱/۹ ☆ المغنی للعراقی، ۱۰۳/۴
المسند للعقیلی، ۱۲۱/۲ ☆

۲۱۵۶۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ۸۱/۱۱ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۷۲/۱

۲۱۵۷۔ کنز العمال للمتقی، ۱۶۷۹۴، ۵۱۶/۶ ☆ میزان الاعتدال للذھبی، ۹۸۳۴
لسان المیزان لابن حجر، ۱۲۲۵، ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۲۶/۱

Marfat.com

الله تعالیٰ علیه وسلم : اذا ابتغیتم المعروف فاطلبوه عند حسان الوجوه۔

حضرت عبداللہ بن جرادرضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جب نیکی چاہوتو خوبصورتوں کے پاس طلب کرو۔

۲۱۵۸۔ **عن** ام المؤمنین عائشة الصدیقة رضی الله تعالیٰ عنها قالت : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اطلبوا الحاجات عند حسان الوجوه ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: حاجتیں خوش حالوں کے پاس طلب کرو۔

۲۱۵۹۔ **عن** الحجاج بن یزید عن ابیه یزید القسمی رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اذا طلبتم الحاجات فاطلبوها عند حسان الوجوه فان قضی حاجتك قضاها بوجه طلق،وان ردك ردك بوجه طلق۔

حضرت حجاج بن یزید سے اور یہ اپنے والد یزید قسمی رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جب حاجتیں طلب کروخوش چہروں کے پاس طلب کرو کہ خوش جمال آدمی اگر تیری حاجت روا کریگا تو بکشادہ روئی،اور تجھے پھیریگا تو بکشادہ پیشانی۔

۲۱۶۰۔ **عن** انس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : التمسوا الخیر عند حسان الوجوه۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: خوش چہروں کے پاس بھلائی ڈھونڈو۔

۲۱۵۸۔ لسان المیزان لابن حجر، ۸۰۵ ☆
میزان الاعتدال للذهبی ۱۷۵۰ ☆

۲۱۵۹۔ اتحاف السادة للزبیدی، ۹۱/۹ ☆ کشف الخفاء للعجلونی، ۱۲۵/۱
المطالب العالیة لابن حجر، ۱۶۴۱، ☆ اللالی المصنوعة للسیوطی، ۴۲/۲

۲۱۶۰۔ مجمع الزوائد للهیثمی، ۱۹۵/۸ ☆ اتحاف السادة للزبیدی، ۹۱/۹
لسان المیزان للهیثمی، ۱۹۵/۸ ☆ کشف الخفا للعجلونی، ۱۵۲/۱
تاریخ دمشق لابن عساکر، ۱۸۸/۵ ☆
تاریخ بغداد للخطیب، ۲۲۶/۳ ☆ کنز العمال للمتقی، ۵۱۷/۶

Marfat.com

۲۱۶۱۔ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : ابتغوا الخیر عند حسان الوجوه۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بھلائی خوش رویوں کے پاس چاہو۔

۲۱۶۲۔ **عن** أبی خصیفة رضی الله تعالی عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : التمسوا الخیر عند حسان الوجوه۔

حضرت ابوخصیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بھلائی خوش چہروں کے پاس تلاش کرو۔

۲۱۶۳۔ **عن** عطاء بن أبی رباح رضی الله تعالی عنه مرسلاقال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : ابتغوا الخیر عند حسان الوجوه۔

حضرت عطا بن أبی رباح رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرسلا روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بھلائی خوش چہروں کے پاس چاہو۔

۲۱۶۴۔ **عن** أبی مصعب الانصاری رضی الله تعالیٰ عنه مرسلا قال : ان النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم قال : اطلبوا الحوائج الی حسان الوجوه۔

حضرت ابومصعب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرسلا روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اپنی حاجتیں خوش رویوں کے یہاں مانگو۔

۲۱۶۵۔ **عن** الزهری رضی الله تعالیٰ عنه مرسلا قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : التمسوا المعروف عند حسان الوجوه۔

حضرت امام زہری رضی اللہ تعالی عنہ سے مرسلا روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

۲۱۶۱۔ کنز العمال للمتقی، ۱۶۷۹۳، ۵۱۶/۶ ☆　　کشف الخفاء للعجلونی، ۱۵۲/۱

اللالی المصنوعة للسیوطی، ۴۲/۲ ☆　　الجامع الصغیر للسیوطی، ۹/۱

۲۱۶۲۔ الجامع الصغیر للسیوطی، ۹۸/۱ ☆

۲۱۶۳۔ الجامع الصغیر للسیوطی، ۹۸/۱ ☆

۲۱۶۴۔ المصنف لابن أبی شیبة، ۳۰۰/۵ ☆

۲۱۶۵۔ المصنف لابن أبی شیبة، ۳۰۰/۵ ☆

Marfat.com

علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بھلائی خوبصورتوں کے پاس ڈھونڈو۔

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

امام محقق جلال الملت والدین سیوطی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔الحدیث فی نقدی حسن صحیح، یہ حدیث میری پرکھ میں حسن صحیح ہے۔ قلت:وقوله هذا لا شك حسن صحيح، فقد بلغ حد التواتر على رائی۔یہ ان کا قول واقعی درست ہے۔بلکہ میری رائے میں یہ حد تواتر کو پہونچ گئی ہے۔

حضرت عبداللہ بن رواحہ یا حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں۔

قد سمعنا نبينا قال قولا ☆ هولمن يطلب الحوائج راحة

اغتدوا واطلبوا الحوائج ممن ☆ زين الله وجهه بصباحة

یعنی بیشک ہم نے اپنے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ایک بات فرماتے سنا کہ وہ حاجت مانگنے والوں کے لئے آسائش ہے۔ارشاد فرماتے ہیں: صبح کرو اور حاجتیں اس سے مانگو جس کا چہرہ اللہ تعالیٰ نے گورے رنگ سے آراستہ کیا ہے۔

(۷) معزز اور شریف لوگوں کی رعایت کرو

۲۱۶۶۔**عن** ام المؤمنين عائشة الصديقة رضى الله تعالىٰ عنها قالت:قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : اقيلوا الكرام عثراتهم۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کریموں کی لغزش سے درگزر کرو۔

۲۱۶۷۔**عن** زيد بن ثابت رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : تجافوا عن عقوبة ذى المروة الافى حد من حدو د الله تعالىٰ ۔

۲۱۶۶۔ تاريخ دمشق لابن عساكر،

۲۱۶۷۔ مجمع الزوائد للهيثمى ۲۸۲/۶ ☆ مشكل الآثار للطحاوى، ۱۳۰/۳
المعجم الكبير للطبرانى، ۴۳/۲ ☆ الحاوى للفتاوى للسيوطى، ۳۶۸/۱
كنز العمال للمتقى، ۱۲۸۰، ۳۱۵/۵ ☆

Marfat.com

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اصحاب مروت کی سزا سے درگزر کرو مگر حدود الٰہیہ سے کسی حد میں۔

۲۱۶۸۔ **عن** ام المؤمنین عائشة الصدیقة رضی الله تعالیٰ عنها قالت : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اقیلوا ذوی الهیئات عثراتهم الا الحدود۔

ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عزت داروں کی لغزشیں معاف کرو مگر حدود۔

اراءۃ الادب، ۲۴

(۸) حسب مراتب عزت کرو

۲۱۶۹۔ **عن** ام المومنین عائشة الصدیقة رضی الله تعالیٰ عنها قالت:قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : انزلوا الناس منازلهم۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: لوگوں کی حسب مراتب عزت کرو۔

۲۱۷۰۔ **عن** جابر بن عبدالله رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اذا اتاکم کریم قوم فاکرموه۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب کسی قوم کا معزز تمہارے یہاں آئے تو اس کی عزت کرو۔

۲۱۶۸۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۱۸۱/۶ ☆

۲۱۶۹۔ الصحیح لمسلم ☆

السنن لابی داؤد، باب فی تنزیل اللباس منازلهم، ۶۶۵/۲

المعجم الصغیر للسیوطی، ۱۶۳/۱ ☆ اتحاف السادة للزبیدی، ۲۶۵/۶

کنز العمال للمتقی، ۱۷۱۴۶، ۶۳۰/۶ ☆ البدایة و النهایة لابن کثیر، ۹/۸

۲۱۷۰۔ المستدرك للحاکم، ۲۹۲/۴ ☆ المعجم الکبیر لطبرانی، ۳۷۰/۲

حلیة الاولیاء لأبی نعیم، ۲۰۵/۶ ☆ السنن الکبری للبیهقی، ۱۶۸/۸

مجمع الزوائد للهیثمی، ۲۳۴/۴ ☆ تاریخ بغداد للخطیب ، ۹۴/۷

اتحاف السادة للزبیدی، ۱۸۴/۴ ☆ کنز العمال للمتقی، ۲۵۴۸۷، ۱۵۴/۹

Marfat.com

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے حضور ایک سائل حاضر ہوا، اسے ٹکڑا عطا فرمایا۔ ایک ذی عزت مسافر گھوڑے پر سوار حاضر ہوا اس کی نسبت فرمایا: کہ باعزاز اتار کر کھانا کھلایا جائے۔ سائل کی حاجت اسی قدر تھی۔ اور کسی رئیس کو ٹکڑا دیا جائے تو باعث اس کی سبکی اور ذلت کا ہو۔ لہذا فرق مراتب ضرور ہے۔ اور اصل مدار نیت پر ہے۔ اگر سائل کو بوجہ اس کے فقر کے ذلیل سمجھے اور غنی کو بوجہ اس کی دنیا کے عزت دار جانے تو سخت بے جا اور سخت شنیع ہے۔ اور اگر ہر ایک کے ساتھ خلق حسن منظور ہے تو جتنا جس کے حال کے مناسب ہے اس پر عمل ضرور ہے۔　　فتاوی رضویہ، حصہ دوم، ۹/۱۶۹

(۹) منافق کی تعظیم غضب رب کا سبب ہے

۲۱۷۱۔ **عن** بریدة الاسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: لا تقولوا للمنافق: یا سید، فانہ ان یکن سیدا فقد اسخطتم ربکم۔

حضرت بریدہ اسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: منافق کو اے سردار کہکر نہ پکارو! کہ اگر وہ تمہارا سردار ہوا تو بیشک تم نے اپنے رب عزوجل کو ناراض کیا۔　　فتاوی افریقہ، ۳۶

فتاوی رضویہ، ۳/۲۹۳

۲۱۷۲۔ **عن** بریدة الاسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی

۲۱۷۱۔ السنن لأبی داؤد، باب لا یقول المملوک ربی، ۲/۶۸۰؛ السنن للنسائی، ☆ المسند لاحمد بن ۵/۳۴۶ ☆ الترغیب والترھیب للمنذری، ۳/۵۷۹ ☆ کنز العمال للمتقی، ۸۶۰، ۱/۱۷۵ ☆ اتحاف السادة للزبیدی، ۷/۵۷۷ ☆ الادب المفرد للبخاری، ۷۶۰، ۷۰ ☆ المغنی للعراقی، ۳/۱۵۹ ☆ کشف الخفاء للعجلونی، ۲/۵۲ ☆

۲۱۷۲۔ المستدرک للحاکم، ۲/۵۲ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۱/۵۴ ☆ تاریخ بغداد للخطیب، ۵/۴۵۴ ☆ کنز العمال للمتقی، ۸۶۱، ۱/۱۷۵ ☆ السلسلة الصحیحة للالبانی، ۱۰۱ ☆

Marfat.com

الله تعالیٰ علیه وسلم : اذا قال الرجل للمنافق : یا سیدی ! فقد ا غضب ربه عزوجل۔

حضرت بریدہ اسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب کوئی شخص منافق کو اے سردار کہکر پکارے تو بیشک وہ اپنے رب عزوجل کو غضب میں لایا۔

﴿۳﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

جب فاسق اور بدعتی کی زبانی تعریف اور انہیں محل خطاب میں بلفظ سردار ندا کرنا موجب غضب الٰہی ہوتا ہے تو اسے بحالت اختیار حقیقۃ امام وسردار بنانا، اور اس کے پیرو اور تابع بننا معاذ اللہ کیونکر موجب غضب نہ ہوگا۔ اور بیشک جو بات باعث غضب رحمٰن عزوجل ہو اس کا ادنی درجہ کراہت تحریم ہے۔　　فتاوی رضویہ، ۳/۲۹۳

(۱۰) چھوٹوں سے پیار اور بڑوں کی تعظیم کرو

۲۱۷۳۔ **عن** عبد الله بن عمر و بن العاص رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : لیس منا من لم یرحم صغیرنا و یعرف شرف کبیرنا۔

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے ہمارے چھوٹوں پر رحم نہیں کیا اور بڑوں کی فضیلت نہ جانی وہ ہم میں سے نہیں۔ ۱۲م

۲۱۷٤۔ **عن** عبدالله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : لیس منا من لم یرحم صغیرنا و یوقر کبیرنا۔

۲۱۷۳۔ الجامع للترمذی، باب ماجاء فی رحمة الصبیان، ۱٤/۲
المسند لاحمد بن حنبل، ۲۵۷/۱ ☆ المستدرك للحاكم، ۱۷۸/٤
الجامع الصغیر للسیوطی، ٤۷۰/۲ ☆
۲۱۷٤۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۲۵۷/۱ ☆ المعجم الكبیر للطبرانی، ۳٦۸/۸
الجامع الصغیر للسیوطی، ٤۷۰/۲ ☆ المستدرك للحاكم، ٦۲/۱
كنز العمال للمتقی، ۵۹۷۷ ۱٦٤/۳ ☆ اتحاف السادة المتقين، ۲۵۹/٦
مجمع الزوائد للهیثمی، ۱٤/۸ ☆

Marfat.com

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے ہمارے چھوٹوں پر رحم نہیں کیا اور بڑوں کی تعظیم نہیں کی وہ ہم میں سے نہیں۔۱۲م

۲۱۷۵۔ **عن** ضميرة رضى الله تعالى عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : ليس منا من لم يرحم صغيرنا و لم يعرف حق كبيرنا ،و ليس منا من غشنا ،ولا يكون المؤمن مومنا حتى يحب للمؤمنين ما يحب لنفسه۔

حضرت ضمیرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے ہمارے چھوٹوں پر رحم نہیں کیا اور ہمارے بڑوں کا حق نہ پہچانا وہ ہم میں سے نہیں۔اور جس نے ہمیں دھوکہ دیا وہ ہم میں سے نہیں۔اور اس وقت تک کوئی مومن کامل نہیں ہوسکتا جب تک کہ وہ مسلمانوں کے لئے وہ چیز پسند نہ کرے جو اپنے لئے کرتا ہے۔۱۲م

فتاوی رضویہ، حصہ اول، ۲۲/۹

۲۱۷۵۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۱۸۵/۲ ☆ الترغیب والترھیب للمنذری، ۲۳۳/۳
الجامع الصغیر للسیوطی، ۴۷۱/۲ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی، ۳۶۸/۸

Marfat.com

۱۰۔لہوولعب

(۱)لہوولعب ناجائز ہے

۲۱۷٦۔ **عن** بریدة الاسلمی رضی الله تعالی عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : من لعب بالنردشیر فکانما صبغ یده فی لحم خنزیرو دمه۔

حضرت بریدہ اسلمی رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جس نے چوسر کھیلی اس نے گویا اپنا ہاتھ سور کے گوشت اور خون میں رنگا۔

۲۱۷۷۔ **عن** أبی موسی الاشعری رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : من لعب بالنرد فقد عصی الله و رسوله۔

حضرت ابوموسی اشعری رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جس نے چوسر کھیلی اس نے خدا اور سول کی نافرمانی کی۔

۲۱۷۸۔ **عن** أبی الدرداء رضی الله تعالی 'عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : کل لهو المسلم حرام الا الثلاثة، ملاعبة اهله و تادیبه بفرسه و مناضلته بقوسه

حضرت ابودرداء رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: مسلمان کا ہر کھیل حرام مگر تین چیزیں، بیوی سے کھیلنا، گھوڑے کو سدھانا، تیر اندازی سیکھنا۔　　فتاوی رضویہ، حصہ اول، ۹/۴۴

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اور شطرنج کو اگر چہ بعض علماء نے بعض روایات میں چند شرطوں کے ساتھ جائز بتایا

۲۱۷٦۔ الصحیح لمسلم، باب تحریم اللعب بالنردشیر ۲/۲٤۰
المسند لاحمد بن حنبل، ۵/۳۵۲ ☆ المصنف لابن أبی شیبة، ۸/۵٤۷
۲۱۷۷۔ السنن لأبی داؤد، باب فی النهی عن اللعب بالنرد، ۲/٦۷۵
السنن لابن ماجه، باب اللعب بالنرد، ۲/۲۷۵
المسند لاحمد بن حنبل، ٤/۵٤۸ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/۵٤۲
الترغیب والترهیب للمنذری، ٤/۸٤ ☆
۲۱۷۸۔ الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/٤۷٤

ہے۔

(۱) بدکر نہ ہو۔

(۲) نادراً کبھی کبھی ہو عادت نہ ڈالیں۔

(۳) اس کے سبب نماز یا جماعت خواہ کسی واجب شرعی میں خلل نہ آئے۔

(۴) اس پر قسمیں نہ کھایا کریں۔

(۵) فحش نہ بکیں۔ مگر تحقیق یہ ہے کہ مطلقاً منع ہے۔ اور حق یہ کہ ان شرطوں کا نباہ ہرگز نہیں ہوتا۔ خصوصاً شرط دوم وسوم میں۔ کہ جب اس کا چسکا پڑ جاتا ہے ضرور مداومت کرتے ہیں، اور لا اقل وقت نماز میں تنگی یا جماعت میں کاہلی وغیرہ بیشک ہوتی ہے۔ جیسا کہ تجربہ اس پر شاہد۔ اور بالفرض ہزار میں ایک آدھ آدمی ایسا نکلے کہ ان شرائط کا پورا لحاظ رکھے تو نادر پر حکم نہیں ہوتا۔ و انما تبتنی الاحکام الفقهية على الغالب فلا ينظر الى النادر و لا يحكم الا بالمنع۔ تو ٹھیک یہ ہی ہے کہ اس سے مطلقاً ممانعت کی جائے۔ ہاں اتنا ہے کہ اگر بدکر نہ ہو تو ایک آدھ بار کھیلنا گناہ صغیرہ ہے۔ اور بدکر ہو یا عادت کی جائے، یا اس کے سبب نماز کھوئیں یا جماعتیں فوت کریں تو آپ ہی گناہ کبیرہ ہو جائیگی۔ اسی طرح ہر کھیل اور عبث فعل جس میں نہ کوئی غرض دین، نہ کوئی منفعت جائزہ دنیوی ہو سب مکروہ و بے جا ہیں۔ کوئی کم کوئی زیادہ۔

فتاوی رضویہ، حصہ اول، ۹/۴۴

۲۱۷۹۔ **عن** عقبة بن عامر رضی الله تعالى عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : كل شئ يلهوبه الرجل باطل الارمح بقوسه ،وتاديبه فرسه، وملاعبته امر أته،فانهن من الحق۔

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر کھیل مرد کے لئے حرام ہے مگر تیر اندازی سیکھنا، گھوڑے کو سدھانا،

۲۱۷۹۔ الجامع للترمذی، باب ما جاء فی فضل الرمی فی سبیل الله، ۱۹۷/۱
السنن لابن ماجه ، باب الرمی، فی سبیل الله ، ۲۰۷/۲
المسند لاحمد بن حنبل، ۱۴۴/۴ ☆ المعجم الكبير للطبرانی، ۳۴۱/۱۷
اتحاف السادة للزبيدی، ۵۱۹/۶ ☆ المغنی للعراقی، ۲۸۳/۲
الدر المنثور للسيوطی، ۱۴/۱۰ ☆ التفسير للقرطبی، ۳۵/۸
السنن للدار می، ۲۰۵/۲ ☆

اوراپنی عورت سے کھیلنا، کہ یہ سب جائز ہیں۔۱۲م　　فتاوی رضویہ، حصہ اول، ۹/۱۰۹

(۲) کھیل کود کرنا جائز نہیں

۲۱۸۰۔ **عن** عبد الله بن مغفل المزنی رضی الله تعالی عنه قال : نهی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم عن الخذف ، و قال : انه لا یقتل الصید ، ولا ینکاء العدو ، و انه یفقؤ العین و یکسر السن۔

حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے غلا، گٹھلی اور کنکری پھینک کر مارنے سے منع فرمایا۔اور فرمایا: اس سے نہ دشمن پر وار ہوسکے اور نہ جانور کا شکار۔اس کا نتیجہ صرف یہ ہی ہوسکتا ہے کہ آنکھ پھوڑ دے یا دانت توڑ دے۔　　فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/ ۱۶۵

(۳) تین چیزوں کے علاوہ ہر دنیوی کھیل باطل ہے

۲۱۸۱۔ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : کل شئ من لهوا لدنیا باطل الا ثلثة، انتضالك بقوسك ، وتادیبك فرسك ، وملاعبتك اهلك، فانها من الحق۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر دنیوی کھیل باطل ہے مگر تین چیزیں۔کمان کے ذریعہ تیر اندازی کرنا۔اپنے گھوڑے کو سدھانا، اپنی بیوی سے ملاعبت کرنا یہ تینوں حق ہیں۔۱۲م　　ہادی الناس، ۳۱

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہ حدیث مختصر ہے۔حاکم نے کہا: صحیح برشرط مسلم ہے۔ذہبی نے ان سے اختلاف کیا۔

۲۱۸۰۔ الصحیح الجامع للبخاری، باب الخذف ، ۹۱۹/۲
الصحیح لمسلم، باب اباحة ما یستعان علی الاصطیاء ، ۱۵۲/۲
السنن لأبی داؤد، باب فی الخذف ، ۷۱٤/۲
السنن لابن ماجه ، باب النهی عن الخذف ، ۲٤۰/۲
المسند لاحمد بن حنبل، ۸٤/٤ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۵۵۸/۲
المستدرك للحاکم ، ۲۸۳/٤ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ۸۷/۸
۲۱۸۱۔ المستدرك للحاکم ، ۹۵/۲ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۲٦۹/۵
کنز العمال للمتقی، ۱۰۸٦۳، ۳۵٤/٤ ☆ علل الحدیث لابن أبی حاتم، ۹۹۷

Marfat.com

ابو حاتم اور ابو زرعہ نے بطریق محمد بن عجلان ۔عن عبداللہ بن عبدالرحمن بن الی حسین اس کے مرسل ہونے کو صحیح بتایا۔انھوں نے کہا: نہ مجھے حدیث پہونچی کہ رسول اللہ نے فرمایا: اس کے بعد حدیث مذکور بیان کی۔یہ نصب الرایہ میں ہے۔

میں کہتا ہوں: محمد رجال مسلم سے صدوق ہیں۔اور عبداللہ رجال صحاح ستہ سے ثقہ عالم ہیں۔دونوں حضرات صغار تابعین سے ہیں۔تو ہمارے اصول پر حدیث صحیح ہے۔

علاوہ ازیں نسائی نے بسند حسن جابر بن عبداللہ، اور جابر بن عمیر رضی اللہ تعالی عنہم سے روایت کی ہے۔　　ہادی الناس، ۳۱

۲۱۸۲۔ **عن** جابر بن عبدالله رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی اللهِ تعالیٰ علیه وسلم : کل شئ لیس من ذکر الله فهو لهو و لعب الا ان یکون اربعة ، ملا عبة الرجل امرأته ، و تا دیب الرجل فرسه ، و مشیه بین العرضین ، وتعلیم الرجل السباحة ۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر وہ چیز جو اللہ تعالی کے ذکر سے نہ ہو وہ کھیل ہے۔مگر چار چیزیں۔مرد کا اپنی عورت سے کھیلنا، اپنے گھوڑے کو سدھانا، دو ہدفوں کے درمیان چلنا، تیراکی سیکھنا۔۱۲م

۲۱۸۳۔ **عن** عمر بن الخطاب رضی الله تعالی عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : کل لهو یکره الا ملاعبة الرجل ، و مشیه بین الهدفین، وتعلیمه فرسه ۔

امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر لہو مکروہ ہے مگر مرد کا اپنی عورت سے کھیل کرنا، دو ہدف کے بیچ چلنا، اپنے گھوڑے کو سکھانا، ۔۱۲م

ہادی الناس، ۳۲

۲۱۸۲۔ السنن للنسائی، ☆
مجمع الزوائد للهیثمی، ۲۶۹/۵ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۲۷۹/۲
اتحاف السادة للزبیدی، ۵۲۰/۶ ☆ کنز العمال للمتقی، ۴۰۶۱۲، ۲۱۱/۵
المغنی للعراقی، ۲۸۳/۲ ☆
۲۱۸۳۔ المعجم الاوسط للطبرانی، ۱۷۰/۷ ☆ مجمع البحرین ۲۶۷۶

۱۱۔ شعروشاعری

(۱) شعرگوئی عیب نہیں

۲۱۸٤۔ **عن** ام المؤمنین عائشة الصدیقة رضی الله تعالیٰ عنها قالت: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : الشعر بمنزلة الکلام ، فحسنه کحسن الکلام، و قبیحه کقبیح الکلام۔

فتاوی رضویہ، ۳/ ٦۸۵

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: شعر عام گفتگو کی طرح ہے، لہذا اچھا شعر اچھے کلام کی طرح، اور برا شعر برے کلام کی طرح۔۱۲م

(۲) شعر حکمت ہے

۲۱۸۵۔ **عن** أبی بن کعب، رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : ان من الشعر لحکمة و ان من البیان لسحرا۔

فتاوی رضویہ، حصہ دوم، ۹/ ۲۴

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک بعض اشعار حکمت اور بعض بیان وتقریر جادو ہیں۔۱۲م

۲۱۸٤۔ المسند لاحمد بن حنبل، ٤/ ۸۱ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۸/ ۱۲۲
الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/ ۳۰٤ ☆ اتحاف السادة للزبیدی، ٦/ ٤۷٦
فتح الباری للعسقلانی، ۱۰/ ۵۳۹ ☆ الادب المفرد للبخاری، ۸٦۵
کشف الخفاء للعجلونی، ۲/ ۱۳ ☆ السلسلة الصحیحة للالبانی، ٤٤۸
السنن للدار قطنی، ٤/ ۱۵۷ ☆ التفسیر للقرطبی، ۱۳/ ۱۵۰
۲۱۸۵۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب ما یجوز من الشعر، ۲/ ۹۷
السنن لابن ماجه، باب الشعر، ۲/ ۲۷٤
حلیة الاولیاء لأبی نعیم، ۷/ ۲٦۹ ☆ التفسیر للبغوی، ۵/ ۱۳۲
اتحاف السادة للزبیدی، ۱/ ۲٤۹ ☆ البدایة و النهایة لابن کثیر، ۹/ ٤۵

(۳) نعت گوشاعر کی فضیلت

۲۱۸۶۔ **عن** ام المؤمنین عائشة الصدیقة رضی الله تعالی عنها قالت : کان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم یصنع لحسان بن ثابت رضی الله تعالیٰ عنه منبرا فی المسجد یقوم علیه قائما یفاخر عن رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم اوینا فخ ، و یقول رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : ان الله تعالیٰ یؤید حسان بروح القدس ما نافخ او فاخر عن رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حضرت حسان بن ثابت انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لئے مسجد اقدس نبوی میں منبر بچھاتے ، حسان اوپر کھڑے ہوکر حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے فضائل ومفاخر بیان فرماتے ، حضور کی طرف سے طعنہائے کفار کا رد کرتے ۔ حضور فرماتے : جب تک حسان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف سے اس مفاخرت یا مدافعت میں مشغول رہتا ہے اللہ عزوجل جبرئیل امین سے اس کی مدد فرماتا ہے۔

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

ظاہر ہے کہ وعظ کے اشعار ، حدیث کے ترجمے اسی قسم میں داخل ہیں ، تو ایسی شعر خوانی کا جواز بالیقیں ہے ۔ اور جب خوش الحانی خود قرآن عظیم میں مطلوب ومندوب ہے تو یہ تو شعر ہے یہاں اگر الحان کے لئے مد وقصر اور حرکات وسکنات وغیر ہا ہیئات حروف میں کچھ تغیر بھی ہو تو حرج نہیں جبکہ صرف سادہ خوش الحانی ہو اور تمام منکرات شرعیہ سے خالی ۔ اس قدر کو عرف میں پڑھنا کہتے ہیں ، نہ کہ گانا کہ موسیقی کے اوزان مقررہ ، نغمات محررہ ، طرقات مطربہ ، قرعات معجبہ ، اتار چڑھاؤ ، زیر وبم ، تان گنگری اور تال وسم کی رعایت سے رنڈیوں ، ڈومنیوں ، مراثیوں ، ڈھاریوں ، نقاروں ، قوالوں وغیرہم میں معمول ۔ اور باوضع شرفاء مہذبین صلحاء میں معیوب و مخذول ۔

۲۱۸۶۔ السنن لأبی داؤد، باب ما جاء فی الشعر، ۶۸۴/۲
المسند لاحمد بن حنبل، ۷۲/۶ ☆ اتحاف السادة للزبیدی، ۴۸۰/۶
التفسیر للبغوی، ۱۳۱/۵ ☆ المعنی للعراقی، ۲۷۲/۲

Marfat.com

محمود ومباح اشعار کا سادہ خوش الحانی سے پڑھنا بھی زمانہ صحابہ وتابعین وائمہ دین میں مجوز ومقبول ہے، بلکہ خود بعض صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین سے ماثور ومنقول بلکہ خود حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سامنے ہوتا حضور سنتے اور انکار نہ فرماتے۔ بارگاہ رسالت میں حدی خوانی پر صحابہ مقرر تھے کہ اپنی خوش الحانیوں، دلکش حدی خوانیوں سے اونٹوں کو راہ روی میں وارفتہ بناتے۔ انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے برادر اکرم سیدنا براء بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ خود مرکب اقدس کے حدی خواں تھے، عجب دلکش آواز رکھتے اور بہت خوبی سے اشعار حدی پڑھتے۔ یہ اجلہ صحابہ کرام سے ہیں بدر کے سوا سب مشاہد میں حاضر ہوئے۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کی نسبت فرمایا: بہت الجھے بال، میلے کپڑے والے، جنکی کوئی پرواہ نہ کرے، ایسے ہیں کہ اللہ عزوجل پر کسی بات میں قسم کھالیں تو خدا ان کی قسم سچی ہی کرے۔ انہی میں سے براء بن مالک ہیں۔

ایک روز انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان کے پاس گئے، اس وقت اشعار اپنے الحان سے پڑھ رہے تھے، انھوں نے کہا: آپ کو اللہ عزوجل نے وہ چیز عطا فرمائی جو اس سے بہتر ہے۔ یعنی قرآن عظیم۔ فرمایا: کیا یہ ڈرتے ہو کہ میں بچھونے پر مروں گا؟ خدا کی قسم! اللہ مجھے شہادت سے محروم نہ کریگا۔ سو کافر تو میں نے تنہا قتل کئے ہیں اور جو شرکت میں مارے ہیں وہ علاوہ۔ جب خلافت امیر المؤمنین عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں قلعہ تستر پر جہاد ہوا اور مسلمانوں کو سخت دقت پیش آئی، حدیث رسول مذکور سنے ہوئے تھے ان سے کہا: اپنے رب پر قسم کھایئے! انہوں نے قسم کھائی کہ اے رب میرے! کافروں پر ہمیں قابو دے کہ ہم ان کی مشکیں کس لیں اور مجھے اپنے نبی سے ملا۔ یہ کہکر حملہ آور ہوئے اور ان کے ساتھ مسلمانوں نے حملہ کیا۔ ایرانیوں کا سپہ سالار ہرمزان مارا گیا، کافر بھاگ گئے اور براء شہید ہوئے۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

بیبیوں کے ہودجوں پر آنجشہ حبشی رضی اللہ تعالیٰ عنہ حدی خوانی کرتے، ان کی خوش آوازی مشہور تھی۔ حجۃ الوداع شریف میں حدی پڑھی اور اونٹ گرمائے تو بہت تیز چل نکلے، حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اے آنجشہ! آہستہ، شیشیوں کے ساتھ نرمی کر! شیشیوں سے مراد عورتیں ہیں۔ یعنی اونٹ اتنے تیز نہ کرو کہ تکلیف ہوگی۔ یا عورتوں کا مجمع ہے

Marfat.com

خوش الحانی حد سے نہ گزارو۔

ان کے سوا سیدنا عبداللہ بن رواحہ، وسیدنا عامر بن الاکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہما بھی حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے آگے حدی خوانی کرتے چلتے۔

۲۱۸۷۔ **عن** انس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال انه صلی الله تعالیٰ علیه وسلم دخل مكة فی عمرة القضاء و ابن رواحة يمشی بين يديه و يقول :

خلوا بنی الكفار عن سبيله ☆ اليوم نضربكم علی تنزيله

ضربا يزيل الهام عن مقيله ☆ و يذهل الخليل عن خليله

فقال عمر الفاروق رضی الله تعالیٰ عنه:يا ابن رواحة !بين يدی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم و فی حرم الله تقول الشعر ، فقال النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : خل عنه يا عمر ! فلهی فيهم اسرع من نضح النبل ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ روز عمرۃ القضاء جب لشکر ظفر پیکر محبوب اکبر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم باہزاراں جاہ وجلال داخل مکہ ہوا تو حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ آگے آگے رجز کے اشعار سناتے کافروں کے جگر پر تیر برساتے جارہے تھے۔

اے کافروں کے بیٹو! حضور کا راستہ چھوڑ دو، آج ہم تم پر قرآنی حکم کے مطابق حملہ کریں گے۔

ایسا حملہ کہ کھوپڑیاں اڑ جائینگی اور دوست اپنے دوست کو بھول جائے گا۔

امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے منع کیا کہ اے ابن رواحہ! رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے آگے اور اللہ جل جلالہ کے حرم میں یہ شعر خوانی، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: پڑھنے دو! کہ یہ ان پر تیروں سے زیادہ کارگر ہے۔

فتاوی رضویہ، حصہ اول، ۹/۱۷۳

۲۱۸۸۔ **عن** انس رضی الله تعالیٰ عنه قال : ان انجشة حدی بالنساء فی حجة الوداع فا سرعت الابل فقال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم :يا انجشة : رفقا بالقوارير۔

۲۱۸۷۔ الجامع للترمذی، باب ما جاء فی انشاء الشعر، ۲/۱۰۷

۲۱۸۸۔ الصحیح لمسلم، باب رحمته ﷺ بالنساء، ۲/۱۰۷

الجامع الصحیح للبخاری، باب ما یجوز من الشعر، ۲/۹۰۸

Marfat.com

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ حضرت آنجشہ رضی اللہ تعالی عنہ نے بیبیوں کے ہودجوں پر حدی پڑھی اور اونٹ گرمائے تو بہت تیز چل نکلے۔ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اے آنجشہ! آہستہ، شیشیوں کے ساتھ نرمی کر۔

فتاوی رضویہ، حصہ اول، ۹/۱۷۳

(۴) اچھے اور برے شعراء

۲۱۸۹۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالی عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : ان الله يؤيد حسان بروح القدس ، و امر ء القيس صاحب لواء الشعر اء الی النار۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ حضرت حسان کی تائید حضرت جبرئیل کے ذریعہ فرماتا ہے۔ اور امرء القیس شاعر شاعروں کو دوزخ کی طرف لیجانے والا ہے۔

فتاوی رضویہ حصہ دوم، ۹/۲۵

(۵) آپس میں مذاکرۂ شعر جائز ہے

۲۱۹۰۔ **عن** جابر بن سمرة رضی الله تعالی عنه قال : شهدت النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم اكثر من مائة مرة فی المسجد و اصحابه يتذاكرون الشعر و اشياء من امر الجاهلية ، فربما تبسم معهم۔

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ سو مرتبہ سے بھی زیادہ مسجد نبوی شریف میں حاضر رہا، صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین آپس میں اشعار پڑھتے اور ایام جاہلیت کے بہت سے واقعات

۲۱۸۹۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۲/۲۲۸ ☆ المستدرك للحاكم، ۳/۴۸۷
كنزالعمال للمتقی، ۳۳۲۴۸، ۱۱/۶۷۲ ☆ تاريخ دمشق لابن عساكر، ۳/۱۱۱
اتحاف السادة للزبيدی، ۲/۴۸۰ ☆ علل المتناهية لابن الجوزی، ۱/۱۳۰
لسان الميزان لابن حجر، ۳/۷۳۴ ☆ جمع الجوامع للسيوطی. ۴۴۰۱
تاريخ بغداد للخطيب، ۹/۳۷۰ ☆ التفسير للبغوی، ۵/۱۳۱
شرح السنة للبغوی، ۱۲/۳۷۷ ☆ السلسلة الصحيحة للالبانی، ۳/۱۷۷
۲۱۹۰۔ المسند لاحمد بن حنبل ☆

Marfat.com

بیان کرتے یہاں تک کہ بسا اوقات حضور بھی صحابہ کرام کے ساتھ تبسم فرماتے۔

جدالممتار، ۱/ ۳۱۸

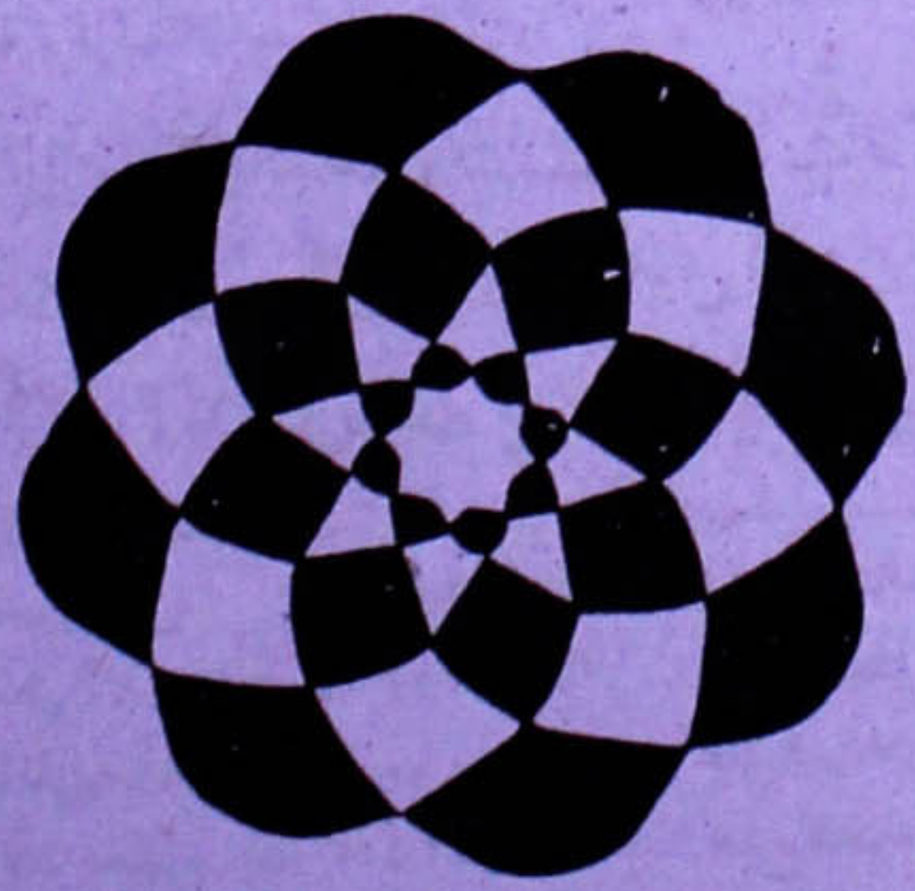

Marfat.com

۱۲۔ گانا اور مزامیر

(۱) مزامیر کا استعمال ناجائز ہے

۲۱۹۱۔ **عن** أبی مالك الا شعری رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم :لیکونن فی امتی اقوام یستحلون الحرّ والحریر ،والخمر و المعازف۔

حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ضرور میری امت میں وہ لوگ ہونے والے ہیں، جو حلال ٹھہرائینگے عورتوں کی شرمگاہ، یعنی زنا، اور ریشمی کپڑے، اور شراب اور باجے۔

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

قوالی حرام ہے، حاضرین سب گناہ گار ہیں اور ان سب کے برابر گناہ عرس کرنے والوں پر اور قوالوں پر ہے اور قوالوں کا گناہ بھی اس عرس کرنے والوں پر ہے، یعنی حاضرین میں ہر ایک پر اپنا پورا گناہ، اور قوالوں پر اپنا گناہ الگ، اور سب کے برابر جدا۔ وجہ یہ کہ حاضرین کو عرس کرنے والے نے بلایا، یا ان کے لئے اس گناہ کا سامان پھیلایا، اور قوالوں نے انہیں سنایا ،اگر وہ سامان نہ کرتا یہ ڈھول سارنگی نہ سناتے ،تو حاضرین اس گناہ میں کیوں پڑتے ،اس لئے ان سب کا گناہ ان دونوں پر ہوا، پھر قوالوں کے اس گناہ کا باعث وہ عرس کرنے والا ہوا، وہ نہ کرتا نہ بلاتا تو یہ کیونکر آتے بجاتے ،لہذا قوالوں کا گناہ بھی اس بلانے والے پر ہوا۔

یہ حدیث صحیح جلیل متصل ہے، احادیث صحاح مرفوعہ محکمہ کے مقابل بعض ضعیف قصے یا محتمل واقعے یا متشابہ پیش نہیں ہو سکتے۔ ہر عاقل جانتا ہے کہ صحیح کے سامنے ضعیف، متعین کے آگے محتمل، محکم کے حضور متشابہ واجب الترک ہے۔ پھر کہاں قول اور کہاں حکایت فعل، پھر

۲۱۹۱۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب ما جاء فیمن لیتحل الخمر ، ۷۳۷/۲
السنن لأبی داؤد ، باب ما جاء فی الحر، ۵۶۰/۲
السنن الکبری للبیهقی، ۲۲۱/۱۰ ☆ معجم الکبیر للطبرانی، ۳۱۹/۳
اتحاف السادة للزبیدی، ۴۷۲/۶ ☆ کنز العمال للمتقی، ۳۰۹۲۶، ۳۷/۱۱
فتح الباری للعسقلانی، ۵۲/۱۰ ☆ المغنی للعراقی، ۲۶۹/۲

کجا محرم کجا میح، ہر طرح یہ ہی واجب العمل اسی کو ترجیح۔

غرض حدیث وفقہ کا حکم تو یہ ہے۔ ہاں اگر کسی کو قصداً ہوس پرستی منظور ہو تو اس کا علاج کسی کے پاس ہے؟ کاش آدمی گناہ کرے اور گناہ جانے، اقرار لائے، اصرار سے باز آئے۔ لیکن یہ تو اور بھی سخت ہے کہ ہوس بھی پالے اور الزام بھی ٹالے۔ اپنے لئے حرام کو حلال بنالے۔ پھر اسی پر بس نہیں بلکہ معاذ اللہ اس کی تہمت محبوبان خدا اکابر سلسلہ عالیہ چشت قدست اسرارہم کے سر دھرتے ہیں۔ نہ خدا سے خوف، نہ بندوں سے شرم کرتے ہیں۔ حالانکہ خود حضور محبوب الٰہی سیدی ومولائی نظام الحق والدین سلطان الاولیاء رضی اللہ تعالیٰ عنہ وعنہم وعنا بہم فوائد الفواد شریف میں فرماتے ہیں مزامیر حرام است۔

مولانا فخر الدین زراوی خلیفہ حضور سیدنا محبوب الٰہی رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے حضور کے زمانہ مبارک میں خود حضور کے حکم احکم سے مسئلہ سماع میں رسالہ کشف القناع عن اصول السماع' تحریر فرمایا۔ اس میں صاف ارشاد ہے۔

"اما سماع مشائخنا رضی اللہ تعالیٰ عنہم فبری عن ھذہ التھمۃ و مجرد صوت القوال مع الاشعار المشعرۃ من کمال صنعۃ اللہ تعالیٰ۔

ہمارے مشائخ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا سماع اس مزامیر کے بہتان سے بری ہے، وہ صرف قوال کی آواز ہے ان اشعار کے ساتھ جو کمال صنعت الٰہی سے خبر دیتے ہیں۔

للہ انصاف! اس امام جلیل خاندان عالی چشت کا یہ ارشاد مقبول ہوگا۔ یا آج کل کے مدعیان خام کار کی تہمت بے بنیاد ظاہر الفساد۔

فتاوی رضویہ، حصہ اول، ۹/۲۰۰

(۲) گانا اور مزامیر باعث لعنت ہے

۲۱۹۲۔ **عن** ام المؤمنین عائشۃ لصدیقۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: صوتان ملعونان فی الدنیا و الآخرۃ، مزمار عند نعمۃ، ورنۃ عند مصیبۃ۔

۲۱۹۲۔ الترغیب والترھیب للمنذری، ۳۵۰/٤ ☆ مجمع الزوائد للھیثمی، ۱۳/۳

کنز العمال للمتقی، ٤٠٦٦١، ۲۱۹/۱۵ ☆ المسند للربیع، ۵۵/۲

Marfat.com

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دو آوازیں دنیا و آخرت میں ملعون ہیں، کسی نعمت کے ملنے پر خوش ہو کر باجا بجوانا۔ اور مصیبت کے وقت چلا کر رونا۔

۲۱۹۳۔ **عن** انس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : من قعد الی قینة یستمع منها صب الله فی اذنیه الآنك یوم القیامة۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص گانا سننے کے لئے گانے والی کے پاس بیٹھا اللہ تعالی قیامت کے دن اس کے کانوں میں سیسہ پگھلا کر ڈالے گا۔

۲۱۹۴۔ **عن** جابر بن عبدالله رضی الله تعالی عنهما قال : اخذ النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم بید عبدالرحمن بن عوف رضی الله تعالیٰ عنه فانطلق به الی ابنه ابراهیم فوجده یجود بنفسه فاخذه النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فی حجره فبکی ،فقال له عبدالرحمن : اتبکی ؟ اولم تکن نهیت عن البکاء؟قال : لا، ولکن نهیت عن صوتین احمقین فاجرین ، صوت عند مصیبة خمش وجوه وشق جیوب ورنة شیطان۔　　فتاوی رضویہ، حصہ دوم، ۴۲/۹

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ہاتھ پکڑا اور اپنے صاحبزادے حضرت ابراہیم رضی اللہ تعالی عنہ کے پاس تشریف لے گئے۔ وہ اس وقت حالت نزع میں تھے آپ نے انکو اپنی گود میں اٹھالیا اور گریہ فرمایا۔ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ روتے ہیں حالانکہ آپ نے رونے سے منع فرمایا ہے؟ آپ نے فرمایا: میں نے رونے سے منع نہیں کیا، بلکہ بے وقوفی اور نافرمانی کی دو آوازوں سے منع کیا ہے۔ ایک تو مصیبت کے وقت کی آواز جسکے ساتھ چہرہ نوچا جائے اور گریبان پھاڑا جائے،

۲۱۹۳۔ کنز العمال للمتقی، ۴۰۶۶۹، ۲۲۰/۱۵ ☆

۲۱۹۴۔ الجامع للترمذی، باب ما جاء فی الرخصة فی البکاء الخ ۱۲۰/۱

شرح معانی الآثار للطحاوی، ☆

دوسری شیطانی آواز کہ گانے اور مزامیر کی آواز ہے۔۱۲م

(۳) ناچ گانے میں شریک ہونے والا ملعون ہے

۲۱۹۵۔ **عن** حذیفة رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: من قعد وسط الحلقةفهو ملعون ۔

حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص ناچ دیکھنے اور مزامیر اور گانا سننے کے لئے کسی مجلس میں بیٹھا وہ ملعون ہے۔ ۱۲م

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اہل و نا اہل کا تفرقہ سماع مجرد (بغیر مزامیر) میں ہے، مزامیر میں اہل کی اہلیت نہیں، نہ ان کا کوئی اہل، نہ وہ کسی کے لئے جائز مگر مجاذیب از خود رفتہ کہ عقل تکلیفی نہ رکھتے ہوں، ان پر ایک مزامیر کیا کسی بات کا مواخذہ نہیں کہ

ع، سلطان نگیرد خراج از خراب۔

ایسی جگہ اہل عقل میں اہل و نا اہل کا فرق کرنا ہر کس و ناکس کو گناہ پر جری کرنا اور امت مرحومہ پر مکر شیطان لعین کا دروازہ کھولنا ہے، ہر فاسق مدعی ہوگا کہ ہم اہل ہیں، ہم کو حلال ہے علانیہ ارتکاب معصیت کریگا اور حرام خدا کو حلال بتائے گا، اور اپنے امثال عوام جہال کو گمراہ بنائے گا کیا شریعت محمدیہ ایسا حکم لاتی ہے۔ حاشا اللہ، شریعت مطہرہ فتنہ کا دروازہ بند کرتی اور یہ حکم فتنہ کے روزن کو عظیم پھاٹک کرتا ہے۔ تو کس قدر مبائن شریعت غراء ہے۔

اب دیکھ نہ لیجئے کہ آج کل کتنے نامتشخص، کتنے بے تمیز، کتنے کندہ ناتراشیدہ جن کو استنجاء کرنے کی بھی تمیز نہیں، یہ بھی نہیں جانتے کہ استنجاء کرنے میں کیا کیا فرض، واجب، سنت، مکروہ اور حرام ہیں، وہ گیروا کپڑا رنگ کر، یا عورتوں کے سے کاکل بڑھا کر رات دن اسی آواز شیطانی میں منہمک ہیں۔ نمازیں قضا ہوں بلا سے مگر ڈھولک ٹھنکنا ناغہ نہ ہو۔ اور پھر وہ پیر و مرشد ہیں، کہ ان کے پاؤں پر سجدے ہوتے ہیں، اور علانیہ کہتے ہیں: ہم کو روا ہے، ہماری روح کی پاکیزہ غذا ہے۔ یہ ناپاک نتیجہ اسی اہل و نا اہل کے فرق پر جہل کا ہے۔

۲۱۹۵۔المسند لاحمد بن حنبل، ۳۸٤/٥

اوران کا کذب صریح یوں آشکار کہ سماع بے مزامیر جس میں اہل و نا اہل کا فرق ہے اس کے جواز میں اس کے اہل نے یہ شرط رکھی ہے کہ جلسہ سماع میں کوئی نا اہل نہ ہو یہاں تک کہ قوال بھی اہل باطن ہو۔ جیسے بارگاہ حضور محبوب الٰہی سلطان الاولیاء نظام الحق والدین محمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں حضرت سیدنا امیر خسرو اور حضرت سیدی میر حسن علی سنجری قدس سرہما۔

بفرض باطل، اگر مزامیر میں بھی اہل و نا اہل کا فرق ہوتا تو اہل وہ تھا کہ کسی نا اہل کے سامنے نہ سنتا۔ یہ جہل کے اہل عام مجمع کرتے ہیں جس میں فساق، فجار، شرابی اور زنا کار سب کا شیطانی بازار لگتا ہے اور مزامیر کھڑکتے ہیں، یہ اہلیت کی شکل ہے؟ ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔

ان سب کی گمراہی اور عوام کی بربادی تباہی کا وبال انہیں مولویوں کے سر ہے جو اہل و نا اہل کا فرق بتاتے اور حرام خدا کو حلال کرنے کی کوشش کرتے ہیں، اور امت کی بھیڑوں کو ابلیس بھیڑئے کے پنجے میں دیتے ہیں۔ پھر مزامیر کی حالت بالکل شراب کی مثل ہے، "قلیلها یدعو الی کثیرها" تھوڑی سے بہت کی خواہش پیدا ہوتی ہے، "الذنب یجری الی الذنب" گناہ گناہ کی طرف کھینچتا ہے۔

ع، تخم فاسد بار فاسد آورد۔

شدہ شدہ رنڈی کے مجرے تک نوبت پہونچتی ہے، پھر مجلس میں فاحشہ ناچ رہی ہے اور پیر جی صاحب شیخ المشائخ و پیر مغاں و قطب دوراں بنے ہوئے بیٹھے ہیں، اور مریدین ہو، حق مچا رہے ہیں، تف بریں اہلیت۔

یہ سب نتائج ملعونہ اسی مداہنت و تحلیل حرام کے فرق اہل و نا اہل کے ہیں، و العیاذ باللہ رب العالمین۔

دربارۂ شطرنج تو خود روایات وجوہ عدیدہ پر ہیں، مگر ناصحان امت نے نظر بعصر یہ ہی فرمایا: کہ اس کی اباحت میں امت مرحومہ اور خود دین اسلام پر شیطان کو مدد دینا ہے، لہذا مطلقاً حرام و گناہ کبیرہ ہے۔ تو مزامیر کہ نفس امارہ کو شیطان لعین کی ان آوازوں کی طرف رغبت بہ نسبت شطرنج ہزار ہا درجہ زائد ہے کیونکر مطلقاً حرام و سخت کبیرہ نہ ہوں گے، سو میں پچانوے وہ ہوں گے جنہیں شطرنج کی طرف التفات بھی نہیں، اور سو میں پانچ بھی نہ نکلیں گے جن کے نفس

امارہ کو مزامیر کی شیطانی آواز خوش نہ آتی ہو، اہل تقوی بھی اپنے نفس کو بالجبر اس سے باز رکھتے ہیں۔

ع، حسن بلائے چشم ہے نغمہ وبال گوش ہے

کافی شرح وافی للامام حافظ الدین النفسی پھر جامع الرموز پھر ردالمحتار میں ہے۔

هو حرام و كبيرة عندنا ، وفى اباحته اعانة الشيطان على الاسلام والمسلمين۔

مسلمانو! زبان اختیار میں ہے، شعریات باطلہ میں "العسل مرة والخمر یا قوتیة" کہدینے کا ہر شخص کو اختیار ہے۔ شرابی شراب کو بھی غذائے روح و جانفزا و جاں پرور کہا کرتے ہیں۔ کہنے سے کیا ہوتا ہے۔ محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جو فرق بتایا ہے ذرا انصاف وایمان کے ساتھ اسے سنئے تو خود کھل جائیگا۔

ع　　کہ با کہ باختۂ عشق در شب دیجور

ہاں سنئے اور گوش ایمان سے سنئے۔ کہ ارشاد اقدس رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کیا ثابت ہے۔

غذائے روح وہ ہے جس کی طرف شریعت محمدیہ علی صاحبہا وآلہ افضل الصلوۃ والتحیہ بلاتی ہے۔ اور جس کی طرف شریعت مطہرہ بلاتی ہے اس پر وعدہ جنت ہے، اور جنت ان چیزوں پر موعود ہے جو نفس کو مکروہ ہیں اور غذائے نفس وہ ہے جس سے شریعت محمدیہ صلوات اللہ تعالیٰ وسلامہ علیہ وعلی آلہ منع فرماتی ہے۔ اور جس سے شریعت کریمہ منع فرماتی ہے اس پر وعید نار ہے، اور نار کی وعید ان چیزوں پر ہے جو نفس کو مرغوب ہیں۔

فتاوی رضویہ حصہ دوم، ۹/۹۴

(۴) باجے گانے ناجائز ہیں

۲۱۹۶۔ **عن** أبى مالك الاشعرى رضى الله تعالى عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : ليكونن اقوام من امتى يستحلون الحر والحرير و الخمر و المعازف۔

۲۱۹۶۔ الجامع الصحيح للبخارى، د، باب ما جاء فيمن يستحل الخمر، ۸۲۷/۲

Marfat.com

حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میری امت میں کچھ لوگ ہوں گے جو زنا، ریشمی کپڑوں، شراب اور باجوں کو حلال سمجھیں گے۔

﴿۳﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہ حدیث صحیح ہے، اس میں ہے کہ وہ آخر زمانہ میں بندر اور سور ہو جائیں گے۔

زنا و غنا پر جو مال حاصل کیا جاتا ہے وہ ان لوگوں کی ملک نہیں ہو جاتا، ان کے ہاتھ میں مثل مغصوب ہوتا ہے۔ نہ ان کا اجرت میں لینا جائز نہ کسی چیز کی قیمت میں لینا جائز۔ صدقہ و ہدیہ تو دوسری بات ہے، بلکہ وہ جو کچھ فقیر کو دے اسے خیرات کہنا حرام، ہاں اگر کوئی مال خریدا اگر چہ اپنے زر حرام سے اور اس پر عقد و نقد جمع نہ ہوئے ہوں، یعنی یہ نہ ہوا ہو کہ وہ حرام روپیہ دکھا کر کہا: ان کے عوض دیدے اور وہی روپیہ ثمن میں دیا۔ یوں تو جو چیز بھی خریدیں وہ حرام ہے۔ ہاں یوں ہوا کہ مثلاً کہا: ایک روپے کی فلاں چیز دیدے اسنے دے دی، اسنے اپنا زر حرام ثمن میں دیا تو اگر چہ اس ثمن میں صرف کرنا حرام تھا مگر جو چیز خریدی حرام نہ ہوئی۔ رہا جنازہ اور اس کی نماز تو یہ لوگ اگر مسلمان ہوں تو ضرور فرض ہے۔ مگر اس قسم کے پیشہ ور لوگوں کا ایمان سلامت رہنا بہت دشوار معلوم ہوتا ہے۔ ان کے یہاں کی رسم سنی گئی ہے کہ جب لڑکی سے اول بار زنا کراتے ہیں تو اسے دلہن بناتے ہیں اور نیاز دلاتے ہیں اور مبارک سلامت ہوتی ہے۔ ایسا ہے تو یقیناً وہ سب کافر ہو جاتے ہیں۔ ان پر نماز حرام، ان کے جنازہ کی شرکت حرام۔ نسال اللہ العفو والعافیۃ واللہ تعالیٰ اعلم۔ فتاوی رضویہ، حصہ دوم، ۹/۱۷۴

(۵) گانا نفاق پیدا کرتا ہے

۲۱۹۷۔ **عن** عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: الغناء ینبت النفاق فی القلب کما ینبت الماء البقل۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

۲۱۹۷۔ کنز العمال للمتقی، ۴۰۶۵۹، ۱۵/۲۱۸ ☆ اتحاف السادۃ للزبیدی، ۶/۵۲۵
الدر المنثور للسیوطی، ۵/۱۵۹ ☆ کشف الخفاء للعجلونی، ۲/۱۰۴
المغنی للعراقی، ۲/۲۸۳ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/۳۵۸
الحاوی للفتاوی للسیوطی، ۲/۶ ☆ تلخیص الحبیر لابن حجر، ۴/۱۹۹

Marfat.com

علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: گانا دل میں نفاق پیدا کرتا ہے، جس طرح پانی کے ذریعہ سبزیاں اگتی ہیں۔۱۲م

۲۱۹۸۔ **عن** جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : الغنا ینبت النفاق فی القلب کما ینبت الماء الزرع۔

فتاوی رضویہ حصہ دوم، ۹/ ۱۷

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: گانا دل میں نفاق کا باعث ہوتا ہے جس طرح پانی کھیتی اگانے کا سبب ہے۔۱۲م

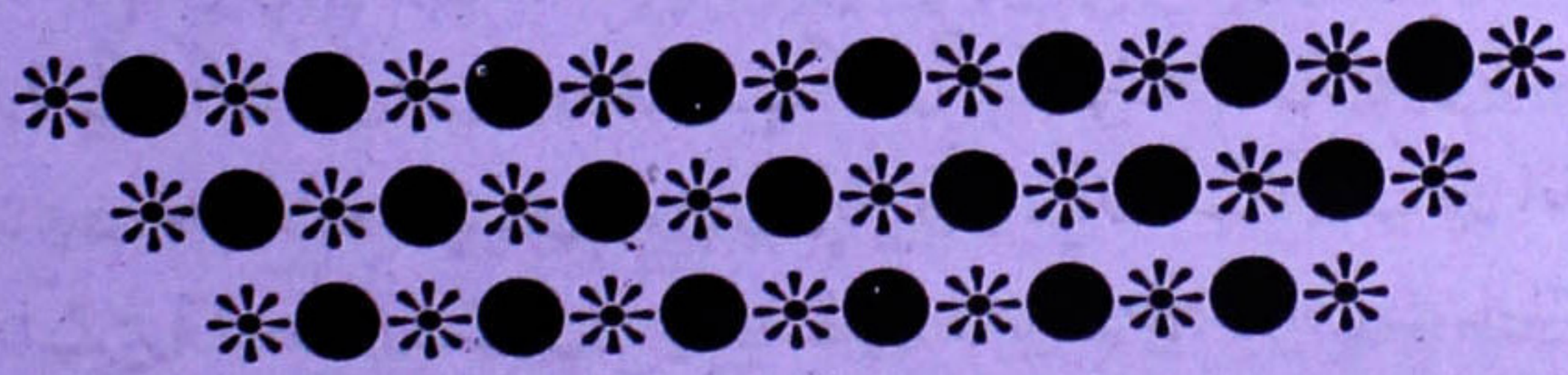

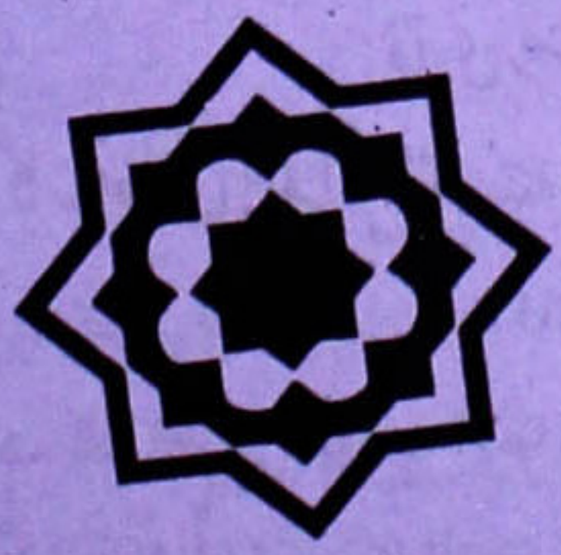

۲۱۹۸۔ السنن الکبری للبیہقی، ۱۰/ ۲۲۳ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/ ۳۵۸

Marfat.com

۱۳۔ وعدہ عاریت وامانت

(۱) وعدہ خلافی کیا ہے؟

۲۱۹۹۔ **عن** زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : لیس الخلف ان یعد الرجل و من نیتہ ان یفی ، ولکن الخلف ان یعد الرجل ومن نیتہ ان لا یفی ۔

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اشاد فرمایا: وعدہ خلافی یہ نہیں کہ آدمی وعدہ کرے اور اس کی نیت پورا کرنے کی ہے۔ ہاں وعدہ خلافی یہ ہے کہ وعدہ کرتے وقت ہی اس کی نیت پورا کرنیکی نہ ہو۔

فتاوی رضویہ حصہ اول، ۸۹/۹

فتاوی رضویہ، حصہ دوم، ۳۱/۹

(۲) معذرت والی بات سے بچو

۲۲۰۰۔ **عن** سعد بن أبی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : ایاك وما یعتذر منہ ۔

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس بات سے بچ جس میں معذرت کرنی پڑے۔

فتاوی رضویہ ۳۵۳/۸

(۳) عاریت کی چیز واپس کرو

۲۲۰۱۔ **عن** سمرة بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی

۲۱۹۹۔ کنز العمال للمتقی، ۶۸۷۱، ۳۴۷/۳ ☆ اتحاف السادة للزبیدی، ۵۰۹/۷

الجامع الصغیر للسیوطی، ۴۶۴/۲ ☆ المغنی للعراقی، ۱۳۰/۳

۲۲۰۰۔ المستدرك للحاکم، ۳۲۶/۴ ☆ اتحاف السادة للزبیدی، ۱۶۰/۸

تاریخ دمشق لابن عساکر، ۴۰۹/۳ ☆ کشف الخفاء للعجلونی، ۱۶۰/۸

الدر المنثور للسیوطی، ۳۶۱/۱ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۵۳

الجامع الصغیر للسیوطی، ۱۷۳/۱ ☆

۲۲۰۱۔ السنن لأبی داؤد، باب فی تضمین العاریة ، ۵۰۱/۱ ..

Marfat.com

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم :علی الید ما اخذت حتی تردھا۔

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: آدمی پر اس چیز کی حفاظت لازم ہے جو اس نے بطور امانت لیا یہاں تک کہ اس کو واپس کردے۔ فتاوی رضویہ ۸/۸

(۴) امانت ہلاک ہوجائے تو ضمان نہیں

۲۲۰۲۔**عن** امیر المؤمنین علی بن أبی طالب کرم اللہ تعالی وجھہ الکریم قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : لا ضمان علی قصار و صباغ۔

فتاوی رضویہ ۸/۱۲۹

امیر المؤمنین حضرت علی مرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دھوبی اور رنگریز پر ضمان نہیں۔۱۲م

(۵) بغیر اجازت کسی کا خط پڑھنا جائز نہیں

۲۲۰۳۔**عن** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالی عنھما قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : من نظر فی کتاب اخیہ بغیر اذنہ فانما ینظر فی النار۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو اپنے بھائی کا خط بے اس کی اجازت کے دیکھے وہ بلاشبہ آگ دیکھ رہا ہے۔

۲۲۰۱۔ الجامع للترمذی، باب ما جاء ان العاریۃ مودۃ، ۱۵۲/۱
السنن لابن ماجہ، باب العاریۃ، ۱۷۳/۲
المسند لاحمد بن حنبل، ۸/۵ ☆ السنن الکبری للبیھقی، ۹۰/۶
فتح الباری للعسقلانی، ۲٤۱/۵ ☆ شرح السنۃ للبغوی، ۲۲٦/۸
تلخیص الحبیر لابن حجر، ۵۳/۳ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی، ۲۵۲/۷
نصب الرایۃ للزیلعی، ۳۷٦/۳ ☆ التفسیر لابن کثیر، ۵۰۰/۱
۲۲۰۲۔ جامع مسانید ابی حنیفۃ، ٤۹/۲ ☆
۲۲۰۳۔ المستدرک للحاکم، ۲۷۰/٤ ☆ شرح السنۃ للبغوی، ۸٤/۱۱
ارواء الغلیل للالبانی، ۱۸۰/۲ ☆ کشف الخفاء للعجلونی، ۲۹۱/۲
الجامع الصغیر للسیوطی، ۵۱٦/۲ ☆

Marfat.com

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

علماء فرماتے ہیں: خط کاتب کی ملک ہے یہاں تک کہ وہ اگر لکھے کہ اس پر جواب لکھدے تو خود مکتوب الیہ کو اس میں تصرف جائز نہیں۔ مالک کو واپس دینا لازم، واپس نہ چاہے تو بحکم عرف مکتوب الیہ کی ملک ہو جائیگا۔　　فتاوی رضویہ ۹/۷۶

Marfat.com

۱۴۔ حقوق عباد

(۱) مسلمان کے مسلمان پر چھ حق ہیں

۲۲۰۴۔ **عن** أبی ایوب الانصاری رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : ان للمسلم علی اخیه ست خصال واجبة ، ان ترك شئیا منها فقد ترك حقا واجبا علیه لاخیه ، یسلم علیه اذا لقیه ، ویجیبه اذا دعاه ، و یشمته اذا عطس ویعوده اذا مرض،ویحضره اذا مات ، وینصحه اذا استنصحه۔

حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسلمان کے مسلمان پر چھ حق واجب ہیں۔ اگر ان میں سے ایک چیز چھوڑے تو اپنے بھائی کا حق ترک کرے گا جو اس کے لئے اس پر واجب تھا۔ ملاقات کے وقت اسے سلام کرے، جب وہ دعوت کرے تو قبول کرے، یا جب وہ پکارے تو جواب دے، جب اسے چھینک آئے (اور وہ حمد الٰہی بجالائے) تو یہ اسے یرحمك الله کہے۔ بیمار پڑے تو اسے پوچھنے جائے۔ اس کی موت میں حاضر ہو۔ اگر نصیحت چاہے تو نصیحت کرے۔

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

محقق علی الاطلاق نے فرمایا: ضرور ہے کہ اس حدیث میں وجوب کو ایسے معنی پر حمل کریں جو وجوب کے اس معنی سے کہ فقہ کی اصطلاح میں حادث ہے عام ہو۔ اس لئے کہ ظاہر حدیث یہ ہے کہ ابتدا بالسلام واجب ہو اور نماز جنازہ فرض عین ہو۔ تو حدیث کی مراد یہ ہے کہ یہ حقوق مسلمان پر ثابت ہیں خواہ مستحب ہوں یا واجب فقہی۔

فتاوی رضویہ ۷/۱۸۱

(۲) پڑوسی کا حق

۲۲۰۵۔ **عن** ام المؤمنین عائشة الصدیقة رضی الله تعالیٰ عنها قالت : قال

۲۲۰۴۔ الصحیح لمسلم، باب من حق المسلم، علی المسلم، ۲۱۳/۲
۲۲۰۵۔ الجامع للترمذی، باب ما جاء فی حق الجوار ، ۱۶/۲
السنن لأبی داؤد ، باب فی حق الجوار، ۲۶۱/۲
السنن لابن ماجه ، باب حق الجوار ، ۲۶۱/۲

Marfat.com

رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : ما زال جبرئيل يوصينى بالجار حتى ظننت انه يورثه ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حضرت جبرئیل مجھ سے پڑوسی کے حق بیان کرتے رہے یہاں تک کہ مجھے گمان ہوا کہ اسے ترکہ کا وارث بنادیں گے۔

۲۲۰۶۔ **عن** معاوية بن حيدة القشيرى رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : حق الجار على جاره ان مرض عدته ، وان مات شيعته ، و ان استقرضك اقرضته ، وان اعور سترته ، وان اصابه خير هنأته، و ان اصابته مصيبة غريته ، ولا ترفع بناك فوق بنائه فتسد عليه الريح ، ولاتوذيه بريح قدرك الا أن تغرف له منها۔

حضرت معاویہ بن حیدہ قشیری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہمسائے کا ہمسائے پر حق یہ ہے کہ بیمار پڑے تو، تو اس کو پوچھنے کو جائے، اور مرے تو اس کے جنازہ کے ساتھ جائے، اور وہ تجھ سے قرض مانگے تو اسے قرض دے، اور اس کا کوئی عیب معلوم ہو جائے تو اسے چھپائے، اور اسے کوئی بھلائی پہونچے تو اسے مبارک باد دے۔ اور کوئی مصیبت پڑے تو اسے دلاسا دے، اور اپنی دیوار اس کی دیوار سے اتنی اونچی نہ کر کہ اس کے مکان کی ہوا کے، اور اپنی دیگچی کی خوش بو سے اسے ایذا نہ دے مگر یہ کہ اس کھانے میں سے اسے بھی حصہ دے۔

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یعنی تو امیر ہے اور وہ غریب، اور تیرے یہاں عمدہ کھانے پکتے پکاتے ہیں، خوشبو اسے پہونچے گی، وہ ان پر قادر نہیں تو اس سے ایذا پائے گا، لہذا اس میں سے اسے بھی دے کہ وہ ایذا خوشی سے مبدل ہو جائے۔ احکام شریعت، ۱۴۱

۲۲۰۵۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۸۵/۲ ☆ الجامع الصغير للسيوطى، ۴۸۴/۲
الترغيب والترهيب للمنذرى، ۳۶۰/۳ ☆ كنز العمال للمتقى، ۲۴۸۷۸، ۴۹/۹
المعجم الكبير للطبرانى، ۱۶۶/۸ ☆ السنن الكبرى للبيهقى، ۲۷۵/۶
۲۲۰۶۔ كنز العمال للمتقى، ۲۵۹۷، ۵۲/۹ ☆ اتحاف السادة للزبيدى، ۳۰۸/۶
الجامع الصغير للسيوطى، ۲۲۸/۱ ☆ المعجم الكبير للطبرانى، ۱

Marfat.com

(۳) حقوق العباد قیامت میں دلائے جائیں گے

۲۲۰۷۔ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : من کانت له مظلمة لاخیه من عرضه اوشیء فلیتحلله منه الیوم قبل ان لا یکون دینار ولا درهم ، ان کان له عمل صالح اخذ منه بقدر مظلمة ، و ان لم یکن له حسنات اخذ من سیئات صاحبه محمل علیه۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس کے ذمہ اپنے بھائی کا آبرو وغیرہ کسی بات کا مظلمہ ہو اسے لازم ہے کہ یہیں اس سے معافی چاہے قبل اس وقت کے آنے کے، کہ وہاں نہ روپیہ ہوگا، نہ اشرفی، اگر اس کے پاس کچھ نیکیاں ہونگی تو بقدر اس کے حق کے اس سے لیکر اسے دے دی جائے گی ورنہ اس کے گناہ اس پر رکھے جائیں گے۔　　فتاوی رضویہ، حصہ دوم، ۹/۱۶۷

(۴) قیامت میں ہر حق دلایا جائے گا

۲۲۰۸۔ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : لتؤدن الحقوق الی اهلها یوم القیامة حتی یقاد للشاة الجلحاء من الشاة القرناء تنطحها۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک روز قیامت تمہیں اہل حقوق کو ان کے حق ادا کرنے ہوں گے۔ یہاں تک کہ منڈی بکری کا بدلہ سینگ والی بکری سے لیا جائے گا کہ اسے سینگ مارے۔

۲۲۰۹۔ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : حتی للذرة من الذرة۔

۲۲۰۷۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب من کانت مظلمة عند الرجل ، الخ، ۳۳۱/۱
التفسیر للقرطبی، ۲۶۲/۹ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ۱۰۱/۵
مشکوة المصابیح للتبریزی، ۵۱۲۹ ☆
۲۲۰۸۔ الصحیح لمسلم، باب تحریم الظلم، ۳۲۰/۲
الجامع للترمذی، باب ما جاء فی شان الحساب و القصاص، ۶۴/۲
الجامع الصغیر للسیوطی، ۴۴۴/۲ ☆ التفسیر لابن کثیر، ۲۲۸/۲
۲۲۰۹۔ المسند لاحمد بن حنبل، ☆

Marfat.com

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہاں تک کہ چیونٹی کا عوض چیونٹی سے لیا جائے گا۔

﴿۴﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

پھر وہاں روپے اشرفیاں تو ہیں نہیں کہ معاوضہ حق میں دی جائیں، طریقۂ ادا یہ ہوگا کہ اس کی نیکیاں صاحب حق کو دی جائیں، اگر ادا ہو گیا غنیمت، ورنہ اس کے گناہ اس پر رکھے جائینگے یہاں تک کہ ترازوئے عدل میں وزن پورا ہو، احادیث کثیرہ اس مضمون میں وارد۔

فتاوی رضویہ حصہ اول، ۹/۴۹.

(۵) مفلس وہ ہے جو قیامت میں مفلس ہو

۲۲۱۰۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اتدرون من المفلس؟ قالوا : المفلس فينا من لا درهم له ولا متاع ، فقال : ان المفلس من امتی من ياتی يوم القيامة بصلاة و صيام و زكاة،و ياتی قد شتم هذا ،وقد قذف هذا ، و اكل مال هذا ، و سفك دم هذا و ضرب هذا، فيعطى هذا من حسناته و هذا من حسناته ، فان فنيت حسناته قبل ان يقضى ما عليه اخذ من خطاياهم فطرحت عليه ثم طرح فی النار۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جانتے ہو مفلس کون ہے؟ صحابہ کرام نے عرض کی: ہمارے یہاں تو مفلس وہ ہے جس کے پاس زر و مال نہ ہو، فرمایا: میری امت میں مفلس وہ ہے جو قیامت کے دن نماز، روزے اور زکاۃ لے کر آئے، اور دوسرا یوں آئے کہ اسے گالی دی، اسے زنا کی تہمت لگائی، اس کا مال کھایا، اس کا خون گرایا، اسے مارا تو اس کی نیکیاں اسے دی گئیں، پھر اگر نیکیاں ہو چکیں اور حق باقی ہیں تو ان کے گناہ لیکر اس پر ڈالے گئے، پھر جہنم میں پھینک دیا گیا۔ والعیاذ باللہ تعالیٰ سبحانہ،

فتاوی رضویہ، حصہ اول، ۹/۴۹

۲۲۱۰۔ الصحيح لمسلم، باب تحريم الظلم، ۲/۳۲۰
المسند لاحمد بن حنبل، ۲/۳۰۳
الجامع للترمذی، باب ما جاء فی شان الحساب و القصاص، ۰/۶۴

Marfat.com

(۶) قیامت میں ماں باپ بھی سختی سے پیش آئیں گے

۲۲۱۱۔ **عن** عبد الله بن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه قال : سمعت رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم یقول : انه یکون للوالدین علی ولدهما دین فاذا کان یوم القیامة یتعلقان به ، فیقول : انا ولد کما ، فیودان ،او یتمنیان لو کان اکثر من ذلك ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے سنا، ماں باپ کا بیٹے پر کچھ دین آتا ہوگا، تو قیامت کے دن وہ اسے لپٹیں گے کہ ہمارا دین دے، وہ کہے گا میں تمہارا بچہ ہوں، یعنی شاید رحم کریں، وہ تمنا کرینگے کاش اور زیادہ ہوتا۔

﴿۴﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

جب ماں باپ کا یہ حال تو اوروں سے امید خام خیال، ہاں کریم ورحیم مالک ومولی جل جلالہ وتبارک وتعالیٰ جس پر رحم فرمانا چاہے گا تو یوں کرے گا کہ حق والے کو بے بہا قصور جنت معاوضہ میں عطا فرما کر عفو حق پر راضی کردے گا۔ ایک کرشمہ کرم میں دونوں کا بھلا ہوگا۔ نہ اس کی حسنات اس کو دی جائیں گی، نہ اس کا حق ضائع ہوگا، بلکہ حق سے ہزاروں درجہ بہتر و افضل پائے گا۔ حق کی بندہ نوازی، ظالم تاجی، مظلوم راضی، فلله الحمد حمدا کثیرا طیبا مبارکا فیه کما یحب ربنا و یرضی ۔　　فتاوی رضویہ، حصہ اول، ۹/۴۹

(۷) حقوق العباد خداوند قدوس اپنے فضل سے معاف فرمائے گا

۲۲۱۲۔ **عن** انس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال :بینا رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم جالس اذ رأیناه ضحك حتی بدت ثناياه ، فقال له عمر : ما اضحكك ؟ یا رسول الله بأبی انت وامی ، قال : رجلان من امتی جثیابین یدی رب العزة ، فقال احد هما : یا رب ! خذلی مظلمتی من اخی ، فقال الله: کیف

۲۲۱۱۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ۱۰/۲۷۰ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۱۰/۳۵۵
حلیة الاولیاء لأبی نعیم، ۴/۲۰۲ ☆ الترغیب والترهیب للمنذری، ۴/۴۰۵
۲۲۱۲۔ المستدرك للحاکم، ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۳/۱۶۱
المطالب العالیة لابن حجر، ۴۵۵ ☆

تصنع باخيك و لم يبق من حسناته شئ ، قال : يارب ! فيحمل من اوزارى و فاضت عينا رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم بالبكاء ثم قال : ان ذلك ليوم عظيم يحتاج الناس ان يحمل عنهم من اوزارهم ، فقال الله للطالب: ارفع بصرك فانظر فرفع فقال : ،يا ربى ارى مداين من ذهب وقصورا من ذهب مكللة باللؤلؤ، لا ى بنى هذا ، او لا ى صديق هذا ، اولاى شهيد هذا ؟ قال : لمن اعطى الثمن، قال : يارب !و من يملك ذلك ؟ قال : انت تملكه ، قال : بماذا ؟ قال بعفوك عن اخيك ، قال: يارب ! فانى قد عفوت عنه ، قال الله تعالىٰ : فخذ بيد اخيك و ادخله الجنة ، فقال : رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم عند ذلك : اتقوا الله و اصلحوا ذات بينكم ، فان الله يصلح بين المسلمين يوم القيامة۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دن حضور پرنور سیدالعالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف فرماتھے کہ ناگاہ خندہ فرمایا کہ اگلے دندان مبارک ظاہر ہوئے۔ امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ! میرے ماں باپ حضور پر قربان، کس بات پر حضور کو ہنسی آئی؟ ارشاد فرمایا: دو مرد میری امت سے رب العزت جل جلالہ کے حضور زانوؤں پر کھڑے ہوئے، ایک نے عرض کی: اے رب میرے! میرے اس بھائی نے جو ظلم مجھ پر کیا ہے اس کا عوض میرے لئے لے، رب تبارک وتعالیٰ نے فرمایا: اپنے بھائی کے ساتھ کیا کریگا؟ اس کی نیکیاں تو سب ہوچکیں۔ مدعی نے عرض کی: اے رب میرے! تو میرے گناہ وہ اٹھالے، یہ فرما کر حضور رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی آنکھیں گریہ سے بہہ نکلیں، پھر فرمایا: بیشک وہ دن بڑا سخت ہوگا، لوگ اس چیز کے محتاج ہوں گے کہ ان کے گناہوں کا کچھ بوجھ اور لوگ اٹھائیں۔ مولیٰ عزوجل نے مدعی سے فرمایا: نظر اٹھا کر دیکھ! اس نے نگاہ اٹھائی، کہا: اے رب میرے! میں کچھ شہر دیکھتا ہوں سونے کے، اور محل سونے کے سراپا موتیوں سے جڑے ہوئے۔ یہ کسی نبی کے ہیں، یا کسی صدیق، یا کسی شہید کے؟ مولیٰ تبارک وتعالیٰ نے فرمایا: اس کے ہیں جو قیمت دے، کہا: اے رب میرے! بھلا ان کی قیمت کون دے سکتا ہے، فرمایا: تو، عرض کی: کیونکر، فرمایا: یوں کہ اپنے بھائی کو معاف کردے کہا: اے رب میرے! یہ بات ہے تو میں نے معاف کیا، مولیٰ جل مجدہ نے فرمایا: اپنے بھائی کا ہاتھ پکڑ لے اور جنت میں لے جا۔ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اسے بیان کرکے

فرمایا: اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور اپنے آپس میں صلح کرلو کہ مولیٰ عزوجل قیامت کے دن مسلمانوں میں صلح کرائیگا۔

فتاوی رضویہ، حصہ اول، ۹/۵۰

۲۲۱۳۔ **عن** انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: اذا التقی الخلائق یوم القیامۃ نادی منادٍ یا اھل الجمع! قد تدارکوا المظالم بینکم و ثوابکم علی۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب مخلوق روز قیامت بہم ہوگی ایک منادی رب العزۃ جل وعلا کی طرف سے ندا کرے گا، اے مجمع والو! آپس کے مظلموں کا تدارک کرلو، اور تمہارا ثواب میرے ذمہ ہے۔

۲۲۱۴۔ **عن** ام ھانی رضی اللہ تعالیٰ عنھا قالت: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ان اللہ یجمع الاولین و الاخرین یوم القیامۃ فی صعید واحد، ثم ینادی منادٍ من تحت العرش، یا اھل التوحید! ان اللہ عزوجل قد عفا عنکم فیقوم الناس فیتعلق بعضھم ببعض فی ظلامات، فینادی منادٍ، یا اھل التوحید! لیعف بعضکم عن بعض و علیّ الثواب۔

حضرت ام ہانی رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک اللہ عزوجل روز قیامت سب اگلوں پچھلوں کو ایک زمین میں جمع فرمائیگا، پھر زیر عرش سے ایک منادی ندا کریگا، اے توحید والو! مولیٰ تعالیٰ نے تمہیں اپنے حقوق معاف فرمائے، لوگ کھڑے ہوکر آپس کے مظلموں میں ایک دوسرے سے لپٹیں گے، منادی پکارے گا، اے توحید والو! ایک دوسرے کو معاف کردو اور ثواب دینا میرے ذمہ ہے۔

﴿۵﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہ دولت کبری ونعمت عظمی کہ اکرم الاکرمین جلت عظمتہ اپنے محض کرم وفضل سے اس ذلیل روسیاہ سراپا گناہ کو بھی عطا فرمائے،

ع کہ مستحق کرامت گناہ گارانند"

۲۲۱۳۔ مجمع الزوائد للہیثمی، ۱۰/۳۵۶

۲۲۱۴۔ مجمع الزوائد للہیثمی، ۱۰/۳۵۵

اس وقت کی نظر میں اس کا جلیل وعدہ، جمیل مژدہ صاف صریح بالتصریح یا کالتصریح پانچ فرقوں کے لئے وارد ہوا۔

اول۔ حاجی کہ پاک مال، پاک کمائی، پاک نیت سے حج کرے۔ اور اس میں لڑائی جھگڑے اور عورتوں کے سامنے تذکرۂ جماع اور ہر قسم کے گناہ و نافرمانی سے بچے۔ اس وقت تک جتنے گناہ کئے تھے بشرط قبول سب معاف ہو جاتے ہیں۔ پھر اگر حج کے بعد فوراً مر گیا۔ اتنی مہلت نہ ملی کہ جو حقوق اللہ عزوجل یا بندوں کے اس کے ذمہ تھے انہیں ادا یا ادا کی فکر کرتا تو امید واثق ہے کہ مولیٰ تعالیٰ اپنے تمام حقوق سے مطلقا درگزر فرمائے، یعنی نماز روزہ، زکوۃ، وغیر ہا فرائض کو بجانہ لایا تھا ان کے مطالبہ پر بھی قلم عفو پھر جائے۔ اور حقوق العباد و دیون و مظالم، مثلاً، کسی کا قرض آتا ہو، مال چھینا ہو، برا کہا ہو، ان سب کو مولیٰ تعالیٰ اپنے ذمہ کرم پر لے لے، اصحاب حقوق کو روز قیامت راضی فرما کر مطالبہ و خصومت سے نجات بخشے۔ یونہی اگر بعد کو زندہ رہا اور بقدر قدرت تدارک حقوق کر لیا، یعنی زکوۃ دیدی، نماز روزہ کی قضا ادا کی، جس کا جو مطالبہ آتا تھا دے دیا، جسے آزار پہونچایا تھا معاف کرا لیا، جس مطالبہ کا لینے والا نہ رہا یا معلوم نہیں اس کی طرف سے تصدق کر دیا، بوجہ قلت مہلت جو حق اللہ عزوجل یا بندہ کا ادا کرتے کرتے رہ گیا اس کی نسبت اپنے مال میں وصیت کر دی، غرض جہاں تک طرق براءت پر قدرت ملی تقصیر نہ کی تو اس کے لئے امید اور زیادہ قوی کہ اصل حقوق کی تدبیر ہو گئی، اور اثم مخالفت حج سے دھل چکا تھا۔ ہاں اگر بعد حج باوصف قدرت ان امور میں قاصر رہا تو یہ سب گناہ از سر نو اس کے سر ہوں گے، کہ حقوق تو خود باقی تھے ان کی ادا میں پھر تاخیر و تقصیر گناہ تازہ ہوئے اور وہ حج ان کے ازالہ کو کافی نہ ہوگا۔ کہ حج گزرے گناہوں کو دھوتا ہے آئندہ کے لئے پروانہ بے قیدی نہیں ہوتا۔ بلکہ حج مبرور کی نشانی ہی یہ ہے کہ پہلے سے اچھا ہو کر پلٹے۔ فانا للہ و انا الیہ راجعون، ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔

مسئلہ حج میں بحمد اللہ تعالیٰ یہ وہ قول فیصل ہے جسے فقیر غفرلہ القدیر نے بعد تنقیح دلائل و مذاہب، واحاطۂ اطراف و جوانب اختیار کیا۔ جس سے اقوال ائمہ کرام میں توفیق، اور دلائل حدیث و کلام میں تطبیق ہوتی ہے۔ اس معرکۃ الآراء مبحث کی نفیس تحقیق بعونہ تعالیٰ فقیر غفر اللہ تعالیٰ لہ نے بعد ورود اس سوال کے ایک تحریر جداگانہ میں لکھی، یہاں اس قدر کافی ہے۔ وباللہ

Marfat.com

التوفیق۔

۲۲۱۵۔ **عن** انس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال: وقف النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم بعرفات ، وقد کادت الشمس ان تغرب ، فقال : یا بلال! انصت لی الناس ، فقام بلال فقال : انصتوا لرسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ، فانصت الناس ۔ فقال : یا معشر الناس ! اتانی جبرئیل آنفا فاقرآنی من ربی السلام و قال : ان الله عزوجل غفر لاهل عرفات و اهل المشعر وضمن عنهم التبعات ، فقام عمر بن الخطاب رضی الله تعالیٰ عنه فقال : یا رسول الله ! هذا لنا خاصة ؟ قال : هذا لکم و لمن اتی من بعد کم الی یوم القیامة ، فقال عمر بن الخطاب رضی الله تعالیٰ عنه : کثر خیر الله و طاب ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عرفات میں وقوف فرمایا یہاں تک کہ آفتاب ڈوبنے پر آیا، اس وقت ارشاد ہوا، اے بلال! لوگوں کو میرے لئے خاموش کر، حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کھڑے ہو کر پکارا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے خاموش ہو، لوگ ساکت ہو گئے، حضور پرنور صلوات اللہ تعالیٰ وسلامہ علیہ نے فرمایا: اے لوگو! ابھی حضرت جبرئیل علیہ السلام نے حاضر ہو کر مجھے میرے رب کا سلام و پیام پہونچایا کہ اللہ عزوجل نے عرفات و مشعر الحرام والوں کی مغفرت فرمائی اور ان کے باہمی حقوق کا خود ضامن ہو گیا۔ امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کھڑے ہو کر عرض کی: یا رسول اللہ! کیا یہ دولت خاص ہمارے لئے ہے؟ فرمایا: تمہارے لئے اور جو تمہارے بعد قیامت تک آئیں سب کے لئے۔ حضرت عمر نے کہا: اللہ عزوجل کی خیر کثیر و پاکیزہ ہے۔ والحمد لله رب العالمین ۔

فتاوی رضویہ، حصہ اول، ۹/ ۵۱

دوم ۔ شہید بحر کہ خاص اللہ عزوجل کی رضا چاہے اور اس کا بول بالا ہونے کے لئے سمندر میں جہاد کرے اور وہاں ڈوب کر شہید ہو۔ حدیثوں میں آیا ہے کہ مولیٰ عزوجل خود اپنے دست قدرت سے اس کی روح قبض کرتا، اور اپنے تمام حقوق معاف فرماتا، اور بندوں کے

۲۲۱۵۔ الترغیب والترهیب للمنذری، ۲/ ۳۰۳

Marfat.com

سب مطالبے جو اس پر تھے اپنے ذمۂ کرم پر لیتا ہے۔

۲۲۱٦۔ **عن** أبی امامة الباهلي رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : یغفر لشهید البر الذنوب کلها الا الدین ، و یغفر لشهید البحر الذنوب کلها والدین۔

حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو خشکی میں شہید ہو اس کے سب گناہ بخشے جاتے ہیں مگر حقوق العباد، اور جو دریا میں شہادت پائے اس کے تمام گناہ اور حقوق العباد سب معاف ہو جاتے ہیں۔

اللهم !ارزقنا بجاهله عند ك صلی الله تعالیٰ علیه وسلم آمین۔

سوم۔ شہید صبر، یعنی وہ مسلمان سنی المذہب صحیح العقیدہ جسے ظالم نے گرفتار کر کے بحالت بیکسی و مجبوری قتل کیا، سولی دی، پھانسی دی، کہ یہ بوجہ اسیری قتال و مدافعت پر قادر نہ تھا، بخلاف شہید جہاد کہ مارتا مرتا ہے۔ اس کی بے کسی و بے دست پائی زیادہ باعث رحمت الٰہی ہوتی ہے، کہ حق اللہ و حق العبد کچھ نہیں رہتا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

۲۲۱۷۔ **عن** ام المؤمنین عائشة الصدیقة رضی الله تعالیٰ عنها قالت: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : قتل الصبر لا یمر بذنب الامحاه۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قتل صبر کسی گناہ پر نہیں گزرتا مگر یہ کہ اسے مٹا دیتا ہے۔

۲۲۱۸۔ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالی عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : قتل الرجل صبرا کفارة لما قبله من الذنوب۔

۲۲۱٦۔ السنن لابن ماجه، ☆

ارواء الغلیل للالبانی، ۱۷/٥ ☆ التفسیر للقرطبی، ۲۷٤/٤

۲۲۱۷۔ مجمع الزوائد للهیثمی، ۲٦٦/٦ ☆ التفسیر لابن کثیر، ۸۱/۳

زاد المسیر، ۳۳٦/۲ ☆ کنز العمال للمتقی، ۱۳۳۷۰، ۳۸۹/٥

تاریخ اصفهان لأبی نعیم، ۱۹۱/۲ ☆ الاسرار المرفوعة للقاری، ۳۰٤

کشف الخفاء للعجلونی، ۲٥۸/۲ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۱۳۸

۲۲۱۸۔ مجمع الزوائد للهیثمی، ۲٦٦/٦ ☆ کنز العمال للمتقی، ۱۳۳٦۹، ۳۸۹/٥

الکامل لابن عدی، ٦۹/٤ ☆

Marfat.com

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: آدمی کا بروجہ صبر مارا جانا تمام گزشتہ گناہوں کا کفارہ ہے۔

﴿۶﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

امام منادی تیسیر میں فرماتے ہیں: ظاہر حدیث اس بات پر دال ہے کہ اگرچہ شہید گناہ گار ہو اور بغیر توبہ مر گیا ہو۔ لہذا اس حدیث میں خوارج و معتزلہ کا رد ہے جو گناہ کبیرہ کے مرتکب کو مخلد فی النار مانتے ہیں۔

اقول۔ بلکہ اس حدیث کا مصداق مرتکب کبیرہ گناہ ہی ہے کہ اگر گنہگار نہ ہوگا تو قتل و شہادت کا گزر ہی کسی گناہ پر نہ ہوا۔ اور اگر توبہ کر لی تو پھر التائب من الذنب کمن لا ذنب له، کا مصداق ہو کر خود ہی بے گناہ ہو گیا۔ پھر شہادت کا گزر کس گناہ پر ہوا۔ ہم نے سنی المذہب کی تخصیص اس لئے کی کہ حدیث میں ہے۔

۲۲۱۹۔ **عن** انس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: لوان صاحب بدعة مكذبا بالقدر قتل مظلوما صابرا محتسبا بين الركن والمقام لم ينظر الله فی شیء من امره حتی يد خله جهنم۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر کوئی بدمذہب، تقدیر ہر خیر و شر کا منکر خاص حجر اسود و مقام ابراہیم علیہ الصلوۃ والسلام کے درمیان محض مظلوم و صابر مارا جائے اور وہ اپنے اس قتل میں ثواب الٰہی ملنے کی نیت بھی رکھے، اللہ عزوجل اس کی کسی بات پر نظر نہ فرمائے یہاں تک کہ اسے جہنم میں داخل کرے۔ والعیاذ باللہ تعالیٰ۔

چہارم۔ مدیون جس نے بحاجت شرعیہ کسی نیک جائز کام کے لئے دین لیا اور اپنی چلتی ادا میں گئی نہ کی، نہ کبھی تاخیر ناروا روا رکھی، بلکہ ہمیشہ سچے دل سے ادا پر آمادہ اور تا حد قدرت اس کی فکر کرتا رہا پھر بمجبوری ادا نہ ہو سکا اور موت آ گئی تو مولیٰ عزوجل اس کے لئے اس دین سے درگزر فرمائے گا اور روز قیامت اپنے خزانہ قدرت سے ادا فرما کر دائن کو راضی کر دیگا، اس کے لئے یہ وعدہ خاص اسی دین کے لئے ہے نہ تمام حقوق العباد کے لئے۔

۲۲۱۹۔ العلل المتناهية لابن الجوزی، ۱/ ۱۴۰ ☆ تنزيه الشريعة لابن عراق، ۱/ ۳۲۰

Marfat.com

۲۲۲۰۔ **عن** ام المؤمنین میمونة رضی الله تعالیٰ عنها قالت: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: من ادان دینا ینوی قضاءه ادی الله عنه یوم القیامة۔

ام المؤمنین حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو کسی دین کا معاملہ کرلے کہ اس کے ادا کی نیت رکھتا ہو اللہ عزوجل اس کی طرف سے روز قیامت ادا فرمادے گا۔

۲۲۲۱۔ **عن** أبی امامة الباهلی رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: من تداین بدین و فی نفسه و فاءه ثم مات تجاوز الله عنه و ارضی غرمة بما شاء۔

حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے کوئی معاملہ دین کا کیا اور دل میں ادا کی نیت رکھتا تھا پھر موت آگئی اللہ عزوجل اس سے درگزر فرمائے گا اور دائن کو جس طرح چاہے راضی کردے گا۔

۲۲۲۲۔ **عن** عبدالله بن جعفر رضی الله تعالیٰ عنهما قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: ان الله تعالیٰ مع الدائن حتی یقضی دینه ما لم یکن فیما یکره الله۔

حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ قرض دار کے ساتھ ہے یہاں تک کہ اپنا قرض ادا کرے جب تک کہ اس کا دین اللہ تعالیٰ کے ناپسند کام میں نہ ہو۔

۲۲۲۳۔ **عن** عبدالرحمن بن أبی بکر الصدیق رضی الله تعالیٰ عنهما قال: ان

۲۲۲۰۔ السنن لابن ماجه، باب من ادان دینار الخ، ۱۷۳/۲

السنن الکبری للبیهقی، ۳۵٤/٥ ☆ اتحاف السادة للزبیدی، ٥۰۲/٥

کنز العمال للمتقی، ۱٥٤۲۷، ۲۲۱/٦ ☆ المغنی للعراقی، ۸۳/۲

المعجم الکبیر للطبرانی،، ٤۳۲/۲۳ ☆

۲۲۲۱۔ المستدرك للحاکم، ۲۳/۳ ☆ الترغیب و الترهیب للمنذری، ٥۹۷/۲

کنز العمال للمتقی، ۱٥٤٤٥، ۲۲٤/٦ ☆

۲۲۲۲۔ السنن لابن ماجه باب من ادان دینار الخ، ۱۷۳/۲

۲۲۲۳۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۱۹۸/۱ ☆

رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم قال : یدعو الله بصاحب الدین یوم القیامة حتی یوقف بین یدیه ، فقال : یا ابن آدم! فیم اخذت هذا الدین ؟ و فیم ضیعت حقوق الناس ؟ فیقول: یارب! انك تعلم انی اخذ ته فلم آکل ، و لم ا شرب، و لم البس ، ولم اضیع ، ولکن اتی علی یدی اما حرق ، واما سرق و اما وضیعة ، فیقول الله عزوجل : صدق عبدی، انا احق من قضی عنك الیوم ، فیدعو الله عزوجل بشئ فیضعه فی کفة میزانه فتر جح حسناته علی سیئا ته فید خل الجنة بفضل رحمته۔

حضرت عبدالرحمٰن بن ابی بکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: رب العزت جل وعلا روز قیامت مدیون سے پوچھے گا، تو نے کا ہے میں یہ دین لیا اور لوگوں کا حق ضائع کیا؟ عرض کریگا: اے رب میرے! تو جانتا ہے کہ میرے اپنے کھانے پینے پہننے، ضائع کر دینے کے سبب وہ دین نہ رہ گیا بلکہ آگ لگ گئی، یا چوری ہوگئی ، یا تجارت میں ٹوٹا پڑا، یوں رہ گیا۔ مولیٰ عزوجل فرمائے گا: میرا بندہ سچ کہتا ہے۔ سب سے زیادہ میں مستحق ہوں کہ تیری طرف سے ادا فرمادوں۔ پھر مولیٰ سبحانہ وتعالیٰ کوئی چیز منگا کر اس کے پلۂ میزان میں رکھ دیگا کہ نیکیاں برائیوں پر غالب آجائینگی اور وہ بندہ رحمت الٰہی کے فضل سے داخل جنت ہوگا۔

پنجم ۔ اولیاء کرام، صوفیۂ صدق، ارباب معرفت قدست اسرارہم و نفعنا الله ببر کاتهم فی الدنیا و الآخرة کہ بنص قطعی قرآن روز قیامت ہر خوف وغم سے محفوظ و سلامت ہیں۔

قال تعالیٰ : الا ان اولیاء الله لا خوف علیهم ولا هم یحزنون۔ تو ان میں بعض سے اگر براہ تقاضائے بشریت بعض حقوق الٰہیہ میں اپنے مقام ومنصب کے لحاظ سے کہ حسنات الابرار سیئات المقربین کوئی تقصیر واقع ہو تو مولیٰ عزوجل اسے وقوع سے پہلے معاف فرماچکا۔ کہ

قد اعطیتکم من قبل ان تسئلونی ، وقد اجبتکم من قبل ان تدعونی ، وقد غفر ت لکم من قبل ان تعصونی ۔

یونہی اگر باہم کسی طرح کی شکر رنجی یا کسی بندہ کے حق میں کچھ کمی ہو جیسے صحابہ کرام

Marfat.com

رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے مشاجرات، کہ

ستکون لا صحابی زلة یغفر ها الله لهم لسا بقتهم معی،

میرے صحابہ سے کچھ لغزشیں واقع ہونگی تو اللہ تعالیٰ انکو معاف فرمادیگا کہ میری صحبت میں رہے۔

تو مولیٰ تعالیٰ وہ حقوق اپنے ذمہ کرم پر لیکر ارباب حقوق کو حکم تجاوز فرمائیگا اور باہم صفائی کراکر آمنے سامنے جنت کے عالیشان تختوں پر بٹھائے گا۔ کہ

ونزعنا ما فی صدورهم من غل اخوانا علی سرر متقابلین۔

اس مبارک قوم کے سرور وسردار حضرات اہل بدر رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین جنہیں ارشاد ہوتا ہے۔

اعملوا ماشئتم فقد غفرت لکم۔

جو چاہو کرو کہ میں تمہیں بخش چکا

انہیں کے اکابر سادات سے حضرت امیر المؤمنین عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں جن کے لئے بارہا فرمایا گیا۔

ما علی عثمان مافعل بعد هذه، ماعلی عثمان مافعل بعد هذه۔

آج سے عثمان کچھ کرے اس پر مواخذہ نہیں، آج سے عثمان کچھ کرے اس پر مواخذہ نہیں۔

فقیر غفر اللہ تعالیٰ لہ کہتا ہے کہ حدیث،

۲۲۲۴۔ **عن** انس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: اذا احب الله عبدا لم یضره ذنب۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب اللہ تعالیٰ کسی بندے کو محبوب بنالیتا ہے تو کوئی گناہ اسے نقصان نہیں دیتا۔۱۲م

اس حدیث کا عمدہ محمل یہ ہی ہے کہ محبوبان خدا اول تو گناہ کرتے نہیں۔

۲۲۲۴۔ اتحاف السادة للزبیدی، ۲/۲۸٤ ☆ الدر المنثور للسیوطی ر ۱/۲٦۱

Marfat.com

ع، ان المحب لمن یحب مطیع۔

محب جس سے محبت کرتا ہے اس کا اطاعت شعار بنتا ہے۔

یہ توجیہ میرے والد ماجد قدس سرہ العزیز کی پسندیدہ ہے۔

اور احیاناً کوئی تقصیر واقع ہو تو واعظ وزاجر الٰہی انہیں متنبہ کرتا اور توفیق انابت دیتا ہے۔

پھر " التائب من الذنب کمن لا ذنب له "اس حدیث کا ٹکڑا ہے۔ یہ علامہ منادی کا مسلک ہے۔

اور بالفرض ارادۂ الٰہیہ دوسرے طور پر تجلی شان عفو ومغفرت، اور اظہار مکان قبول و محبوبیت پر نافذ ہوا تو عفو مطلق وارضائے اہل حق سامنے موجود، ضرر ذنب بحمد اللہ تعالیٰ ہر طرح مفقود، والحمد لله الكريم الودود، و هذا ما زدته بفضل المحمود۔

فقیر غفر اللہ تعالیٰ لہ کے گمان میں حدیث مذکور ام ہانی رضی اللہ تعالیٰ عنہا ینادی منادی تحت السماء الخ، میں اہل توحید سے یہی محبوبان خدا مراد ہیں۔ کہ توحید خالص تام کامل، ہر گونہ شرک خفی واخفی سے پاک ومنزہ انہیں کا حصہ ہے۔ بخلاف اہل دنیا جنہیں عبدالدینار، عبدالدرہم، عبدطمع، عبدہوی، عبدرغب، فرمایا گیا۔ وقال تعالیٰ: افرأیت من اتخذ الهه هواه۔ اور بیشک بے حصول معرفت الٰہی اطاعت ہوائے نفس سے باہر آنا سخت دشوار، یہ بندگان خدا نہ صرف عبادت بلکہ طلب وارادت بلکہ خود اصل ہستی ووجود میں اپنے رب جلیل جل مجدہ کی توحید کرتے ہیں۔

لا اله الا الله کے معنی عوام کے نزدیک لا معبود الا الله، خواص کے نزدیک " لا مقصود الا الله "اہل ہدایت کے نزدیک "لا مشهود الا الله "اور اخواص الخواص ارباب نہایت کے نزدیک " لا موجود الا الله "،

تو اہل توحید کا سچا نام انہیں کو زیبا، ولہذا ان کے علم کو علم توحید کہتے ہیں،۔ جعلنا الله تعالیٰ من خدامهم و تراب اقدامهم فی الدنیا والآخرة ۔ غفرلنا بجاههم عنده، انه اهل التقوی و اهل المغفرة۔ آمین۔

امید کرتا ہوں کہ اس حدیث کی یہ تاویل، تاویل امام غزالی قدس سرہ العالی سے احسن واجود ہو۔ وباللہ التوفیق۔

Marfat.com

پھران سب صورتوں میں بھی جبکہ طرز یہ ہی برتی گئی کہ صاحب حق کوراضی فرمائیں اور معاوضہ دیکر اسی سے بخشوائیں تو وہ کلیہ ہرطرح صادق رہا کہ،حق العبد بے معافی عبد معاف نہیں ہوتا۔'' غرض معاملہ نازک ہے،اورامر شدید،اور عمل تباہ،اور امل بعید،اور کرم عمیم،اور رحم عظیم، اورایمان خوف ورجاء کے درمیان۔وحسبنا الله و نعم الوکیل ، ولا حول ولا قوة الا بالله العلی العظیم ۔ وصلی الله تعالیٰ علی شفیع المذنبین ، نجاة الهالکین، مرتجی البائسین،محمد وآله و صحبه اجمعین والحمدلله رب العالمین۔ والله سبحانه و تعالیٰ اعلم ،وعلمه جل مجده اتم و احکم۔

فتاوی رضویہ،حصہ اول،۹/۵۳

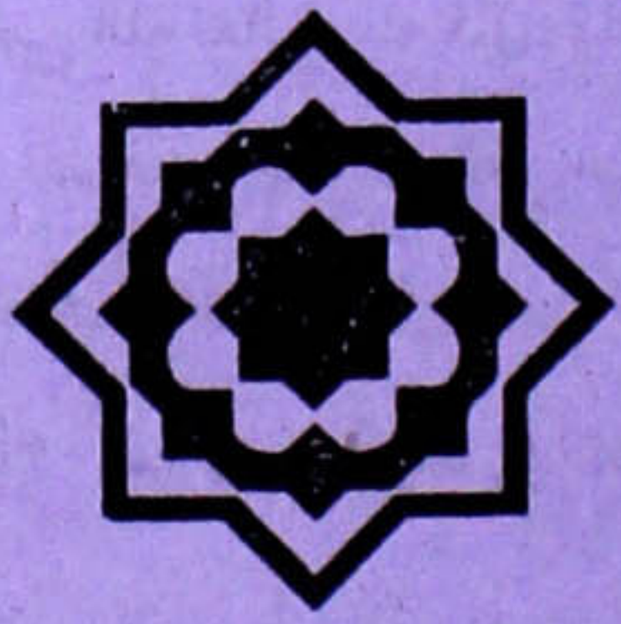

Marfat.com

۱۵۔ ہدیہ وصلہ رحمی

(۱) ہدیہ محبت کا سبب ہے

۲۲۲۵۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : تهادو ا تحابوا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: آپس میں ہدیہ لیتے دیتے رہو باہم محبت پیدا ہوگی۔

۲۲۲۶۔ **عن** ام المؤمنين عائشة الصديقة رضی الله تعالیٰ عنها قالت : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : تهادوا تزدادوا حبا۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: آپس میں ہدیہ کا لین دین رکھو اس سے محبت زیادہ ہوگی۔۱۲م

۲۲۲۷۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : تهادوا تحابوا،و تصافحوا يذهب الغل منكم۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہدیہ کا رواج ڈالو کہ اس سے محبت پیدا ہوگی ، اور مصافحہ کرو کہ دلوں سے کدورت دور ہوگی۔۱۲م

۲۲۲۸۔ **عن** عصمة بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال : قا ل رسول الله صلی

۲۲۲۵۔ السنن الكبرى للبيهقی، ۱۶۹/۶ ☆ مجمع الزوائد للهيثمی، ۱۴۶/۴
المؤطا لمالك، ۹۰۸ ☆ التمهيد لابن عبد البر، ۱۱۶/۶
اتحاف السادة للزبيدی، ۱۵۹/۶ ☆ نصب الراية للزيلعی، ۱۲۰/۴
۲۲۲۶۔ مجمع الزوائد للهيثمی، ۳۴۶/۴ ☆ كنز العمال لمتقی،۱۵۰۵۷، ۱۱۵/۶
اتحاف السادة للزبدی، ۳۴۶/۵ ☆ تنزيه الشريعه لابن عراق،
الجامع الصغير للسيوطی، ۲۰۲/۱ ☆
۲۲۲۷۔ الترغيب و الترهيب للمنذری، ۴۳۴/۳ ☆ تلخيص الحبير لابن حجر، ۶۹/۳
كنز العمال للمتقی، ۱۵۰۵۵، ۱۱۰/۶ ☆ التفسير للقرطبی، ۶۹/۱۳
الكامل لابن عدی، ۱۰۴/۴ ☆ المغنی للعراقی، ۴۲/۲
۲۲۲۸۔ المعجم الكبير للطبرانی، ۱۷۳/۱۷ ☆ الجامع الصغير للسيوطی، ۵۷۰/۲

Marfat.com

الله تعالیٰ علیه وسلم : الهدية تذهب بالسمع والقلب والبصر۔

حضرت عصمہ بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہدیہ آدمی کو اندھا، بہرا اور دیوانہ کر دیتا ہے۔

۲۲۲۹۔ **عن** عبدالله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : الهدية تعور عين الحكيم۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہدیہ حکیم کی آنکھ اندھی کر دیتا ہے۔

فتاوی رضویہ، حصہ اول، ۹/۹۴

(۴) ہدیہ اور نذرانہ لینا جائز ہے

۲۲۳۰۔ **عن** عبدالله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اذا جاء ك من هذا لمال شئ و انت غير مشرف و سائل فخذه فتموله ، فان شئت كله ، و ان شئت تصدق به ، و ما لا فلا تتبعه نفسك ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تمہارے پاس کوئی مال آئے اور تم اس کے منتظر نہیں تھے اور نہ سائل، تو لے لو اور جمع کر لو۔ پھر چاہو تو کھا لو اور چاہو تو صدقہ کر دو۔ اور جو ایسا نہ ہو تو اپنے آپ کو اس کے پیچھے نہ ڈالو۔

فتاوی رضویہ، ۸/۱۳۹

(۳) صدقہ اور ہدیہ کا فرق

۲۲۳۱۔ **عن** عبدالرحمن بن علقمة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : ان الصدقة يبتغى بها و جه الله تعالیٰ ، والهدية يبتغى بها وجه الرسول و قضاء الحاجة ۔

۲۲۲۹۔ الجامع الصغير للسيوطی، ۲/۵۷۰ ☆

۲۲۳۰۔ الجامع الصحيح للبخاری، باب من اعطاه الله شيئا من غير مسئلة، ۱/۱۹۹

كنز العمال للمتقی، ۶/۵۲۲ ☆

۲۲۳۱۔ اتحاف السادة للزبيدی، ۶/۱۶۳ ☆ جمع الجوامع للسيوطی، ۵۶۷۱

كنز العمال للمتقی، ۱۵۹۹۷، ۶/۳۴۸، ☆ الجامع الصغير للسيوطی، ۱/۱۲۶

Marfat.com

حضرت عبدالرحمٰن بن علقمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: صدقہ سے اللہ عزوجل کی رضا مطلوب ہوتی ہے، اور ہدیہ سے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی رضا اور اپنی حاجت روائی منظور ہوتی ہے۔

فتاوی رضویہ، حصہ اول، ۹/۲۱۰

(۴) خوشبو تحفہ میں ملے تو واپس نہ کرو

۲۲۳۲۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : من عرض علیه ریحان فلایرده فانه خفیف المحمل طیب الریح۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس کے سامنے خوشبو، نبات، پھول پتی وغیرہ پیش کی جائے تو اسے رد نہ کرے، کہ اس کا بوجھ ہلکا اور بو اچھی ہے۔ یعنی پیش کرنے والے پر مشقت نہیں، کوئی بھاری احسان نہیں۔

فتاوی رضویہ، حصہ اول، ۹/۲۲۶

ہادی الناس، ۳۷

(۵) صلہ رحمی سے رزق کشادہ ہوتا ہے

۲۲۳۳۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : من احب ان یبسط له فی رزقه، وینسأله فی اثره فلیصل رحمه۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

۲۲۳۲۔ الصحیح لمسلم، باب استعمال المسك، ۲/۲۳۹
مشكوة المصابيح للتبريزی، ۶/۵۲۴، ۱۶۸۱۶ ☆ شرح السنة للبغوی، ۱۲/۸۸
كنز العمال للمتقی، ۶/۵۲۴، ۱۶۸۳۱ ☆ الاحكام البيوية للكحال، ۲/۱۳۷
الجامع الصغير للسيوطی، ۲/۵۳۴ ☆

۲۲۳۳۔ الجامع الصحيح للبخاری، باب من بسط له فی الرزق الصلة الرحم، ۲/۸۸۵
الصحيح لمسلم، باب صلة الرحم و تحريم قطيعتها، ۲/۳۱۵
السنن الكبرى للبيهقی، ۷/۲۷ ☆ الترغيب والترهيب للمنذری، ۳/۳۳۴
التفسير للبغوی، ۴/۱۷ ☆ الادب المفرد للبخاری، ۵۶
شرح السنة للبغوی، ۱۳/۱۸ ☆ كنز العمال للمتقی، ۶۹۲۸۰۰۔ ۳/۳۵۸
فتح البارئ للعسقلانی، ۱۰/۴۱۵ ☆ التفسير للقرطبی، ۱۴/۲۲۳

Marfat.com

نے ارشاد فرمایا: جو چاہتا ہو کہ اس کے رزق میں وسعت اور مال میں برکت ہو وہ اپنے رشتہ داروں سے نیک سلوک کرے۔

۲۲۳۴۔ **عن** امیر المؤمنین علی المرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجھہ الکریم قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : من سرہ ان یمد لہ فی عمرہ و یوسع لہ فی رزقہ ،و ید فع عنہ میتۃالسوء فلیتق اللہ ولیصل رحمہ ۔

امیر المؤمنین حضرت علی مرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جسے خوش آئے کہ اس کی عمر دراز ہو، رزق وسیع ہو، بری موت دفع ہو وہ اللہ تعالیٰ سے ڈرے اور اپنے رحم کا صلہ کرے۔

۲۲۳۵۔ **عن** عمرو بن سہل رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : صلۃ القرابۃ مثراۃ فی المال ، محبۃ فی الاھل ، منسأۃ فی الاجل۔

حضرت عمرو بن سہل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قریبی رشتہ داروں سے سلوک، مال کا بہت بڑھانے والا، آپس میں بہت محبت دلانے والا، عمر زیادہ کرنے والا ہے۔

۲۲۳۶۔ **عن** عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالی 'عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : صلۃ الرحم تزید فی العمر۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: صلۂ رحمی سے عمر بڑھتی ہے۔

۲۲۳۴۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۲۶۶/۳ ☆ مجمع الزوائد للھیثمی، ۱۳۶/۸
الترغیب والترھیب للمنذری، ۳۳۵/۳ ☆ کنز العمال للمتقی، ۶۹۶۸، ۳۶۵/۳
حلیۃ الاولیاء لأبی نعیم، ۱۰۷/۳ ☆
۲۲۳۵۔ مجمع الزوائد للھیثمی، ۱۵۲/۸ ☆ کنز العمال للمتقی، ۶۹۶۵، ۳۵۸/۳
المعجم الکبیر للطبرانی، ۹۸/۱۸ ☆
۲۲۳۶۔ الدر المنثور لسیوطی، ۳۵۴/۱ ☆ الترغیب والترھیب للمنذری، ۳۲/۲
المعجم الکبیر للطبرانی، ۲۶۱/۸ ☆ کنز العمال للمتقی، ۶۹۰۹ ۳۵۶/۳
التفسیر للقرطبی، ۱۹۱/۵ ☆ السلسلۃ الصحیحۃ للالبانی، ۷۰۷/۲

Marfat.com

۲۲۳۷۔ **عن** أبی بکرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلي الله تعالیٰ علیه وسلم : ان اعجل الخیر ثوابا صلة الرحم حتی ان اهل البیت لیکونون فجره فتمنوا اموالهم ،و یکثر عدد هم اذا تواصلوا۔

حضرت ابوبکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک سب نیکیوں میں جلد تر ثواب ملنے والا صلہ رحم ہے۔ یہاں تک کہ گھر والے فاسق ہوتے ہیں اور ان کے مال ترقی کرتے ہیں ان کے شمار بڑھتے ہیں جب آپس میں صلہ رحم کریں۔

رادالقحط والوباء،۱۰

(۶) صلہ رحمی کرنے والے محتاج نہیں ہوتے

۲۲۳۸۔ **عن** أبی بکرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : مامن اهل بیت یتواصلون فیحتاجون۔

حضرت ابوبکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کوئی گھر والے ایسے نہیں کہ آپس میں صلہ رحم کریں پھر محتاج ہو جائیں۔

(۷) صلہ رحمی عمر بڑھاتی ہے

۲۲۳۹۔ **عن** ام المؤمنین عائشة الصدیقة رضی الله تعالیٰ عنها قالت : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : صلة الرحم ،و حسن الخلق ، وحسن الجوار یعمرن الدیار و یزدن فی الاعمار۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: صلہ رحمی اور نیک خوئی اور ہمسائے سے نیک سلوک شہروں کو آباد اور عمروں کو زیادہ کرتے ہیں۔

رادالقحط والوباء،۱۰

۲۲۳۷۔ السنن الکبری للبیهقی، ۲۶/۱۰ ☆ جمع الجوامع للسیوطی، ۷۲۱۳
کنز العمال للمتقی، ۳۶۳/۳ ☆ السلسلة الصحیحة للالبانی، ۷۰۷/۲
۲۲۳۸۔ الصحیح لابن حبان، ☆
۲۲۳۹۔ اتحاف السادة للزبیدی، ۴۵/۸ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۷۶/۲
فتح الباری للعسقلانی، ۴۱۵/۱۰ ☆ کنز العمال للمتقی، ۶۹۱۰، ۳۵۶/۳

Marfat.com

۱۶۔صدق وکذب

(۱) سچ اور جھوٹ کی علامت

۲۲۴۰۔**عن** أبی امامة الباهلی رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : ان اشد الناس تصدیقا للناس اصدقهم حدیثا ،و ان اشد الناس تکذیبا اکذبهم حدیثا ۔

حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سب سے زیادہ لوگوں کی تصدیق کرنے والا وہ ہے جس کی بات سب سے زیادہ سچی ،اور لوگوں کو سب سے زیادہ جھوٹا بتانے والا وہ ہے جو اپنی بات میں سب سے بڑا جھوٹا ہو۔　　الزلال الانقی،۱۷۱

(۲) پہلودار بات کہنا جائز ہے

۲۲۴۱۔ **عن** عمران بن حصین رضی الله تعالی عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: ان فی المعاریض لمندوحة عن الکذب۔

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک پہلودار باتوں میں جھوٹ نہ ہونے کی گنجائش ہے۔یعنی اس کا ظاہر جھوٹ اور مرادی معنی سچ ہوتے ہیں۔　　فتاوی رضویہ،حصہ دوم،۹/۲۰۲

(۳) جھوٹ بولنے والوں پر وبال عظیم

۲۲۴۲۔**عن** عبدالله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی

۲۲۴۰۔ کنز العمال للمتقی، ۶۸۵۴، ۳/۳۴۴ ☆

۲۲۴۱۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب المعاریض المندوحة ۹۱۷/۲
السنن الکبری للبیهقی، ۱۰/۱۹۹ ☆ اتحاف السادة للزبدید، ۵۲۸/۷
الدر المنثور للسوطی، ۱/۲۹۱ ☆ الکامل لابن عدی، ۹۶۳/۳
الجامع الصغیر للسیوطی، ۱/۱۴۱ ☆ مسند الشهاب ، ۱۰۱۱
الدر المنثرة للسیوطی، ۴۸ ☆

۲۲۴۲۔ الجامع للترمذی، باب ما جاء فی فی العید و الکذب ، ۱۸/۲
مشکوة المصابیح - التبریزی، ☆ حلیة الاولیاء لأبی نعیم، ۱۹۷/۸

Marfat.com

الله تعالیٰ علیه وسلم :اذا کذب العبد تباعد الملك عنه میلا من نتن ماجاء به۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب کوئی شخص جھوٹ بولتا ہے تو اس کی بدبو کی وجہ سے فرشتہ ایک میل دور ہوجاتا ہے۔　　فتاوی رضویہ، جدید، ۱/۷۲۰

(۴) بکواس کی مذمت

۲۲۴۳۔ **عن** عبدالله بن أبی اوفی رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اکثر الناس ذنوبا یوم القیامة اکثرهم کلاما فیما لا یعنیه۔

حضرت عبدالرحمٰن بن اَبی اوفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن سب سے زیادہ گناہ اس شخص کے ہوں گے جس نے بے معنی گفتگو زیادہ کی ہوگی۔　　الزلال الانقی، ۱۷۲

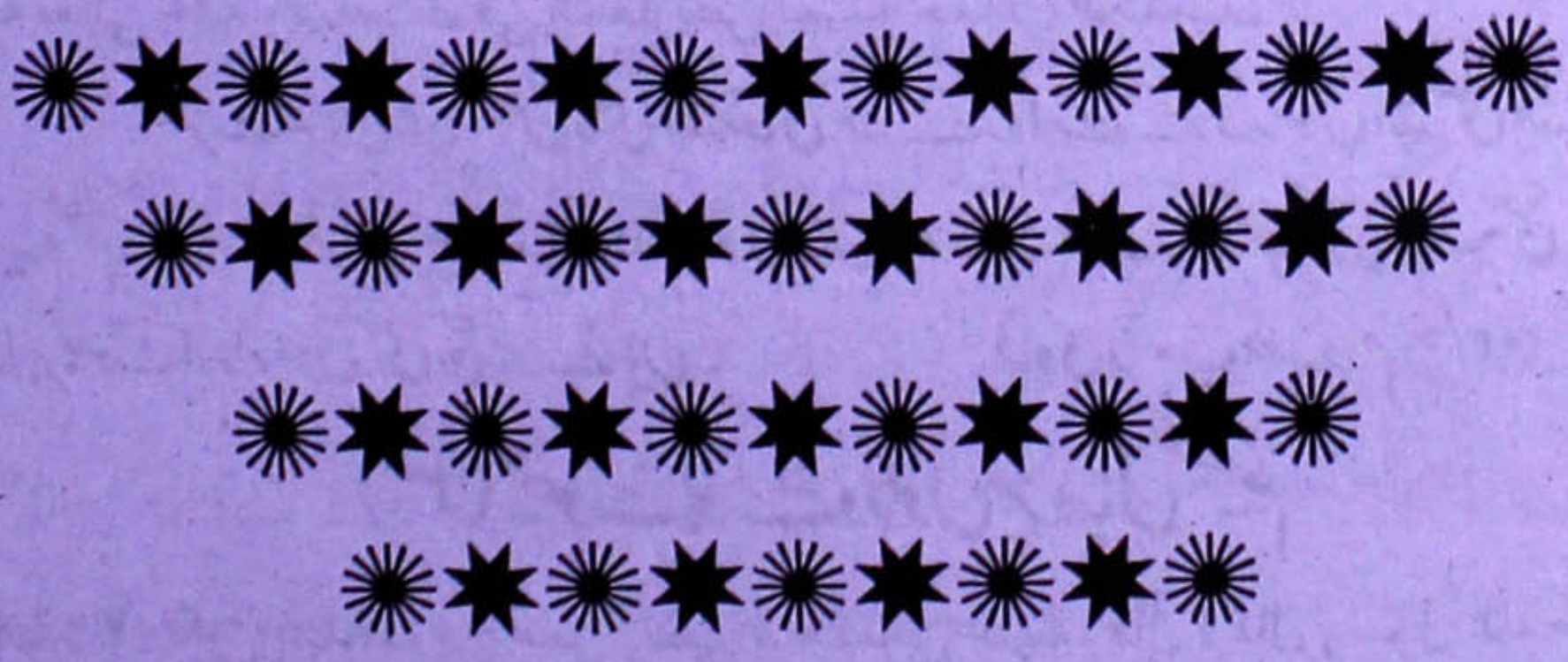

۲۲۴۳۔ الترغیب والترهیب للمنذری، ۳/۵۴۰ ☆ اتحاف السادة للزبیدی، ۷/۶۲
المسند للعقیلی، ۳/۴۲۴ ☆ العلل لمتناهیة لابن الجوزی، ۲/۲۱۶

Marfat.com

۱۷۔حیاوفحش گوئی

(۱)حیازینت ہے

۲۲۴۴۔ **عن** جابر بن عبدالله رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: الحیاء زینة والتقی کرم۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: حیازینت ہےاورتقوی بزرگی۔۱۲م

(۲)حیاء بہتر ہے

۲۲۴۵۔ **عن** عمران بن حصین رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم الحیاء خیر کله۔

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: حیاسراسر بہتر ہے۔　　فتاوی رضویہ جدید،۳/ ۴۱۸

(۳)بے حیائی کی مذمت

۲۲۴۶۔ **عن** أبی مسعود الانصاری رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله

۲۲۴۴۔ الدر المنثور للسیوطی، ۹۹/۶ ☆
کشف الخفا للعجلونی، ۲۳۹/۱ ☆
۲۲۴۵۔ الصحیح لمسلم، کتاب الایمان ۴۸/۱ ☆
السنن لأبی داؤد، باب فی الحیاء ۶۶۱/۲
المسند لاحمد بن حنبل، ۴۲۶/۴ ☆
المعجم الکبیر للطبرانی، ۱۷۱/۱۸ ☆
التمهید لابن عبد البر، ۱۷۱/۹ ☆
فتح الباری للعسقلانی، ، ۵۲۱۱۰ ☆
التاریخ الکبیر للبخاری، ۳۰/۳ ☆
کنز العمال للمتقی، ۵۷۶۲، ۱۱۹/۳ ☆
۲۲۴۶۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ۲۳۶/۱۷ ☆
تاریخ دمشق لابن عساکر، ۳۶۲/۴ ☆
علل الحدیث لابن أبی حاتم، ۲۵۳۸ ☆

مجمع الزوائد للهیثمی، ۲۶/۸
المصنف لابن أبی شیبه، ۲۶/۸
اتحاف السادة للزبیدی، ۳۰۷/۸
المعجم الصغیر للطبرانی، ۸۵/۱
حلیة الاولیاء لأبی نعیم، ۲۵۱/۲
تلخیص الحبیر لابن حجر، ۲۰۰/۴
البدایة و النهایة لابن کثیر، ۵۴/۱۲

Marfat.com

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : اذا لم تستح فاصنع ما شئت۔

حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تو بے حیا ہو گیا تو جو چاہے کر۔

الامن والعلی، ۱۲۲

(۴) فحش گوئی کی مذمت

۲۲۴۷۔ **عن** عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہما قال :قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : الجنة حرام علی کل فاحش ان ید خلها۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جنت ہر فحش بکنے والے پر حرام ہے۔

فتاوی رضویہ، حصہ اول، ۹/۱۸۳

(۵) فحش گوئی اور حیا

۲۲۴۸۔ **عن** انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : ما کان الفحش فی شئ قط الا شانه وما کان الحیاء فی شئ قط الازانه۔

حضرت انس رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: فحش جب کسی چیز میں دخل پائے گا اسے عیب دار کر دے گا، اور حیا جب کسی چیز میں شامل ہوگی اس کا سنگار کر دیگی۔

۲۲۴۹۔ **عن** أبی الدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال :قال رسول اللہ صلی اللہ

۲۲۴۷۔ اتحاف السادة للزبیدی، ۷/۴۷۸ ☆ المغنی للعراقی، ۳/۱۱۷
الجامع الصغیر للسیوطی، ۱/۲۲۱ ☆
۲۲۴۸۔ الجامع للترمذی، باب ما جاء فی الفحش، ۲/۱۹
السنن لابن ماجه، باب الحیاء ۲/۳۱۸ ☆
المسند لاحمد بن حنبل، ۳/۱۶۵ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/۴۸۶
اتحاف السادة للزبیدی، ۷/۴۸۱ ☆ شرح السنة للبغوی، ۱۳/۱۷۲
۲۲۴۹۔ الجامع الصغیر للسیوطی، ۱/۱۹۱ ☆

Marfat.com

تعالیٰ علیہ وسلم :البذاء شئوم۔

حضرت ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: فحش بکنا منحوس ہے۔　　فتاوی رضویہ، حصہ اول، ۹/۱۸۳

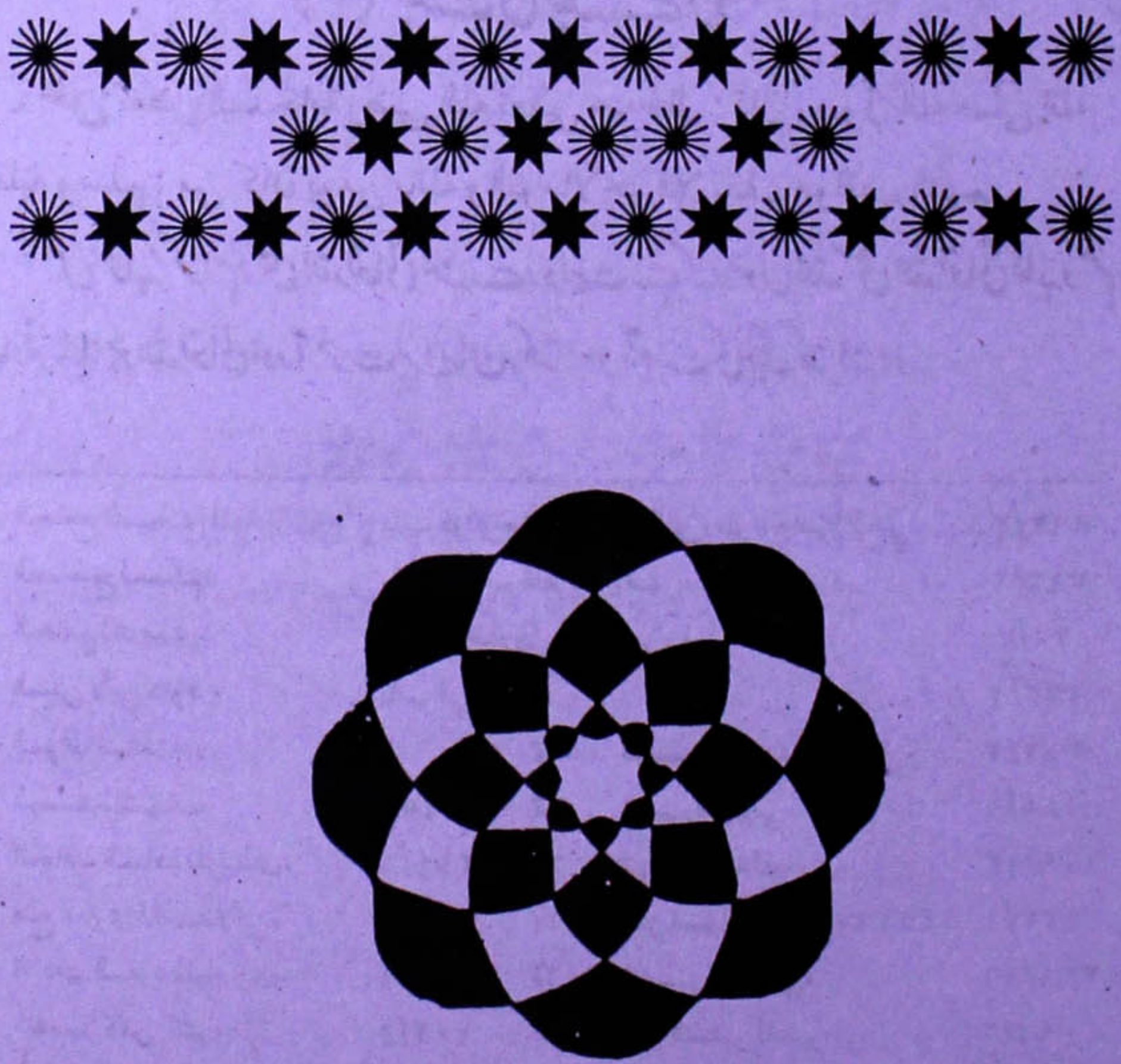

۱۸۔ بدگمانی اور تہمت

(۱) بدگمانی سے بچو

۲۲۵۰۔ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : ایاکم و الظن ، فان الظن اکذب الحدیث۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بدگمانی سے بچو کہ بدگمانی سب سے بڑھکر جھوٹی بات ہے۔

فتاوی رضویہ حصہ دوم، ۲/۹

(۲) تہمت کی جگہ سے بچو

۲۲۵۱۔ **عن** بعض الصحابة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : من کان یومن بالله والیوم الآخر فلا یقف مواقف التهم۔

بعض صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو اللہ تعالی اور آخرت پر ایمان رکھتا ہو وہ تہمت کی جگہ کھڑا نہ ہو۔

۲۲۵۰۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب قوله تعالیٰ ، ایها الذین آمنو اجتنبوا الخ، ۸۹۶/۲
الصحیح لمسلم، باب تحریم الظن و العبس، ۳۱۶/۲
الجامع للترمذی، باب ماجاء فی ظن السوء، ۲۰/۲
السنن لأبی داؤد ، باب فی الظن، ۶۷۳/۲
المؤطا لمالك، ، ☆ المسند لاحمد بن حنبل، ۳۱۲/۲
المسند للشهاب ۹۵۹ ☆ السنن للبیهقی، ۸۵/۶
اتحاف السادة للزبیدی، ۲۱۴/۶ ☆ شرح السنة للبغوی، ۱۰۹/۱۳
فتح الباری للعسقلانی، ۳۷۵/۵ ☆ کنز العمال للمتقی، ۴۴۲۶، ۴۳۳/۲
الادب المفرد للبخاری، ۴۱ ☆ التفسیر للقرطبی، ۳۳۱/۱۶
التفسیر لابن کثیر، ۲۰۲/۲ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۹۲/۶
الترغیب و الترهیب للمنذری، ۵۴۵/۳ ☆ المصنف لعبد الرزاق، ۲۰۲۲۸
ارواء الغلیل للالبانی، ۲۱۸/۶ ☆ الاذکار لنووی، ۳۰۶
زاد المسیر لابن الجوزی، ۴۷۰/۷ ☆ کنز العمال للمتقی، ۴۴۰۲۶، ۸۶/۱۴
۲۲۵۱۔ مراقی الفلاح للشرنبلالی، ۲۴۹ ☆

Marfat.com

(۳) حسد، بدگمانی اور بدفالی بری خصلتیں ہیں

۲۲۵۲۔ **عن** الحسن البصری رضی الله تعالیٰ عنه مرسلا قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : ثلث لم تسلم منها هذه الامة ، الحسد ، الظن ، والطیرة۔ الا انبئکم بالمخرج منها،اذا ظننت فلا تحقق ، و اذا حسدت فلا تبغ ، و اذا تطیرت فامض۔

حضرت حسن بصری رضی اللہ تعالی عنہ سے مرسلا روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تین خصلتیں اس امت سے نہ چھوٹیں گی ،حسد، بدگمانی، بدشگونی۔ کیا میں تمہیں اس کا علاج نہ بتادوں؟ بدگمانی آئے تو اس پر کاربند نہ ہو،اور حسد آئے تو محسود پر زیادتی نہ کرو،اور بدشگونی کے باعث کام سے رک نہ رہو۔

فتاوی افریقہ ،۱۴۵

۲۲۵۲۔ کنز العمال للمتقی، ۴۳۷۸۹، ۱۶/۲۷ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۱/۲۰۹
اتحاف السادة للزبیدی، ۷/۵۵۲ ☆

Marfat.com

۱۹۔غیبت ودھوکہ

(۱)غیبت زنا سے بدتر ہے

۲۲۵۳۔ **عن** جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : الغیبة اشد من الزنا،قیل: وکیف؟قال : الرجل یزنی ،ثم یتوب ، فیتوب اللہ علیہ ،و ان صاحب الغیبة لا یغفر لہ حتی یغفر لہ صاحبہ۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: غیبت زنا سے سخت تر ہے، کسی نے عرض کیا: یہ کیونکر؟ فرمایا: زانی توبہ کرے تو اللہ تعالیٰ قبول فرمائے ،اور غیبت والے کی مغفرت نہ ہوگی جب تک کہ وہ نہ بخشے جس کی یہ غیبت ہے۔　　فتاوی رضویہ حصہ اول،۹/۴۹

(۲)غیبت کی بدبو

۲۲۵٤۔ **عن** جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالی عنہما قال : نحن عند رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اذ جاء نتن فقال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : اتدرون ما ھذہ الریح ؟ ھذہ ریح الذین یغتابون المومنین۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت ہے کہ ہم حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر تھے کہ ایک بدبو اٹھی ،رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جانتے ہو یہ بدبو کیا ہے؟ یہ ان کی بدبو ہے جو مسلمانوں کی غیبت کرتے ہیں۔　　فتاوی رضویہ جدید،۱/۷۲۰

۲۲۵۳۔ الترغیب والترھیب للمنذری، ۳/۵۱۱ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۶/۹۷
مجمع الزوائد للھیثمی، ۸/۹۱ ☆ اتحاف السادة للزبیدی، ۷/۵۳۳
علل الحدیث لابن أبی حاتم، ۲٤۷٤ ☆ مشکوة المصابیح للتبریزی، ٤۸۷٤
۲۲۵٤۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۳/۳۵۱ ☆ الادب المفرد للبخاری، ۷۳۲
فتح الباری للعسقلانی، ۱۰/٤۷۰ ☆ اتحاف السادة للزبیدی، ۷/۵۳۸
الدر المنثور للسیوطی، ۶/۹٦ ☆ التفسیر لابن کثیر، ۷/۳٦۳

Marfat.com

(۳)فاسق کی برائی غیبت نہیں

۲۲۵۵۔**عن** معاویة بن حیدۃ رضی الله تعالی عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : لیس للفاسق غیبة ۔

حضرت معاویہ بن حیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: فاسق وفاجر کے عیب بیان کرنا غیبت نہیں۔

۲۲۵۶۔ **عن** بهز بن حکیم عن ابیه عن جده رضی الله تعالی عنهم قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اترعون عن ذکر الفاجر متی یعرفه الناس، اذکروا الفاجر بما فیه یحذره الناس ۔

حضرت بہز بن حکیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بطریق عن اُبیہ عن جدہ روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا تم فاسقوں کے فسق وفجور کو بیان کرنے سے پہلو تہی کرتے ہو، لوگ اسے کب پہچانیں گے، فاسق کا فسق خوب بیان کرو کہ لوگ اس سے پرہیز کریں۔۱۲م

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

غیبت حرام ہے مگر مواضع استثناء میں، مثلاً فاسق کی غیبت اس کے فسق میں جائز ہے اور بدمذہب کی برائیاں بیان کرنا بہت ضرور ہے۔ ہاں جس کی غیبت جائز نہیں سخت کبیرہ۔

فتاوی رضویہ، حصہ دوم، ۹/ ۲۹۷

(۴)فاسق کی تعظیم موجب غضب رب ہے

۲۲۵۷۔ **عن** انس رضی الله تعالی عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه

۲۲۵۵۔ کنز العمال للمتقی، ۸۰۷۱، ۵۹۵/۳ ☆ کشف الخفاء للعجلونی، ۵۱/۲
الاسرار المرفوعة ۳۸۳ ☆ الدر المنتثرة للسیوطی، ۱۷۶
۲۲۵۶۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ۴۱۹/۱۹ ☆ السنن الکبری للبیهقی، ۲۱۰/۱۰
الجامع الصغیر للسیوطی، ۱۳/۱ ☆ الکامل لابن عدی، ۲۷۹/۵
کشف الخفاء للعجلونی، ۲۴۲/۲ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۹۷/۶
۲۲۵۷۔ تاریخ دمشق لابن عساکر، ۴۰/۶ ☆ اتحاف السادة للزبیدی، ۵۷۱/۷
تاریخ بغداد للخطیب، ۲۹۸/۷ ☆ کشف الخفاء للعجلونی، ۱۰۵/۱

وسلم : اذا مدح الفاسق غضب الرب ، واھتزلہ عرش الرحمن۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب فاسق کی مدح کی جاتی ہے تو رب غضب فرماتا ہے اور عرش الٰہی ہل جاتا ہے۔

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

کسی مشرک یا کافر کو مہاتما کہنا حرام اور سخت حرام ہے۔ مہاتما کے معنی ہیں روح اعظم ، یہ وصف سیدنا جبرئیل امین علیہ الصلوۃ والسلام کا ہے۔ مخالفان دین کی ایسی تعریف اللہ عزوجل ورسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ایذا دینا ہے۔ حدیث میں جب فاسق کی مدح پر یہ حکم تو اس مشرک کی مدح پر اور ایسی عظیم مدح پر کیا حال ہوگا۔ نان کوآپریشن کہ آج کل کے لیڈر بننے والوں نے نکالا محض بے بنیاد ہے شرع مطہر میں اس کی کچھ اصل نہیں۔ شرع شریف میں ہر کافر سے مطلقاً ترک موالات کا حکم ہے۔ مجوس ہوں یا ہنود، نصاری ہوں یا یہود، منصوصاً وہابیہ وغیرہم مرتدین عنود۔

فتاوی رضویہ حصہ دوم، ۹/۲۸۵

(۵) جس نے دھوکہ دیا وہ ہماری جماعت سے خارج

۲۲۵۸۔ **عن** أبی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : مرالنبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم برجل یبیع طعاما فأعجبہ فادخل یدہ فیہ،فاذا ھو بطعام مبلول فقال النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : لیس منا من غشنا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا گزر ایک غلہ فروش کے پاس سے ہوا۔ حضور کو پسند آیا تو آپ نے اپنا دست اقدس اس

۲۲۵۸۔ الصحیح لمسلم، ، باب قول النبی ﷺ لیس منا فی غشنا، ۷۰/۱
المسند لاحمدبن حنبل، ۴۹۸/۳ ☆ السنن للدارمی، ۲۴۸/۲
السنن الکبری للبیھقی، ۲۵۵/۵ ☆ المستدرک للحاکم ۹/۲
المصنف لابن أبی شیبۃ ، ۲۸۰/۷ ☆ الصحیح لابن حبان ، ۱۱۰۷
المعجم الکبیر للطبرانی، ۱۶۹/۱۰ ☆ المعجم الصغیر للطبرانی، ۲۶۱/۱
الترغیب و الترھیب للمنذری، ۵۷۱/۲ ☆ مجمع الزوائد للھیثمی، ۷۸/۴
السلسلۃ الصحیحۃ للالبانی، ۱۰۵۸ ☆ ارواء الغلیل للالبانی، ۷۸/۵
التفسیر للقرطبی، ۲۵۲/۳ ☆ حلیۃ الاولیاء لأبی نعیم، ۱۸۹/۴
کشف الخفاء للعجلونی، ۴۱۱/۲ ☆ تاریخ اصفھان لأبی نعیم، ۱۳۷/۱
الکامل لابن عدی ☆

Marfat.com

میں داخل کیا، دیکھا کہ وہ تو اندر سے گیلا ہے۔ آپ نے فرمایا: جو شخص ہم لوگوں کو دھوکہ دے وہ ہم میں سے نہیں۔ ۱۲م

جدالممتار، ۱/۱۴۳

۲۰۔ ظالم ومظلوم

(۱) ظلم وتعدی نہ کرو

۲۲۵۹۔ **عن** أبي موسى الاشعری رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : لا یبغی علی الناس الا ولد بغی ،والا من فیه عرق منه۔

حضرت ابوموسی اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: لوگوں پر ظلم وتعدی نہ کریگا مگر حرامی، یا وہ جس میں کوئی رگ ولادت زنا کی ہو۔　　فتاوی رضویہ، حصہ دوم، ۹

(۲) ظلم قیامت میں اندھیریوں کا سبب ہوگا

۲۲۶۰۔ **عن** عبدالله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : الظلم ظلمات یوم القیامة ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ظلم قیامت کے دن اندھیریوں کا سبب ہوگا۔۱۲م

فتاوی رضویہ ۷/۴۷

(۳) ظلماً کسی کی زمین دبانے کا وبال

۲۲۶۱۔ **عن** سعید بن زید بن عمرو بن نفیل رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال

۲۲۵۹۔ مجمع الزوائد للهیثمی، ۲۳۳/۵ ☆ التاریخ الکبیر للبخاری، ۱۰۲/۴
کنز العمال للمتقی، ۱۳۰۹۳، ۳۳۳/۵ ☆ کشف الخفاء للعجلونی، ۵۱۶/۲
الجامع الصغیر للسیوطی، ۵۸۶/۲ ☆

۲۲۶۰۔ الجامع الصحیح للبخاری، ، باب الظلم الظلمات یوم القیامة ۵۱۶/۱
الصحیح لمسلم، ابواب البر و الصلة ۳۲۰/۲
الجامع للترمذی، باب ما جاء فی الظلم، ۲۴/۲
المسند لاحمد بن حنبل، ۱۳۷/۲ ☆ السنن الکبیر للبیهقی، ۹۳/۶
الترغیب و الترهیب للمنذری، ۱۳۷/۲ ☆ فتح الباری للعسقلانی ۱۰۰/۵
الادب المفرد للبخاری، ۴۷۰ ☆ تاریخ دمشق لابن عساکر، ۳۹۰/۵

۲۲۶۱۔ الصحیح لمسلم، باب تحریم الظلم و غصب الارض، ۳۲/۲
المسند لاحمد بن حنبل، ۴۳۲/۲ ☆ السنن الکبیر للبیهقی، ۹۸/۶

Marfat.com

رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : من اقتطع شبرا من الارض ظلما طوقه الله اياه يوم القيامة من سبع ارضين ۔

حضرت سعید بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جوایک بالشت زمین غصب کریگا زمین کے ساتوں طبقوں تک اتنا حصہ توڑ کر روز قیامت اس کے گلے میں ڈالا جائے گا۔

فتاوی رضویہ، ۶/۳۸۱

۲۲۶۲۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالی عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : من اخذمن الارض شئيا بغير حقه خسف به يوم القيامة الى سبع ارضين۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو کسی قدر زمین ناحق لے قیامت کے دن ساتویں طبقے تک دھنسا دیا جائے گا۔

۲۲۶۳۔ **عن** الحكم بن الحرث رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسو ل الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : من اخذ من طريق المسلمين شبرا جاء يوم القيامة يحمله من سبع ارضين۔

حضرت حکم بن حرث رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص مسلمانوں کے راستے میں سے ایک بالشت زمین دبا لے قیامت کے دن وہ زمین وہاں سے لیکر ساتویں طبقے تک اٹھا کر اس کی گردن پر رکھی جائے گی اور اسی طرح خدا کے حضور حاضر ہوگا۔

فتاوی رضویہ ۷/۳۱۳

۲۲۶۲۔ الجامع الصحيح للبخاری، باب اثم شيئا من الارض، ۳/۲۲۳
فتح الباری للعسقلانی، ۵/۱۰۳ ☆ الحاوی للفتاوی للسیوطی، ۱/۲۲۴
۲۲۶۳۔ تاریخ بغداد للخطیب ۱۴/۴۴۱ ☆ کنز العمال للمتقی، ۳۰۳۷۸، ۱۱/۵
المعجم الکبیر للطبرانی، ۲/۲۴۱ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ۵/۱۰۴
مجمع الزوائد للهیثمی، ۴/۱۷۶ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی، ۲/۱۵۳
المطالب العالیه لابن حجر، ۱۴۱۰ ☆ الحاوی للفتاوی، ۱/۲۲۵

Marfat.com

(۴) ظالم کی اعانت حرام

۲۲۶۴۔ **عن** اوس بن شر حبیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : من مشی مع ظالم لیعینہ وھو یعلم انہ ظالم فقد خرج من الاسلام۔

حضرت اوس بن شرحبیل رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو دیدہ ودانستہ کسی ظالم کے ساتھ اسے مدد دینے چلا وہ اسلام سے نکل گیا۔　　فتاوی رضویہ حصہ دوم، ۹/۲۵۰

(۵) ظالم کی اعانت منجانب اللہ نہیں ہوتی

۲۲۶۵۔ **عن** عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : اذا جلس القاضی فی مجلسہ ھبط علیہ ملکان یسددانہ و یوفقانہ و یرشدانہ مالم یجر فاذا جار عرجا وترکاہ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب قاضی فیصلہ کرنے بیٹھتا ہے تو دو فرشتے آسمان سے نازل ہوتے ہیں، دونوں اس کی رائے کو درست رکھتے ہیں اور اسے ٹھیک بات سمجھنے کی توفیق دیتے ہیں اور اسے سیدھا راستہ دکھاتے ہیں، جب تک وہ راہ حق کو نہ چھوڑے، اور جب حق سے اعراض کرتا ہے تو دونوں آسمان پر چلے جاتے ہیں اور اسے یونہی چھوڑ جاتے ہیں۔۱۲م

۲۲۶۶۔ **عن** امیر المؤمنین أبی بکر الصدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : لو لم ابعث فیکم لبعث عمر ،ایدا للہ

۲۲۶۴۔ المعجم الصغیر للسیوطی، ۲/۵۰۹ ☆ الترغیب و الترھیب للمنذری، ۳/۱۶
کشف الخفاء للعجلونی، ۲/۳۸۹ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۲/۲۵۶
مجمع الزوائد للھیثمی، ۴/۲۰۵ ☆ کنز العمال للمتقی، ۱۴۹۵۵، ۶/۸۵
التفسیر لابن کثیر ۳/۱۱ ☆ شرح السنۃ للبغوی، ۱۳/۱۷
المطالب العالیۃ لابن حجر، ۲۷۰۶ ☆ مشکوۃ المصابیح للتبریزی، ۴۹۸۰
۲۲۶۵۔ السنن الکبری للبیھقی، ۱۰/۸۸ ☆ تاریخ بغداد للخطیب، ۸/۱۷۶
میزان الاعتدال للذھبی، ۹۴۶۴ ☆ لسان المیزان لابن حجر، ۶/۸۵۳
کنز العمال للمتقی، ۱۵۰۱۵، ۶/۹۹ ☆

عمر بملکین یو فقانه و یسددانه ،فاذا اخطأصرفاه حتی یکون صوابا۔

امیر المؤمنین حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر میں تم میں نبی بنکر مبعوث نہ ہوتا تو عمر ہوتے ،اللہ تعالیٰ دو فرشتوں کے ذریعہ عمر کی تائید فرماتا ہے،وہ دونوں انکو نیک کام کی توفیق دیتے ہیں،سیدھے راستے پر گامزن رکھتے ہیں،جب ان سے کوئی لغزش ہونے کو ہوتی ہے تو اس سے باز رکھتے ہیں یہاں تک کہ ان سے درست بات ہی صادر ہوتی ہے۔۱۲م فقہ شہنشاہ،۴۲

(۶) ناحق ایذا دینے والا مبغوض خدا ہے

۲۲۶۷۔ **عن** عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : قال رسو ل اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : من اعان علی خصومة بغیر حق لم یزل فی سخط اللہ حتی ینزع۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو کسی جھگڑے میں ناحق والوں کو مدد دے ہمیشہ خدا کے غضب میں رہے جب تک اس سے باز آئے۔ فتاوی رضویہ حصہ دوم،۹/۳۱

(۷) مظلوم کی دادرسی پر اجر

۲۲۶۸۔ **عن** انس رضی اللہ تعالی عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : من اغتیب عندہ اخوہ المسلم فلم ینصرہ وھو یستطیع نصرہ اذلہ اللہ تعالیٰ فی الدنیا والآخرة ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس کے سامنے کسی مسلمان بھائی کی غیبت کی جائے اور یہ اس کی مدد پر قادر ہو اور نہ

۲۲۶۶۔ اتحاف السادة للزبیدی، ۵۷۲/۷ ☆ المصنف لعبد الرزاق، ۳۲۷۶۱
کنز العمال للمتقی، ۳۲۷۶۳ ☆ المغنی للعراقی، ۱۵۷/۳
تنزیه الشریعه لابن عراق، ۳۷۳/۱ ☆ کشف الخفاء للعجلونی، ۲۳۱/۲
۲۲۶۷۔ السنن لابن ماجه باب من ادعی ما لیس له ۱۶۹/۲
السند لاحمد بن حنبل، ۸۲/۲ ☆ المستدرك للحاکم، ۹۹/۴
الجامع الصغیر للسیوطی، ۵۱۶/۲ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۲۵۶/۲
۲۲۶۸۔ الترغیب والترهیب للمنذری، ۵۱۸/۳ ☆ اتحاف السادة للزبدی، ۵۴۵/۷
الاسرار المرفوعة للقاری، ۳۲۲ ☆

Marfat.com

کرے اللہ تعالی اسے دنیا وآخرت دونوں میں ذلیل کرے گا۔

فتاوی رضویہ، حصہ دوم، ۹/۲۵۱

(۸) مظلوم کی دادرسی اور فاروق اعظم کا عدل

۲۲۶۹۔ **عن** انس رضی الله تعالی عنه قال : ان رجلا من اهل مصرالی عمر بن الخطاب رضی الله تعالی عنه فقال : یا امیرالمؤمنین !عائذ بك من الظلم ، قال : عذت معاذا ،قال : سابقت ابن عمرو بن العاص فسبقته ،فجعل یضر بنی بالسوط و یقول : انا ابن الاکرمین ،فکتب عمر الی عمر و بن العاص یا مره بالقدوم و قدم بابنه معه،فقدم ،فقال عمر : این المصری ؟ خذ السوط فاضرب ، فجعل یضربه بالسوط و یقول عمر : اضرب ابن الاکرمین ،قال انس: فضرب،فوالله ! لقدضر به و نحن نحب ضربه، فما اقلع عنه حتی تمنینا انه یرفع عنه ،ثم قال عمر للمصری: ضع السوط علی صلعة عمرو،فقال : یا امیر المؤمنین !انما ابنه الذی ضربنی وقدا استقدت منه ،فقال عمر لعمرو: مذکم تعبدتم الناس و قدولدتهم امهاتهم احرارا۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک مصری نے امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالی عنہ کی خدمت میں حاضر ہوکر عرض کی: اے امیر المؤمنین !میں حضور کی پناہ لیتا ہوں ظلم سے، امیر المؤمنین نے فرمایا: تو نے سچی جائے پناہ کی پناہ لی۔ یہ فریادی مصری بولا: میں نے مصر کے گورنر حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے صاحبزادے کے ساتھ دوڑ کی، میں آگے نکل گیا، صاحبزادے نے مجھے کوڑے مارے اور کہا: میں دو معزز وکریم والدین کا بیٹا ہوں۔ اس فریاد پر امیر المؤمنین نے فرمان نافذ فرمایا کہ عمرو بن عاص مع اپنے بیٹے کے حاضر ہوں، حاضر ہوئے۔ امیر المؤمنین نے مصری کو حکم دیا کہ کوڑا لے اور مار! اس نے بدلہ لینا شروع کیا اور امیر المؤمنین فرماتے جاتے تھے: مارو! دو کریموں کے بیٹے کو۔ حضرت انس رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں: خدا کی قسم! جب اس فریادی نے مارنا شروع کیا تو ہمارا جی یہ چاہتا تھا کہ یہ مارے اور اپنا عوض لے، اس نے یہاں تک مارا کہ ہم تمنا کرنے لگے کاش اب ہاتھ اٹھالے، جب مصری فارغ ہوا امیر المؤمنین نے فرمایا: اب یہ کوڑا عمرو

۲۲۶۹۔ کنز العمال للمتقی، ۳۶۰۱۰، ۱۲/۲۶۰

Marfat.com

بن عاص کی چندیا پر رکھ (یعنی وہاں کے حاکم تھے انہوں نے کیوں نہ دادرسی کی، بیٹے کا کیوں لحاظ پاس کیا) مصری نے عرض کی: یا امیر المؤمنین! ان کے بیٹے ہی نے مجھے مارا تھا اس سے میں عوض لے چکا۔ امیر المؤمنین نے عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا: تم لوگوں نے بندگان خدا کو کب سے اپنا غلام بنالیا حالانکہ وہ ماں کے پیٹ سے آزاد پیدا ہوئے تھے۔ عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی: یا امیر المؤمنین نہ مجھے خبر ہوئی اور نہ یہ شخص میرے پاس فریادی آیا۔ الامن والعلی، ۲۳۹

(۹) مجبور و بے کس شخص اللہ تعالیٰ کی حمایت میں ہے

۲۲۷۰۔ **عن** امیر المؤمنین عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: اللہ و رسولہ مولیٰ من لامولی لہ۔

فتاوی رضویہ، ۷/۵۵

امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس کا کوئی حامی و مددگار نہیں اللہ و رسول اس کے حامی و ناصر ہیں۔ ۱۲م



۲۲۷۰۔ الجامع للترمذی، فرائض ۱۲ باب ما جاء فی میراث الحال، ۳۱/۲
السنن لابن ماجه، باب ذوی الارحام، ۱۹۶/۲
السنن لأبی داؤد، باب فی میراث ذوی الارحام، ۴۰۲/۲
المسند لاحمد بن حنبل، ۲۸/۱ ☆ الصحیح لابن حبان، ۱۲۲۷
مشکل الآثار للطحاوی، ۷/۴ ☆ جمع الجوامع للسیوطی، ۹۶۷۵
مجمع الزوائد للهیثمی، ۴۰۶/۹ ☆ کنز العمال للمتقي، ۱۲۸۵۷، ۵۳۶/۵
تاریخ دمشق لابن عساکر، ۸/۳ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۸۹/۱
شرح معانی الآثار للطحاوی، ☆

Marfat.com

۲۱۔ اچھے اور برے نام

(۱) اچھے ناموں کی برکت

۲۲۷۱۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: اذا بعثتم الی رجلا فابعثوه حسن الوجه حسن الاسم۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب میری بارگاہ میں کوئی قاصد بھیجو تو اچھی صورت اور اچھے ناموں کا بھیجو۔

۲۲۷۲۔ **عن** عبد الله بن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اعتبروا الارض باسمائها۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: زمین کو اس کے نام پر قیاس کرو۔

۲۲۷۳۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال : كان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم يتفاءل و لا يتطير و كان يحب الاسم الحسن۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نیک فال لیتے اور بدشگونی نہ مانتے اور اچھے نام کو دوست رکھتے۔

فتاوی رضویہ ۱۱/۱۲۴

۲۲۷۴۔ **عن** ام المؤمنين عائشة الصديقة رضی الله تعالیٰ عنها قالت ان النبی

۲۲۷۱۔ کنز العمال للمتقی، ۱۴۷۷۵، ۶/۴۵ ☆ المعجم الاوسط للطبرانی، ۷/۳۶۷
اتحاف السادة للزبیدی، ۹/۹۲ ☆ کشف الخفا للعجلونی، ۱/۱۵۲
الجامع الصغیر للسیوطی، ۱/۳۷ ☆
۲۲۷۲۔ الکامل لابن عدی، ☆
۲۲۷۳۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۱/۲۵۷ ☆ اتحاف السادة للزبیدی، ۱۰/۵۵۶
کنز العمال للمتقی، ۱۸۳۷۳، ۷/۱۳۶ ☆ شرح السنة للبغوی ۱۲/۱۷۵
الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/۴۳۱ ☆
۲۲۷۴۔ الجامع للترمذی، ادب ۶۶، باب ما جاء فی تغیر الاسماء ۲/۱۰۷
الترغیب والترهیب للمنذری، ۳/۷۱ ☆ کنز العمال للمتقی، ۱۸۵۰۸، ۷/۱۵۷
الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/۴۳۷ ☆

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کان یغیر الاسم القبیح۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم برے نام کو بدل دیتے تھے۔

۲۲۷۵۔ **عن** ام المؤمنین عائشة الصدیقة رضی اللہ تعالیٰ عنها قالت : کان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : اذا سمع بالاسم القبیح حوله الی ما هو الحسن۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب کسی کا برا نام سنتے تو اسے بہتر سے بدل دیتے۔

۲۲۷۶۔ **عن** بریدة الاسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم کان لا یتطیر من شئ ، فاذ بعث عاملا سال عن اسمه فاذا اعجبه اسمه فرح به و رؤی بشر ذلك فی وجهه و ان کره اسمه روی کراهة ذلك فی وجهه ، و اذا دخل قریة سأل عن اسمها ، فان اعجبه اسمها فرح به و رؤی بشر ذلك فی وجهه و انکره اسمها رؤی کراهیة ذلك فی وجهه۔

حضرت بریدہ اسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کسی چیز سے بدشگونی نہ لیتے ، جب کسی عہدہ پر کسی کو مقرر فرماتے تو اس کا نام پوچھتے ، اگر پسند آتا خوش ہوتے ، اور اس کی خوشی چہرۂ انور میں نظر آتی ، اور اگر ناپسند آتا ناگواری کا اثر چہرۂ اقدس سے ظاہر ہوتا۔ اور جب کسی شہر میں تشریف لیجاتے اس کا نام دریافت فرماتے۔ اگر خوش آتا مسرور ہو جاتے اور اس کا اثر روئے پرنور میں ظاہر ہوتا۔ اور اگر ناخوش آتا تو ناخوشی کا اثر روئے انور میں نظر آتا۔ فتاوی رضویہ ۱۱/ ۱۶۵

۲۲۷۵۔ الجامع الصغیر للسیوطی ، ۴۱۸/۲ ☆

۲۲۷۶۔ السنن لابی داؤد، باب فی الطیرة و الحظ ، ۵۴۷/۲

المسند لاحمد بن حنبل ، ۳۴۷/۵ ☆ السنن الکبری للبیهقی، ۱۴۰/۸

Marfat.com

(۲) نام اچھے رکھنا چاہیئے

۲۲۷۷۔ **عن** أبی الدرداء رضی الله تعالیٰ عنه قال۔ قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : انکم تدعون یوم القیامة باسمائکم و اسماء ابائکم فاحسنوا اسمائکم۔

حضرت ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن تمہیں تمہارے ناموں اور آباء واجداد کے ناموں سے پکارا جائے گا۔ لہذا تم اچھے نام رکھو۔　　فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/ ۲۰۱

(۳) محمد اور احمد ناموں کی فضیلت

۲۲۷۸۔ **عن** انس رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : سموا باسمی و لا تکنوا بکنیتی۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میرے نام پر نام رکھو، لیکن میری کنیت پر کنیت نہ رکھو۔

۲۲۷۹۔ **عن** أبی امامة الباهلی رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی

۲۲۷۷۔ السنن لابی داؤد، باب فی تغیر الاسماء۔ ۶۷۶/۲
المسند لاحمد بن حنبل، ۱۹۴/۵ ☆ الصحیح لابن حبان، ۱۹۴۴
حلیة الاولیاء لابی نعیم، ۱۵۲/۵ ☆ شرح السنة للبغوی، ۳۲۷/۱۲
الترغیب والترهیب للمنذری، ۶۹/۳ ☆ تاریخ دمشق لابن عساکر، ۲۱۰/۵
کنز العمال للمتقی ۴۵۲۰۱، ۴۱۸/۱۲ ☆ اتحاف السادة للزبیدی، ۳۸۹/۵

۲۲۷۸۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب قول النبی ﷺ سموا باسمی، ۹۱۴/۲
الصحیح لمسلم، باب النهی عن التکنی بابی القاسم، ۲۰۶/۲
الجامع للترمذی، باب ما جاء فی کراهیة الجمع بین، ۱۰۷/۲
السنن لابن ماجه، باب الجمع بین اسم النبی ﷺ، ۲۶۵/۲
المسند لاحمد بن حنبل، ۱۷۰/۳ ☆ السنن الکبری للبیهقی، ۳۰۸/۹
مجمع الزوائد للهیثمی، ۴۸/۸ ☆ شرح السنة للبغوی، ۳۲۹/۱۲
اتحاف السادة للزبیدی، ۳۸۸/۵ ☆ کنز العمال للمتقی، ۴۵۲۱۶، ۱۶/ ۴۲۱
تاریخ دمشق لابن عساکر، ۲۷۷/۱ ☆ التاریخ الصغیر للبخاری، ۱۴/۱
فتح الباری للعسقلانی، ۳۲۹/۴ ☆ التاریخ الکبیر للبخاری، ۱۶/۱

۲۲۷۹۔ الحاوی للفتاوی للسیوطی، ۱۰۰/۲ ☆ کشف الخفا للجلونی، ۳۹۳/۲
الاسرار الموفوعه للقاری، ۴۳۵ ☆ اللآلی المصنوعة للسیوطی، ۵۵/۱

Marfat.com

الله تعالیٰ علیه وسلم : من ولد له مولود فسماه محمدا حبالی و تبر کا باسمی کان هو و مولوده فی الجنة ۔

حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس کے ایک لڑکا پیدا ہوا اور وہ میری محبت اور میرے نام پاک سے تبرک کے لئے اس کا نام محمد رکھے وہ اور اس کا لڑکا دونوں بہشت میں جائیں گے۔

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

امام جلال الملت والدین سیوطی فرماتے ہیں: جس قدر حدیثیں اس باب میں آئیں یہ سب سے بہتر ہے اور اس کی سند حسن ہے۔ فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/۲۰۳

۲۲۸۰۔ **عن** نبیط بن شریط رضی الله تعالیٰ عنه قال :قال رسول اللة صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: قال الله تعالی : و عزتی و جلالی لا عذبت احد ا یسمی باسمك فی النار ۔

حضرت نبیط بن شریط رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کہ رب عزوجل نے مجھ سے فرمایا: مجھے اپنے عزت وجلال کی قسم! جس کا نام تمہارے نام پر ہوگا اسے دوزخ کا عذاب نہ دونگا۔

۲۲۸۱۔ **عن** امیر المؤمنین علی المرتضی کرم الله تعالی وجهه الکریم قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : ما اطعم طعام علی مائدة و لا جلس علیها و فیها اسمی الا وقد سوا کل یوم مرتین ۔

امیر المؤمنین حضرت علی کرم اللہ تعالی وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس دسترخوان پر بیٹھ کر لوگ کھانا کھائیں اور ان میں کوئی محمد یا احمد نام ہو وہ لوگ ہر روز دو بار مقدس کئے جاتے ہیں۔

۲۲۸۲۔ **عن** امیر المؤمنین علی المرتضی رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال

۲۲۸۰۔ حلیة الاولیاء لا بی نعیم، ☆

۲۲۸۱۔ الکامل لا بن عدی، ۱۶۱/۱ ☆ لسان المیزان لا بن حجر، ۷۷۸/۱

اللآبی المصنوعة للسیوطی، ۵۲/۱ ☆ تذکرة الموضوعات للفتنی، ۸۹

۲۲۸۲۔ الکامل لا بن عدی، ۱۶۸/۱ ☆ کنز العمال للمتقی، ۴۵۲۲۴، ۴۲۲/۱۶

تنزیه الشریعة لا بن عراق، ۱۷۳/۲ ☆ تذکرة الموضوعات للفتنی، ۸۸

رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم ما اجتمع قوم قط فى مشورة فيهم رجل اسمه محمد لم يدخلوه فى مشورتهم الا لم يبارك لهم فيه۔

امیر المؤمنین حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب کوئی قوم کسی مشورہ کے لئے جمع ہو اور ان میں کوئی شخص محمد نام کا ہو اور اسے مشورہ میں شریک نہ کریں۔ ان کے لئے اس مشورت میں برکت نہ رکھی جائے۔

۲۲۸۳۔ **عن** عثمان العمرى رضى الله تعالىٰ عنه مرسلاً قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم ما ضر احد كم لو كان فى بيته محمد و محمد ان و ثلثلة۔

حضرت عثمان عمری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرسلا روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم، میں کسی کا کیا نقصان ہے اگر اس کے گھر میں ایک محمد یا دو محمد یا تین محمد ہوں۔

۲۲۸٤۔ **عن** امير المؤمنين على المرتضى كرم الله تعالىٰ وجهه الكريم قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : اذا سميتم الولد محمدا فاكرموه واوسعوا له فى المجلس و لا تقبحوا له وجها۔

امیر المومنین حضرت علی مرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب لڑکے کا نام محمد رکھو تو اس کی عزت کرو اور مجلس میں اس کے لئے جگہ کشادہ کرو۔ اور اسے برائی کی طرف نسبت نہ کرو یا اس پر برائی کی دعا نہ کرو۔

۲۲۸۵۔ **عن** عبد الله بن عباس رضى الله تعالىٰ عنهما قال : قال رسول الله

۲۲۸۳۔ الطبقات الكبرى لا بن سعد، ۳۸/٥ ☆ كنز العمال للمتقى، ٤٥٢٠٥، ٤١٩/١٦
مناهل الصفا، ۳۱ ☆

۲۲۸٤۔ كنز العمال للمتقى، ٤٥١٩٨، ٤١٨/١٦ ☆ كشف الخفا للعجلونى، ٩٤/١
مجمع الزوائد للهيثمى، ٤٨/٨ ☆

۲۲۸٥۔ المعجم الكبير للطبرانى، ٧١/١١ ☆ مجمع الزوائد للهيثمى، ٥/٣
كنز العمال للمتقى، ٤٥٢٠٤، ٤١٩/١٦ ☆ الحاوى للفتاوى للسيوطى، ٤٧/٢
اللآلى المصنوعة للسيوطى، ٥٣/١ ☆ الاسرار المرفوعة للقارى، ٤١٥

Marfat.com

صلی اللہ تعالی علیہ وسلم :من ولد له ثلثة اولاد فلم یسم احدا منهم محمدا فقد جهل۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس کے تین بیٹے پیدا ہوں اور ان میں سے کسی کا نام محمد نہ رکھے جاہل ہے۔

۲۲۸۶۔ **عن** أبی رافع رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اذا سمیتم محمدا فلا تضربوه و لا تحرموه۔

حضرت ابورافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب لڑکے کا نام محمد رکھو تو اسے نہ مارو اور نہ محروم رکھو۔

۲۲۸۷۔ **عن** عطاء بن أبی رباح رضی الله تعالیٰ عنه قال۔ :من اراد ان یکون حمل زوجته ذکرا فیضع یده علی بطنها و لیقل : ان کان ذکرا فقدسمیته محمدا، فانه یکون ذکرا۔

حضرت عطاء بن أبی رباح رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جو چاہے کہ اس کی عورت کے حمل میں لڑکا ہو اسے چاہئے اپنا ہاتھ عورت کے پیٹ پر رکھ کر کہے۔ان کان ذکرا فقد سمیته محمدا۔ اگر لڑکا ہے تو میں نے اس کا نام محمد ہی رکھا۔انشاء اللہ تعالیٰ لڑکا ہی ہوگا۔

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

سیدنا امام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: جس گھر والوں میں کوئی محمد نام کا ہوتا ہے اس گھر کی برکت زیادہ ہوتی ہے۔اور یہ تمام برکتیں اس وقت ہیں جب کہ مومن ہو اور مومن قرآن وحدیث وصحابہ کے عرف میں اسی کو کہتے ہیں جو سنی صحیح العقیدہ ہو کما نص علیه الائمة فی التوضیح و غیره ۔ورنہ بدمذہبوں کے لئے حدیثیں یہ ارشاد فرماتی ہیں کہ وہ جہنم کے کتے ہیں۔ان کا کوئی عمل قبول نہیں۔ بدمذہب اگر حجر اسود اور مقام ابراہیم کے درمیان

۲۲۸۶۔ کنز العمال للمتقی، ۴۵۱۹۷، ۱۶/ ۴۱۸

۲۲۸۷۔ الفتاوی للخاوی،

Marfat.com

مظلوم قتل کیا جائے اور اپنے اس مارے جانے پر صابر و طالب ثواب رہے جب بھی اللہ عزوجل اس کی کسی بات پر نظر نہ فرمائے اور جہنم میں ڈالے۔ تو محمد بن عبدالوہاب نجدی وغیرہ گمراہوں کے لئے ان حدیثوں میں اصلاً بشارت نہیں۔ نہ کہ سید احمد خان کی طرح کفار قطعی، کہ کافر پر تو جنت کی ہوا تک یقیناً حرام ہے۔　　فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/۲۰۳

(۴) سب سے بہتر نام

۲۲۸۸۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : احب اسمائکم الی الله تعالی عبد الله و عبد الرحمن

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہارے ناموں میں سب سے زیادہ پیارے نام اللہ تعالی کو عبداللہ اور عبد الرحمٰن ہیں۔

فتاوی رضویہ ۱۱/ ۱۶۵

(۵) حارث و ہمام ناموں کی فضیلت

۲۲۸۹۔ **عن** أبی وهب الجشمی رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : تسمو ا باسماء الانبياء ، و احب الاسماء الی الله تعالی عبد الله و عبد الرحمن ، و اصدقها حارث و همام ، و اقبحها مرة۔

حضرت ابو وہب جشمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کے ناموں پر نام رکھو، اور سب سے زیادہ پیارے نام اللہ کو عبداللہ و عبدالرحمٰن ہیں، اور سب ناموں میں زیادہ سچے نام حارث و ہمام ہیں، اور سب سے برا نام مرہ ہے۔

فتاوی رضویہ ۱۱/ ۱۶۶

۲۲۸۸۔ الصحيح لمسلم، باب النهی عن التكنی بأبی القاسم، ۲/ ۲۰۶
السنن لا بی داؤد، باب تغير الاسماء ۲/ ۶۷۶
السنن لا بن ماجه، ما يستحب من الاسماء، ۲/ ۲۷۳
كنز العمال للمتقی، ٤٥١٩٤، ١٦/ ٤١٧ ☆ الجامع الصغير للسيوطی، ۱/ ۱۹

۲۲۸۹۔ السنن لا بی داؤد، باب تغير الاسماء، ۲/ ۶۷۶
المسند لا حمد بن حنبل، ٤/ ٣٤٥ ☆ الجامع الصغير للسيوطی، ۱/ ۱۹
الادب المفرد للبخاری، ٨١٤ ☆ السنن الكبرى للبيهقی، ۹/ ۳۰۶

Marfat.com

(۶) حضرت فاطمہ کے نام کی فضیلت

۲۲۹۰۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : انما سماها فاطمة ، لان الله تعالی فطمها و محبیها من النار ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ عزوجل نے اس کا نام فاطمہ اس لئے رکھا کہ اسے اور اس سے محبت وعقیدت رکھنے والوں کو نار دوزخ سے آزاد فرمایا۔

(۷) بندوں کے لئے برے نام

۲۲۹۱۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اخنع الاسماء عند الله يوم القيامة رجل تسمی ملك الاملاك ۔

فقہ شہنشاہ ص ۲۸

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کے یہاں قیامت کے دن ناموں کے اعتبار سے ذلیل ترین شخص وہ ہوگا جس کا نام ملک الاملاک ہوگا۔

۲۲۹۲۔ **عن** الداؤدی قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: ابغض الاسماء الی الله تعالیٰ خالد و مالك و ذلك ان احدا ليس يخلد و المالك هو الله ۔

حضرت داؤدی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ناموں میں اللہ تعالیٰ کو ناپسند نام خالد اور مالک ہیں، کہ ہمیشہ کوئی نہیں رہے گا۔ اور مالک نام اللہ ہی کا ہے۔

فقہ شہنشاہ ۲۴

۲۲۹۰۔ کنز العمال للمتقی ۳٤۲۲۷، ۱۲/۱۰۹ ☆ تنزیه الشریعة لا بن عراق، ۱/٤۱۳

۲۲۹۱۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب البغض الاسماء الی الله تعالی، ۲/۹۱٦

السنن لا بی داؤد، باب تغیر الاسم القبیح، ۲/٦۷۸

المسند لا حمد بن حنبل، ۲/۲٤٤ ☆ حلیة الاولیاء لا بی نعیم، ۷/۳۱۲

۲۲۹۲۔ عمدة القاری للعینی، ☆ فتح الباری للعسقلانی، ۱۰/۷۱۹

Marfat.com

(۸) عزیز و حکیم نام نہ رکھو

۲۲۹۳۔ **عن** عبد الرحمن بن سمرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : لا تسمه عزیزا۔

حضرت عبداللہ بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس کا نام عزیز نہ رکھو۔

۲۲۹۴۔ **قال** ابو داؤد رضی الله تعالیٰ عنه : غیر النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم اسم عزیز و الحکیم۔

امام ابوداؤد صاحب سنن فرماتے ہیں: کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عزیز اور حکیم ناموں کو تبدیل فرمادیا۔

فقہ شہنشاہ ۱۹

(۹) حرب و ولید نام منع ہیں

۲۲۹۵۔ **عن** عبد الله بن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه قال :نهی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ان یسمی الرجال حربا او ولیدا ، او مرة ، او الحکم ، او ابا الحکم۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حرب، ولید، مرۃ، حکم اور ابوالحکم نام رکھنے سے منع فرمایا۔

فقہ شہنشاہ ص ۱۹

(۱۰) نام بگاڑنے کی ممانعت

۲۲۹۶۔ **عن** عمیر بن سعد رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی

۲۲۹۳۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۱۷۸/٤ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ٤۹/۸
اتحاف السادة للزبیدی، ۳۸۸/٥ ☆ کنز العمال،للمتقی، ٤٥۲۷۲
السلسلة الصحیحة للآلبانی، ۹۰٤ ☆
۲۲۹٤۔ السنن لابی دلؤد، باب تغیر الاسماء القبیح، ٦۷۷/۲
۲۲۹٥۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ۸۹/۱۰ ☆
۲۲۹٦۔ کنز العمال، للمتقی، ٤٥۲۱۱، ٤۲۰/۱٦ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۲٥۲/۲
عمل الیوم واللیلة لابن السنی، ۳۸۸ ☆

الله تعالیٰ علیه وسلم : من دعا رجلا بغير اسمه لعنته الملائكة ۔

حضرت عمیر بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو کسی شخص کو اس کا نام بدل کر پکارے فرشتے اس پر لعنت کریں۔

اراءۃ الادب ص ۵

Marfat.com

۲۲۔سجدۂ تعظیمی

(۱)مخلوق کوسجدہ کرنا حرام ہے

۲۲۹۷۔**عن** سلمان الفارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لا ینبغی لاحد ان یسجد لاحد الا اللہ تعالیٰ۔

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کسی کے لئے یہ جائز نہیں کہ کسی کو اللہ تعالیٰ کے سوا سجدہ کرے۔

۲۲۹۸۔ **عن** سماك بن هانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : دخل الجاثلیق علی علی بن أبی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فار ادان یسجد له فقال له علی : اسجد لله و لا تسجد لی۔　　فتاوی رضویہ حصہ دوم ۹/ ۲۲۱

حضرت سماک بن ہانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ امیر المؤمنین حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کی بارگاہ میں سلطنت نصاری کا سفیر حاضر ہوا حضرت کو سجدہ کرنا چاہا فرمایا: مجھے سجدہ نہ کر اللہ عزوجل کو سجدہ کر۔

(۲)سجدۂ تعظیمی حرام ہے

۲۲۹۹۔ **عن** الحسن البصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : بلغنی ان رجلا قال : یارسول اللہ ! نسلم علیك کما یسلم بعضنا علی بعض ، افلا نسجد لك ؟ قال : لا و لکن اکرموا نبیکم ، و اعرفوا الحق لا هله ، فانه لا ینبغی ان یسجد لاحد من دون اللہ تعالیٰ ، فانزل اللہ تعالیٰ ، ماکان لبشر الی قوله بعد اذ انتم مسلمون ۔

حضرت حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ مجھے حدیث پہونچی کہ ایک صحابی نے عرض کیا: یارسول اللہ! ہم حضور کو بھی ایسا ہی سلام کرتے ہیں جیسا آپس میں۔کیا ہم حضور کو سجدہ نہ کریں؟ فرمایا: نہ، بلکہ اپنے نبی کی تعظیم کرو اور سجدہ خاص حق خدا ہے۔اسے اسی

۲۲۹۷۔ اتحاف السادة للزبیدی،　　۷/ ۱۹۳

۲۲۹۸۔ التفسیر الکبیر للرازی،

۲۲۹۹۔ اتحاف السادة للزبیدی ،　　۷/ ۱۹۳

Marfat.com

کے لئے رکھو۔اس کے سوا کسی کو سجدہ سزاوار نہیں۔اللہ عزوجل نے اس پر یہ آیت نازل فرمائی۔ ما کان لبشر الایه۔

فتاوی رضویہ حصہ دوم ۹/۲۱۴

(۲) اپنے لئے قیام تعظیمی کی خواہش رکھنے والا جہنمی ہے

۲۳۰۰۔ **عن** معاویة بن أبی سفیان رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : من سره ان یتمثل له الرجال قیاما فلیتبوه مقعده من النار۔

حضرت معاویہ بن اَبی سفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو اپنے لئے لوگوں سے قیام تعظیمی کی خواہش رکھے وہ اپنا ٹھکانا جہنم میں بنائے۔

فتاوی رضویہ حصہ دوم ۹/ ۱۸۵

۲۳۰۰۔ الجامع للترمذی، باب ما جاء فی کراهیة قیام الرجل للرجل، ۲/ ۱۰۰
المعجم الکبیر للطبرانی، ۱۹/ ۳۵۱ ☆ شرح السنة للبغوی، ۱۲/ ۲۹۵
المصنف لابن أبی شیبة، ۸/ ۳۹۸ ☆ المغنی للعراقی، ۲/ ۲۰۳
علل الحدیث لابن أبی حاتم، ۳۱۲۵ ☆ التفسیر للقرطبی، ۱۹/ ۲۵۶
التفسیر لابن کثیر، ۶/ ۵۲۵ ☆

۲۳۔عورتوں کے احکام

(۱)زیورات اور سنگار عورتوں کے لئے ہے

۲۳۰۱۔ **عن** زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم الذھب و الحریر حل لا ناث امتی و حرام علی ذکورھا

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سونا اور ریشم کا لباس میری امت کی عورتوں کو حلال اور مردوں پر حرام ہیں۔

فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/۱۴

(۲)عورتیں مہندی لگائیں

۲۳۰۲۔ **عن** ام المؤمنین عائشة الصدیقة رضی اللہ تعالیٰ عنہما قالت : ان ھندة بنت عتبة رضی اللہ تعالیٰ عنھا قالت : یا نبی اللہ ! بایعنی فقال : لا ا با یعك حتی تغیری کفیك کانھما کفا سبع۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ ہندہ بنت عتبہ رضی اللہ تعالی عنہا نے عرض کیا: یا نبی اللہ! مجھے بیعت فرمالیں، حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تک تو اپنے ہاتھوں کا رنگ نہ بدلے گی۔ میں تجھے بیعت نہ کرونگا۔ تیری دونوں ہتھیلیاں تو گویا درندے کی سی ہیں۔۱۲م

۲۳۰۳۔ **عن** ام المؤمنین عائشة الصدیقة رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت او مت امرأة

۲۳۰۱۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ۵/ ۲۴۰ ☆ کنز العمال، للمتقی، ۱۷۳۵۷، ۷/ ۶۷۵
مجمع الزوائد للھیثمی، ۵/ ۱۴۳ ☆ نصب الرایة للزیلعی، ۴/ ۲۲۵
المطالب العالیة لا بن حجر، ۲۱۹۲، المسند للعقیلی، ۱/ ۱۷۴
۲۳۰۲۔ السنن لا بی داؤد، باب فی الخضاب للنساء ۲/ ۵۷۴
کنز العمال للمتقی، ۴۵۵، ۱/ ۱۰۱ ☆ تلخیص الحبیر لا بن حجر، ۲/ ۲۳۶
مشکوة المصابیح للتبریزی، ۴۴۶۶ ☆
۲۳۰۳۔ السنن لا بی داؤد، باب فی الخضاب للنساء، ۲/ ۵۷۴
المسند لا حمد بن حنبل، ۶/ ۲۶۲ ☆ السنن الکبری للبیھقی، ۷/ ۷۶
تلخیص الحبیر لا بن حجر، ۲/ ۲۶۲ ☆ مشکوة المصابیح للتبریزی، ۴۴۶۷

Marfat.com

من وراء ستر بیدها کتاب الی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فقبض النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم بیده فقال : ما ادری ایدرجل ام ید امرأة ، قالت : بل یدامرأة ، قال : لو کنت امرأة لغیرت اظفارها بالحناء ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ ایک عورت نے پردہ کے پیچھے سے اشارہ کیا اس کے ہاتھ میں حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے ایک خط تھا، حضور نے اس ہاتھ کو پکڑا اور فرمایا: میں نہیں جانتا کہ یہ مرد کا ہاتھ ہے یا عورت کا، بولیں: عورت کا ہاتھ ہے۔ فرمایا: اگر تو عورت ہوتی تو اپنے ہاتھوں کو مہندی سے رنگتی۔

۲۳۰۴۔ **عن** امرأة صلت القبلتین مع رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم قالت: دخلت علی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فقال : اختضبی ! اترك احداکن الخضاب حتی تکون یدها کیدالرجل ، فما ترکت الخضا ب و انها لابنة ثمانین ۔

ایک بی بی رضی اللہ تعالیٰ عنہا جنہوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ دو نوں قبلوں کی جانب نماز پڑھی تھی فرماتی ہیں: میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی تو حضور نے فرمایا: مہندی لگاؤ، تم میں بعض عورتیں مہندی نہیں لگاتیں کہ ان کے ہاتھ ایسے معلوم ہوتے ہیں جیسے مردوں کے ہاتھ، پھر انہوں نے مہندی لگانا نہیں چھوڑی یہاں تک کہ ان کی عمر اسی سال کی ہوگئی تھی۔　　فتاوی رضویہ دوم ۹/ ۱۴۹

(۲) عورت اور پردہ

۲۳۰۵۔ **عن** عبد الله بن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه قال : المرأة عورة ، اقرب ما تکون الی الله تعالیٰ فی قعر بیتها ، فاذا خرجت استشرفها الشیطان و کان عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما یقوم یحصب النساء یوم الجمعة یخرجهن من المسجد ، و کان ابراهیم یمنع نساء ه الجمعة و الجماعة ۔

۲۳۰۴۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۴/ ۷۰ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۵/ ۱۷۱
الطبقات الکبری لابن سعد، ۸/ ۵ ☆
۲۳۰۵۔ عمدة القاری للعینی، ۳/
الجامع للترمذی، ۱/ ۱۴۰

Marfat.com

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا: عورت سراپا شرم کی چیز ہے۔ سب سے زیادہ اللہ عزوجل کے قریب اپنے گھر کی تہہ میں ہوتی ہے جب باہر نکلے شیطان اس پر نگاہ ڈالتا ہے، اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما جمعہ کے دن کھڑے ہو کر کنکریاں مار کر عوتوں کو مسجد سے نکالتے۔ اور امام ابرہیم نخعی تابعی استاذ الاستاذ امام اعظم ابوحنیفہ اپنی مستورات کو جمعہ اور جماعت میں نہ جانے دیتے۔

جمل النور ص ۱۸

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

حدیث میں ہے، قبروں کی زیارت کرنے والیوں پر اللہ تعالیٰ کی لعنت، امام قاضی خاں سے استفتاء ہوا کہ عورتوں کا مقابر کا جانا جائز ہے یا نہیں۔ فرمایا: ایسی جگہ جواز وعدم جواز نہیں پوچھتے، یہ پوچھ کہ اس میں عورتوں پر کتنی لعنت پڑتی ہے۔ جب گھر سے قبر کی طرف چلنے کا ارادہ کرتی ہے اللہ اور فرشتوں کی لعنت میں ہوتی ہے۔ جب گھر سے باہر نکلتی ہے سب طرفوں سے شیطان اسے گھیر لیتے ہیں۔ جب قبر تک پہونچتی ہے میت کی روح اس پر لعنت کرتی ہے۔ جب واپس آتی ہے اللہ تعالیٰ کی لعنت میں ہوتی ہے۔

حضرت سیدنا زبیر بن العوام رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی زوجۂ مقدسہ صالحہ عابدہ زاہدہ تقیہ نقیہ حضرت عاتکہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو حاضریٔ مسجد کریم مدینہ طیبہ سے باز رکھا۔ ان پاک بی بی کو مسجد کریم سے عشق تھا۔

پہلے امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نکاح میں آئیں۔ قبل نکاح امیر المؤمنین سے شرط کرائی کہ مجھے مسجد سے نہ روکیں۔ اس زمانہ خیر میں محض عورتوں کی ممانعت قطعی جزمی نہ تھی، جس کے سبب بیبیوں سے حاضری مسجد اور گاہ گاہ زیارت بعض مزارات بھی منقول۔

صحیحین میں حضرت ام عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ہے

نهينا عن اتباع الجنائز ولم يعزم علينا۔

ہمیں جنازوں کے پیچھے جانے سے منع کیا گیا، لیکن یہ تاکیدی حکم نہیں تھا۔ اس پر غنیہ میں فرمایا کہ یہ اس وقت کی بات ہے جب حاضری مسجد انہیں جائز تھی۔ اب حرام اور قطعی

Marfat.com

ممنوع ہے۔

غرض اس وجہ سے امیر المؤمنین نے ان کی شرط قبول فرمالی۔

پھر بھی چاہتے یہ ہی تھے کہ یہ مسجد نہ جائیں۔ یہ کہتیں۔ آپ منع کریں میں نہ جاؤں گی ۔امیر المؤمنین بہ پابندیٔ شرط منع نہ فرماتے۔ امیر المؤمنین کے بعد حضرت زبیر سے نکاح ہوا۔ منع فرماتے وہ نہ مانتیں۔ ایک روز انہوں نے یہ تدبیر کی کہ عشا کے بعد اندھیری رات میں ان کے جانے سے پہلے راہ میں کسی دروازہ میں چھپ گئے۔ جب یہ آئیں اور اس دروازہ سے آگے بڑھیں تھیں کہ انہوں نے نکل کر پیچھے سے ان کے سر مبارک پر ہاتھ مارا اور چھپ رہے۔ حضرت عاتکہ نے کہا۔

انا لله فسد الناس ۔

ہم اللہ کے لئے ہیں۔ لوگوں میں فساد آ گیا۔

یہ فرما کر مکان کو واپس آئیں اور پھر جنازہ ہی نکلا۔ تو حضرت زبیر نے انہیں یہ تنبیہ فرمائی کہ عورت کیسی ہی صالحہ ہو، اس کی طرف سے اندیشہ نہ سہی، فاسق مردوں کی طرف سے اس پر خوف کا کیا علاج۔　　جمل النور ص ۲۵

(۴) نابینا سے بھی پردہ ضروری ہے

۲۳۰۶۔ **عن** ام المؤمنین ام سلمة رضی الله تعالیٰ عنها انها کانت عند رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم و ام المؤمنین میمونة رضی الله تعالیٰ عنها قالت : فبینما نحن عنده اقبل عبد الله بن ام مکتوم رضی الله تعالیٰ عنه فدخل علیه ، و ذلك بعد ما امرنا بالحجاب ، فقال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: احتجبا منه ، فقلت : یا رسول الله ! الیس هو اعمی لا یبصر نا و لا یعرضنا فقال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: افعمیاوان انتما الستما تبصرانه ۔

۲۳۰۶۔ الجامع للترمذی ، باب ما جاء فی احتجاب النساء ، ۱۰۱/۲
السنن لابی داؤد، باب قوله تعالیٰ و قل للمؤمنات ، ۵۶۸/۲
المسند لاحمد بن حنبل، ۲۹۶/۶ ☆ شرح السنة للبغوی ، ۲۴/۹
تاریخ بغداد للخطیب، ۳۳۹/۸ ☆ الطبقات الکبری لابن سعد، ۱۲۶/۸
الصحیح لابن حبان ، ۱۴۵۷ ☆ السنن الکبری للبیهقی، ۹۱/۷
تلخیص الحبیر لابن حجر ، ۱۱۲/۲ ☆ مشکل الآثار للطحاوی، ۱۱۶/۱

Marfat.com

ام المؤمنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ میں اور ام المؤمنین حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھیں۔ کہ اچانک حضرت عبد اللہ بن ام مکتوم رضی اللہ تعالیٰ عنہ بارگاہ رسالت میں حاضر ہوئے۔ یہ اس وقت کی بات ہے جب پردہ کا حکم آچکا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ان سے پردہ کرو۔ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! یہ نابینا نہیں ہیں؟ ہمیں نہ یہ دیکھ رہے اور نہ کوئی ہمکلامی ہے۔ یہ سن کر حضور نے ارشاد فرمایا: کیا تم دونوں بھی نابینا ہو۔ کیا تم انکو نہیں دیکھ رہی ہو۔ ۱۲م　　فتاوی رضویہ حصہ دوم ۹/۶

(۵) دیور سے پردہ ضروری ہے

۲۳۰۷۔ **عن** عقبة بن عامر رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : ایاکم و الدخول علی النساء ، فقال رجل من الانصار: یا رسول الله ! افرأیت الحمو؟ قال : الحمو الموت ۔

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عورتوں کے پاس جانے سے پرہیز کرو۔ ایک صحابی انصاری بولے: یا رسول اللہ! دیور کے بارے میں کیا حکم ہے؟ فرمایا: دیور تو موت ہے۔ ۱۲م

فتاوی رضویہ حصہ دوم ۹/۷۲

(۶) عورت بغیر محرم سفر نہ کرے

۲۳۰۸۔ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم لا یحل لا مرأة تومن بالله و الیوم الآخر ان تسافر مسیرة یوم و

۲۳۰۷۔ الصحیح لمسلم، باب تحریم الخلوة جنبیة ، ۲/۲۱۶
المسند لا حمدبن حنبل، ۴/۱۴۹ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی ، ۱۷/۲۷۷
المصنف لا بن أبی شیبة ، ۴/۴۰۹ ☆ السنن الکبری للبیهقی ، ۷/۹۰
الجامع للترمذی ، باب ما جاء فی کراهیة الدخول علی المغیبات ، ۱/۱۳۹
۲۳۰۸۔ الجامع للترمذی، باب ما جاء فی کراهیة ان تسافر المرأة، ۱/۱۳۹
السنن لا بی داؤد، مفاتك ، ۳، باب فی المرأة لحج بغیر محرم، ۱/۲۴۱
الترغیب والترهیب للمنذری ، ۴/۷۲ ☆ تاریخ بغداد للخطیب ، ۸/۲۰۴
شرح السنة للبغوی ، ۴/۱۷۲ ☆

Marfat.com

لیلة ، فی روایة ان تسافر ثلثه ایام الاو معها زوجها او ذورحم محرم منها ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حلال نہیں کسی عورت کو جو اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتی ہے کہ وہ ایک منزل اور ایک روایت میں ہے کہ تین منزل سفر کو جائے جب تک ساتھ میں شوہر یا وہ رشتہ دار نہ ہو جس سے ہمیشہ ہمیشہ نکاح حرام ہے۔

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اگر عورت حج کو جانا چاہے تو اس پر لازم ہے کہ اپنے کسی محرم کو ساتھ لے، یا حج سے واپسی تک کے لئے نکاح کرے اگر چہ ستر اسی سال والے سے ہو جو اس کے ساتھ آئے جائے ۔مقصود صرف یہ ہے کہ بے محرم یا شوہر کے جانا صادق نہ ہو۔ باقی مقاصد زوجیت ہونے نہ ہونے سے بحث نہیں ۔ اور اگر اندیشہ ہو کہ بعد واپسی طلاق نہ دے تو نکاح یوں کیا جائے کہ عورت کہے: میں نے اپنے نفس کو تیرے نکاح میں دیا اس شرط پر کہ جب تو مجھے حج کو لیجائے اور واپس آئے تو واپس اپنے مکان پہونچتے ہی مجھ پر طلاق بائن ہو۔ مرد کہے: میں نے قبول کیا اس شرط پر کہ جب میں تجھے حج کو لیجاؤں الی آخرہ۔ یوں اگر وہ ساتھ نہ جائے تو طلاق ہو جائے گی ۔اور ساتھ جائے تو واپس پہونچتے ہی طلاق ہو جائے گی بغیر اس کے جو قدم رکھے گی گناہ میں لکھا جائے گا۔　　فتاوی رضویہ ۴/۶۸۴

(۷) لڑکیوں کو لکھنا نہ سکھاؤ اور بالا خانے پر نہ رکھو

۲۳۰۹۔ **عن** ام المؤمنین عائشة الصدیقة رضی الله تعالیٰ عنها قالت قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: لا تسکنوهن الغرف و لا تعلموهن الکتابة، و علموهن الغزل و سورة النور ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عورتوں کو بالا خانوں پر نہ رکھو، اور انہیں لکھنا نہ سکھاؤ، اور کاتنا اور سورۂ نور کی تعلیم دو۔

۲۳۰۹۔ تاریخ بغداد للخطیب، ۱۴/۲۲۴ ☆ الموضوعات لا بن الجوزی، ۲/۲۶۹
تنزیه الشریعة لا بن عراق، ۲/۲۰۸ ☆ اللآلی المصنوعة للسیوطی، ۲/۹۲
تذکرة الموضوعات للفتنی، ۱۳۹ ☆ المستدرك للحاکم، ۲/۳۹۶

Marfat.com

۲۳۱۰۔ **عن** عبد الله بن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه قال : قا ل رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : لا تسکنوا نساء کم الغرف و لا تعلمو هن الکتاب ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عورتوں کو بالاخانوں پر نہ بساؤ، اور انہیں لکھنا نہ سکھاؤ۔

۲۳۱۱۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : لا تعلموا نساء کم الکتابة، و لا تسکنو هن العلالی ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اپنی عورتوں کو لکھنا نہ سکھاؤ اور دو منزلوں پر نہ بساؤ۔

﴿۳﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

عورتوں کو لکھنا شرعاً ممنوع وسنت نصاری وفاتح ہزاراں فتنہ اور مستان سرشار کے ہاتھ میں تلوار دینا ہے۔ جسکے مفاسد شدیدہ پر تجارب عدیدہ شاہد عدل ہیں۔ متعدد حدیثیں (مندرجہ بالا وغیرہ) اس سے ممانعت میں وارد ہیں، جن میں بعض کی سند عند التحقیق خود قوی ہے، اور اصل متن حدیث کے معروف ومحفوظ ہونے کا امام بیہقی نے افادہ فرمایا: اور پھر تعدد طرق دوسری قوت ہے، اور عمل امت وقبول علماء تیسری قوت، اور محل احتیاط وسد فتنہ چوتھی قوت۔ تو حدیث لا اقل حسن ہے، اور ممانعت میں اس کا نص صریح ہونا خود روشن ہے۔ بخلاف حدیث شفا بنت عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کہ حضور نے فرمایا: کیا حفصہ کو غلہ کا منتر نہ سکھائے گی جیسے اسے لکھنا سکھایا۔ اجازت میں اصلا کوئی حدیث صریح نہیں۔

حدیث اول: حاکم نے صحیح مستدرک میں، اور نظر طریق سے بیہقی نے شعب میں بطریق، محمد بن محمد بن سلیمان روایت کی۔ قال حدثنا عبد الوهاب الضحاك ثنا شعيب بن اسحاق الحديث سندا و متنا ۔ حاکم نے کہا: صحیح الاسناد، اس حدیث کی سند صحیح ہے۔ اس پر حافظ ابن حجر نے اطراف میں کہا: بل عبد الوهاب متروك ۔

۲۳۱۰۔ کنز العمال للمتقی، ۴۴۹۹۹، ۱۶/ ۳۸۰ ☆

۲۳۱۱۔ الکامل لا بن عدی، ۲/ ۱۵۳ ☆ الموضوعات لا بن الجوزی، ۲/ ۲۶۸

اللآلی المصنوعة للسیوطی، ۲/ ۹۳ ☆

اقول:الآن القول فیه ابن عدی ، فقال : بعض حدیثه لا یتابع علیه ، و هذا صادق علی کثیر من رجال الصحیحین ، بیہقی نے اسے بطریق اول روایت کر کے کہا: ہذا بہذا الاسناد منکر۔ یہ حدیث اس سند سے منکر وغیر معروف ہے۔امام خاتم الحفاظ سیوطی نے لآلی میں فرمایا :افاد انه بغیر هذا الاسناد لیس بمنکر ۔یعنی بیہقی نے افادہ کیا کہ حدیث دوسری سند سے منکر نہیں معروف ومحفوظ ہے۔

اقول: و ستسمع انه بنفس السند غیر منکر ۔

حدیث دوم:امام ابن حجر مکی نے فتاوی حدیثیہ میں استناداً ذکر کی۔

حدیث سوم:بتخریج ابن عدی امام حافظ سیوطی نے الاجر الجزل فی الغزل میں ذکر کی۔ فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/ ۱۵۷

حضرت شفا بنت عبداللہ رضی اللہ تعالی عنہما سے ایک حدیث اس طرح منقول ہوئی کہ میں ام المؤمنین حضرت حفصہ رضی اللہ تعالی عنہا کی خدمت میں حاضر تھی ۔حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لائے اور فرمایا: کہ تم چیونٹی کا منتر کیوں نہیں سیکھ لیتیں جس طرح تم نے کتابت سیکھی۔

اس حدیث کے راویوں میں علی الترتیب حضرت ابرہیم بن مہدی مصیصی کو ابو حاتم نے ثقہ کہا۔امام عقیلی نے فرمایا: منکر احادیث روایت کرتا ہے۔اس سلسلہ میں یحیٰی بن معین کا قول بطور سند پیش کیا۔تقریب میں اس کو مقبول کہا۔

لیکن یہ درجہ اس راوی سے بھی کم ہے جس کو'صدوق سیئ الحفظ صدوق یهم' صدوق یخطی ، صدوق تغیر بآجره عمره' کہا جاتا ہے۔

دوسرے راوی علی بن مسہر ہیں ثقہ ہیں لیکن غریب احادیث بیان کرتے ہیں۔

تیسرے عبدالعزیز بن عمر بن عبدالعزیز ہیں ، یہ صدوق ہیں لیکن روایت میں خطا کرتے ہیں۔صرف ابو مسہر نے انکو ضعیف کہا

چوتھے صالح بن کیسان ہیں ،ثقہ ثبت فقیہ ہیں۔

پانچویں ابوبکر سلیمان بن أبی خیثمہ ہیں اور یہ ثقہ ہیں۔اور یہ حضرت شفاء رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راویت کرتے ہیں۔لہذا یہ حدیث صالح ہوگی تو گویا حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ

Marfat.com

وسلم نے سکوت فرمایا جس سے جواز سمجھا جاسکتا ہے۔

لیکن علمائے کرام نے اس حدیث سے جواز نہ مانا بلکہ اس کی توجیہات کیں، انہیں میں سے ایک یہ ہے کہ یہ حضور کی جانب سے حضرت حفصہ پر تعریض تھی۔

فتاوی رضویہ ملخصا حصہ اول ۹/ ۱۵۷

(۸) ہجڑوں کو گھر میں نہ آنے دو

۲۳۱۲ - **عن** ام المؤمنین ام سلمة رضی الله تعالٰی عنها قالت۔ قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اخرجو المخنثین من بیوتکم۔

ام المؤمنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: زنانوں کو اپنے گھروں سے نکال باہر کرو۔

فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/ ۱۳۳

(۹) اجنبیہ سے خلوت حرام ہے

۲۳۱۳۔ **عن** امیرا لمؤمنین عمر بن الخطاب رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : الا لا یخلون رجل بامراة الا کان ثالثها شیطان۔

امیر المؤمنین حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: خبردار، کوئی مرد کسی اجنبی عورت کے ساتھ خلوت میں نہیں ہوتا مگر وہاں تیسرا شیطان ہوتا ہے۔　　فتاوی رضویہ حصہ ۹/ ۷

۲۳۱۲۔ الجامع الصحیح للبخاری، ۸/ ۲۲٤　　باب اخراج المشتبهین بالنساء　　۲/ ۸۷٤
السنن لا بی داؤد، ۲/ ٦۷٤　　باب الحکم فی المخنثین
السنن لا بن ماجه ،۔ ۱/ ۱۳۸　　باب فی المخنثین ،
السنن الکبری للبیهقی ، ☆ المصنف لعبد الرزاق، ۲۰٤۳٤
المعجم الکبیر للطبرانی، ۱۱/ ۳۵۲ ☆ کنز العمال للمتقی،٤۵۰٦٦، ۱٦/ ۳۹۲
۲۳۱۳۔ الجامع للترمذی ، ۱/ ۱٤۰　　باب ما جاء فی کراهیة الدخول علی المغیبات ،
المستدرك للحاکم، ٤/ ۱۱٤ ☆ الصحیح لا بن خزیمة ۲۵۲۰۹
تاریخ بغداد للخطیب ، ٤/ ۵۵ ☆ المصنف لا بن أبی شیبة ، ٤/ ٤۰۹
مجمع الزوائد للهیثمی، ۵/ ۲۲۳ ☆

۲۴۔تشبہ کفار

(۱) تشبہ کفار سے بچو

۲۳۱٤۔**عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالی عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : ابغض الناس الی الله تعالیٰ ثلثة ، ملحد فی الحرم ، و مبتغ فی الاسلام سنة الجاهلیة و مطلب دم امرء بغیر حق لیهر یق دمه ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ ناپسند لوگوں میں تین شخص ہیں۔حرم میں بے دینی پھیلانے والا ، مذہب اسلام میں ایام جاہلیت کے طریقوں کا خواہش مند، اور ناحق کسی کا خون بہانے والا۔۱۲م

۲۳۱۵۔**عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول. الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : جعل الذل و صغار علی من خالف امری ، و من تشبه بقوم فهو منهم ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ذلت وخواری اس شخص کا مقدر بنادی گئی جس نے میری مخالفت کی، اور جو جس قوم سے مشابہت پیدا کرے وہ اسی میں شمار ہوگا۔۱۲م

۲۳۱٦۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قا ل : قال رسول الله

۲۳۱٤۔ الجامع الصحیح للبخاری ، باب طلب دم امری بغیر حق ، ۲/ ۱۰۱٦
کنز العمال للمتقی ،٤٣٨٣٣، ١٦/ ٥٤٧ ☆ فتح الباری للعسقلانی ، ۱۲/ ۲۱۰
المعجم الکبیر للطبرانی، ۱۰/ ۳۰۸ ☆ تلخیص الحبیر لا بن حجر ، ٤/ ۲۲
السلسلة الصحیحة للالبانی ، ۷۷۸ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی ، ۱/ ۱۰
۲۳۱۵۔ السنن لا بی داؤد ، باب فی لباس الشهرة ، ۲/ ٥٥۹
المسند لا حمدبن حنبل، ۲/ ٥۰ ☆ نصب الرایة للزیلعی ، ٤/ ۳٤۷
اتحاف السادة للزبیدی ، ٦/ ۱۲۸ ☆ التمهید لا بن عبد البر ، ٦/ ۸۰
کنز العمال للمتقی ،۲٤٦۸۰، ۹/ ۱۰ ☆ فتح الباری للعسقلانی ، ۱۰/ ۲۷٤
التفسیر لا بن کثیر ، ۸/ ٥۳ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۱۰ / ۲۷۱
مشکل الآثار للطحاوی ۱/ ۸۸ ☆ المغنی للعراقی ۱/ ۲۷۰
۲۳۱٦۔ کنز العمال للمتقی، ۱۰۹۷ ، ۱/ ۲۱۹ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی ، ۲/ ٤۷۰

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : لیس منا من عمل بسنة غیرنا ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو ہمارے غیر کے طریقے پر چلے وہ ہم سے نہیں۔

۲۳۱۷۔ **عن** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنهما قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : لیس منا من تشبہ بغیرنا ، لا تشبهوا بالیهود ولا بالنصاری، فان تسلیم الیهود الاشارة بالاصابع ، و تسلیم النصاری الاشارة بالاکف ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو ہمارے غیروں سے مشابہت کرے وہ ہم میں سے نہیں۔ تم نہ یہود سے مشابہت کرو اور نہ نصاری سے ۔ یہودیوں کا سلام انگلیوں کے اشارے سے ہے۔ اور عیسائیوں کا سلام ہتھیلی کے اشارے سے۔۱۲م

فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/ ۱۹۸

۲۳۱۸۔ **عن** سعد بن أبی وقاص رضی اللہ تعالی عنه قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : نظفوا افنیتکم و لا تشبهوا بالیهود ۔

حضرت سعد بن اَبی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اپنے پیش دروازہ زمینیں ستھری رکھو، یہودیوں سے تشبہ نہ کرو۔

فتاوی رضویہ حصہ دوم ۹/ ۱۴۸

****

۲۳۱۷۔ الجامع للترمذی ، باب ما جاء فی کراهیة اشارة الیدباسلام ، ۲/ ۹٤
مجمع الزوائد للهیثمی، ۸/ ۳۸ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ۱۰/ ۲۷٤
کنز العمال للمتقی ،۲۵۳۳۳، ۹/ ۱۲۸ ☆ الترغیب والترهیب للمنذری ، ۳/ ٤۳٤
اتحاف السادة للزبیدی، ٦/ ۲۷۹ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی ، ۱/ ٤۷۰
۲۳۱۸۔ الجامع للترمذی، باب ماجاء فی النظفة ، ۲/ ۱۰۳
کشف الخفا للعجلونی، ۱/ ۲٤۲ ☆ الدر المنثور للسیوطی ، ٦۰
تذکرة الموضوعات للقیرانی ، ۱۵۷ ☆

Marfat.com

۲۵۔ شکر

(۱) شکر عباد شکر خدا۔

۲۳۱۹۔ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : لا یشکر الله من لا یشکر الناس۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو لوگوں کا شکر ادا نہیں کرتا وہ اللہ کا شکر ادا نہیں کرتا۔ ۱۲م

(۲) بھلائی کرنے والے کی تعریف کرنا شکر ہے

۲۳۲۱۔ **عن** جابر بن عبد الله رضی الله تعالیٰ عنهماْ قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : من اولی معروفا فلم یجد له جزاء ا الا الثناء فقد شکره و من کتمه فقد کفر۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس کے ساتھ کسی نے بھلائی کی اور اس کے پاس اس کے بدلے کے لئے کچھ نہیں مگر اس نے اس کی تعریف کی تو اس کا شکر ادا کر دیا۔ اور جس نے بھلائی کو چھپایا تو اس نے گویا کفران نعمت کیا۔ ۱۲م　　فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/۲۰

۲۳۱۹۔ السنن لابی داؤد، باب فی شکر المعروف، ۲/۶۶۲
الجامع للترمذی، باب ما جاء الشکر لمن اهسن الیك، ۲/۱۷
المسند لاحمد بن حنبل، ۲/۲۰۳　☆ المعجم الکبیر للطرانی، ۱/۱۶۲
مجمع الزوائد للهیثمی، ۸/۱۸۰　☆ شرح السنة للبغوی، ۱۳/۱۸۷
اتحاف السادة للزبیدی، ۴/۱۵۶　☆ حلیة الاولیاء لابی نعیم، ۸/۳۸۹
کنز العمال للمتقی، ۶۴۸۵، ۳/۲۶۷　☆ الترغیب والترهیب للمنذری، ۲/۷۷
۲۳۲۰۔ الجامع للترمذی، باب ما جاء الشکر لمن احسن الیك، ۲/۱۷
المسند لاحمد بن حنبل، ۲/۲۵۸　☆ المعجم الکبیر للطبرانی، ۲/۴۰۸
مجمع الزوائد للهیثمی، ۵/۲۱۷　☆ الدر المنثور للسیوطی، ۶/۳۶۲
اتحاف السادة للزبیدی، ۴/۱۵۵　☆
۲۳۲۱۔ السنن لابی داؤد　باب شکر المعروف　۲/۶۶۳

Marfat.com

۲۳۲۲۔ **عن** جابر رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : من اعطی عطاء فوجد فلیجزبه و من لم یجد فلیثن ، فان من اثنی فقد شکر ، و من کتم فقد کفر ۔

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس کو کسی کی جانب سے کوئی نعمت ملی تو اس کے پاس بدلے میں کوئی چیز ہے تو پیش کرے۔ اور جس کے پاس ایسی کوئی چیز نہیں تو تعریف ادا کرے۔ کہ جس نے تعریف کی اس نے شکریہ ادا کیا۔ اور جس نے نعمت کو چھپایا اس نے کفران نعمت کیا۔ ۱۲م

(۳) قلیل عطا پر بھی شکریہ ادا کرو

۲۳۲۳۔ **عن** النعمان بن بشیر رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسوال الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : من لم یشکر القلیل لم یشکر الکثیر ۔

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو قلیل نعمت کا شکریہ ادا نہیں کرتا وہ کثیر کا بھی ادا نہیں کریگا۔

(۴) قلیل احسان کو بھی حقیر نہ سمجھو

۲۳۲۴۔ **عن** أبی ذر الغفاری رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : لا تحقرن من المعروف شیئا ولوان تلقی اخاك بوجه طلیق۔

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

۲۳۲۲۔ الجامع للترمزی ، باب ما جاء فی المتشبع بمالم یعط، ۲/ ۲٤
کنز العمال للمتقی ، ۱٦٥٦۹ ، ۷/ ٤٦٥ ☆ تاریخ دمشق لا بن عساکر، ٦/ ٦٦
تاریخ بغداد للخطیب ، ۱٤/ ۳۰٥ ☆
۲۳۲۳۔ المسند لا حمد بن حنبل ، ٤/ ۲۷۸ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی ، ٥/ ۲۱۷
الدر المنثور للسیوطی، ٦/ ۳٦۲ ☆ کنز العمال للمتقی ، ٦٤۷۹ ، ۳/ ۲٦٦
السلسلة الصحیحة للالبانی ٦٦۷ ☆ التفسیر للبغوی ، ۷/ ۲٦۱
۲۳۲٤۔ الصحیح لمسلم، باب استحباب طلاقة الوحة عند اللقاء ۲/ ۳۲۹
المسند لا حمد بن حنبل، ۳/ ٤۸۳ ☆ السنن الکبری للبیهقی ، ٤/ ۱۸۸
کنز العمال للمتقی ، ۱٦۳٤۱ ، ۷/ ٤۱۸ ☆ التاریخ الصغیر للبخاری، ۱/ ۱۱۷

Marfat.com

علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کسی بھلائی کو حقیر نہ سمجھو خواہ تمہاری طرف سے صرف یہ ہی بھلائی ہو کہ تم اپنے بھائی سے خندہ پیشانی کے ساتھ ملاقات کرو۔۱۲م

۲۳۲۵۔**عن** أبی هريرة رضی الله تعالی عنه قال: قال رسوال لله صلی الله تعالی علیه وسلم: یا نساء المسلمات! لا تحقرن جارة لجارتها ولو فرسن شاة۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے مسلم خواتین! کوئی پڑوسن کسی پڑوسن کی عطا کردہ چیز کو حقیر نہ جانے خواہ وہ عطیہ کسی بکری کی کھری ہی ہو۔۱۲م　　فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/۲۰

(۵) اللہ تعالیٰ کا شکر ہر حال میں کرو

۲۳۲۶۔**عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: تعرف الی الله فی الرخاء یعرفك فی الشدة۔ احکام شریعت ص ۱۵۳

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: آرام کی حالت میں خدا کو پہچان وہ تجھے سختی میں پہچانے گا۔

(۶) اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی نعمت کی حفاظت کرو

۲۳۲۷۔**عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ

۲۳۲۵۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب لا تحقرن جارة لجارتها، ۲/ ۸۸۹
الصحیح لمسلم، ۱/ ۱۳۱ ☆
المسند لا حمد بن حنبل، ۲/ ۲٦٤ ☆ کنز العمال للمتقی، ۲٤۸۹۰، ۹/ ۵۱
السنن الکبری للبیهقی، ٤/ ۱۷۷ ☆ اتحاف السادة للزبیدی، ٦/ ۳۱۰
فتح الباری للعسقلانی، ۵/ ۱۹۷ ☆ شرح السنة للبغوی، ٦/ ۱٤۱
۲۳۲٦۔ الدر المنثور للسیوطی، ۱/ ٦٦ ☆ التفسیر للبغوی، ٤/ ۱۲۳
کشف الخفا للعلونی، ۱/ ۳٦۲ ☆
کنز العمال للمتقی، ۳۲۲۱، ۲/ ۸۰ ☆ التفسیر للقرطبی ٦/ ۳۹۸
۲۳۲۷۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب قول وایوب اذ نادہ الاید ۱/ ٤۸۰
المسند لاحمد بن حنبل، ۲/ ۳۱٤ ☆ تاریخ دمشق لا بن عساکر، ۳/ ۲۰۰
السنن الکبری للبیهقی، ۱/ ۱۹۸ ☆ التفسیر للبغوی، ٤/ ۳۱۷
شرح السنة للبغوی ۷/۸ ☆ البدایة والنهایة لا بن کثیر، ۱/ ۲۲٤
التفسیر للقرطبی، ۱۵/ ۲۱۰ ☆ التفسیر لا بن کثیر، ۷/ ٦٦

Marfat.com

علیه وسلم : بینما ایوب علیه الصلوة و السلام عریانا خر علیه رجل جراد من ذهب، فجعل یحثی فی ثوبه فناداه ربه : یا ایوب ! الم اکن اغنیتك عما تری ، قال : بلی ،وعزتك ! و لکن لا غنی لی عن برکتك ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایک دن حضرت ایوب علیہ الصلوۃ والسلام نہار ہے تھے کہ آسمان سے سونے کی ٹڈیاں برسیں۔ حضرت ایوب علیہ الصلوۃ والسلام چادر میں بھرنے لگے۔ رب عزوجل نے ندا فرمائی: اے ایوب! جو تمہارے پیش نظر ہے کیا میں نے اس سے تمہیں بے پرواہ نہ کیا تھا۔ عرض کی: ضرور غنی کیا تھا، تیری عزت کی قسم! مگر مجھے تیری برکت سے تو بے نیازی نہیں ہے۔

فتاوی رضویہ ۴/ ۲۰۵

(۷) نعمت کا چرچا اللہ تعالیٰ کو محبوب ہے

۲۳۲۸۔ **عن** عبد الله بن عمر و رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : ان الله تعالیٰ یحب ان یری اذثر نعمته علی عباده ۔

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ پسند فرماتا ہے کہ اس کی نعمت کا اثر اس کے بندے پر دیکھا جائے۔ ۱۲م

۲۳۲۸۔ الجامع للترمذی، باب ماجاء ان الله یحب ان یری اثر نعمته، ۲/ ۱۰۵
المسند لاحمد بن حنبل، ۲/ ۲۱۳ ☆ المستدرك للحاکم، ۴/ ۱۳۵
التاریخ الکبیر للبخاری، ۳/ ۴۲۷ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ۱۰/ ۲۶۰
جمع الجوامع للسیوطی، ۱۸۹۹، ☆ مشکوة المصابیح للتبریزی، ۴۳۵
کنز العمال للمتقی، ۱۷۱۷۴، ۷/ ۱۴۰ ☆ اتحاف السادة للزبیدی، ۲/ ۳۱۱
شرح السنة للبغوی، ۱۲/ ۴۹ ☆ التفسیر لابن کثیر، ۱/ ۲۸۳
المغنی للعراقی، ۳/ ۳۴۶ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۳/ ۷۹

Marfat.com

۲۶۔ حقوق والدین

ماں باپ کے ساتھ حسن سلوک

۲۳۲۹۔ **عن** عبد الله بن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه قال : سئلت رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم :ای العمل احب الی الله تعالیٰ ؟ قال : الصلوة علی وقتها ، قلت : ثم ای ؟ قال : بر الوالدین ، قلت: ثم ای ؟ قال : الجهاد فی سبیل الله ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے میں نے پوچھا، کونسا عمل اللہ تعالیٰ کو زیادہ پسند ہے؟ فرمایا: وقت پر نماز ادا کرنا۔ میں نے عرض کیا: پھر اس کے بعد کونسا؟ فرمایا: ماں باپ کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آنا۔ میں نے عرض کیا: پھر اس کے بعد کونسا؟ فرمایا: اللہ کی راہ میں جہاد کرنا۔۱۲م

(۲) والدین کی رضا رب کی رضا ہے

۲۳۳۰ ۔ **عن** عبد الله بن عمرو رضی الله تعالی عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : رضا الرب فی رضی الوالد ، و سخط الرب فی سخط الوالد۔

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: رب کی رضا والد کی رضا میں ہے، اور رب کی ناراضگی والد کی ناراضگی میں ہے۔۱۲م

۲۳۲۹۔ الجامع الصحیح للبخاری ، باب ارداف الرجل خلف الرجل ، ۲/ ۸۸۲
الصحیح لمسلم ، باب کون الایمان بالله تعالیٰ ، ۱/ ۶۲
الجامع للترمذی ، باب ما جاء فی برالوالدین ، ۲/ ۱۲
السنن للنسائی باب فضل الصلوة لمواقیتها ، ۱/ ۷۱
المسند لاحمد بن حنبل ۱/ ۴۱۰ ☆ کنز العمال للمتقی ، ۱۸۸۹۷، ۷/ ۲۸۵

۲۳۳۰۔ الجامع للترمذی ، باب ما جاء من الفضل فی رضا الوالدین، ۲/ ۱۲
المستدرك للحاکم، ۴/ ۱۵۲ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی ، ۸/ ۱۳۶
اتحاف السادة للزبیدی ، ۸/ ۳۳۰ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی ، ۲/ ۲۷۳

Marfat.com

۲۳۳۱۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : رضی الرب فی رضی الوالدین ، و سخط الرب فی سخط الوالدین ۔

فتاوی رضویہ ۴/۶۷۳

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: رب کی رضا ماں باپ کی رضا میں ہے، اور رب کی ناراضگی ماں باپ کی ناراضگی میں ہے۔۱۲م

۲۳۳۲۔ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : جاء رجل الی النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ناستاذنه فی الجهاد فقال: احی والداك ؟ قال : نعم ، قال : ففیهما فجاهد ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں ایک شخص حاضر ہوا تو آپ سے جہاد کی اجازت چاہی ،فرمایا: کیا تیرے والدین زندہ ہیں؟ بولا: ہاں ،فرمایا: جا اور ان کی خدمت کر کے جہاد کا ثواب حاصل کر۔۱۲م

۲۳۳۳۔ **عن** عبد الله بن عمرو رضی الله تعالیٰ عنهما قال : اقبل رجل الی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فقال : ابا یعك علی الهجرة و الجهاد ، ابتغی الاجر من الله تعالیٰ قال : فهل من والدیك احد حی ؟قال : نعم ،بل کلاهما، قال : فارجع الی والدیك فاحسن صحبتهما۔

۲۳۳۱۔ الترغیب والترهیب للمنذری ، ۳/ ۳۲۲ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/ ۲۷۳
الدر المنثور للسیوطی ، ۴/ ۱۷۲ ☆ کنز العمال للمتقی ،۴۵۵۵۱، ۱۶/ ۷۸۰

۲۳۳۲۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب الجهاد باذن الالوین ، ۱/ ۴۲۱
الصحیح لمسلم، کتاب البرو الصلة ، ۲/ ۳۱۳
السنن للنسائی ، باب الرخصة فی التخلف لمن له والدین ، ۲/ ۴۴
الجامع للترمذی ، باب ما جاء خرج الی الغز ، ۱/ ۲۰۰
المسند لا حمد بن حنبل، ۲/ ۱۶۵ ☆ المصنف لا بن أبی شیبة ۱۲/ ۴۷۳
مشکل الآثار للطحاوی، ۳/ ۲۵ ☆ شرح السنة للبغوی ، ۱۰/ ۲۵۰
ارواء الغلیل للالبانی ، ۵/ ۱۹ ☆ تاریخ بغداد للخطیب ، ۴/ ۲۵۰

۲۳۳۳۔ الصحیح لمسلم، کتاب البر ء الصلة ، ۲/ ۳۱۳

Marfat.com

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ایک صاحب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: میں آپ کے دست مبارک پر ہجرت اور جہاد کی بیعت کے لئے اللہ تعالیٰ سے اجر وثواب حاصل کرنے کی غرض سے حاضر ہوا ہوں۔ فرمایا: کیا تیرے والدین میں سے کوئی زندہ ہے؟ بولے: ہاں بلکہ دونوں باحیات ہیں۔ فرمایا: تو کیا تو اللہ سے اجر وثواب کا طالب ہے۔ بولا: ہاں، فرمایا: لوٹ جا اور اپنے والدین سے حسن سلوک کر کے ثواب حاصل کر۔۱۲م

۲۳۳٤۔ **عن** عبد الله بن عمرو رضی الله تعالیٰ عنهما قال : جاء رجل الی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فقال : جئت ابا یعك علی الهجرة و ترکت ابوی یبکیان ، قال : ارجع الیهمافاضحکهما کما ابکیتهما ۔

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک صاحب حاضر آئے اور بولے: میں آپ کے دست اقدس پر ہجرت کی بیعت کرنے آیا ہوں اور ماں باپ کو روتا چھوڑ آیا ہوں۔ فرمایا: واپس جا اور انکو خوش کر جس طرح تو ان کو روتا چھوڑ آیا ہے۔۱۲م　　فتاوی رضویہ ۴/۶۷۴

(۳) والدین کی فرمانبرداری ضروری ہے

۲۳۳۵۔ **عن** معاذ بن جبل رضی الله تعالی عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ؛لا تعقن والدیك و ان امراك ان تخرج من اهلك و مالك ۔

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ماں باپ کی نافرمانی مت کر اگرچہ وہ تجھے حکم دیں کہ تو اپنے گھر بار کو چھوڑ دے۔۱۲م

۲۳۳٦۔ **عن** معاذ بن جبل رضی الله تعالیٰ عنه قال:قال رسول الله صلی

۲۳۳٤۔ السنن للنسائی، باب البیعة الهجرة، ۲/۱٦۲
السنن لا بی داؤد ، جهاد، ۳۱، باب فی الرجل یغز ووابوه کارهون ، ۱/۳٤۲
۲۳۳۵۔ المسند لا حمد بن حنبل، ۵/۲۳۸ ☆ اتحاف السادة للزبیدی، ٦/۳۹۲
الدر المثور للسیوطی ، ۱/۲۲۸ ☆
۲۳۳٦۔ الدر المنثور للسیوطی، ٤/۱۸۳ ☆ الترغیب والترهیب للمنذری، /۳۸۲
المعجم الکبیر للطبرانی، ٤/۵۸ ☆

Marfat.com

الله تعالیٰ علیه وسلم : اطع والدیك و ان اخرجا ك من مالك و من كل شئ هو لك ۔

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اپنے ماں باپ کی اطاعت کر خواہ وہ تجھے تیرے مال سے جدا کر دیں۔ اور ہر اس چیز سے جو تیری ہے۔۱۲م　　فتاوی رضویہ حصہ دوم ۹/۲۰۱

(۴) ماں باپ کی اجازت کے بغیر جہاد نہ کر

۲۳۳۷۔ **عن** أبی سعید الخدری رضی الله تعالیٰ عنه قال : ان رجلا من اهل الیمن هاجر الی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فقال : هل لك احد بالیمن ؟ قال : ابوای ، قال : اذنالك ؟ قال : لا ، قال : فارجع الیهما فاستاذنهما، فان اذناك فجاهد و الا فبرهما ۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک یمنی مرد ہجرت کر کے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے، حضور نے ارشاد فرمایا: کیا یمن میں کوئی تمہارا ہے؟ بولے: میرے والدین، فرمایا: کیا ان سے اجازت لے آئے ہو؟ بولے: نہیں، فرمایا: جاؤ ان کی خدمت میں حاضر ہو کر ان سے اجازت چاہو، اگر اجازت دے دیں تو جہاد کرنا ورنہ ان کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آنا۔۱۲م

فتاوی رضویہ ۴/۶۷۴

(۵) ماں باپ کو ستانے والا جنت سے محروم ہے

۲۳۳۸۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : ثلثة لا یدخلون الجنة ، العاق لوالدیه ، و الدیوث ، و رجلة النساء ۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تین شخص جنت میں نہ جائیں گے، اپنے ماں باپ کو ناحق ایذا دینے

۲۳۳۷۔ السنن لابی داود، باب فی الرجل یغزو وابوه کارهون، ۱/۳۴۲
۲۳۳۸۔ المستدرك للحاكم، ۱/۷۲ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۱/۲۱۴
السلسلة الصحیحة للالبانی، ۱۳۹۷ ☆

Marfat.com

والا، دیوث، اور مردانی وضع بنانے والی عورت۔

فتاوی رضویہ ۵/ ۸۱۱

(۶) ماں باپ کو ایذا دینے والے کے فرض ونفل غیر مقبول

۲۳۳۹۔ **عن** أبی امامة الباهلی رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله : ثلثلة لایقبل الله عزوجل منهم صرفا و لا عدلا ، عاق، و منان و مکذب بقدر ۔

حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تین شخص ہیں کہ اللہ تعالیٰ نہ ان کے نفل قبل کرے اور نہ فرض۔ ماں باپ کو ایذا دینے والا، اور صدقہ دیکر فقیر پر احسان رکھنے والا، اور تقدیر کا جھٹلانے والا۔

فتاوی رضویہ ۷/ ۳۹۴

(۷) والدین کا نافرمان ملعون ہے

۲۳۴۰۔ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم : ملعون من عق والدیه ، ملعون من عق والدیه ، ملعون من عق والدیه ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ملعون ہے جو اپنے ماں باپ کو ستائے، ملعون ہے جو اپنے ماں باپ کو ستائے، ملعون ہے جو اپنے ماں باپ کو ستائے۔

فتاوی رضویہ ۷/ ۳۹۴

(۸) ماں باپ کی نافرمانی کی سزا دنیا میں بھی ملتی ہے

۲۳۴۱۔ **عن** أبی بکرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم : کل الذنوب یؤخر الله تعالیٰ منها ما شاء الی یوم القیامة الاعقوق الوالدین ، فان الله یعجله لصاحبه فی الحیا ت قبل الممات ۔

حضرت ابوبکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

۲۳۳۹۔ مجمع الزوائد للهیثمی، ۷/ ۲۰۶ ☆ العلل المتناهیة لابن الجوزی، ۱۰/ ۱۵۱

۲۳۴۰۔ مجمع الزوائد للهیثمی، ۶/ ۲۷۲ ☆ الترغیب والترهیب لا... ۔ ۳/ ۲۸۷

الدر المنثور للسیوطی، ۳/ ۱۰۱ ☆

۲۳۴۱۔ المستدرك للحاکم، ۴/ ۱۵۶ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۳/ ۲۳۱

Marfat.com

نے ارشاد فرمایا: سب گناہوں کی سزا اللہ تعالیٰ چاہے تو قیامت کے لئے اٹھا رکھتا ہے مگر ماں باپ کو ستانا کہ اس کی سزا مرنے سے پہلے زندگی میں پہونچاتا ہے۔

فتاوی رضویہ ۷/۳۹۴

(۹) ماں باپ کا حق اولاد پر

۲۳٤۲۔ **عن** جابر بن عبد الله رضی الله تعالیٰ عنهما قال : ان رجلا قال : یا رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم ! ان لی مالاو ولدا ، و ان أبی یرید ان یحتاج مالی ، فقال : انت و مالك لا بیك۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ایک صاحب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہو کر عرض کی: یا رسول اللہ! مال و عیال رکھتا ہوں اور میرے باپ میرا سب مال لینا چاہتے ہیں۔ فرمایا: تو اور تیرا سب مال تیرے باپ کا ہے۔

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

مال کے لئے ماں باپ سے مخاصمت کتنی بے حیائی، بیباکی، کافر نعمتی، ناپاکی ہے۔ اور ناشکر، خدا ناترس، مال لایا کہاں سے، تیرا گوشت پوست استخواں سب تیرے ماں باپ کا ہے۔ تو اور تیرا مال سب تیرے باپ کا ہے۔ تجھے اس سے انکار نہیں پہونچتا۔

فتاوی رضویہ ۷/۳۹۶

۲۳٤۳۔ **عن** جابر بن عبد الله رضی الله تعالیٰ عنهما قال : ان رجلا جاء الی النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فقال : ان أبیه یرید ان یاخذ مالی ، فقال

۲۳٤۲۔ السنن لا بن ماجه ، باب ما للرجل ما ولده، ۲/۱٦۷
المسند لا حمد بن حنبل، ۲/۲۰٤ ☆ السنن الکبری للبیهقی ، ۷/ ٤۸۰
تاریخ دمشق لا بن عساکر ، ۲/٤٥٦ ☆
المصنف لا بن أبی شیبة ، ۷/۱٥۸ ☆ المسند للعقیلی، ۲/۲۳٤
الکامل لا بن عدی، ۲/۳۳٥ ☆ جمع الجوامع للسیوطی، ٤٤۹٤
تاریخ بغداد للخطیب ، ۱۲/٤۹ ☆ مشکل الاثار للطحاوی ، ۲/ ۲۳۰
المعجم الصغیر للطبرانی، ۱/ ۸ ☆ جامع مسانید أبی حنفة ، ۱٥۹
۲۳٤۳۔ دلائل النبوة للبیهقی، ٦/۳۰٤ ☆

Marfat.com

رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : ادعه لى ،قال : فجاء فقال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم :ان ابنك يزعم انك تاخذ ماله فقال : سله ، هل هو الا عماته او قراباته او ماانفقه على نفسى و عيالى ، قال : فهبط جبرئيل الامين عليه الصلوة و السلام ، فقال : يا رسول الله ! ان الشيخ قد قال فى نفسه شيًا لم تسمعه اذناه ، فقال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : قلت فى نفسك شيأ لم تسمعه اذناك قال : لا يزال يزيد نا الله بك بصيرة و يقينا ، نعم ، قلت : قال : هات فانشأ يقول :

غَذَوْتُكَ مَوْلُوْدًا وَ عَلْتُكَ يَافِعًا ☆ تُعَلُّ بِمَا أجْنِى عَلَيْكَ وَ تُنْهَلُ
اِذَا لَيْلَةٌ ضَاقَتْكَ بِالسُّقْمِ لَمْ أبِتْ ☆ لِسُقْمِكَ اِلَّا سَاهِرًا أتَمَلْمَلُ
تَخَافُ الرَّدى نَفْسِى عَلَيْكَ وَ اِنَّهَا ☆ لَتَعْلَمُ أنَّ الْمَوْتَ حَتْمٌ مُؤَكَّلُ
كَأنِّى أنَا الْمَطْرُوْقُ دُوْنَكَ بِالَّذِى ☆ طُرِقْتَ بِهٖ دُوْنِى فَعَيْنَاىَ تَهْمَلُ
فَلَمَّا بَلَغْتَ السِّنَّ وَ الْغَايَةَ الَّتِى ☆ اِلَيْكَ مَدٰى مَا كُنْتُ فِيْكَ اُؤَمِّلُ
جَعَلْتَ جَزَائِى غِلْظَةً وَ فَظَاظَةً ☆ كَأنَّكَ أنْتَ الْمُنْعِمُ الْمُتَفَضِّلُ
فَلَيْتَكَ اِذَا لَمْ تَرْعَ حَقَّ أبُوَّتِى ☆ كَمَا يَفْعَلُ الْجَارُ الْمُجَاوِرُ تَفْعَلُ

قال : فبكى رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم و اخذ بتلبيب ابنه و قال : انت ومالك لأبيك ۔

حضرت عبداللہ بن جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک شخص حاضر ہوئے اور عرض کیا: یارسول اللہ! میرے باپ میرا مال لینا چاہتے ہیں ۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: انہیں ہمارے حضور میں حاضر لاؤ، جب حاضر ہوئے ان سے ارشاد ہوا۔ تمہارا بیٹا کہتا ہے: تم اس کا مال لے لینا چاہتے ہو، عرض کی: حضور اس سے پوچھ دیکھیں کہ میں وہ مال لیکر کیا کرتا ہوں، یہ ہی اس کی پھوپھیوں کی مہمانی اور اس کی قرابتی میں، یا میرا اور میرے بال بچوں کا خرچ ۔ اتنے میں حضرت جبرئیل علیہ السلام حاضر ہوئے اور عرض کی: یارسول اللہ! صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس مرد پیر نے اپنے دل میں کچھ اشعار تصنیف کئے ہیں جو ابھی اس کے کان نے نہیں سنے ہیں ۔ یعنی ہنوز ابھی زبان تک نہ لایا ۔ حضور پرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اپنے دل میں کچھ اشعار تصنیف کئے ہیں جو ابھی تمہارے کان نے بھی نہیں سنے؟ وہ سناؤ ۔ ان صاحب نے عرض کی: و

Marfat.com

اللہ! ہمیشہ حضور کے معجزات سے ہمارے دل کی نگاہ ہمارا یقین بڑھاتی ہے پھر یہ اشعار عرض کرنے لگے۔

میں نے تجھے غذا پہونچائی جب سے تو پیدا ہوا، اور تیرا بار اٹھایا جب سے تو تنہا تھا، میری کمائی سے تو بار بار مکرر سیراب کیا جاتا، جب کوئی رات بیماری کا غم لیکر تجھ پر اترتی میں تیری ناسازی کے باعث جاگ کر لوٹ کر صبح کرتا، میرا جی تیرے مرنے سے ڈرتا حالانکہ اسے خوب معلوم تھا کہ موت یقینی ہے اور سب پر مسلط کی گئی ہے۔ میری آنکھیں یوں بہتیں کہ گویا وہ مرض جو شب کو تجھے ہوا تھا نہ مجھے، مجھے ہوا تھا نہ تجھے، میں نے تجھے یوں پالا اور جب تو پروان چڑھا اور اس حد کو پہونچا جس میں مجھے امید لگی ہوئی تھی کہ اس عمر کا ہو کر تو میرے کام آئے گا تو تو نے میرا بدلہ سختی اور درشت روئی سے دیا، گویا تیرا ہی مجھ پر فضل واحسان ہے، اے کاش جب تو نے حق پدری کا خیال ولحاظ نہ کیا تھا تو ایسا ہی کرتا جیسا پاس ہمسایہ کا ہمسایہ کرتا ہے، ہمسایہ کا ہی حق تو نے مجھے دیا ہوتا، اور مجھ پر اس مال سے کہ اصل میں تیرا نہیں میرا تھا بخل نہ کرتا۔ ان اشعار کو استماع فرما کر حضور پرنور رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے گریہ کیا۔ اور بیٹے کا گریبان پکڑ کر ارشاد فرمایا: جا، تو اور تیرا مال سب تیرے باپ کا ہے۔

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

حکم سعادت تو یہ ہے، مگر بایں ہمہ قضاء باپ بیٹے کی ملک جدا ہے، باپ اگر محتاج ہے تو بقدر حاجت بیٹے کے فاضل مال سے بے اس کی رضا واجازت کے لے سکتا ہے زیادہ نہیں۔ اور یہ لینا بھی کھانے پینے پہننے رہنے کے لئے اور حاجت ہو تو خادم کے واسطے بھی، بیٹے کے روپے پیسے سونے چاندی ناج کپڑے یا قابل سکونت پدر مکان سے ہو۔ ہاں یہ اشیاء نہ ملیں تو انہیں اغراض ضروریہ کے لئے اس کے اور اموال سے جو خلاف جنس حاجت ہوں بحکم حاکم، یا حاکم نہ ہو تو علی المفتی بہ بطور خود بھی لے سکتا ہے۔ مثلاً کھانے کی ضرورت ہے یہ ناج یا روپیہ نہ پایا تو کپڑے برتن لے سکتا ہے۔ یا کپڑوں کی ضرورت ہے اور دام یا کپڑے نہ ملے تو اناج وغیرہ بیچ کر بنا سکتا ہے، نہ یہ کہ اس کی جائداد ہی سرے سے اپنی ٹھہرائے۔

فتاوی رضویہ ۷/۳۹۶

Marfat.com

(۱۰) ماں باپ کے قدموں میں جنت ہے

۲۳٤٤ ـ **عن** معاوية بن جاهمة رضى الله تعالىٰ عنه انه جاء الى النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فقال :يا رسول الله ! : اردت ان اغزو و قد جئتك استشيرك فقال: هل لك من ام ؟ قال : نعم ، قال : فالزمها فان الجنة عند رجليها ـ

حضرت معاویہ بن جاہمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ وہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی: یارسول اللہ! میں چاہتا ہوں کہ جہاد کروں۔ میں آپ سے مشورہ لینے کے لئے حاضر ہوا ہوں۔ فرمایا: کیا تمہاری ماں ہیں؟ عرض کی: ہاں، فرمایا: جاؤ ان کی خدمت کرو کہ جنت ان کے قدموں کے نیچے ہے۔ ۱۲م

۲۳٤٥ ـ **عن** طلحة بن معاية السلمى رضى الله تعالىٰ عنه قال :اتيت النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فقلت : يا رسول الله ! انى اريد الجهاد فى سبيل الله ، قا ل: امك حية ؟قلت :نعم، قال النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : الزم رجليها فثم الجنة ـ

حضرت طلحہ بن معاویہ سلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت عالیہ میں حاضر ہوا اور عرض کی: یارسول اللہ! میں اللہ کے راستہ میں جہاد کا ارادہ رکھتا ہوں فرمایا: تمہاری ماں باحیات ہیں؟ میں نے عرض کی ہاں، ارشاد فرمایا: اپنی والدہ کے قدموں میں رہو جنت وہیں ہے۔ ۱۲م

۲۳٤٦ ـ **عن** معاوية بن جاهمة رضى الله تعالىٰ عنه قال : اتيت النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم استشيره فى الجهاد ، فقال النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم

۲۳٤٤ ـ السنن للنسائى ،جهاد، باب الرخصة فى التخلف لمن له والدة ، ۲/ ٤٤
السنن لا بن ماجه ، باب الرجل يغز وو له ابوان، ۲/ ۲۰٤
المستدرك للحاكم، ☆ المعجم الكبير للطبرانى، ۲/ ۳۲٥
المسند لا حمد بن حنبل، ۳/ ٤۲۹ ☆ اتحاف السادة للزبيدى، ٦/ ۳۲۲
كشف الخفا للعجلونى، ۳/ ۳۲٤ ☆ مشكل الآثار للطحاوى، ۳/ ۳۰
الدر المنثور للسيوطى، ٤/ ۱۷۳ ☆
۲۳٤٥ ـ السنن لا بن ماجه، باب الرجل يغزو له الوان ، ۲/ ۲۰٥
المعجم الكبير للطبرانى ، ۸/ ۳۷۲ ☆ كنز العمال للمتقى، ٤٥٤٤٤، ۱٦/ ٤٦۲
۲۳٤٦ ـ المعجم الكبير للطبرانى، ۲/ ۳٦٥ ☆

Marfat.com

الك والدان ؟ قلت : نعم ، قال الزمهما ، فان الجنة تحت ارجلهما ۔

حضرت معاویہ بن جاہمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت بابرکت میں جہاد کے سلسلہ میں مشورہ کرنے کے لئے حاضر ہوا، حضور نے فرمایا: کیا تمہارے ماں باپ ہیں؟ میں نے عرض کی: ہاں، ارشاد فرمایا: ان کی خدمت کو اپنے ذمہ لازم کرلو کہ جنت ان کے قدموں کے نیچے ہیں۔۱۲م

فتاوی رضویہ ۴/۶۷۴

(۱۱) ماں کا حق باپ سے زائد ہے

۲۳٤۷۔ **عن** ام المؤمنين عائشة الصديقة رضى الله تعالىٰ عنها قالت : سألت رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم ، اى الناس اعظم حقا على المرأة ؟ قال : زوجها ، قلت : فاى الناس حقا على الرجل قال : امه ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کیا: عورت پر سب سے بڑا حق کس کا ہے؟ فرمایا: شوہر کا، میں نے عرض کی: اور مرد پر سب سے بڑا حق کس کا ہے؟ فرمایا: اس کی ماں کا۔

۲۳٤۸۔ **عن** أبى هريرة رضى الله تعالىٰ عنه قال : جاء رجل الى رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فقال : يا رسول الله !من احق الناس بحسن صحابتى ؟ قال : امك ، ثم من ؟ قال : امك ، ثم من ؟ قال : امك ، ثم من ؟ قال ابو ك ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں ایک صاحب نے حاضر ہو کر عرض کی: یا رسول اللہ! سب سے زیادہ کون اس کا مستحق ہے کہ میں اس کے ساتھ نیک رفاقت کروں؟ فرمایا: تیری ماں، عرض کی: پھر؟ فرمایا: تیری ماں، عرض کی: پھر؟ فرمایا: تیری ماں، عرض کی: پھر؟ فرمایا: تیرا باپ۔

۲۳٤۷۔ المستدرك للحاكم، ٤/ ۱۷۵

۲۳٤۸۔ الجامع الصحيح للبخارى ، باب من احق الناس الصحيحة ، ۲/ ۸۸۳
الصحيح لمسلم، كتاب البردا الصلة ، ۲/ ۳۱۲

Marfat.com

۲۳۴۹۔ **عن** أبی سلامة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: اوصی الرجل بامه ، اوصی الرجل بامه ، اوصی الرجل بامه ، اوصی الرجل بأبیه ۔

حضرت ابوسلامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں آدمی کو وصیت کرتا ہوں اس کی ماں کے حق میں، میں وصیت کرتا ہوں اس کی ماں کے حق میں، میں وصیت کرتا ہوں اس کی ماں کے حق میں میں وصیت کرتا ہوں اس کے باپ کے حق میں۔

﴿۳﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

مگر اس زیادت کے یہ معنی ہیں کہ خدمت دینے میں باپ پر ماں کو ترجیح دے، مثلاً سو روپے ہیں اور کوئی خاص وجہ مانع تفضیل مادر نہیں تو باپ کو پچیس دے اور ماں کو پچھتر، یا ماں باپ دونوں نے ایک ساتھ پانی مانگا تو پہلے ماں کو پلائے پھر باپ کو، یا دونوں سفر سے آئے ہیں پہلے ماں کے پاؤں دبائے پھر باپ کے، وعلی ہذا القیاس۔ نہ یہ کہ اگر والدین میں باہم تنازع ہو تو ماں کا ساتھ دے کر معاذ اللہ باپ کے درپے ایذا ہو یا اس پر کسی طرح درشتی کرے، یا اسے جواب دے یا بے ادبانہ آنکھ ملا کر بات کرے، یہ سب باتیں حرام ہیں اور اللہ عزوجل کی معصیت۔ اور اللہ تعالیٰ کی معصیت میں نہ ماں کی اطاعت نہ باپ کی۔ تو اسے ماں باپ میں کسی کا ایسا ساتھ دینا ہرگز جائز نہیں، وہ دونوں اس کی جنت و نار ہیں، جسے ایذا دے گا دوزخ کا مستحق ہوگا۔ و العیاذ باللہ تعالیٰ ۔

معصیت خالق میں کسی کی اطاعت نہیں، اگر مثلاً ماں چاہتی ہے کہ یہ باپ کو کسی طرح کا آزار پہونچائے اور یہ نہیں مانتا تو وہ ناراض ہوتی ہے ہونے دے اور ہرگز نہ مانے، ایسے ہی باپ کی طرف سے ماں کے معاملے میں ان کی ایسی ناراضیاں کچھ قابل لحاظ نہ ہونگی کہ ان کی نری زیادتی ہے۔ کہ اس سے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی چاہتے ہیں۔ بلکہ ہمارے علمائے کرام نے

۲۳۴۹۔ السنن لا بن ماجه، باب الوالدین، ۲/۲۶۸
المسند لا حمد بن حنبل، ۴/۲۱۱ ☆ المستدرك للحاكم، ۴/۱۵۰
التاریخ الکبیر للبخاری، ۳/۲۱۸ ☆ کنز العمال، للمتقی، ۲۵۴۴۶، ۹/۱۴۶

Marfat.com

یوں تقسیم فرمائی کہ خدمت میں ماں کو ترجیح ہے جس کی مثالیں ہم لکھ آئے۔ اور تعظیم باپ کی زائد ہے کہ وہ اس کی ماں کا بھی حاکم وآقا ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم وعلمہ جل مجدہ اتم واحکم۔

فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/۶۰

(۱۲) ماں کی نافرمانی حرام ہے

۲۳۵۰۔ **عن** المغيرة بن شعبة رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : ان الله حرم عليكم عقوق الامهات ، و وأد البنات ، و منعا و هات ، و كره لكم قيل و قال ، و كثرة السوال ، اضاعة المال ۔

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ نے تم پر حرام فرمادیا ہے ماؤں کو ایذا دینا، اور بیٹیوں کو زندہ درگور کرنا، اور یہ کہ آپ نہ دو اور دوسروں سے مانگو۔ اور ناپسند فرماتا ہے تمہارے لئے فضول حکایات اور کثرت سوالات، اور مال کا ضائع کرنا۔

فتاوی رضوی حصہ اول ۹/۳۰۳

(۱۳) بیٹے کی کمائی میں والد کا حصہ

۲۳۵۱۔ **عن** ام المؤمنين عائشة الصديقة رضى الله تعالىٰ عنها قالت : قال

۲۳۵۰۔ الجامع الصحيح للبخارى، باب عتوق الوالدين، ۲/ ۸۸٤
الصحيح لمسلم، باب النهى كثرة المسائل، ۲/ ۷۵
المسند لا حمد بن حنبل، ٤/ ۲٤٦ ☆ الترغيب والترهيب للمنذرى، ۳/ ۳۲۵
مشكل الآثار للطحاوى، ٤/ ۲۳۳ ☆ التفسير للقرطبى، ٦/ ۳۳۱
فتح البارى للعسقلانى، ٥/ ٦۸ ☆ كنز العمال للمتقى، ٤۳۵٤۰، ۱۵/ ۸۹۵
السنن الكبرى للبيهقى، ٦/ ٦۳ ☆ شرح السنة للبغوى، ۱۳/ ۱٦
جمع الجوامع للسيوطى، ٤۷۹۰ ☆

۲۳۵۱۔ السنن للنسائى، باب الحث على اللسب، ۲/ ۱۸۵
السنن لا بن ماجه، باب الحث المكاسب، ۱/ ۱۵۵
السنن للدارمى، ۳۳۸ ☆ المسند لا حمد بن حنبل، ٦/ ۳۱
الجامع الصغير للسيوطى، ۱/ ۳٤ ☆ السنن الكبرى للبيهقى، ۷/ ٤۸۰
الدر المنثور للسيوطى، ۱/ ۳٤۷ ☆ المصنف لعبد الرزاق ۱٦٦٤۳
الصحيح لا بن حبان ۱۰۹۱ ☆ المصنف لا بن أبى شيبة، ۷/ ۱۵۷
كنز العمال للمتقى، ۹۲۲۳، ٤/ ۸ ☆

Marfat.com

رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : ان اطيب ما اكل الرجل من كسبه ، و ان ولده من كسبه ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سب سے عمدہ روزی آدمی کی اپنے ہاتھ کی کمائی ہے، اور اس کے لڑکے کی کمائی بھی اس کی کمائی میں شمار ہے۔۱۲م

۲۳۵۲۔ **عن** ام المؤمنين عائشة الصديقة رضى الله تعالىٰ عنها قالت : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم :ان اولادكم هبة لكم ، يهب لمن يشاء انا و يهب لمن يشاء الذكور ، و اموالهم لكم اذا احتجتم اليها ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک تمہاری اولاد تمہارے لئے اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہبہ کردہ چیز ہے جسے چاہتا ہے لڑکیاں عطا فرماتا ہے، اور جسے چاہتا ہے لڑکے دیتا ہے، اور اولاد کے مال تمہارے ہیں اگر تمہیں ان کی ضرورت پیش آئے۔۱۲م

(۱۴) والد کے دوست سے حسن سلوک کرو

۲۳۵۳۔ **عن** عبد الله بن عمر رضى الله تعالىٰ عنهما قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : ابر البر صلة الولد اهل و دأبيه ۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک سب نیکوکاریوں سے بڑھ کر نکوکاری یہ ہے کہ فرزند اپنے باپ کے دوستوں سے اچھا سلوک کرے۔

۲۳۵۴۔ **عن** مالك بن ربيعة الساعدى رضى الله تعالىٰ عنه قال: بينما نحن عند

۲۳۵۲۔ المستدرك للحاكم، ۳۸٤/۲ ☆ السنن الكبرى للبيهقى ، ٤٨٥/٧
الدر المنثور للسيوطى ، ۱۲/٦ ☆ كنز العمال للمتقى ،۱۰،٤٥٥١/ ١٦، ٤٧٣
جمع الجوامع للسيوطى ، ٦٣٤٤ ☆
۲۳۵۳۔ الصحيح لمسلم، باب فضل صلة اصدقاء الاب ۳۱٤/۲
الجامع للترمذى، باب ما جاء فى اكرام صديق الوالد ، ۱۲/۲
السنن لا بى داؤد، باب برا والدين ، ۷۰۰/۲
المسند لا حمد بن حنبل، ۸۸/۲ ☆ الترغيب الترهيب للمنذرى، ۳۲۳/۳
۲۳۵٤۔ السنن لا بن ماجه، باب برالوالدين، ۲٦۹/۲

رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم اذ جاءه رجل من بنى سلمة فقال : يا رسول الله! ابقى من بر ابوى شئ ابرهما به من بعد موتهما ؟ قال : نعم ، الصلوة عليهما ، و الاستغفار لهما ۔ و ايفاء بعهودهما من بعد موتهما و اكرام صديقهما ، و صلة الرحم التى لا توصل الا بهما ۔

حضرت مالک بن ربیعہ ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اس درمیان جبکہ ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھے کہ بنوسلمہ سے ایک صاحب بارگاہ رسالت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: یارسول اللہ! کیا ماں باپ کے انتقال کے بعد اب کوئی ایسی نیکی ہے جو میں ان کے لئے کرتا رہوں؟ فرمایا: ہاں ان کی نماز جنازہ پڑھنا، ان کے لئے دعائے استغفار کرتے رہنا، ان کے انتقال کے بعد ان کے کئے ہوئے وعدے پورے کرنا، ان کے دوستوں کی عزت کرنا، اور وہ صلہ رحمی جو تو انہیں کے وجہ سے کرے۔۱۲م

فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/ ۵۹

۲۳۵۵۔ **عن** انس رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : من البر ان تصل صديق أبيك ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا باپ کے سات نیکوکاری سے ہے کہ تو اس کے دوست سے نیک برتاؤ کرے۔

۲۳۵۶۔ **عن** عبد الله بن عمر رضى الله تعالىٰ عنهما قال :قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : احفظ ود أبيك لا تقطعه فيطفى الله نورك ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اپنے ماں باپ کی دوستی نگاہ رکھ، اسے قطع نہ کرنا کہ اللہ تعالیٰ تیرا نور بجھا دیگا۔

فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/ ۱۹۵

۲۳۵۵۔ کنز العمال للمتقی ، ۴۵۴۶۳، ۱۶/ ۴۶۵ ☆ مجمع الزوائد للهيثمى، ۱۴۳/۷

۲۳۵۶۔ المعجم الكبير للطبرانى، ۸/ ۲۷۹ ☆ المسند لاحمد بن حنبل ، ۳/۵

كنز العمال ،للمتقى، ۴۵۴۶۰، ۱۶/ ۴۶۴ ☆ مجمع الزوائد للهيثمى ، ۱۴۷/۸

لسان الميزان لابن حجر ، ۶/ ۱۷۸ ☆ كشف الخفا للعجلونى، ۶۹/۱

(۱۵) ماں باپ کوستانے والے کی سزا

۲۳۵۷۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : ثلثة لا ینظر الله تعالیٰ الیهم یوم القیامة العاق لوالدیه ، والمرأة المترجلة المتشبهة بالرجال ، و الدیوث ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تین شخصوں پر اللہ تعالیٰ روز قیامت نظر کرم نہ فرمائے گا، ماں باپ کو ایذا دینے والا، مردانی عورت مردوں جیسی وضع بنانے والی، اور دیوث۔

فتاوی رضویہ ۵/۲۸۰

(۱۶) چچا بجائے باپ ہوتا ہے

۲۳۵۸۔ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم :عم الرجل صنو أبیه ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: آدمی کا چچا اس کے باپ کے بجائے ہوتا ہے۔

فتاوی رضویہ ۱۱/۱۵۸

(۱۷) جمعہ کے دن اولاد کے اعمال ماں باپ پر پیش ہوتے ہیں

۲۳۵۹۔ **عن** والد عبد العزیز رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : تعرض الاعمال یوم الاثنین و الخمیسن علی الله تعالیٰ ، و تعرض علی الانبیاء و علی الآباء و الامهات یوم الجمعة ، فیفرحون بحسناتهم و

۲۳۵۷۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۲/۱۳٤ ☆ المستدرك للحاكم، ٤/۱٦۳
۲۳۵۸۔ الصحیح لمسلم، زكوة، ۱۱ كتاب الزكوة، ۱/۳۱٦
الجامع للترمذی، مناقب، ۲۸، مناقب الی الفضل عباس، ۲/۲۱۷
المسند لاحمد بن حنبل، ٤/۱٦٥ ☆ المعجم الكبیر للطبرانی، ۱۰/۳٥۳
الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/۳٤٦ ☆ كنز العمال للمتقی، ۱۱،۳۳۳۹٤/ ۷۰۰
الكامل لابن عدی، ٦/ ۲۰۰ ☆ التفسیر للقرطبی، ۹/ ۲۸۲
۲۳۵۹۔ الجامع الصغیر للسیوطی، ۱/۱۹۹ ☆ كنز العمال للمتقی، ۱٦،٤٥٤۹۳/ ٤٦۹

Marfat.com

تزداد وجوههم بیاضا و اشراقا فاتقوا الله و لا توذوا موتاکم۔

حضرت والد عبد العزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر دوشنبہ و پنجشنبہ کو اللہ عزوجل کے حضور اعمال پیش ہوتے ہیں۔ اور انبیائے کرام علیہم الصلوۃ والسلام اور ماں باپ کے سامنے ہر جمعہ کو، وہ نیکیوں پر خوش ہوتے ہیں اور ان کے چہروں کی صفائی اور تابش بڑھ جاتی ہے۔ تو اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور اپنے مردوں کو اپنے گناہوں سے رنج نہ پہونچاؤ۔

﴿۴﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

بالجملہ والدین کا حق وہ نہیں کہ انسان اس سے کبھی عہدہ برآ ہو سکے، وہ اس کے حیات و وجود کے سبب ہیں، تو جو کچھ نعمتیں دینی و دنیوی پائے گا سب انہیں کے طفیل میں ہوئیں کہ ہر نعمت و کمال وجود پر موقوف ہے، اور وجود کے سبب وہ ہوئے تو صرف ماں باپ ہونا ہی ایسے عظیم حق کا موجب ہے جس سے بری الذمہ کبھی نہیں ہوسکتا، نہ کہ اس کے ساتھ اس کی پرورش میں ان کی کوششیں، اس کے آرام کے لئے ان کی تکلیفیں، خصوصاً پیٹ میں رکھنے، پیدا ہونے، دودھ پلانے میں ماں کی اذیتیں، ان کا شکر کہاں تک ادا ہوسکتا ہے، خلاصہ یہ کہ وہ اس کے لئے اللہ و رسول جل جلالہ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سائے اور ان کی ربوبیت و رحمت کے مظہر ہیں۔ ولہذا قرآن عظیم میں اللہ جل جلالہ نے اپنے حق کے ساتھ ان کا حق ذکر فرمایا کہ ان اشکر لی و لو الدیك، حق مان میرا اور اپنے ماں باپ کا۔

فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/ ۱۹۵

(۱۸) ماں کا عظیم حق

۲۳۶۰۔ **عن** بریدة الاسلمی رضی الله تعالیٰ عنه قال :ان رجلا قا ل: یا رسول الله ! انی حملت امی علی عنقی فرسخین فی رمضاء شدیدة ، لو القیت فیها بضعة من لحم لنضجت ، فهل ادیت شکرها ؟ قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: لعله ان یکون بطلقة واحدة۔

حضرت بریدۂ اسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک صحابی رضی

۲۳۶۰۔ کنز العمال للمتقی ، ۴۵۵۰۶، ۱۶/ ۴۷۲

Marfat.com

اللہ تعالی عنہ نے حاضر ہو کر عرض کیا: یارسول اللہ! ایک راہ میں ایسے پتھر ہیں کہ اگر گوشت ان پر ڈالا جاتا تو کباب ہو جاتا، میں چھ میل تک اپنی ماں کو اپنی گردن پر سوار کر کے لے گیا ہوں۔ کیا میں نے اس کا حق ادا کر دیا؟ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تیرے پیدا ہونے میں جسقدر جھٹکے اس نے اٹھائے ہیں شاید ان میں سے ایک جھٹکے کا بدلہ ہو۔

فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/ ۱۹۵

(۱۹) حقوق والدین سے ہے ان کے لئے استغفار کرنا

۲۳۶۱۔ **عن** أبی اسید الساعدی مالك بن ربیعة رضی الله تعالیٰ عنه قال : جاء رجل من الانصار الی النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فقا ل: یا رسول الله ! هل بقی طریق من الاحسان مع الوالدین بعد موتهما ؟ قال : نعم ،اربعة ، الصلوة علیهما و الاستغفار لهما وانفاذ عهد هما من بعدهما ، و اکرام صدیقهما و صلة الرحم التی لا رحم لك الامن قبلهما ، فبهذ الذ ی بقی من برهما بعد موتهما ۔

حضرت ابواسید مالک بن ربیعہ ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہو کر عرض کیا: یارسول اللہ! ماں باپ کے انتقال کے بعد کوئی طریقہ ان کے ساتھ نیکوئی کا باقی ہے جسے میں بجالاؤں، فرمایا: ہاں، چار باتیں ہیں۔ ان پر نماز جنازہ پڑھنا، ان کے لئے دعائے مغفرت ان کی وصیت نافذ کرنا، اور ان کے دوستوں کی بزرگداشت، اور جو رشتہ صرف انہیں کی جانب سے ہو نیک برتاؤ کے ساتھ قائم رکھنا۔ یہ وہ نکوئی ہے کہ ان کی موت کے بعد ان کے ساتھ کرنی باقی ہے۔

۲۳۶۲۔ **عن** مالك بن ربیعة الساعدی رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : لا یبقی للولد من بر الوالد الا اربع ، الصلوة علیه و الدعاء له و انفاذ عهده من بعده ، و صلة رحمه ، و اکرام صدیقه ۔

حضرت مالک بن ربیعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

۲۳۶۱۔ الجامع الکبیر، ۲/ ۶۲۳ ☆

۲۳۶۲۔ السنن الکبری للبیهقی، ۴/ ۶۱ ☆ کنز العمال للمتقی، ۴۵۵۱۷، ۱۶/ ۴۷۴

Marfat.com

علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: والد کے انتقال کے بعد اولاد پر چار طریقوں سے بھلائی باقی رہتی ہے، ان کی نماز جنازہ پڑھنا، ان کے لئے دعائے مغفرت کرنا، ان کا کیا ہوا وعدہ پورا کرنا، ان کے کنبہ والوں سے صلہ رحمی اور ان کے دوستوں کی عزت کرنا۔۱۲م

۲۳۶۳۔ **عن** انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : اذا ترک العبد الدعاء للوالدین فانہ ینقطع عنہ الرزق ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: آدمی جب ماں باپ کے لئے دعا چھوڑ دیتا ہے تو اس کا رزق قطع ہو جاتا ہے۔

فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/۱۹۳

۲۳۶۴۔ **عن** أبی اسید مالک بن زرارۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم :استغفار الولد لأبیہ بعد الموت من البر ۔

حضرت ابو اسید مالک بن زرارہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ماں باپ کے ساتھ نیک سلوک سے یہ بات ہے کہ اولاد ان کے بعد ان کے لئے دعائے مغفرت کرے۔

فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/۱۹۳

(۲۰) ماں باپ کی طرف سے صدقہ کرو

۲۳۶۵۔ **عن** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : اذا تصدق احدکم بصدق تطوعا فلیجعلھا عن ابویہ فیکون لھما اجرھما ، و لا ینقص من اجرہ شیئا ۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم میں کوئی شخص کچھ نفل خیرات کرے تو چاہیئے کہ اسے اپنے ماں

۲۳۶۳۔ کنز العمال للمتقی، ۴۵۵۵۶، ۱۶/ ۴۸۲ ☆ کشف الخفا للعجلونی ، ۱/ ۲۸۰
اللآلی المصنوعۃ للسیوطی، ۲/ ۱۵۹ ☆ تذکرۃ الموضوعات للفتنی ، ۲۰۲
۲۳۶۴۔ کنز العمال للمتقی، ۴۵۴۴۹، ۱۶/ ۴۸۰ ☆
۲۳۶۵۔ مجمع الزوائد للھیثمی، ۳/ ۱۳۸ ☆

Marfat.com

باپ کی طرف سے کرے کہ اس کا ثواب انہیں ملے گا، اور اس کے ثواب سے کچھ نہ گھٹے گا۔

۲۳٦٦۔ **قال** رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم :ان من البر بعد الموت ان تصلی لهما مع صلاتك و تصوم لهما مع صیامك۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: والدین کے مرنے کے بعد نیک سلوک سے یہ ہے کہ تو اپنی نماز کے ساتھ ان کے لئے نماز پڑھے، اور اپنے روزوں کے ساتھ ان کے لئے روزے رکھے۔

﴿۵﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

ایک صحابی رضی اللہ تعالی عنہ نے حاضر ہو کر عرض کیا: یارسول اللہ! میں اپنے ماں باپ کے ساتھ زندگی میں نیک سلوک کرتا تھا، اب وہ مر گئے ہیں ان کے ساتھ نیک سلوک کی کیا راہ ہے؟ اس پر حضور نے مندجہ بالا ارشاد فرمایا:

نیز اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ جب اپنے ثواب ملنے کے لئے کچھ نفل نماز پڑھے یا روزے رکھ تو کچھ نفل ان کی طرف سے پڑھے اور ثواب پہونچائے۔ یا نماز روزہ جو عمل نیک کرے ساتھ ہی انہیں ثواب پہنچنے کی بھی نیت کرے کہ انہیں بھی ملے گا اور تیرا بھی کم نہ ہوگا۔

فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/۱۹۳

(۲۱) ماں باپ کی طرف سے حج کرو

۲۳٦۷۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : من حج عن والدیه او عن ابویه او قضی عنهما مغرما بعث یوم القیامة مع الابرار۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو اپنے ماں باپ کی طرف سے حج کرے، یا ان کا قرض ادا کرے روز قیامت نیکوں کے ساتھ اٹھے۔

۲۳٦٦۔ تاریخ بغداد للخطیب، ۳/ ۳٦۳ ☆ المصنف لا بن أبی شیبة، ۲/ ۳۸۷
تاریخ واسط، ۲۰۹ ☆
۲۳٦۷۔ السنن للداقطنی، ۲/ ۲۷۲ ☆ الجامع الصغیر لسیوطی، ۲/ ۵۲۳
مجمع الزوائد للهیثمی، ۸/ ۱٤٦ ☆ کنز العمال للمتقی، ۱۲۳۳۹، ۵/ ۱۲۵

Marfat.com

۲۳٦۸۔ **عن** زید بن ارقم رضی الله تعالی عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم اذا حج الرجل عن والدیه تقبل منه و منهما ، تبشربه ارواحهما فی السماء و کتب عند الله برا ۔

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: انسان جب اپنے والدین کی طرف سے حج کرتا ہے وہ حج اس کی اور ان سب کی طرف سے قبول کیا جاتا ہے، اور ان کی روحیں آسمان میں اس سے شاد ہوتی ہیں، اور یہ شخص اللہ عزوجل کے نزدیک ماں باپ کے ساتھ نیک سلوک کرنے والا لکھا جاتا ہے۔

۲۳٦۹۔ **عن** جابر بن عبد الله رضی الله تعالی عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : من حج عن أبیه و عن امه فقد قضی عنه حجته ، و کان له فضل عشر حج ۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو اپنے ماں باپ کی طرف سے حج کرے ان کی طرف سے حج ادا ہو جائے گا اور اسے دس حج کا ثواب زیادہ ہے۔

۲۳۷۰۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : من حج عن والدیه بعد و فاتهما کتب الله له عتقا من النار ، و کان للمحجوج عنهما اجر حجة تامة من غیر ان ینقص من اجورهما شئ ۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو اپنے والدین کے بعد ان کی طرف سے حج کرے اللہ تعالیٰ اس کے لئے دوزخ سے آزادی لکھے اور ان دونوں کے واسطے پورے حج کا ثواب ہو جس میں اصلا کمی نہ ہو۔

فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/۱۹۳

۲۳٦۸۔ السنن للدراقطنی، ۲/۲۷۲ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی ، ۱/٤۰
کنز العمال للمتقی، ۲۵٤۵۷، ۹/۱٤۸ ☆
۲۳٦۹۔ السنن للدرقطنی، ۲/۲۷۲ ☆ کنز العمال للمتقی، ٤۵٤۸٤، ۱٦/٤٦۸
۲۳۷۰۔ شعب الایمان للبیهقی ، ٦/۲۰۵ ☆

Marfat.com

(۲۲)ماں باپ کا قرض ادا کرو

۲۳۷۱۔ **عن** عبد الرحمن بن سمر ة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : من برقسمهما و قضی دینهما و لم یستسب لهما کتب بارا و ان کان عاقا فی حیاتهما ، و من لا یبرقسمهما و لم یقض دینهما واستسب لهما کتب عاقا و ان کان بارا فی حیاتهما ۔

حضرت عبدالرحمٰن بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص اپنے ماں باپ کے بعد ان کی قسم سچی کرے اور ان کا قرض ادا کرے اور کسی کے ماں باپ کو برا کہہ کر انہیں برا نہ کہلوائے وہ والدین کے ساتھ نکوکار لکھا جاتا ہے اگرچہ ان کی زندگی میں نافرمان تھا۔ اور جو ان کی قسم پوری نہ کرے اور ان کا قرض نہ اتارے اور اوروں کے والدین کو برا کہہ کر انہیں برا کہلوائے وہ عاق (نافرمان) لکھا جاتا ہے اگرچہ ان کی حیات میں نکوکار فرمانبردار تھا۔

(۲۳)روز جمعہ والدین کی قبروں کی زیارت کرے

۲۳۷۲۔ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم :من زار قبر ابویه او احدهما فی کل یوم جمعة مرة غفر الله و کتب بره۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو اپنے ماں باپ یا ان میں سے ایک کی جمعہ کے روز زیارت کرے اپنے ماں باپ کے ساتھ اچھا برتاؤ کرنے والا لکھا جاتا ہے۔

۲۳۷۳۔ **عن** أبی بکر الصدیق رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : من زار قبر ابویه او احدهما یوم الجمعة فقرأ عنده یٰسین

۲۳۷۱۔ مجمع الزوائد للهیثمی ، ۱٤۷/۸ ☆ کنز العمال للمتقی، ٤٥٥٤٠ ٤٧٨/١٦

۲۳۷۲۔ اتحاف السادة للزبیدی ، ۳٦۳/۱۰ ☆ الدر المنثور للسیوطی ، ۱۷٤/٤

کنز العمال، للمتقی ، ٤٥٤٨٦، ١٦/ ٤٦٨ ☆

۲۳۷۳۔ الموضوعات لابن الجوزی ، ۲۳۹/۲ ☆

Marfat.com

غفرله۔

امیر المؤمنین حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص روز جمعہ اپنے والدین یا ایک کی قبر کی زیارت کرے اور اس کے پاس یٰسین پڑھے بخش دیا جاوے۔

۲۳۷٤۔ **عن** امیر المؤمنین أبی بکرا لصدیق رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : من زار قبر والدیه او احدهما فی کل جمعة فقرأ عنده یٰسین غفر الله له بعد د کُل حرف منها۔

امیر المؤمنین حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص ہر جمعہ کو والدین یا ایک کی زیارت قبر کرے وہاں یٰسین پڑھے، یٰسین شریف میں جتنے حرف ہیں ان سب کی گنتی کے برابر اللہ تعالیٰ اس کے لئے مغفرت فرمائے۔

۲۳۷۵۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : من زار قبرِ ابویه او احدهما احتسابا کان کعدل حجة مبرورة من کان زوارا لهما زارت الملائکة قبره۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا؛ جو بہ نیت ثواب اپنے والدین دونوں یا ایک کی زیارت قبر کرے حج مقبول کے برابر ثواب پائے۔ اور بکثرت ان کی زیارت قبر کرتا ہو تو فرشتے اس کی قبر کی زیارت کو آویں۔

﴿٦﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

امام ابن الجوزی محدث کتاب عیون الحکایات، میں بسند خود محمد بن عباس وراق سے روایت فرماتے ہیں: ایک شخص اپنے بیٹے کے ساتھ سفر کو گیا، راہ میں باپ کا انتقال ہو گیا۔ وہ

۲۳۷٤۔ اتحاف السّادة للزبیدی، ۱۰/ ۳۹۳ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۵۲۸/۲
۲۳۶۵۔ اتحاف السادة للزبیدی، ۱۰/۳۶۳ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۵۹/۳
کنز العمال للمتقی، ٤٥٥٤٣، ۱٦/٥٧٩ ☆ مشکوة المصابیح للتبریزی، ۱۷٦۸
المغنی للعراقی، ٤/ ٤٧٤ ☆ الامالی للشجری، ۱۲۲/۲

Marfat.com

جنگل درختاں مقل یعنی گوگل کے پیڑوں کا تھا، ان کے نیچے دفن کر کے بیٹا جہاں جانا تھا چلا گیا، جب پلٹ کر آیا اس منزل میں رات کو پہونچا، باپ کی قبر پر نہ گیا، ناگاہ سنا کہ کوئی کہنے والا کہتا ہے۔

رأيتك تطوى الدوم ليلا و لا ترى - عليك لاهل الدوم ان تتكلما

و مرباهل الدوم عاج فسلما -

میں نے تجھے دیکھا کہ تو رات میں اس جنگل کو طے کرتا ہے، اور وہ جوان پیڑوں میں ہے اس سے کلام کرنا اپنے اوپر لازم نہیں جانتا۔ حالانکہ ان درختوں میں وہ مقیم ہے کہ اگر تو اس کی جگہ ہوتا اور وہ یہاں گزرتا تو وہ راہ سے پھر کر آتا اور تیری قبر پر سلام کرتا۔

فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/۱۹۴

(۲۴) باپ کے احباب سے حسن سلوک

۲۳۷۶۔ **عن** عبد الله بن عمر ارضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : من احب ان یصل اباه فی قبره فلیصل اخوان أبیه من بعده۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو چاہے کہ باپ کی قبر میں اس کے ساتھ حسن سلوک کرے وہ باپ کے بعد اس کے عزیزوں دوستوں سے نیک برتاؤ کرے۔ فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/۱۹۴

۲۳۷۷۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : بینما ثلثة نفر یتمشون اخذهم المطر ، فأووا الی غار فی جبل فانحطت علی فم غارهم صخرة من الجبل ، فانطبقت علیهم ، فقال بعضهم

۲۳۷۶۔ الترغیب والترهیب للمنذری، ۳/۳۲۳ ☆ المطالب العالیة لا بن حجر، ۲۵۱۸
کنز العمال للمتقی، ۲۵۴۶۴، ۹/۱۴۹ ☆ تاریخ دمشق لا بن عساکر، ۷/۱۷۷
۲۳۷۷۔ الصحیح لمسلم، باب قصة اصحاب الغار، ۲/۳۵۳
الجامع الصحیح للبخاری، باب حدیث الغار، ۱/۴۹۳
السنن الکبری للبیهقی، ۶/۱۱۷ ☆ المسند لا حمد بن حنبل، ۲/۱۱۶
البدایة و النهایة لا بن کثیر، ۲/۱۳۷ ☆ الترغیب والترهیب للمنذری، ۳/ ۳۲۰

لبعض : انظروا اعمالا عملتموها صالحة لله ، فادعوا الله تعالیٰ بها لعله یفرجها عنکم فقال احدهم : اللهم ! انه کان لی والدان شیخان کبیران و امرأتی و لی صبیة صغار ارعی علیهم ، فاذا ارحت علیهم حلبت فبدأت لوالدی فسنیتهما قبل بنی ، و انی نأبی ذات یوم الشجر فلم آت حتی امسیت فوجد تهماقدناما ، فحلبت کما کنت احلب فجئت بالحلاب فقمت عند رؤسهما اکره ان اوقظهما من نومهما ، و اکره ان اسقی الصبیة قبلهما و الصبیة یتضاغون عند قدمی ، فلم یزل ذلك ودأبی و دابهم حتی طلع الفجر ، فان کنت تعلم انی فعلت ذلك ابتغاء وجهك فافرج لنا منها فرجة نری منها السماء ، ففرج الله منها فرجة فرأو امنها السماء ۔ و قال الآخر : اللهم ! انه کانت لی ابنة عم احببتها کاشد ما یحب الرجال النساء و طلبت الیها نفسها فابت حتی اتیها بمأة دینار ، فبغیت حتی جمعت مائة دینار ، فجئتها بها ، فلما و قعت بین رجلیها قالت : یا عبد الله ! اتق الله و لا تفتح الخاتم الا بحقه ، فقمت عنها ، فان کنت تعلم انی فعلت ذلك ابتعاء و جهك فافرج لنا منها فرجة ، ففرج لهم ۔ و قال الآخر : اللهم ! انی کنت استاجرت اجیرا بفرق ارز فلما قضی عمله قال : اعطنی حقی فعرضت علیه فرقه فرغب عنه ، فلم ازل ازرعه حتی جمعت منه بقر أو رعائها فجاء نی فقال : اتق الله و لا تظلمنی حقی ، قلت : اذهب الی تلك البقرورعائها فخدها فقال :اتق الله و لا تستهزئ بی فقلت:انی لا استهزئ بك خذ ذلك البقرو رعائها فاخذه فذهب به ، فان کنت تعلم انی فعلت ذلك ابتغاء وجهك فافرج لنا ما بقی ففرج الله ما بقی ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تین مسافر سفر میں تھے کہ اچانک بارش آ گئی، ان تینوں نے ایک پہاڑ کی کھائی میں پناہ لی، اسی وقت پہاڑ سے ایک پتھر گرا اور اس گھاٹی کا منہ بند ہو گیا۔ تینوں نے آپس میں ایک دوسے سے کہا: اپنے اپنے اعمال صالحہ کو دیکھو جو محض اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے کیئے ہوں اور ان کے وسیلہ سے دعا کرو امید ہے کہ اللہ تعالیٰ اس پتھر کو یہاں سے ہٹا دے گا۔ ان میں سے ایک شخص نے کہا یا اللہ! میرے والدین بوڑھے تھے، ساتھ ہی میری بیوی اور بچے بھی تھے، میں ان کے گذارے کے لئے بھیڑ بکریاں چراتا اور شام کو آ کر دودھ دوہتا، پہلے اپنے والدین کو پلاتا تھا۔ ایک دن مجھے بکریوں کے لئے چارہ لانے کے لئے دور جانا پڑا، میں جب

Marfat.com

گھر آیا تو رات ہو چکی تھی اور میرے والدین اس وقت تک سو گئے تھے۔ میں نے حسب معمول دودھ دوہا اور اس کو لیکر ماں باپ کے سرہانے آکر کھڑا ہو گیا، میں نے نہ چاہا کہ انکو نیند سے بیدا کروں، اور یہ بھی گوارہ نہ ہوا کہ اپنے بچوں کو پہلے پلا دوں حالانکہ وہ بھوک کی وجہ سے میرے قدموں پر لوٹ رہے تھے، اسی حال میں پوری رات گذر گئی اور صبح نمودار ہو گئی۔ یا اللہ تو خوب جانتا ہے، اگر میں نے یہ کام تیری رضا کیلے کیا تھا تو اس پتھر سے ایک روزن کھولدے جس سے ہم آسمان کو دیکھ سکیں۔ رب کریم نے اپنے فضل اور اس کے نیک عمل کی بدولت روزن کھول دیا اور اب انکو آسمان نظر آنے لگا۔ دوسرے شخص نے عرض کیا: یا اللہ! میرے چچا کی بیٹی تھی جس پر میں فریفتہ ہو گیا تھا میں نے اس سے خواہش ظاہر کی کہ اپنا نفس میرے حوالے کر دے لیکن اس نے سو اشرفیوں کے بغیر رضامندی ظاہر نہ کی۔ میں نے نہایت کوشش کر کے سو اشرفیاں کمائیں اور لیکر پہونچا۔ جب میں بدکاری کے ارادہ سے اس کی ٹانگوں کے درمیان بیٹھا تو بولی: اے خدا کے بندے! اللہ سے ڈر اور بغیر حق مہر مت توڑ۔ یہ سن کر میں اٹھ کھڑا ہوا، یا اللہ! تو خوب جانتا ہے، اگر میں نے یہ کام تیری رضا و خوشنودی کے لئے کیا تو ایک روزن اور کھول دے، اللہ تعالیٰ نے اس پتھر کو اور ہٹا دیا۔ تیسرے شخص نے دعا کی: یا اللہ! میں نے ایک شخص کو مزدور کیا کہ وہ ایک فرق چاول پر میرا کام کر دے، جب وہ کام کر چکا تو میرے پاس مزدوری لینے آیا، میں نے حسب وعدہ وہ چاول اس کو دئے لیکن اس نے انکار کر دیا کہ اس کی نظر میں کم تھے۔ وہ چلا گیا تو میں نے ان چاولوں کو زراعت کے ذریعہ بڑھایا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے اس میں اتنی برکت کی کہ ایک جنگل میں گائے بیل اور ان کی حفاظت کے لئے چرواہے سب اسی کے منافع سے جمع ہو گئے۔ وہ مزدور پھر آیا اور بولا: اللہ تعالیٰ سے ڈر اور میرا حق مت مار، میں نے کہا: جا اور بیل گائے نیز چرواہے سب تیرے ہیں وہ بولا خدا سے ڈر اور مجھ سے ہنسی مذاق مت کر، میں نے کہا: نہیں واقعی ان سب کا تو ہی حقدار ہے۔ انکو لیجا، وہ لے گیا، یا اللہ! تو خوب جانتا ہے کہ یہ کام میں نے تیری رضا کے لئے کیا تھا تو پتھر کا جو حصہ غار پر رہ گیا ہے اس کو بھی ہٹا دے۔ تو اللہ تعالیٰ نے اسے بھی ہٹا دیا اور یہ سب آزاد ہو گئے۔ ۱۲م

فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/ ۱۸۷

Marfat.com

(۲۵) مشرک ماں باپ سے بھی حسن سلوک سے پیش آؤ

۲۳۷۸۔ **عن** اسماء بنت الصدیق رضی الله تعالیٰ عنه قالت: قدمت علی امی و هی مشرکة فی عهد قریش اذعا هد هم ، فاستفتیت رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم قلت : قدمت علی امی و هی راغبة ا فاصل امی ؟ قال :نعم ، صل امك۔

حضرت اسماء بنت امیر المؤمنین حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ میری ماں کہ مشرکہ تھی اس زمانہ میں کہ کافروں سے معاہدہ تھا میرے پاس آئی۔ میں نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے فتوی پوچھا کہ میری ماں طمع لیکر میرے پاس آئی ہے، کیا میں اپنی ماں سے کچھ نیک سلوک کروں؟ فرمایا: ہاں، اپنی ماں سے نیک سلوک کرو۔

الحجۃ المؤتمنہ ص ۲۱

۲۳۷۸۔ الصحیح لمسلم، کتاب الزکوة، ۱/ ۳۲٤
الجامع الصحیح للبخاری، باب الهدیة المشرکین، ۱/ ۳۵۷
السنن لا بی داؤد، باب الصدقة علی اهل الزمة، ۱/ ۲۳۵
المسند لاحمد بن حنبل، ٦/ ۳٤٤

Marfat.com

۲۲

کتاب الحیوانات

ابواب

جانوروں سے سلوک ۲۱۷
جانور پالنا ۲۲۰
موذی جانور ۲۲۳

Marfat.com

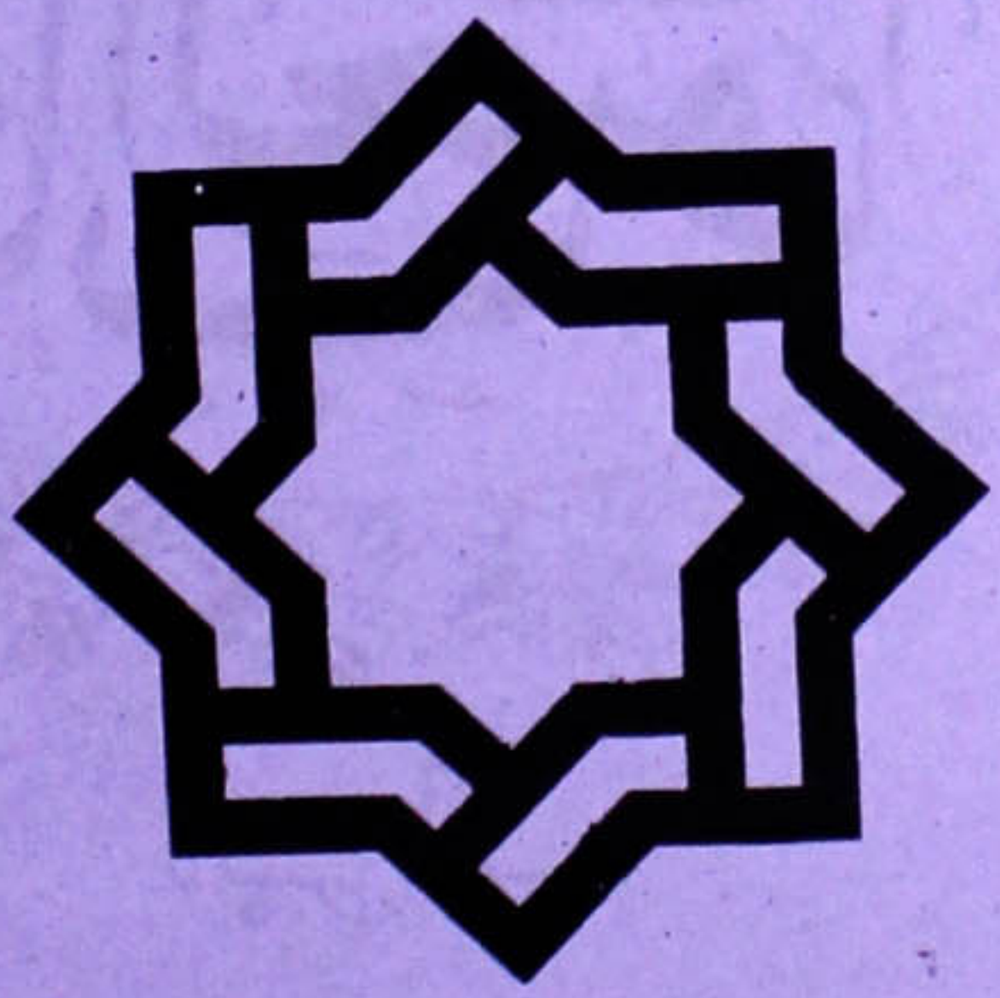

Marfat.com

۱۔ جانورں سے سلوک

(۱) جانوروں کے کھلانے پر اجر

۲۳۷۹۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : فی کل ذات کبد حری اجر۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر گرم جگر والے کو کھلانا ثواب ہے۔۱۲م

فتاوی رضویہ حصہ دوم ۹/ ۲۸۶

(۲) جانوروں کے دانہ پانی کا خیال رکھو

۲۳۸۰۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : دخلت امرأة النار فی هرة ربطتها فلم يطعمها و لم تدعها تاكل من خشاش الارض۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایک عورت جہنم میں گئی ایک بلی کے سبب کہ اسے باندھے رکھا تھا، نہ خود کھانا دیا نہ چھوڑا کہ زمین کا گرا پڑا یا جو جانور اس کو ملتا کھاتی۔

۲۳۷۹۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب رحمة الناس بالبهائم، ۲/ ۸۸۹
الصحیح لمسلم، باب فضل سقی البهائم المحترمه، ۲/ ۲۳۷
السنن لا بن ماجه، باب فضل الصدقة الماء، ۲/ ۲۷۰
المسند لا حمد بن حنبل، ۲/ ۳۷۵ ☆ السنن الکبری للبیهقی، ۴/ ۱۸۶
شرح السنة للبغوی، ۲/ ۲۲۹ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ۵/ ۱۱۳
مجمع الزوائد للهیثمی، ۳/ ۱۳۱ ☆ کنز العمال للمتقی، ۱۶۰۶۴، ۶/ ۳۶۱
التفسیر للقرطبی، ۷/ ۲۱۶ ☆ الادب المفرد للبخاری، ۳۷۸

۲۳۸۰۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب خمس من الدواب فواسق، ۱/ ۴۶۷
الصحیح لمسلم، باب تحریم قتل الهرة، ۲/ ۲۳۶
المسند لاحمد بن حنبل، ۲/ ۲۶۹ ☆ المصنف لعبد الرزاق، ۲۰۵۵۱

۲۳۸۱۔ **عن** جابر بن عبد الله رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : دخلت امرأة النار فی هرة ربطتها فلم تطعمها و لم تدعها تأکل من خشاش الارض فوجبت لها النار۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایک عورت جہنم میں گئی ایک بلی کے سبب کہ اسے باندھے رکھا تھا، نہ خود کھانا دیا اور نہ چھوڑا کہ زمین کا گرا پڑا جو جانور ملتا کھاتی اس وجہ سے اس عورت کے لئے جہنم واجب ہوگئی۔　　فتاوی رضویہ ۶/۴۰۲

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

ابن حبان کی حدیث میں ہے' فهی تنهش قبلها و دبرها ' وہ بلی دوزخ میں اس عورت پر مسلط کی گئی کہ اس کا آگا پیچھا دانتوں سے نوچ رہی ہے۔ایک حدیث میں ہے: کہ جو جانور پالو دن میں ۷۰ر بار اسے دانہ پانی دکھاؤ، نہ کہ گھنٹوں پہروں بھوکا پیاسا رکھو۔علماء فرماتے ہیں: جانور پر ظلم کافر ذمی پر ظلم سے سخت تر ہے۔

فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/۱۹۶

(۳) جانور بازی ناجائز ہے

۲۳۸۲۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال : نهی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم عن التحریش بین البهائم۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جانوروں کو باہم لڑانے سے منع فرمایا۔

فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/۱۹۵

۲۳۸۱۔ السنن لا بن ماجه، باب ذکر التوبة، ۲/۳۱٤
المسند لا حمد بن حنبل، ۳/۳۱۸ ☆ الترغیب والترهیب للمنذری، ۳/۲۰۹
۲۳۸۲۔ السنن لا بی داؤد، باب فی التحریش بین البهائم، ۱/۳٤٦
الجامع للترمذی، باب ما جاء فی التحریش بین البهائم، ۱/۲۰٤
الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/۵۵۸ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی، ۱۱/۸۵
السنن الکبری للبیهقی، ۱۰/۲۲ ☆

Marfat.com

(۴) جانور غیر مکلّف ہے

۲۳۸۳۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسو ل الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : العجماء جبار۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جانور کوئی ذمہ نہیں رکھتے بلکہ وہ مجبور ہیں۔

فتاوی رضویہ ۷/۲۷۴

۵۔ جانور کو مثلہ نہ کرو

۲۳۸٤۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : لعن الله من مثل بالحيوان۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس پر اللہ کی لعنت جو کسی جاندار کو مثلہ کرے۔

حاشیہ مسند امام احمد ص ۳

Marfat.com

۲۳۸۳۔ الجامع الصحيح للبخاری، باب فی الرکاز الخمس، ۲۰۳/۱
الصحيح لمسلم، باب جرح العجماء جبار، ۷۳/۲
الجامع للترمذی، باب ما جاء ان العجماء جبار، ۸۲/۱
الجامع الصغير للسيوطی، ۳۵۰/۲ ☆ المسند لاحمد بن حنبل ۲۲۸/۲
المعجم الكبير للطبرانی، ۱۰۷/۱۰ ☆ مجمع الزوائد للهيثمی، ۷۸/۳
۲۳۸۵۔ السنن الكبرى للبيهقی، ۸۷/۹ ☆ كنز العمال للمتقی، ۲٤۹۷۱، ٦٦/۹
التاريخ الكبير للبخاری، ۲۰٦/۱ ☆ الكامل لا بن عدی، ۱۵۲/۲

۲۔ جانور پالنا

(۱) کتا پالنا گناہ ہے

۲۳۸۵۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : من اقتنی کلبا الا کلب ماشیة او ضاربا نقص من عمله کل یوم قیراطان ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے محافظ اور شکاری کتے کے علاوہ کوئی کتا پالا اس کے نیک اعمال سے ہر دن دو قیراط کم ہوں گے۔۱۲م

۲۳۸۶۔ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسو ل الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : من اتخذ کلبا الا کلب ماشیة او صیدا و زرع انتقص من اجره کل یوم قیراط ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے شکار، کھیتی اور جانوروں کی حفاظت کے علاوہ کے لئے کتا پالا اس کا ہر دن ایک قیراط ثواب کم ہوتا رہے گا۔

فتاوی رضویہ ۴۹۲/۲

(۲) کالا کتا شیطان ہے

۲۳۸۷۔ **عن** أبی ذر الغفاری رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اذا صلی الرجل و لیس بین یدیه کأخرة الرحل او کواسطة

۲۳۸۵۔ الصحیح لمسلم، باب الامر بقتل الکلاب، ۲۱/۲
المسند لا حمد بن حنبل ۴/۲ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۵۱۷/۲
۲۳۸۶۔ الصحیح لمسلم، باب الامر بقتل الکلاب، ۲۱/۱
۲۳۸۷۔ الجامع للترمذی، باب ماجاء انه لا یقطع الصلوة، ۴۵/۱
السنن لا بن ماجه، باب مایقطع الصلوة، ۶۸/۱
المسند لا حمد بن حنبل، ۱۴۹/۵

Marfat.com

الرحل قطع صلوته الكلب الاسود و المرأة و الحمار ، فقلت لأبى ذر : ما بال الاسود من الاحمر و من الأبيض ، فقال : يا ابن اخى : سالتنى كما سألت رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : فقال : الكلب الاسود شيطان ۔

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب نمازی کے سامنے سترہ نہ ہو تو اس کی نماز کالا کتا، عورت اور گدھا سامنے سے گذر جانے سے قطع ہو جاتی ہے۔ (قطع سے مراد نماز کا خشوع قطع ہونا ہے) حضرت عبداللہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوذر غفاری سے عرض کیا: کالے کتے اور سرخ وسفید میں کیا فرق ہے؟ فرمایا: اے میرے بھتیجے! تو نے مجھ سے وہی سوال کیا جو میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کیا تھا تو حضور نے ارشاد فرمایا: کالا کتا شیطان ہے۔ ۱۲م

۲۳۸۸ ۔ **عن** ام المؤمنين عائشة الصديقة رضى الله تعالىٰ عنها قالت : قال النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : الكلب الاسود البهيم الشيطان ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: گہرے سیاہ رنگ کا کتا شیطان ہے۔ ۱۲م

فتاوی رضویہ ۲/۸۱

(۳) بلی گھر میں آنے جانے والا جانور ہے

۲۳۸۹ ۔ **عن** أبى قتادة رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : انها من الطوافين عليكم و الطوافات ۔

حضرت ابوقتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک وہ (بلی) ان نر و مادہ میں ہے جو بکثرت تم پر طواف کرتے ہیں۔

فتاوی رضویہ حصہ دوم ۹/۷۹

۲۳۸۸ ۔ الجامع الصغير للسيوطى، ۲/۴۰۲ ☆

۲۳۸۹ ۔ المستدرك للحاكم، ۱/۱۶۰ ☆ المسند لاحمد بن حنبل، ۵/۳۰۳

التمهيد لابن عبد البر، ۱/۳۱۸ ☆

Marfat.com

(۴) بلی ناپاک نہیں

۲۳۹۰۔ **عن** أبی قتادة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : انها ای الهرة لیست بنجس ۔

حضرت ابوقتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہ یعنی بلی ناپاک نہیں۔　　فتاوی رضویہ ۲/۸۰

(۵) بلی درندہ ہے

۲۳۹۱۔ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالی عنه قا ل : قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم : الهر سبع ، و فی روایة السنور سبع۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بلی درندہ ہے۔　　فتاوی رضویہ ۲/۸۰

(۶) مرغ پالنا اچھا ہے

۲۳۹۲۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالی عنهما قال :قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : الدیك یؤذن بالصلو ة ، من اتخذ دیکا أبیض حفظ من ثلثة من شر کل شیطان و ساحر و کاهن ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مرغ نماز کے لئے لوگوں کو جگاتا ہے، تو جس نے سفید مرغ پالا تو وہ تین برائیوں سے محفوظ ہوگیا، شیطان، جادوگر، اور آئندہ کی باتیں غلط سلط بیان کرنے والے سے۔۱۲م　　فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/۷۱

❀✿❀✿

۲۳۹۰۔ الجامع للترمذی ، باب ما جاء فی سور الهرة ، ۱/۱۴
المسند لاحمد بن حنبل ۵/۳۹۶ ☆ المستدرك للحاكم، ۱/۱۶۰
۲۳۰۱۔ المسند لاحمد بن حنبل ، ۲/۴۴۲ ☆
۲۳۹۲۔ کنز العمال للمتقی ، ۵۳۲۸۸، ۱۲/۳۳۶ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی ، ۲/۲۶۱
تذکرة الموضوعات للفتنی ، ۱۵۳ ☆ الاسرار المرفوعة للقاری ، ۴۳۱

Marfat.com

۳۔موذی جانور

(۱)سانپ کو مارڈالو

۲۳۹۳۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم اقتلوا الحیات و اقتلوا ذا الطفیتین و الابتر ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے ارشاد فرمایا: سانپوں کو قتل کرو، اور خاص طور پر ذوالطفیتین کو قتل کرو، اور ابتر کو قتل کرو۔۱۲م

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

ذوالطفیتین سانپ کی ایک خبیث قسم ہے جس کی دم چھوٹی ہوتی ہے اور پشت پر دو سفید دھاریاں ہوتی ہیں۔

ابتر بھی ایک خطرناک قسم کا سانپ ہوتا ہے جس کی دم چھوٹی اور رنگ نیلا ہوتا ہے۔

۲۳۹۴۔ **عن** عبد الله بن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم اقتلوا الحیات کلهن ، فمن خاف ثارهن فلیس منا ۔

فتاوی رضویہ ۲/۷۹

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر سانپ کو مارو، جس نے ان کے حملے کا خوف کر کے چھوڑ دیا وہ ہم میں سے نہیں۔۱۲م

۲۳۹۳۔ الجامع الصحیح للبخاری ، باب قول الله عزوجل و بث فیها من کل دابة ، ۱/۴۶۵
الصحیح لمسلم، کتاب قتل الحیات و غیرها ، ۲/۲۳۴
السنن لا بن ماجه ، باب قتل ذی الطفیتین ، ۲/۲۶۱
المسند لا حمد بن حنبل، ۲/۹ ☆ المعجم الکبیر ، للطبرانی ، ۲۰/۲۵
مجمع الزوائد للهیثمی ، ۴/۴۶ ☆ الترغیب والترهیب للمنزری ، ۳/۶۲۶
المصنف لعبدالرزاق، ۱۹۶۱۶ ☆ التاریخ الکبیر للبخاری ، ۵/۲۲

۲۳۹۴۔ الجامع الصحیح للبخاری ، باب قول الله عزوجل وبث فیها من کل ، ۱/۴۶۶
الصحیح لمسلم، کتاب الحیات و غیرها ، ۲/۲۳۴
السنن لا بی داؤد باب فی قتل الحیات ، ۲/۷۱۲

Marfat.com

۲۳۹۵۔ **عن** عبد الله بن مسعود رضی اله تعالیٰ عنه قال : بینما نحن مع رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فی غار اذ نزلت علیه و المرسلات ، فانا لنتلقاها من فیه و ان فاه لرطب بها اذخرجت حیة ، فقا ل رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اقتلوها ، قال : فابتدر نا ها فسبقنا ، فقال : وقیت شرکم کما وقیتم شرها۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ ایک غار میں تھے کہ آپ پر سورۂ 'و المرسلات' نازل ہوئی، ہم آپ سے سن کر یاد کر ہی رہے تھے کہ اچانک سانپ نکلا، فرمایا: اسے مارو، ہم جلدی سے بڑھے کہ وہ کسی بل میں گھس گیا، حضور نے فرمایا: وہ تمہاری تکلیف سے بچ گیا جیسے تم اس کی ایذا سے محفوظ رہے۔۱۲م　　فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/۱۰۰

(۲) سانپ مارنا باعث اجر ہے

۲۳۹۶۔ **عن** عبد الله بن مسعود رضی الله تعالی عنه قا ل : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : من قتل حیة فکانما قتل الکافر مباح الدم۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے سانپ کو قتل کیا اس نے گویا ایک مشرک حلال الدم کو قتل کیا۔

۲۳۹۷۔ **عن** عبد الله بن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : من قتل حیة او عقربا فکانما قتل کافرا۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے سانپ یا بچھو مارا گویا ایک کافر مارا۔

فتاوی رضویہ ۴/۵۱۰

۲۳۹۵۔ الجامع الصحیح للبخاری ، باب قول الله عزوجل وبث فیها کل ، ۱/۴۶۷
الصحیح لمسلم، کتاب قتل الحیات ، ۲/۲۳۵
السنن للنسائي، کتاب القتل الحیة فی الحرم ، ۲/۲۵
۲۳۹۶۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۱/۴۲۱ ☆ کنز العمال للمتقی ، ۴۰۰۳۲، ۱۵/۴۸
المعجم الکبیر للطبرانی ، ۱۰/۱۳۰ ☆ مشکل الآثار ، للطحاوی ، ۴/۹۱
۲۳۹۷۔ الجامع الصغیر للسیوطی ، ۲/۵۳۷ ☆ کنز العمال للمتقی ، ۳۹۹۹۵، ۱۵/۴۲

(۳) پانچ جانوروں کو حرم اور حالت احرام میں مارنا میں جائز ہے

۲۳۹۸۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : خمس من الدواب کلهم فاسقة ، یقتلهن المحرم و یقتلن فی الحرم ، الغراب ، و الحیة ، و العقرب ، و الفارة ، و الکلب العقور ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پانچ جانور فاسق ہیں جنکو محرم بھی قتل کرسکتا ہے اور حرم میں بھی قتل کئے جائیں گے۔۔کوا، سانپ، بچھو، چوہا، اور بورایا ہوا کتا۔۱۲م فتاوی رضویہ ۲/۷۸

۲۳۹۹۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالی عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : خمس من الدواب لیس علی المحرم فی قتلهن جناح ، الغراب ، و الحدأة ، و العقرب و الفارة ، و الکلب العقور ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پانچ جانور ایسے ہیں جن کو محرم بھی قتل کرسکتا ہے، کوا چیل، بچھو، چوہا اور بورایا ہوا کتا۔۱۲م

۲۴۰۰۔ **عن** ام المؤمنین عائشة الصدیقة رضی الله تعالیٰ عنها قالت : قال النبی

۲۳۹۸۔ السنن لابن ماجه ، باب یقتل المحرم ، ۲۲۳/۲
المسند لاحمد بن حنبل ، ۲۵۷/۱ ☆ الصحیح لابن خزیمة ۲۶۶۵
شرح السنة للبغوی ، ۲۶۶/۷ ☆ نصب الرایة للزیلعی ، ۲۰۹/۳
تلخیص الحبیر لابن حجر ، ۲۷۵/۲ ☆ السنن الکبری للبیهقی ، ۲۰۹/۵
المسند للحمیدی ، ۶۱۹ ☆ فتح الباری للعسقلانی ، ۳۴/۴
کنز العمال للمتقی ، ۱۱۹۴۲ ، ۳۶/۵ ☆ تاریخ بغداد للخطیب ، ۲۹۲/۴
التفسیر لابن کثیر ، ۱۸۲/۳ ☆ شرح معانی الآثار للطحاوی ،
۲۳۹۹۔ الجامع الصحیح للبخاری ، باب خمس من الدواب فواسق ، ۴۶۷/۱
الصحیح لمسلم ، باب ماینبد للمحرم و غیره قتله من الدواب ، ۳۸۱/۱
الموطا لمالك ، ☆ المسند لاحمد بن حنبل ، ۴۸/۲
الجامع الصغیر للسیوطی ، ۲۴۲/۱ ☆
۲۴۰۰۔ السنن للنسائی ، باب ما یقبل المحرم من الدواب ، ۲۵/۲
المسند لاحمد بن حنبل ، ۲۰۳/۶ ☆ السنن للدار قطنی ، ۲۶۰/۲
المسند لابی داؤد الطیالسی ، ۲۵۷/۸ ☆ المصنف لعبدالرزاق ، ۸۳۸۴

Marfat.com

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : خمس یقتلھن محرم ، الحیۃ و الفارۃ و الحدأۃ ، و الغراب الا بقع ، و الکلب العقور ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اشاد فرمایا: پانچ جانوروں کو حالت احرام میں بھی مارا جاسکتا ہے، سانپ، چوہا، چیل، سیاہ سفید کوا، اور بورایا ہوا کتا۔۱۲م

۲۴۰۱۔ **عن** أبی ھریر ۃ رضی اللہ تعالی عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خمس قتلھن حلال فی الحرم ، الحیۃ ، و العقرب و الحدأۃ و الفارۃ و الکلب العقور ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پانچ جانوروں کو حرم میں قتل کرنا جائز ہے، سانپ، بچھو، چیل، چوہا، اور بورایا ہوا کتا۔۱۲م

فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/۱۰۰

۲۴۰۲۔ **عن** عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ قا ل :ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم . امر محرما بقتل حیۃ بمنی ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے منی میں احرام باندھے ہوئے لوگوں کو سانپ مارنیکا حکم دیا۔۱۲م

(۴) چھوٹے اور زہریلے سانپ ضرور مارو

۲۴۰۳۔ **عن** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہما قال : قال النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : اقتلوا الحیات و ذا الطفیتین و الابتر ، فانھما یستسقطان الحبل و یلتمسان البصر ، قال: فکان عبد اللہ ابن عمر یقتل کل حیۃ و جدھا ، فابصرہ ابو لبابۃ بن عبد المنذر او زید بن الخطاب و ھو یطار دحیۃ ، فقال : انہ

۲۴۰۱۔ السنن لأبی داؤد، باب ما یقتل المحرم من الدواب ۱/۲۵۶
الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/۲۴۱ ☆ السنن الکبری للبیھقی، ۵/۲۱۰
۲۴۰۲۔ الجامع لمسلم، کتاب قتل لحیات، ۲/۲۳۵
۲۴۰۳۔ الصحیح لمسلم، کتاب قتل الحیات، ۲/۲۳۲
الجلمع الصغیر للسیوطی، ۱/۸۳ ☆
السنن لا بی داؤد، باب فی قتل الحیات، ۱/۷۱۲

Marfat.com

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قد نھی عن ذوات البیوت ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سانپوں کو مارو، اور چھوٹے زہریلے سفید دھاری والے سانپ کو خاص طور پر مارو کہ یہ حمل گرا دیتے ہیں اور نگاہ ختم کر دیتے ہیں۔ چنانچہ حضرت عبداللہ بن عمر جس سانپ کو پاتے مار دیتے۔ حضرت ابولبابہ بن عبدالمنذر یا حضرت زید بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے انہیں ایک سانپ پر حملہ کرتے ہوئے دیکھا تو فرمایا: کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے گھر کے سانپوں کو مارنے کی ممانعت فرمائی۔ ۱۲م

فتاوی رضویہ حصہ دوم ۹/۱۰۰

(۵) سانپ اور بچھو مارنا نماز میں بھی جائز ہے

۲۴۰۴۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اقتلوا الاسو دين فی الصلوة ، الحية و العقرب۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سانپ اور بچھو کو نماز میں بھی قتل کر ڈالو۔ ۱۲م

فتاوی رضویہ ۲/۷۹

۶۔ سانپ مارنے پر سات نیکیاں اور چھپکلی پر ایک

۲۴۰۵۔ **عن** عبد الله بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنه قال قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : من قتل حية فله سبع حسنات ، و من قتل وزغة فله حسنة ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

۲۴۰۴۔ السنن لا بن ماجه ، باب ما جاء فی قتل الحية والعقرب فی الصلوة ، ۸۹/۱
السنن للنسائی ، باب قتل الحية والعقرب فی الصلوة ، ۱۴۳/۱
المستدرك للحاكم، ۲۷۰/۴ ☆ المسند للعقيلی ، ۲۳۷/۲
الصحيح لا بن حبان ، ۵۲۸، ☆ تلخيص الحبير لا بن حجر ، ۲۸۴/۱
مشكوة المصابيح للتبريزی، ۱۰۰۴ ☆ كنز العمال للمتقی ، ۲۰۱۲۱، ۵۳۳/۷
۲۴۰۵۔ المسند لا حمد بن حنبل، ۴۲۰/۱ ☆ المعجم الكبير للطبرانی ، ۲۵۸/۱۰
مجمع الزوائد للهيثمی ، ۴۵/۴ ☆ الترغيب والترهيب للمنذری ، ۶۲۳/۳
الجامع الصغير للسيوطی ، ۵۳۷/۲ ☆ الصحيح لا بن حبان ۱۰۸۱

Marfat.com

علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے سانپ مارا اس کے لئے سات نیکیاں، اور جس نے چھپکلی ماری اس کے لئے ایک۔۱۲م

فتاوی رضویہ ۲/۷۹

(۷) چھ جانور احرام اور حالت نماز میں بھی مارنا جائز ہے

۲۴۰۶۔ **عن** زید بن جبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قا ل :سأل رجل عن عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما ما یقتل من الدواب و ھو محرم ، قال : حدثنی احدی نسوۃ النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم انہ کان یامر بقتل الکلب العقور ، و الفارۃ و العقرب والحدأۃ و الغراب والحیۃ ، قال و فی الصلوۃ ایضا ۔

حضرت زید بن جبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک صاحب نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے پوچھا کہ حالت احرام میں کونسے جانور مارنا جائز ہیں؟ فرمایا: مجھ سے ازواج مطہرات میں سے کسی نے بیان فرمایا: کہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان چھ جانوروں کو مار ڈالنے کا حکم فرمایا: بورایا ہوا کتا، چوہا، بچھو، چیل، کوا، اور سانپ۔ اور نماز میں بھی یہ ہی حکم ہے۔۱۲م

(۸) چھپکلی مارنا ثواب ہے

۲۴۰۷۔ **عن** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قا ل: قال النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : اقتلوا الوزغ و لو فی جوف الکعبۃ ۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: چھپکلی کو مارو خواہ وہ کعبہ کے اندر ہی کیوں نہ ہو۔۱۲م

فتاوی رضویہ ۲/۷۹

۲۴۰۶۔ الصحیح لمسلم، باب ما یندب للمحرم و غیرہ قتلہ من الدواب ، ۱/ ۳۸۲
المسند لا بی عوانہ، ۲/ ۱۴۴ ☆ فتح الباری للعسقلانی ، ۴/ ۳۵
۲۴۰۷۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۶/ ۲۰۰ ☆ مجمع الزوائد للھیثمی ، ۳/ ۲۲۹
تاریخ دمشق لا بن عساکر ، ۳/ ۱۴۶ ☆ کنز العمال للمتقی ، ۱۸۰۴۰
المعجم الکبیر للطبرانی، ۱۱/ ۲۰۲ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی ، ۱/ ۸۳

Marfat.com

(۹) سفید سانپ نہ مارو

۲٤۰۸۔ **عن** عبد الله بن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیی علیه وسلم: اقتلوا الحیات کلها الا الجان الأبیض الذی کانه قضیب فضة ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمام سانپ مارو مگر سفید سانپ گویا وہ چاندی کی چھڑی ہے۔۱۲م

(۱۰) جن بھی سانپ کی شکل میں آتے ہیں

۲٤۰۹۔ **عن** أبی سعید الخدری رضی الله تعالی عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : ان بالمدینة نفرا من الجن قد اسلموا ، فمن رأی شیئا من هذه العوامر فلیؤذنه ثلاثا ، فان بداله بعد فلیقتله فانه شیطان ۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مدینہ میں جنات کا ایک گروہ ہے جو اسلام لا چکے، تو جو ان گھر میں رہنے والے جنات کو سانپ کی شکل میں دیکھے تو تین دن کی مہلت دے پھر بھی وہ موجود رہے تو مار ڈالو کہ وہ شیطان ہے۔۱۲م

۲٤۱۰۔ **عن** أبی سعید الخدری رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : ان لهذه البیوت عوامر ، فاذا رأیتم شیئا منها فخرجوا علیها ثلاثا ، فان ذهب والا فاقتلوه فانه کافر ۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

۲٤۰۸۔ السنن لابی داؤد، باب فی قتل الحیات، ۲/۷۱۳
المعجم الکبیر للطبرانی، ۲/۳۸۲ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ٤/٤٦
الترغیب والترهیب للمنزری، ۳/٦۲٤ ☆ کنز العمال للمتقی، ٤۰۰۰٤
۲٤۰۹۔ الصحیح لمسلم، کتاب قتل الحیات، ۲/۲۳٥
السنن لابی داؤد، باب فی قتل الحیات ۲/۷۱۳
۲٤۱۰۔ الصحیح لمسلم، کتاب قتل الحیات، ۲/۲۳٥
مجمع الزوائد للهیثمی، ٤/٤۸ ☆ الترغیب والترهیب للمنذری، ۳/٦۲٦
علل الحدیث لابن حاتم، ۲٤٦٦ ☆ المعجم الصغیر للطبرانی، ۲/۱۳٤

Marfat.com

علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک ان گھروں میں کچھ رہنے والے جن سانپ کی شکل میں ہیں، جب تم ان میں سے کسی کو سانپ کی شکل میں دیکھو تو انکو تین دن کی مہلت دو پھر مار ڈالو کہ وہ کافر ہے۔

۲٤۱۱ ـ عَن أبی السائب مولی هشام بن زهرة رضی الله تعالیٰ عنه انه دخل علی أبی سعید الخدری رضی الله تعالیٰ عنه فی بیته ، قال : فوجد ته یصلی، فجلست انتظره حتی یقضی صلاته ، فسمعت تحریکا فی عراجین فی ناحیة البیت فالتفت فاذاحیة ، فوثبت لا قتلها فاشار الی ان اجلس ، فجلست ، فلما انصرف اشار الی بیت فی الدار فقال : اتری هذا البیت ؟ فقلت : نعم ، فقال : کان فیه فتی منا حدیث عهد بعرس ، قال : فخرجنا مع رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم الی الخندق ، فکان ذلك الفتی یستاذنه رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم بانصاف النهار فیرجع الی اهله، فاستاذنه یوما ، فقال له رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم :خذ علیك سلاحك ، فانی اخشی علیك قریظة ، فاخذ الرجل سلاحه ثم رجع فاذا امرأته بین البابین قائمة ، فاهو ی الیها بالرمح لیطعنها به واصابته غیرة فقالت له : اکفف علیك رمحك و ادخل البیت حتی تنظر ماالذی اخرجنی ، فدخل فاذا بحیة عظیمة منطویة علی الفراش ، فاهوی الیها بالرمح فانتظمها به ثم خرج فرکزه فی الدار فاضطربت علیه ، فما یدری ایهما کان اسرع موتا الحیة ام الفتی؟ قال: فجئنا الی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم و ذکرنا ذلك له و قلنا له : ادع الله لیحییه لنا فقال :استغفروا لصاحبکم ثم قال : ان بالمدینة جنا قد اسلموا ، فاذا رأیتم منهم شیًا فآذنوه ثلاثة ایام ، فان بدالکم بعد ذلك فاقتلوه فانما هو شیطان ۔

حضرت ابوسائب مولیٰ ہشام بن زہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ وہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے گھر گئے تو انہیں نماز پڑھتے ہوئے پایا، کہتے ہیں: میں انتظار

۲٤۱۱ ـ ا الصحیح لمسلم، کتاب قتل الحیات، ۲/ ۲۳۵
السنن لا بی داؤد ، باب فی قتل الحیات ، ۲/ ۷۱۳

Marfat.com

میں بیٹھا رہا کہ وہ نماز سے فارغ ہو جائیں، اس درمیان میں نے کھجور کی پڑی ہوئی شاخوں کے درمیان سرسراہٹ سنی، میں گھر کے اس گوشہ کی جانب متوجہ ہوا تو دیکھا کہ سانپ ہے، میں کود کر پہونچا کہ اس کو مار ڈالوں لیکن انہوں نے مجھے اشارہ کر کے بٹھا دیا، جب فارغ ہوئے تو گھر کی کوٹھری کی طرف اشارہ کر کے فرمایا: کیا تم اس کوٹھری کو دیکھ رہے ہو؟ میں نے کہا: ہاں، بولے: اس میں ایک جوان رہتا تھا، نئی نئی شادی ہوئی تھی، ہم جنگ خندق میں شرکت کے لئے حضور کے ساتھ گئے، اس جوان نے دوپہر کو حضور سے گھر جانیکی اجازت لینا چاہی، حضور نے ایک یوم کی اجازت عطا فرمادی اور فرمایا: اپنے ہتھیار ساتھ لیتے جاؤ کہ مجھے بنو قریظہ سے خطرہ ہے۔ وہ ہتھیار لیکر آئے تو بیوی کو دروازہ پر کواڑوں کے درمیان کھڑا پایا، غیرت وشرم کی وجہ سے اس کے نیزہ مارنا چاہا کہ وہ بول اٹھی، اپنا ہتھیار روک لو اور پہلے گھر میں جا کر دیکھو کہ میں یہاں کیوں نکلنے پر مجبور ہوئی۔ وہ اندر آئے تو دیکھا کہ بستر پر ایک بڑا سانپ لپٹا بیٹھا ہے، اس نے نیزہ مار کر اس کو چھید لیا اور نیزہ باہر لا کر گھر کے صحن میں گاڑ دیا۔ اس سانپ نے اچھل کر اس جوان پر حملہ کر دیا، اب یہ پتہ نہیں چلا کہ کون پہلے مرا، سانپ یا وہ جوان، حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم حضور کی خدمت میں حاضر ہوئے اور واقعہ بیان کیا، اور ساتھ ہی درخواست کی کہ حضور جوان کے زندہ ہونیکی دعا فرمادیں۔ فرمایا: اپنے ساتھی کی مغفرت کی دعا کرو۔ پھر فرمایا: مدینے میں کچھ جن ہیں جو اسلام لے آئے اور سانپ کی شکل میں موجود ہیں جب تم دیکھو تو تین دن کی مہلت دو۔ پھر بھی وہ ظاہر ہوں تو مار ڈالو کہ وہ شیطان ہے۔ ۱۲م

فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/۱۰۰

۲۴۱۲۔ عن نافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: کان عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما یقتل الحیات کلھن حتی حدثنا ابو لبابۃ بن عبد المنذر البدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نھی عن قتل جنان البیوت فامسك۔

حضرت نافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما ہر سانپ کو مار ڈالتے تھے یہاں تک کہ حضرت ابولبابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہم سے یہ

۲۴۱۲۔ الصحیح لمسلم، کتاب قتل الحیات، ۲/۲۳۴

Marfat.com

حدیث بیان کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے گھر میں رہنے والے سانپوں کو مارنے سے منع فرمایا، تو آپ نے یہ طریقہ چھوڑ دیا۔۱۲م

۲٤۱۳۔ **عن** نافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : ان ابا لبابة کلم عبد اللہ بن عمر لیفتح لہ بابا فی داره یستقرب به الی المسجد فوجد الغلمة جلد جان فقال عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنهما : التمسوه فاقتلوه ، فقال ابو لبابة رضی اللہ تعالیٰ عنه : لا تقتلوه ، فان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم نهی عن قتل الجنان التی فی البیوت ۔

حضرت نافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابولبابہ نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے گفتگو کی کہ ان کے لئے اپنے گھر میں سے ایک دروازہ کھول دیں تاکہ مسجد نبوی قریب ہو جائے، دروازہ کھولتے وقت کام کرنے والے لڑکوں نے سانپ کی کینچلی دیکھی، حضرت عبداللہ ابن عمر نے فرمایا: سانپ کو ڈھونڈو اور مار ڈالو، حضرت ابولبابہ نے فرمایا: مت مارنا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے گھر میں رہنے والے سانپوں کی شکل میں جنات کو مارنے سے منع فرمایا۔۱۲م

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

قتل اس سانپ کا کہ سپید رنگ ہے اور سیدھا چلتا ہے، یعنی چلنے میں بل نہیں کھاتا قبل انذار و تحذیر کے ممنوع ہے۔ نیز اسی طرح وہ سانپ جو مدینہ کے گھروں میں رہتے ہیں بے انذار و تحذیر نہ قتل کئے جائیں مگر ذوالطفیتین کہ اس کی پیٹھ پر دو خط سپید ہوتے ہیں، اور ابتر کہ ایک قسم ہے سانپ کی کبود رنگ کوتاہ دم اور ان دونوں سانپوں کا خاصہ ہے کہ جس کی آنکھ پر ان کی نگاہ پڑے اندھا ہو جائے، زن حاملہ اگر انہیں دیکھ لے حمل ساقط ہو، کہ اس طرح کے سانپ اگر مدینے کے گھروں میں بھی رہتے ہوں تو ان کا مارنا بے انذار کے جائز ہے۔

لیکن بعض علما نے قتل ان سانپوں کا کہ گھروں میں رہتے ہیں مطلقا بے انذار کے ممنوع ٹھہرایا ہے اور منشا اس کا اطلاق لفظ بیوت ہے۔ مگر یہ مذہب ضعیف غیر مختار ہے۔ اور جواب اس کا یہ ہے کہ یہاں مراد بیوت سے بیوت مدینہ ہیں نہ بیوت مطلقا، اور وہ احادیث جن میں اذن

۲٤۱۳۔ الصحیح لمسلم،　　کتاب قتل الحیات ،　　۲/ ۲۳٤

بیوت مقید ہے ان حدیثوں کے مفسر ہیں۔

انذار وتحذیر کے طریقے مختلف ہیں

ایک یہ کہ یوں کہا جائے: میں تم کو قسم دلاتا ہوں اس عہد کی جو تم سے حضرت سلیمان بن داؤد علیہما السلام نے لیا کہ ہمیں ایذا مت دو اور ہمارے سامنے ظاہر مت ہو۔

۲٤۱٤۔ **عن** ابن حبیب رضی الله تعالیٰ عنه قال : ان النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم یقول : انشدکن بالعهد الذی اخذ علیکن سلیمان بن داؤد علیهما السلام ان لا توذونا و لا تظهرن لنا۔

حضرت ابن حبیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کہ انذار وتحذیر کے وقت یوں کہے میں تم کو قسم دلاتا ہوں اس عہد کی جو تم سے حضرت سلیمان بن داؤد علیہما السلام نے لیا کہ ہمیں ایذا مت دو اور ہمارے سامنے ظاہر مت ہو۔

دوسرے یہ ہے کہ اس طرح کہا جائے: ہم تجھ سے سوال کرتے ہیں بوسیلۂ عہد نوح وعہد سلیمان بن داؤد علیہم السلام کے کہ ہمیں ایذا مت دے۔

۲٤۱٥۔ **عن** أبی لیلی رضی الله تعالی عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اذا ظهرت الحیة فی المسکن فقولوا لها : انا نسألك بعهد نوح و بعهد سلیمان بن دائود علیهم السلام ان لا تؤذینا ، فان عادت فاقتلوه۔

حضرت ابولیلی رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب کسی گھر میں سانپ ظاہر ہو تو کہو: ہم تجھ سے سوال کرتے ہیں بوسیلۂ عہد نوح وسلیمان بن داؤد علیہم السلام کے کہ ہمیں ایذا مت دے۔

تیسرے یہ کہ میں تمہیں قسم دلاتا ہوں اس عہد کی جو تم سے حضرت نوح علیہ السلام نے لیا، اور میں تمہیں قسم دلاتا ہوں اس عہد کی جو تم سے سلیمان علیہ السلام نے لیا کہ ایذا مت دو۔

۲٤۱٤۔ شرح مسلم للنودی، ۲/ ۲۳٤ ☆ التفسیر للقرطبی، ۱/ ۳۱۸

۲٤۱٥۔ الجامع للترمذی، ☆

شرح السنة للبغوی، ۱۲/ ۱۹٤ ☆ کنز العمال للمتقی، ۲۸۳۷۲، ۱۰/ ٦۲

مشکوه المصابیح للتبزیزی، ٤۱۳۷ ☆ تذکرة الموضوعات للفتنی، ۲۱۱

Marfat.com

۲۴۱۶۔ **عن** أبی لیلی رضی الله تعالیٰ عنه قال :ا ن رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم سئل عن حیا ت البیوت فقا ل : اذا رأیتم منهن شیًا فی مساکنکم فقولوا : انشد کن العهد الذی اخذ علیکن سلیمانؑ علیه السلام ان لا توذونا فان عدن فافتلوهن ۔

حضرت ابولیلیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے گھر میں پائے جانے والے سانپوں کے بارے میں پوچھا گیا تو فرمایا: جب تم اپنے گھروں میں ان سانپوں کو دیکھو تو کہو: میں تمہیں قسم دلاتا ہوں اس عہد کی جو تم سے حضرت سلیمان علیہ السلام نے لیا کہ ایذا مت دو، پھر بھی وہ ظاہر ہوں تو مار ڈالو۔۱۲م

چوتھے یہ کہ لوٹ جا خدا کے حکم سے

پانچویں یہ کہ مسلمان کی راہ چھوڑ دے

بالجملہ قتل سانپ کا مستحب اور سپید و ساکن بیوت مدینہ کا سواذ والطفیتین اور ابتر کے بے انذار و تحذیر کے ممنوع ہے۔ مگر امام طحاوی کے نزدیک قتل بے انذار میں بھی کچھ حرج نہیں، اور انذار اولی ہے۔

فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/ ۱۰۱

۲۴۱۶۔ السنن لابی داؤد ، باب فی قتل الحیات ، ۲/ ۷۱۳

Marfat.com

۲۳

کتاب التوبۃ

ابواب

فضائل توبہ ۲۳۶
توبہ کیا ہے؟ ۲۴۰
توبہ کی نوعیت ۲۴۲

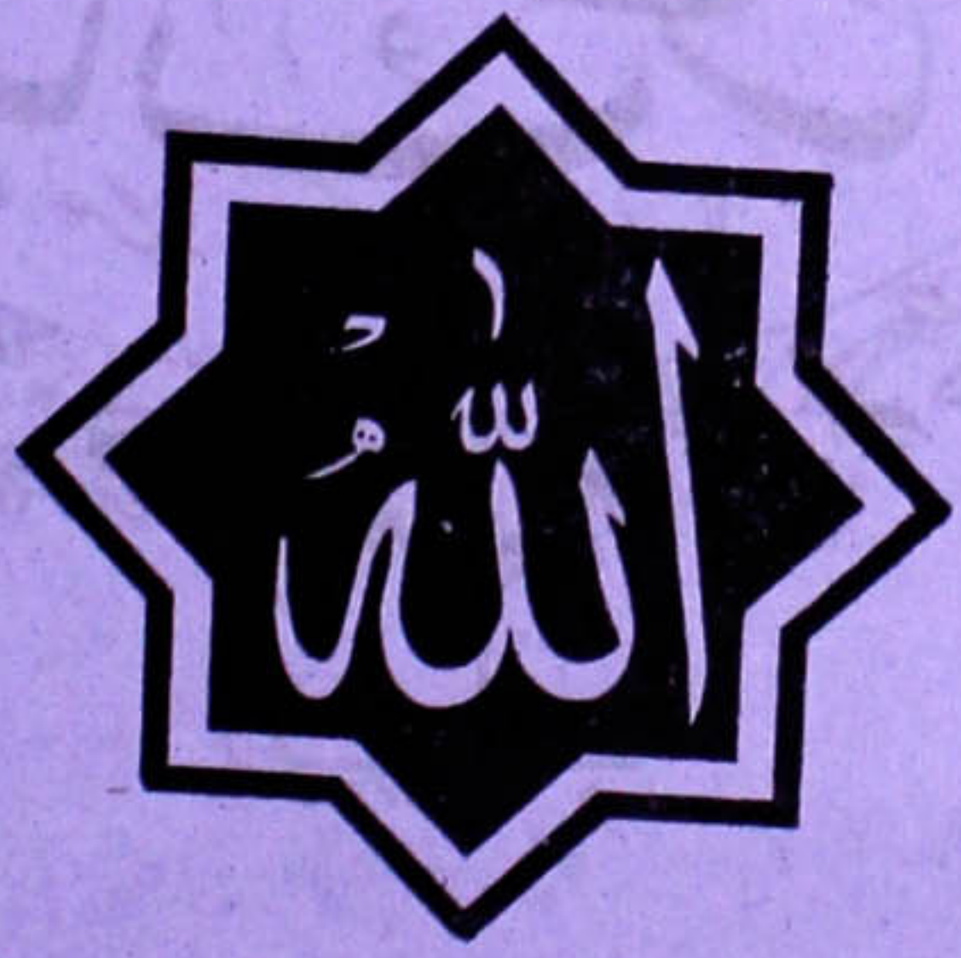

۱۔فضائل توبہ

(۱)توبہ کا طریقہ

۲٤۱۷۔ **عن** أبی الدرداء رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم کل شئ یتکلم به ابن آدم فانه مکتوب علیه ، فاذا خطأ الخطیئة ثم احب ان یتوب الی الله عزوجل فلیأت بقعة مرتفعة فلیمد د یدیه الی الله ثم یقول : اللهم انی اتوب الیك منها لا ارجع الیها ابد ا، فانه یغفر له ما لم یرجع فی عمله ذلك ۔

حضرت ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: آدمی کا ہر بول اس پر لکھا جاتا ہے، تو جو گناہ کرے پھر اللہ تعالیٰ کی طرف توبہ کرنا چاہے اسے چاہئے کہ بلند جگہ پر جائے اور اللہ تعالیٰ کی طرف ہاتھ پھیلائے اور کہے: الٰہی! میں اس گناہ سے تیری طرف رجوع لاتا ہوں اب کبھی ادھر عود نہ کرونگا۔ اللہ تعالیٰ اس کے لئے مغفرت فرمادیگا جب تک اس گناہ کو پھر نہ کرے۔

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

توبہ کے لئے بلندی پر جانے کی یہ ہی حکمت ہے کہ حتی الوسع موضع معصیت سے بعد اور دوری نیز محل طاعت و منزل رحمت یعنی آسمان کا قرب حاصل ہو۔ جب سیدنا حضرت موسی علی نبینا علیہ الصلوۃ السلام کا زمانہ انتقال قریب آیا بن میں تشریف رکھتے تھے اور ارض مقدسہ پر جبارین کا قبضہ تھا، وہاں تشریف لیجانا میسر نہ ہوا دعا فرمائی: اس پاک زمین سے مجھے ایک سنگ پرتاب قریب کردے۔　　فتاوی رضویہ ۵۴۲/۳

(۲)توبہ گناہ مٹادیتی ہے

۲٤۱۸۔ **عن** عبدا لله بن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول لله صلی

۲٤۱۷۔ المستدرك للحاکم، ٤/ ۱٦۱ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۳۹٤/۲
کنز العمال للمتقی، ۱۰۲٤٤، ٤/ ۲۱۹ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ٥٤/۱۰
۲٤۱۸۔ السنن لا بن ماجه، باب ذکر التوبة، ۳۱۳/۲
السنن الکبری للبیهقی، ۱۰/ ۱٥٤ ☆ کنز العمال للمتقی، ۱۰۱۷٤، ۲۰۷/٤

Marfat.com

الله تعالیٰ علیه وسلم : التائب من الذنب کمن لا ذنب له ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے گناہ سے توبہ کرلی وہ ایسا ہے جیسے گناہ کیا ہی نہیں۔

فتاوی رضویہ ۳/۲۱۰

(۳) گنہگار کی بھلائی توبہ میں ہے

۲٤۱۹۔ **عن** انس رضی الله تعالیٰ عنه قا ل : قال النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : خیر الخطائین التوابون ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: خطا کار کی خیر اس میں ہے کہ توبہ کرے۔

فتاوی رضویہ ۷/۵۱۰

(۴) مؤمن کو توبہ کے بعد طعنہ نہ دے

۲٤۲۰۔ **عن** معاذ رضی الله تعالی عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : من عیر اخاه بذنب لم یمت حتی یعمله ۔

حضرت معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو کسی مسلمان بھائی کو توبہ کے بعد اس گناہ کا طعنہ دے وہ نہ مریگا جب تک خود اس

۲٤۱۸۔ مجمع الزوائد للهیثمی، ۱۰/۲۰۰ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۱/۲٦۱
الجامع الصغیر للسیوطی ۱/۲۰۳ ☆ التفسیر للقرطبی، ۱۸/۲۰۰
حلیة الاولیاء لابی نعیم، ٤/۲۱۰ ☆ التفسیر لابن کثیر، ٥/۲٤۱
الترغیب والترهیب للمنذری، ٤/۹۷ ☆ المغنی للعراقی، ٤/٥
اتحاف السادة للزبیدی، ۸/٥۰۳ ☆ جمع الجوامع للسیوطی، ۱۰۳٤۰
۲٤۱۹۔ السنن لابن ماجه باب ذکر التوبة، ۲/۳۲۳
المسند لاحمد بن حنبل، ۳/۱۹۸ ☆ المستدرك للحاکم، ٤/۲٤٤
۲٤۲۰۔ الجامع للترمذی، قیامت، ٥۳ ☆
الترغیب والترهیب للمنذری، ۳/۳۱۰ ☆ اتحاف السادة للزبیدی، ۷/٥۰٤
تاریخ بغداد للخطیب، ۲/۳٤۰ ☆ کشف الخفا للعجلونی، ۲/۳٦٥
الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/٥۳٥ ☆ الکامل لابن عدی،

گناہ کا مرتکب نہ ہو۔　　فتاوی رضویہ ۶/۱۴۰

۵۔ گناہ کے بعد سچی توبہ سے دل صیقل ہوجاتا ہے

۲۴۲۱۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالی عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : ان العبد اذا اذنب ذنبا تكتب فی قلبه نكتة سوداء فان تاب و نزع و استغفر صقل قلبه ، و ان عاد زادت حتی تغلق قلبه ، فذالك "الران" الذی ذكر الله تعالیٰ فی القرآن ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب بندہ گناہ کرتا ہے تو اس کے دل پر سیاہ دھبہ پیدا ہو جاتا ہے، پھر جب توبہ کرے، اس گناہ سے علیحدگی اختیار کرے اور اللہ تعالیٰ سے مغفرت چاہے تو اس کا دل صیقل و صاف ہو جاتا ہے اس کے بعد پھر گناہ کر بیٹھا تو وہ دھبہ اور زیادہ ہوتا جاتا ہے یہاں تک کہ پورے دل کو گھیر لیتا ہے۔ یہ ہی نقطہ ہے وہ جس کا ذکر قرآن کریم میں لفظ "ران" سے فرمایا گیا۔۱۲م　　فتاوی رضویہ حصہ دوم ۹/۱۷

۲۴۲۱۔ السنن لابن ماجه، باب الذكر الذنوب
المسند لاحمد بن حنبل، ۲/۲۹۷ ☆ الترغيب والترهيب للمنذری، ۴/۹۱
فتح الباری للعسقلانی، ۱۱/۹۹ ☆ كنز العمال للمتقی، ۱۰۱۷۳، ۴/۲۰۷

Marfat.com

۲۔توبہ کیا ہے؟

(۱) جس نے توبہ کی اس نے گناہ پر اصرار نہ کیا

۲٤۲۲۔ **عن** امیر المؤمنین أبی بکر الصدیق رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسو ل الله صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : ما اصر من استغفر

امیر المؤمنین سیدنا حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے معافی مانگ لی اس نے ہٹ نہ کی۔

فتاوی رضویہ ۷/۵۱۰

(۲) ندامت توبہ ہے

۲٤۲۳۔ **عن** عبد الله بن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم: الندم توبة ۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ندامت توبہ ہے۔ فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/۲۵۴

(۳) معصیت میں مبتلا رہ کر توبہ اللہ سے استہزاء ہے

۲٤۲٤۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قا ل: قال رسول الله صلی

۲٤۲۲۔ السنن لا بی داؤد، باب فی الاستغفار، ۱/۲۱۲
السنن الکبری للبیهقی، ۱۰/۱۸۸ ☆ اتحاف السادة للزبیدی، ۵/۵۹
الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/٤۷۸ ☆ کنز العمال للمتقی، ۱۰۲۳۰، ٤/۲۱٦
کشف الخفا للعجلونی، ۲/۲٤۹ ☆ الترغیب والترهیب للمنذری،

۲٤۲۳۔ السنن لا بن ماجه، باب ذکر التوبه، ۲/۳۲۳
المسند لا حمد بن حنبل، ۱/۳۷٦ ☆ السنن الکبری للبیهقی، ۱۰/۱۵٤
المستدرك للحاکم، ٤/۲٤۳ ☆ الترغیب والترهیب للمنذری، ٤/۹۷
مجمع الزوائد للهیثمی، ۱۰/۱۹۹ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ۱۱/۱۰۳
المعجم الصغیر للطبرانی، ۱/۳۳ ☆ التمهید لا بن عبد البر، ٤/٤۵
اتحاف السادة للزبیدی، ۷/۲۹۷ ☆ الکامل لا بن عدی، ۱/۲۰۰
حلیة الاولیاء لا بی نعیم ۸/۲۵۱ ☆ کنز العمال للمتقی، ۱۰۳۰۱، ٤/۲۳۲

۲٤۲٤۔ الترغیب والترهیب للمنذری، ٤/۹۷ ☆ اتحاف السادة للزبیدی، ۸/٦۰٤
المغنی للعراقی، ٤/٤۷ ☆ السلسلة الصحیحة للالبانی، ٦۱٦

Marfat.com

الله تعالی علیه وسلم : المستغفر من الذنب و هو مقیم علیه کالمستهزئ بربه ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو گناہ پر قائم رہ کر توبہ توبہ کرے وہ اپنے رب جل جلالہ سے معاذ اللہ تمسخر کرتا ہے۔

فتاوی رضویہ حصہ دوم ۹/۱۰۴

(۴) گناہ کے فوراً بعد توبہ کرنا مومن کی شان ہے

۲۴۲۵۔ **عن** أبی سعید الخدری رضی الله تعالی عنه قال · قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم مثل المؤمن و مثل الایمان کمثل الفرس فی اخبیته یحول ثم یرجع الی اخبیته ، و ان المومن یسهو ثم یرجع ، فاطعموا طعامکم الاتقیاء و او لو معروفکم المؤمنین۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسلمان اور ایمان کی کہاوت ایسی ہے جیسے چراگاہ میں گھوڑا اپنی رسی سے بندھا ہو کہ چاروں طرف چر کے پھر اپنی بندش کی طرف پلٹ آتا ہے۔ یونہی مسلمان سے بھول ہوتی ہے پھر ایمان کی طرف رجوع لاتا ہے، تو اپنا کھانا پرہیز گاروں کو کھلاؤ اور اپنا نیک سلوک سب مسلمانوں کو دو۔

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اس حدیث سے ظاہر ہے کہ معالجہ گناہ میں نیکوں کو کھانا کھلانا اور عام مسلمانوں کے ساتھ اچھا سلوک کرنا ہے۔

رادالقحط والوباء ص ۹

۲۴۲۵۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۳/۵۵ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۱۰/۲۰۱
الترغیب والترهیب للمنذری ۴/۸۰ ☆ شرح السنة للبغوی ۱۳/۶۹
الصحیح لابن حبان، ۲۴۵۱ ☆ مشکوة المصابیح للتبریزی، ۴۲۵۰

Marfat.com

۳۔ توبہ کی نوعیت

(۱) جیسا گناہ ویسی ہی توبہ

۲۴۲۶۔ **عن** معاذ بن جبل رضی الله تعالی عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم :اذا عملت سئیة فاحدث عندها توبة، توبة السر بالسر ، و توبة العلانیة بالعلانیة ۔

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب کوئی گناہ صادر ہو فوراً توبہ کر۔ پوشیدہ گناہ کی توبہ پوشیدہ اور علانیہ کی علی الاعلان۔۱۲م　　فتاوی رضویہ ۴/۵۲۳

۲۴۲۷۔ **عن** انس رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم : اذا حدثت ذنبا فاحدث عندها توبة ، ان سرا فسر ، و ان علانیة فعلانیة ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تجھ سے نیا گناہ ہو فوراً نئی توبہ کر نہاں کی نہاں، عیاں کی عیاں۔

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

مسئلہ توبہ میں مجملا تحقیق یہ ہے کہ وہ گناہ جو خلق پر بھی ظاہر ہو جس طرح خود اس کیلئے دو تعلق ہیں۔

ایک بندے اور خدا میں کہ، اللہ عزوجل کی نافرمانی کی، اس کا ثمرہ حق جل وعلا کی معاذ اللہ ناراضی، اس کے عذاب منقطع یا ابدی کا استحقاق۔

دوسرے بندے اور خلق میں، کہ مسلمانوں کے نزدیک وہ آثم وظالم یا گمراہ یا کافر بحسب حیثیتِ گناہ ٹھہرے۔ اور اس کے لائق سلام وکلام وتعظیم اکرام واقتدائے نماز وغیرہا امور ومعاملات میں اس کے ساتھ انہیں برتاؤ کرنا ہو۔

۲۴۲۶۔ کنز العمال للمتقی، ۱۰۱۸۰، ۴/۲۰۹ ☆ اتحاف السادة للزبیدی، ۸/۶۰۳
الجامع الصغیر للسیوطی، ۱/۵۳ ☆ المغنی للعراقی، ۴/۴۷
۲۴۲۷۔ کنز المعال للمتقی، ۱۰۲۴۶، ۴/۲۲۰۹ ☆

Marfat.com

یونہی اس سے توبہ کے لئے بھی دو رخ ہیں

ایک جانب خدا، اس کا رکن اعظم بصدق دل اس گناہ سے ندامت ہے۔ فی الحال اس کا ترک اور اس کے آثار کا مٹانا، اور آئندہ نہ کرنیکا صحیح عزم۔ یہ سب باتیں سچی پشیمانی کو لازم ہیں ولہٰذا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: الندم توبة ۔ ندامت توبہ ہے۔

یعنی وہی سچی صادقہ ندامت کہ بقیہ ارکان توبہ کو خود مستلزم ہے اسی کا نام توبۃ السر ہے۔

دوسرا جانب خلق، کہ جس طرح ان پر گناہ ظاہر ہوا اور ان کے قلوب میں اس کی طرف سے کشیدگی پیدا ہوئی اور معاملات میں اس کے ساتھ اس کے گناہ کے لائق انہیں احکام دئے گئے اس کی طرح ان پر اسی توبہ ورجوع ظاہر ہو کہ ان کے دل اس سے صاف ہوں اور احکام حالت برأت کی طرف مراجعت کریں، یہ توبہ علانیہ ہے۔

توبۂ سر سے تو کوئی گناہ خالی نہیں ہوسکتا۔ اور گناہ علانیہ کے لئے شرع نے توبہ علانیہ کا حکم دیا ہے۔

اقول وباللہ التوفیق: اس حکم میں بکثرت حکمتیں ہیں

اول: اصلاح ذات بین کا حکم ہے، یعنی آپس میں صفائی اور صلح رکھو، یہ گناہ علانیہ میں توبۂ علانیہ ہی پر موقوف، کہ جب مسلمان اس کے گناہ سے آگاہ ہوئے اگر توبہ سے واقف نہوں تو ان کے قلوب اس سے ویسے ہی رہیں گے جیسے قبل توبہ تھے۔

دوم: جب وہ اسے برا سمجھے ہوئے ہیں تو اس کے ساتھ وہی معاملات بعد وتنفر رکھیں گے جو بدوں کے ساتھ درکار ہیں۔ علی الخصوص، بدمذہب لوگ، یہ بہت برکات سے محرومی کا باعث ہوگا۔

سوم: جب یہ واقع میں تائب ہولے۔ اور حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: التائب من الذنب کمن لاذنب له تو اب مسلمانوں کے وہ معاملات نظر بواقع بیجا ہوں گے، اور انہیں اس بیجا پر خود یہ شخص حامل ہوا کہ اگر اپنی توبہ کا اعلان کر دیتا تو کیوں وہ معاملات رہتے، تو لازم ہوا کہ انہیں مطلع کر دے۔ جیسے کسی کے کپڑے میں نجاست ہو اور وہ مطلع نہیں تو جاننے والے پر اسے خبر دینی ضروری ہے۔

چہارم: ایسے گناہوں میں جو بدمذہبی بددینی ہیں، اگر یہ مرگیا اور مسلمانوں پر اس کی

Marfat.com

توبہ ظاہر نہیں، اور بد مذہب کی مذمت اس کے مرنے پر بھی جائز بلکہ کبھی شرعاً واجب ہے تو اہلسنت اسے برا اور بد دین اور گمراہ کہیں گے، اور ان کے سید و مولی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے انہیں زمین میں اللہ عزوجل کا گواہ بتایا ہے، آسمان میں اس کے گواہ ملائکہ ہیں اور زمین میں اہلسنت، تو انکی گواہی سے اس پر سخت ضرر کا خوف ہے، اور وہ خود اس میں تقصیر وار ہے کہ اعلان توبہ سے ان کا دل صاف نہ کر دیا۔ اور یہ نہ بھی ہو تو اتنا ضرور ہے کہ علما و صلحا اہل سنت اس کی تجہیز میں شرکت اور اس کے جنازہ پر نماز سے احتراز کریں گے، شفاعت اخیار سے محروم رہے گا، یہ شناعت کیا کم ہے، والعیاذ باللہ تعالیٰ۔

پنجم: اصل یہ ہے کہ گناہ علانیہ دوہرا گناہ ہے کہ اعلان گناہ دوسرا گناہ، بلکہ اس گناہ سے بھی بدتر گناہ ہے۔ حدیث میں ہے۔

۲۴۲۸۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم: كل امتی معافی الا المجاهرين۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میری سب امت عافیت میں ہے سوا ان کے جو گناہ آشکارا کرتے ہیں۔

فتاوی رضوی حصہ اول ۹/ ۲۵۵

۱۴۲۹۔ **عن** المغيرة بن شعبة رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم: لا يزال العذاب مكشوفا عن العباد لما استتروا بمعاصی الله، فاذا اعلنوها استوجبوا عذاب النار۔

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بندوں سے عذاب الٰہی دور رہے گا جب تک اللہ کی معصیت پوشیدہ

۲۴۲۸۔ الجامع الصغير للبخاری، باب ستر المومن علی نفسه، ۲/ ۸۹۶
الصحيح لمسلم، باب النهی عن هتك الانسان ستر نفسه، ۲/ ۴۱۲
مجمع الزوائد للهيثمی، ۱۰/ ۱۹۲ ☆ اتحاف السادة للزبيدی، ۶/ ۱۷۲
المعجم الصغير للطبرانی، ۱/ ۲۲۷ ☆ التمهيد لا بن عبد البر، ۵/ ۳۳۹
الدر المنثور للسيوطی، ۸/ ۳۳۰ ☆ كنز العمال المتقی، ۱۰۳۳۷، ۴/ ۲۳۹
فتح الباری للعسقلانی، ۱۰/ ۱۶۱ ☆ المغنی للعراقی۔ ۲/ ۱۹۹
۲۴۲۹۔ مسند الفردوس للديلمی، ۴/ ۹۶ ☆ كنز العمال للمتقی، ۱۰۳۷۱

کریں گے۔اور جب علانیہ گناہ کرینگے تو عذاب دوزخ خود اپنے اوپر واجب کریں گے۔۱۲م

فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/ ۲۵۶

اعلان گناہ پر باعث نفس کی جرأت و جسارت، اور سرکشی و بے حیائی ہے، اور مرض کا اعلاج ضد سے ہوتا ہے، جب مسلمانوں کے مجمع میں اپنی بدی و شناعت پر اقرار لائے گا تو اس سے جو انکسار پیدا ہوگا اس سرکشی کی دوا ہوگا۔

فکر حاضر میں اس وقت اتنی حکمتیں خیال میں آئیں، اور شریعت مطہرہ کی حکمتوں کو کون حصر کرسکتا ہے؟ ان میں اکثر وجوہ یہ چاہتے ہیں کہ جن جن لوگوں کے سامنے گناہ کیا ہے ان سب کے مواجہ میں توبہ کرے۔ مگر یہ کثرت مجمع کی حالت میں مطلقا اور بعض صور میں ویسے بھی حرج سے خالی نہیں، اور حرج مدفوع بالنص ہے۔ تاہم اس قدر ضرور چاہیئے کہ مجمع توبہ مجمع گناہ کے مشابہ ہو۔ سب میں ادنیٰ درجہ کا اعلان اگر چہ دو کے سامنے بھی حاصل ہوسکتا ہے۔ مگر وہ مقاصد شرع یہاں بے مشاکلت و مشابہت حاصل نہ ہوں گے۔ ولہذا علامہ منادی نے فیض القدیر میں اس حدیث (اعلانیہ توبہ کرنے والی) کی شرح میں لکھا۔ احدث عندها توبة تجانسها مع رعاية المقابلة و تحقق المشاكلة مختصرا۔

سو کے سامنے گناہ کیا اور ایک گوشہ میں دو کے آگے اظہار توبہ کردیا تو اس کا اشتہار مثل اشتہار گناہ نہ ہوا، اور وہ فوائد کہ مطلوب تھے پورے نہ ہوئے۔ بلکہ حقیقۃ وہ مرض کہ باعث اعلان گناہ تھا توبہ میں کمی اعلان پر بھی وہی باعث ہے کہ گناہ تو دل کھول کر مجمع کثیر میں کرلیا اور اپنی خطا پر اقرار کرتے عار آتی ہے۔

چپکے سے دو تین کے سامنے کہہ لیا وہ انکسار کہ مطلوب شرع تھا حاصل ہونا در کنار ہنوز خودداری و استنکاف باقی ہے۔ اور جب واقع ایسا ہو تو حاشا توبۂ سر کی بھی خیر نہیں کہ وہ ندامت صادقہ چاہتی ہے اور اس کا خلوص مانع استنکاف۔

پھر انصاف کیجئے! تو کسی شخص کا یہ کہنا کہ میں نے توبہ کرلی ہے اور اس مجمع میں توبہ نہ کرنا خود بھی اسی خودداری و استنکاف کی خبر دے رہا ہے۔ ورنہ کسی شخص کا توبہ کا قصہ پیش کرنا، گواہوں کے نام گنانا، ان سے تحقیقات پر موقوف رکھنا یہ جھگڑا آسان تھا یا مسلمانوں کے سامنے یہ دو حرف کہہ لینا کہ الٰہی میں نے اپنے ان ناپاک اقوال سے توبہ کی، پھر یہاں ایک نکتہ اور ہے۔

اس کے ساتھ بندوں کیلئے معاملے تین قسم ہیں۔

ایک یہ، کہ گناہ کی سزا اس کو دی جائے اس پر یہاں قدرت کہاں۔ یعنی قتل وتعزیز وغیرہ کی۔

دوسرے یہ کہ اس کے ارتباط واختلاط سے تحفظ وتحرز کیا جائے کہ بدمذہب کا ضرر سخت متعدی ہوتا ہے۔

تیسرے یہ کہ اس کی تعظیم وتکریم مثل قبول شہادت و اقتدائے نماز وغیرہ سے احتراز کریں۔

فاسق وبدمذہب کے اظہار توبہ کرنے سے قسم اول تو فورا موقوف ہو جاتی ہے الا فی بعض صور مستثنیات مذکورۃ فی الدر وغیرہ مگر دو قسم باقی ہنوز باقی رہتی ہیں یہاں تک کہ اس کی صلاح حال ظاہر ہو اور مسلمانوں کو اس کے صدق توبہ پر اطمینان حاصل ہو۔ اس لئے کہ بہت عیار اپنے بچاؤ اور مسلمانوں کو دھوکہ دینے کیلئے زبانی توبہ کر لیتے ہیں اور قلب میں وہی فساد بھرا ہوتا ہے۔

عراق میں ایک شخص صبیغ بن عسل تمیمی کے سر میں کچھ خیالات بدمذہبی گھومنے لگے۔ امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حضور عرضی حاضر کی گئی، طلبی کا حکم صادر فرمایا، وہ حاضر ہو۔ امیر المؤمنین نے کھجور کی شاخیں جمع کر رکھی تھیں۔ اس کو سامنے حاضر ہونے کا حکم دیا۔ فرمایا تو کون ہے؟ کہا: کہ میں عبداللہ صبیغ ہوں، فرمایا: اور میں عبداللہ عمر ہوں اور ان شاخوں سے مارنا شروع کیا کہ خون بہنے لگا۔ پھر قید خانے بھیج دیا، جب زخم اچھے ہوئے پھر بلایا اور ویسا ہی مارا پھر قید کر دیا، سہ بارہ پھر ایسا ہی کیا یہاں تک کہ وہ بولا: امیر المؤمنین! واللہ اب وہ ہوا میرے سر سے نکل گئی، امیر المؤمنین نے اسے حاکم یمن حضرت ابوموسی اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس بھیج دیا اور حکم فرمایا: کہ کوئی مسلمان اس کے پاس نہ بیٹھے۔ وہ جدھر گزرتا اگر سو آدمی بیٹھے ہوتے سب متفرق ہو جاتے یہاں تک کہ حضرت ابوموسیٰ اشعری نے عرضی بھیجی کہ یا امیر المؤمنین! اس کا حال صلاح پر ہے۔ اس وقت مسلمانوں کو ان کے پاس بیٹھنے کی اجازت فرما دی۔

پھر صحت توبہ اور اطمینان کتنی مدت میں حاصل ہوتا ہے صحیح یہ کہ اس کے لئے کوئی مدت

Marfat.com

معین نہیں کر سکتے ، جب اس شخص کی حالت کے لحاظ سے اطمینان ہو جائے کہ اب اس کی اصلاح ہوگئی ۔ اس وقت اس سے دو قسم اخیر کے معاملات برطرف ہوں گے ۔ ظاہر ہے کہ یہ بات نظر بحالات مختلف ہو جاتی ہے ۔ ایک سادہ دل وراست گو سے کوئی گناہ ہوا اس نے توبہ کی ، اس کے صدق پر جلد اطمینان ہو جائے گا اور دروغ گو مکار کی توبہ پر اعتبار نہ کریں گے اگر چہ ہزار مجمع میں تائب ہو۔

فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/ ۲۵۷

Marfat.com



Marfat.com

۲۴

کتاب الزہد

ابواب

زہد ۲۵۱ تقویٰ ۲۶۱

Marfat.com

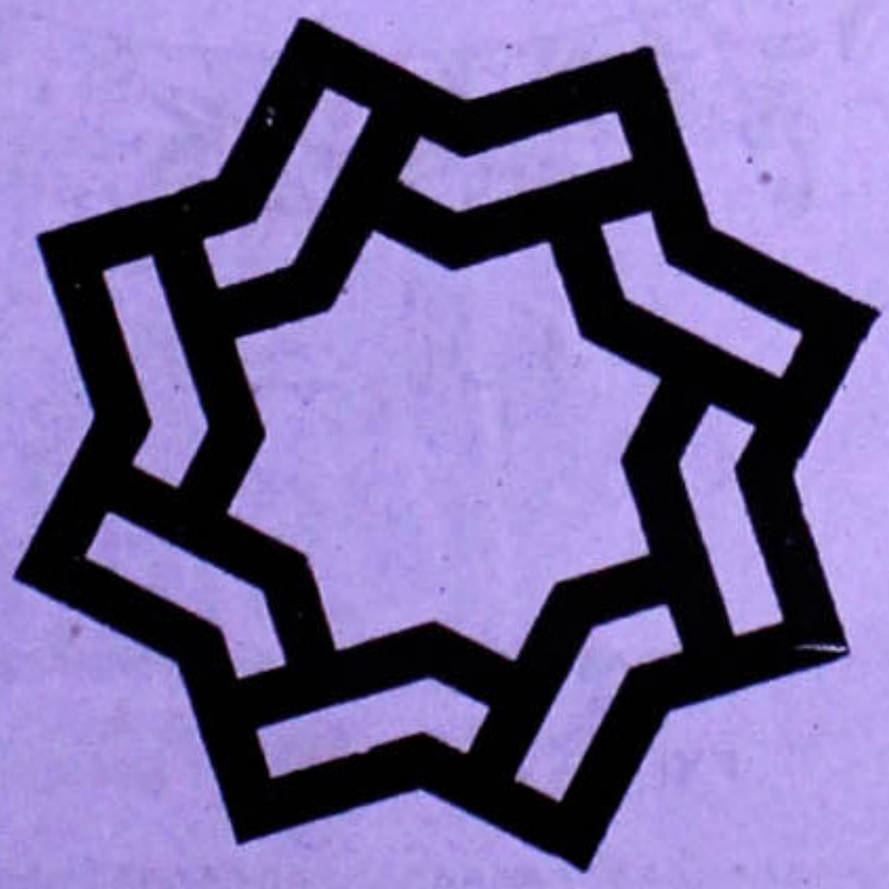

Marfat.com

۱۔زہد

(۱)زہدوتوکل

۲۴۳۰۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال :رأی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : عند بلال تمرة قال: ما هذا؟ يا بلا ل ! قال : شئ اذخرته لغد ، قال . ام تخشی ان يكون لك دخان فی نار جهنم ، انفق يا بلال ! و لا تخشی من ذی العرش اقلالا ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس کچھ خرمے جمع دیکھے، فرمایا: یہ کیا ہے؟ عرض کی: میں نے آئندہ کے لئے جمع کر رکھے ہیں ۔فرمایا: کیا ڈرتا نہیں کہ تیرے لئے آتش دوزخ کا دھواں ہو، اسے خرچ کر اے بلال! اور عرش کے مالک سے کمی کا اندیشہ نہ کر۔

فتاوی رضویہ ۴/۵۰۴

۲۴۳۱۔ **عن** أبی سعيد الخدری رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : من استغنی بالله اغناه الله و من استعف اعفه الله ۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو اللہ تعالیٰ کے بھروسہ پر خلق سے بے پرواہی کرے گا اللہ تعالیٰ اسے غنی کردے گا، اور جو سچے دل سے پارسا بننا چاہے گا اللہ تعالیٰ اسے پارسا بنادیگا۔

۲۴۳۲۔ **عن** عمر بن امية الضمری رضی لله تعالیٰ عنه قال : جاء رجل الی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم و قال : ارسل ناقتی و اتوكل ؟ قال : قيدها و

۲۴۳۰۔ المعجم الكبير للطبرانی، ۱/ ۳۴۴ ☆ كنز العمال للمتقی، ۱۱۰۱۶، ۶/ ۳۵۰
الترغيب والترغيب للمنذری، ۲/ ۵۱ ☆ كشف الخفا للعجلونی، ۱/ ۲۴۴
۲۴۳۱۔ المسند لا حمد بن حنبل، ۳/ ۳ ☆ كنز العمال للمتقی، ۱۶۷۲۷، ۶/ ۵۰۳
التاريخ الكبير للبخاری، ۱/ ۲۹۸ ☆ التمهيد لا بن عبد البر، ۴/ ۹۴
السنن الكبری لبيهقی، ۴/ ۱۷۷ ☆ الجامع الصغير للسيوطی، ۲/ ۵۱۳
مشكل الآثار للطحاوی، ۱/ ۲۰۴ ☆
۲۴۳۲۔ كنز العمال للمتقی، ۹۶۹۸، ۳/ ۱۰۴ ☆ الجامع الصغير للسيوطی، ۲/ ۳۸۴

Marfat.com

توکل۔

حضرت عمرو بن امیہ ضمری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک صحابی نے حاضر ہو کر عرض کی: یا رسول اللہ! اپنی اونٹنی یونہی چھوڑ دوں اور خدا پر بھروسہ اور توکل رکھوں؟ ارشاد فرمایا: باندھ دے اور تکیہ خدا پر رکھ۔

فتاوی رضویہ ۱۱/۱۸۳

(۲) فقر کی ترغیب

۲۴۳۳۔ **عن** بلال الحبشی رضی الله تعالی عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم : یا بلال ! الق الله فقیرا ولا تلقه غنیا ، قال : قلت : و کیف لی بذلك یا رسول الله ! قال : اذا رزقت فلا تخبأ و اذا سئلت فلا تمنع ، قال : قلت : و کیف لی بذلك یا رسول الله ! قال: هو ذاك و الا فالنار۔

حضرت بلال حبشی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے بلال! فقیر مرنا اور غنی ہو کر نہ مرنا۔ عرض کی: اس کی کیا سبیل ہے؟ فرمایا: جو ہے نہ چھپانا اور جو مانگا جائے منع نہ کرنا۔ عرض کی: ایسا کیوں کر کروں؟ فرمایا: ایسا ہی کرنا ہوگا ورنہ آگ ہے۔ العیاذ باللہ تعالی

۲۴۳۴۔ **عن** أبی امامة الباهلی رضی الله تعالیٰ عنه قال : توفی رجل من اهل الصفة فوجد فی مئزره دینار فقال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم کیت ۔ ثم توفی اخر فوجد فی مئزره دیناران فقال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم کیتان۔

حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اصحاب صفہ سے ایک صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا انتقال ہو گیا۔ ان کے تہبند میں ایک دینار نکالا، رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے فرمایا: ایک داغ، پھر دسرے صحابی کا انتقال ہوا تو ان کے تہبند میں دو دینار نکلے فرمایا:

۲۴۳۳۔ المستدرك للحاكم، ۳۱۶/۴ ☆ كنز المعال للمتقی، ۳۸۷/۶،۱۶۱۸۳
تاريخ دمشق لا بن عساكر، ۳۱۴/۳ ☆ الدر المنثور للسيوطی، ۲۳۴/۳
۲۴۳۴۔ المسند لا حمد بن حنبل، ۲۵۲/۵ ☆ المعجم الكبير للطبرانی، ۱۴۸/۸
المصنف لعبد الرزاق، ۱۶۴۹ ☆ مجمع الزوائد للهيثمی، ۴۱/۳
الدر المنثور للسيوطی، ۵۷/۲ ☆ التحاف السادة للزبيدی، ۵۰۵/۹

Marfat.com

دوداغ۔۱۲م

۲۴۳۵۔ **عن** عبد الله بن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه قال : توفی رجل من اهل الصفة فوجدوا فی شملته دینار ین ، فذکروا ذلك للنبی صلی الله تعالی علیه وسلم فقال : کیتان ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اصحاب صفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے ایک صحابی کا انتقال ہوا صحابۂ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے ان کے عمامے کے شملہ میں دو دینار پائے۔ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں یہ بات عرض کی: فرمایا: دوداغ۔۱۲م

۲۴۳۶۔ **عن** سلمة بن الاکوع رضی الله تعالیٰ عنه قال : کنت جالسا عند النبی صلی الله تعالی علیه وسلم فاتی بجنازة فقال : هل ترك شیئا ؟ قالو ا : نعم ، ثلثة دنانیر ، فقال : باصابعه ثلث کیات ۔

حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر تھا کہ ایک جنازہ لایا گیا فرمایا: کیا کچھ چھوڑا ہے ؟ حاضرین نے عرض کی: ہاں تین دینار، حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم انگلی مبارک کا اشارہ کر کے فرمایا: تین داغ۔۱۲م

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اہل انقطاع وتبتل الی اللہ، اصحاب تجرید وتفرید جنہوں نے اپنے رب سے کچھ نہ رکھنے کا عہد باندھا ان پر اپنے عہد کے سبب ترک ادخار لازم ہوتا ہے اگر کچھ بچا رکھیں تو نقص عہد ہے۔ اور بعد عہد بھر جمع کرنا ضرور ضعف یقین سے ناشی یا اس کا موہم ہوگا، ۔ ایسے اگر کچھ بھی ذخیرہ کریں مستحق عقاب ہوں۔

فقر وتوکل ظاہر کر کے صدقات لینے والا اگر یہ حالت مستمر رکھنا چاہے تو ان صدقات

۲۴۳۵۔ المسند لا حمد بن حنبل، ۱/۱۰۱ ☆ الصحیح لا بن حبان، ۲۴۸۱
المغنی للعراقی، ۴/۲۷۱ ☆
۲۴۳۶۔ المسند لا حمد بن حنبل، ۴/۴۷ ☆ الصحیح لا بن حبان، ۲۴۸۲
السنن الکبری للبیهقی، ۶/۷۵ ☆ الترغیب والترهیب للمنذری ۲/۵۰۸

Marfat.com

میں سے کچھ جمع کر رکھنا اسے ناجائز ہوگا کہ یہ دھوکا ہوگا اور اب جو صدقہ لیگا حرام وخبیث ہوگا۔

انہیں دو باب سے گزشتہ احادیث ہیں جن میں کچھ نہ رکھنے کی ترغیب اور ایک اشرفی چھوڑنے والے کو ایک داغ فرمایا، اور دو پر دو، اور تین پر تین، یعنی فی اشرفی ایک داغ دیا جائے گا اس سے دھبہ مراد ہے یعنی اس کے جمال ونورانیت میں۔ وہ ایسے معلوم ہوں گے جیسے چہرے پر چیچک وغیرہ کا داغ ہوتا ہے۔ اور جن مردوں کے بارے میں یہ حدیثیں آتی ہیں وہاں بلاشبہ یہ ہی معنی انسب واقرب ہیں، عیاذاً باللہ آتش دوزخ میں تپا کر داغ دینا مراد نہیں۔

فتاوی رضویہ ۵۰۳/۴

(۳) دنیا سے بے رغبتی کی تعلیم

۲۴۳۷۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم : کن فی الدنیا کانك غریب و غریب و عابر سبیل ، وعد نفسك فی اصحاب القبور ، اذا اصبحت فلا تحدث نفسك بالمساء و اذا امسیت فلا تحدث نفسك بالصباح۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دنیا میں یوں رہ کہ گویا تو مسافر بلکہ راہ چلتا ہے، اور اپنے کو قبر میں سمجھ، صبح کرے تو دل میں یہ خیال نہ لا کہ شام ہوگی، اور شام ہو تو یہ نہ سمجھ کہ صبح ہوگی۔

۲۴۳۸۔ **عن** ام الولید بنت عمر الفاروق رضی الله تعالیٰ عنهما قالت: قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم : یا ایهاا لناس ! الا تستحیون ، قالوا : بما یا رسول الله ! علیك الصلوٰة و السلام ، قال: تجمعون ما لا تاکلون ، و تبنون ما لاتعمر و ن ، و تاملون مالا تدر کون ، الا تستحیون من ذلك ۔

۲۴۳۷۔ الجامع للترمذی، باب ما جاء فی قصر الامل، ۵۷/۲
السنن لابن ماجه ، باب مثل الدنیا، ۳۱۳/۲
المعجم الکبیر للطبرانی ، ۲۹۹/۱۲ ☆ الترغیب والترهیب للمنذری، ۲۴۲/۴
الجامع الصغیر للسیوطی، ۳۹۹/۲ ☆ کنز المعال للمتقی، ۶۱۲۷ ۱۹۴/۳
فتح الباری للعسقلانی ، ۲۳۳/۱۱ ☆ اتحاف السادة للزبیدی، ۳۳۶/۱۰
حلیة الاولیاء لابی نعیم، ۳۱۳/۱ ☆ تاریخ دمشق لابن عساکر، ۱۷۴/۵
۲۴۳۸۔ الترغیب والترهیب للمنذری، ۲۴۱/۴ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۲۸۴/۱۰

حضرت ام الولید بنت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے لوگو! کیا تمہیں شرم نہیں آتی؟ حاضرین نے عرض کیا: یارسول اللہ! کس بات سے؟ فرمایا: جمع کرتے ہو کہ نہ کھاؤ گے، عمارت بناتے ہو جس میں نہ رہو گے، اور وہ آرزوئیں باندھتے ہو جن تک نہ پہونچو گے۔ اس سے شرماتے نہیں؟

۲۴۳۹۔ **عن** أبی سعید الخدری رضی الله تعالیٰ عنه قال : اشتری اسامة بن زید امة بمأة دینار ، فقال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم : الا تعجبون من اسامة المشتری الی شهر ، ان اسامة طویل الامل ، و الذی نفسی بیده ! ما طرفت عینای الا وظننت ان شغری لا یلتقیان حتی یقبض الله روحی، و لا رفعت قدحا الی فی فظننت انی واضعة حتی اقبض ، و لا لقمت لقمة الا ظننت انی لا اسیغها حتی اغص بما من الموت ، و الذی نفسی بیده ! ان ما توعدون لآت ، و ما انتم بمعجزین۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے سو اشرفیوں کے عوض ایک لونڈی خریدی، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا اسامہ سے تعجب نہیں کرتے جس نے ایک مہینہ کے وعدہ پر لونڈی خریدی ہے، بیشک اسامہ کی امید لمبی ہے۔ قسم اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! میں تو جب آنکھ کھولتا ہوں تو یہ گمان ہوتا ہے کہ پلک جھپکنے سے پہلے موت آجائے گی اور جب پیالہ منہ تک لیجاتا ہوں کبھی گمان نہیں کرتا کہ اس کے رکھنے تک زندہ رہوں گا۔ اور جب کوئی لقمہ لیتا ہوں تو گمان ہوتا ہے کہ اسے حلق میں اتارنے نہ پاؤنگا کہ موت اسے گلے میں روک دے گی۔ قسم اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! بیشک جس بات کا تمہیں وعدہ دیا جاتا ہے ضرور آنے والی ہے اور تم تھکا نہ سکو گے۔

۲۴۳۹۔ تاریخ دمشق لابن عساکر ۲/۳۹۹　☆ الترغیب والترهیب للمنذری، ۴/۲۴۲
اتحاف السادة للزبیدی، ۱۰/۳۳۸　☆ المغنی للعراقی، ۴/۴۳۷
الدر المنثور للسیوطی، ۳/۴۷　☆ حلیة الاولیاء لابی نعیم، ۶/۹۱

Marfat.com

۲۴۴۰۔ **عن** ام المؤمنین عائشة الصدیقة رضی الله تعالیٰ عنها قالت : قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم : من الدنیا دار من لا دار له ، و لها یجمع من لاعقل له ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علی وسلم نے ارشاد فرمایا: دنیا بے گھروں کا گھر ہے، اور اس کے لئے وہ جمع کرتا ہے جو بے عقل ہے۔

۲۴۴۱۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال : مر علینا رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم و نحن نعالج خصالنا ، فقال : ما هذا ؟ فقلت : خص لنا و هی نحن نصلحه ، فقال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم : ما اری الامر الا اعجل من ذلك ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہمارے پاس سے تشریف لیکر گزرے جب ہم دیوار پر کھگل کر رہے تھے اور ٹٹی درست کر رہے تھے۔ فرمایا: اے عبداللہ! کیا کر رہے ہو؟ عرض کی: اسے درست کر رہا ہوں۔ فرمایا: معاملہ اس سے قریب تر ہے۔

۲۴۴۲۔ **عن** انس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم : هذا ابن آدم و هذا اجله ، و وضع یده عنده فقاه ثم بسطها

۱۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۶/ ۷۱ ☆ الترغیب والترهیب للمنذری، ۴/ ۱۷۸
مجمع الزوائد للهیثمی، ۱۰/ ۲۸۸ ☆ کنز العمال للمتقی، ۶۰۸۶، ۳/ ۱۸۶
اتحاف السادة للزبیدی، ۸/ ۸۳ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۱/ ۳۴۱
المغنی للعراقی، ۳/ ۱۹۹ ☆ التفسیر لابن کثیر، ۱/ ۳۶۴
مشکوة المصابیح للتبریزی، ۵۲۱۱، ☆ کشف الخفا للعجلونی، ۱/ ۴۹۳
۲۔ السنن لابی داؤد، باب فی البناء ۲/ ۷۱۰
السنن لابن ماجه، باب فی البناء و الخراب، ۲/ ۳۱۷
الجامع للترمذی، باب ما جاء فی قصر الامل، ۲/ ۵۷
المسند لاحمدبن حنبل، ۲/ ۱۶۱ ☆ الترغیب والترهیب للمنذری، ۴/ ۲۴۴
۳۔ الجامع للترمذی، باب ما جاء فی الامل، ۲/ ۵۷
المسند لاحمدبن حنبل، ۳/ ۲۵۷ ☆
۴۔ التفسیر لابن کثیر، ۶/ ۳۰۰ ☆

فقال: و ثم امله و ثم امله ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ ابن آدم ہے اور یہ اس کی موت ، پھر گردن مبارک پر دست اقدس رکھا اور دست اقدس پھیلا کر فرمایا: اور اتنی دور اس کی امید ہے اور اتنی دور اس کی امید ہے۔

۲٤٤۳ ۔ **عن** عبد الله بن عمرو رضی الله تعالیٰ عنهما قال: قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم : من کنز دنیا یرید حیاة باقیة فان الحیاة بید الله ، الا وانی لااکثر دنیارا و لا درهما ، و لا اخبأر زقا لغد ۔

حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:: جو دنیا جوڑ کر رکھے کہ بقائے زندگی چاہتا ہو تو زندگی تو اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے، سن لو! میں نہ اشرفی جوڑ کر رکھتا ہوں نہ روپیہ، نہ کل کے لئے کھانا اٹھا کر رکھوں۔

فتاوی رضویہ ۴/۵۰۷

(۴) مذمت دنیا

۲٤٤٤ ۔ **عن** جابر بن عبد الله رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم : الدنیا ملعونة و ملعون ما فیها الا ما کان منه لله عزوجل ۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دنیا ملعون ہے جو کچھ دنیا میں ہے ملعون ہے، مگر وہ جو اس میں سے اللہ عزوجل کے لئے ہو۔

۲٤٤٥ ۔ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالی

۲٤٤۳ ۔

۲٤٤٤ ۔ حلیة الاولیاء لابی نعیم، ۳/۱۵۷ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۱/۲۶۰
العلل المتناهیة لابن الجوزی، ۲/۳۱۲ ☆

۲٤٤٥ ۔ السنن لابن ماجه، باب مثل الدنیا، ۱/۳۱۲
الترغیب والترهیب للمنذری، ۱/۹۸ ☆ العلل المتناهیة لابن الجوزی، ۳/۳۲۶
کنز العمال للمتقی، ۶۰۸۳، ۳/۱۸۵ ☆ المغنی للعراقی، ۱/۱۱
الدر المنثور للسیوطی، ۴/۲۵۶ ☆ الامالی للشجری، ۲/۱۶۱
الجامع للترمذی باب ما جاء فی هوان الدنیا علی الله، ۲/۵۶

Marfat.com

علیه وسلم : الدنیا ملعونة و ملعون ما فیها الا ذکر الله و ماو الا و عالما او متعلما۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دنیا پر لعنت ہے اور دنیا میں جو کچھ ہے سب پر لعنت ہے مگر اللہ تعالیٰ کا ذکر اور جسے اس سے علاقۂ قرب ہے، اور عالم یا طالب علم دین۔

۲٤٤٦۔ **عن** أبی الدرداء رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم :الدنیا ملعونة و ملعون ما فیها الا ما ابتغی به وجه الله تعالیٰ۔

حضرت ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا : دنیا لعنت ہے اور جو کچھ دنیا میں ہے سب لعین ہے مگر جس سے رضائے الٰہی مطلوب ہو۔　　فتاوی رضویہ ۶/۳۱۱

۲٤٤۷۔ **عن** عبد الله بن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم الدنیا ملعونة و ملعون ما فیها الا امرا بمعروف او نهیا عن منکرا و ذکر الله

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دنیا اور دنیا وی چیزیں لعنت ہیں مگر بھلائی کا حکم، برائی سے روکنا اور اللہ تعالیٰ کا ذکر۔　　فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/۱۱۰

(۵) دنیا کی ہوس نہیں بھرتی

۲٤٤۸۔ **عن** انس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم : لو کان لابن آدم و ادمن ذهب لا بتغی الیه ثانیا ، و لو کان له وادیان لا بتغی الیهما ثالثا ، و لا یملأ جوف ابن آدم الا التراب یتوب الله علی من تاب ۔

۲٤٤٦۔ مجمع الزوائد للهیثمی ، ۱۰/ ۲۲۲ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی ، ۱/ ۲٦۰

۲٤٤۷۔ المسند للبزار ، ۱۷۳٦ ، ۵/ ۱٤۵ ☆

۲٤٤۸۔ الجامع للترمذی ، ابواب الزهد، ۲/ ۵۷

المسند لاحمد بن حنبل ، ۳/ ۲٤۷ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی ، ۲/ ٤۵۸

المسند للبزار ، ۲۲۲۲ ، ٦/ ۱۸۱ ☆

Marfat.com

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر ابن آدم کے لئے ایک جنگل بھر سونا ہو تو دوسرا جنگل اور مانگے، اور دو جنگل بھر ہو تو تیسرا اور چاہے، اور ابن آدم کا پیٹ نہیں بھرتی مگر خاک، اور تائب کی توبہ اللہ تعالیٰ قبول فرماتا ہے۔　　فتاوی رضویہ ۶/۳۷۱

(۶) اللہ تعالیٰ اپنے بندے کے لئے کافی ہے

۲۴۴۹۔ **عن** أبی سعید الخدری رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم : من استعف اعفه الله ، و من استکفی کفاه الله ۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو پارسائی چاہے گا اللہ عزوجل اسے پارسائی دے گا۔ اور جو مخلوق سے نگاہ پھیر کر اللہ تعالیٰ کی کفایت چاہے گا اللہ تعالیٰ اسے کفایت فرمائے گا۔

فتاوی افریقہ ص ۱۰۹

(۷) دنیا و آخرت دونوں پیش نظر رکھے

۲۴۵۰۔ **عن** انس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم: لیس بخیر کم من ترك دنیاه لاٰخرته و اٰخرته لدنیاه حتی یصیب منها جمیعا فان الدنیا بلاغ الی الآخرة ، و لا تکونوا کلا علی الناس۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہارا بہتر وہ نہیں ہے جو اپنی دنیا آخرت کے لئے چھوڑ دے، اور نہ وہ جو اپنی آخرت دنیا کے لئے چھوڑ دے۔ بہتر وہ ہے جو دونوں سے حصہ لے کہ دنیا آخرت کا

۲۴۴۹۔ السنن للنسائی، باب الاستعفان علی المسألة، ۱/۲۷۸
المسند لاحمد بن حنبل، ۳/۳ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۳/۹۵
مشکل الآثار للطحاوی، ۱/۲۰۵ ☆ اتحاف السادة للزبیدی، ۹/۳۰۴
التمهید لابن عبد البر، ۴/۹۴ ☆ کنز العمال للمتقی، ۱۶۷۲۶
الدر المنثور للسیوطی، ۱/۳۴۲ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/۵۱۲
التفسیر لابن کثیر، ۱/۷۸۰ ☆
۲۴۵۰۔ کنز العمال للمتقی، ۶۳۳۴، ۳/۲۳۸ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/۴۶۵
کشف الخفا للعجلونی، ،، ۲/۲۳۸ ☆

وسیلہ ہے۔اپنا بوجھ دوسروں پر ڈال کر نہ بیٹھے رہو۔

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اس حدیث سے ثابت ہوا کہ تلاش حلال اور فکر معاش وتعاطی اسباب ہرگز منافی توکل نہیں بلکہ عین مرضی الٰہی ہیں، کہ آدمی تدبیر کرے اور بھروسہ تقدیر پر رکھے۔

فتاوی رضویہ ۱۱/۱۸۲

(۸) آزمائش کے وقات اعانت ہوتی ہے

۲٤٥١۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم : ان الله تعالیٰ ينزل المعونة علی قدر المؤنة ، و ينزل الصبر علی قدر البلاء۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ دشواری کے مطابق مدد نازل فرماتا ہے، اور آزمائش کے مطابق صبر نازل فرماتا ہے۔۱۲م

(۹) مفلس وہ ہے جو قیامت میں مفلس ہو

۲٤٥۲۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم : انما الكرم قلب المؤمن ، و انما المفلس الذی يفلس يوم القيامة ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کرم تو مومن کا دل ہے۔اور مفلس وہ ہے جو قیامت کے دن تہی دست ہو۔۱۲م

۲٤٥۱۔ کنز العمال للمتقی ،۱۵۹۹۲۔ ٦/٤۳۷　☆　الجامع الصغیر للسیوطی ، ۱/۱۲۰

۲٤٥۲۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب انما الكرم قلب المومن، ۲/۹۱۳

فتح الباری، للعسقلانی ، ۱۰/٦٦　☆　السلسلة الصحيحة للالبانی ، ۲/۵۷۲

Marfat.com

۲۔تقوی

(۱)تقوی وتواضع کی فضیلت

۲٤٥۳۔ **عن** یحی بن کثیر رضی الله تعالیٰ عنه مرسلا قال : قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم: الکرم التقوی و الشرف التواضع ۔

حضرت یحیٰ بن کثیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرسلا روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تقوی بزرگی ہے اور تواضع شرف وعزت ہے۔۱۲م

الزلال الانقی ص ۱۶۲

۲٤٥٤۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قا ل النبی صلی الله تعالی علیه وسلم : من سره ان یکون اکرم الناس فلیتق الله ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس کو پسند آئے کہ وہ لوگوں میں باعزت ہو تو اسے اللہ تعالی سے ڈرنا چاہیئے۔۱۲م

الزلال الانقی ص ۱۶۰

(۲)خوف خدا کا صلہ مغفرت ہے

۲٤٥٥۔ **عن** انس رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم : قال ربکم : انا اهل ان اتقی فلا یجعل معی اله فمن اتقیٰ ان یجعل معی الها فان اهل ان اغفر له ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہارا رب فرماتا ہے: میں اس کا اہل ہوں کہ مجھ سے ڈریں کسی کو میرا شریک نہ

۲٤٥۳۔الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/ ٤۰۲ ☆　کنز العمال للمتقی ،۵۶۳۷، ۳/ ۹۰

۲٤٥٤۔الکامل لا بن عدی، ۷/ ۱۰۶ ☆

۲٤٥٥۔المسند لا حمد بن حنبل، ۳/ ۱٤۲ ☆　المسند للدرامی، ۲/ ۳۰۳

السنن لا بن ماجه، باب ما یرجی من رحمة الله ۲/ ۳۲۸

الدر المنثور للسیو طی، ٦/ ۲۸۷ ☆　کنز العمال للمتقی، ۲۵٤، ۱/ ٦۷

التفسیر لا بن کثیر، ۸/ ۲۹۹ ☆　تاریخ بغداد للخطیب، ۵/ ۵۲

Marfat.com

کریں۔ پھر جو اس سے بچا تو میں اس کا اہل ہوں کہ اس کی مغفرت فرماؤں۔

فتاوی افریقہ ۳۶

(۳) صفائی قلب اصلاح اعمال کی اصل

۲٤٥٦ ـ **عن** النعمان بن بشیر رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم : الا وان فی الجسد مضغة ، اذا صلحت صلح الجسد کله ، و اذا فسدت فسد الجسد کله ، الا وهی القلب ۔

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: خبردار! بیشک جسم میں گوشت کا ایک ایسا ٹکڑا ہے کہ اگر وہ درست ہو جائے تو پورا جسم درست، اور اگر وہ بگڑ جائے تو سارا نظام جسم بگڑ جاتا ہے، آگاہ رہو کہ وہ ٹکڑا دل ہے۔۱۲م

الزلال الانقی ص ۱۵۲

(۴) قلب کی وجہ تسمیہ

۲٤٥٧ ـ **عن** أبی موسی الاشعری رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم : انما سمی القلب من تقلبه ، انما مثل القلب مثل ریشة بالفلاة تعلقت فی اصل شجرة تقلبها الریاح ظهر البطن ۔

حضرت ابوموسی اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دل کو قلب اس لئے کہتے ہیں کہ وہ انقلاب کرتا ہے، دل کی کہاوت ایسی ہے جیسے جنگل میں کسی پیڑ کی جڑ سے ایک پر لپٹا ہے کہ ہوائیں اسے پلٹی دے رہی ہیں کبھی سیدھا کبھی الٹا۔

فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/۱۳

۲٤٥٦ ـ الجامع الصحیح للبخاری، باب فضل من استبرأ لدنیه و عرضه، ۱۳/۱
الصحیح لمسلم، باب اخذ الحلال و ترک الشبهات، ۲۸/۲
الترغیب الترهیب للمنذری، ۵۵٤/۲ ☆ اتحاف السادة للزبیدی۔ ۳۲/٦
تلخیص الحبیر لابن حجر، ۱۷۰/٤ ☆
۲٤٥٧ ـ المسند لاحمد بن حنبل، ٤۰۸/٤ ☆ کنز العمال للمتقی، ۱۲۱۰، ۲٤۱/۱
الجامع الصغیر للسیوطی، ۱۵۵/۱ ☆

Marfat.com

(۵) دل اللہ تعالیٰ کے قبضہ وتصرف میں ہے

۲٤٥٨۔ **عن** انس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم : ان القلوب بین اصبعین من اصابع الله یقلبها کیف یشاء ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک دل اللہ تعالیٰ کے دست قدرت کی دو انگلیوں کے درمیان ہیں جس طرح چاہتا ہے انکو پلٹتا ہے۔

(٦) مومن متقی کی فضیلت

۲٤٥٩۔ **عن** جابر بن عبد الله رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم : ان الله یصلح بصلاح الرجل و لده و ولد ولده ،و یحفظه فی ذریته و الدویرات حوله ، فما یزالون فی ستر من الله و عافیة ۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ آدمی کی صلاح (اس کے تقوی) سے اس کی اولاد اور اولاد کی اولاد کی اصلاح فرما دیتا ہے، اور اس کی نسل اور اس کے ہمسایوں میں اس کی رعایت فرماتا ہے، کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے پردہ پوشی وامان میں رہتے ہیں۔

۲٤٦٠۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال: قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم : ان الله یرفع ذریة المؤمن الیه فی درجة و ان کانو دونه فی العمل لتقربهم عینه ۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ مومن متقی کی ذریت کو اس کے درجہ میں اس کے پاس اٹھائے گا اگرچہ وہ عمل میں اس سے کم ہوتا کہ ان سے اس کی آنکھیں ٹھنڈی ہوں۔

۲٤٥٨۔ الصحیح لمسلم، ، باب تصریف الله تعالیٰ القلوب، ۳۳۵/۲
المسند لاحمد بن حنبل، ۱۱۲/۳ ☆ المستدرك للحاكم، ۳۱۷/۲
۲٤٥٩۔ الدر المنثور للسیوطی، ۲۳۵/٤ ☆
۲٤٦٠۔ الدر المنثور للسیوطی، ۱۱۹/٦ ☆ التحاف السادة للزبیدی، ۲۹۸/٥
الکامل لابن عدی، ٤۲/٦ ☆

۲٤٦١۔ **عن** کعب الاحبار رضی الله تعالیٰ عنه قال: ان الله تعالیٰ یخلف العبد المومن فی ولده ثمانین عاما۔

حضرت کعب احبار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ بیشک اللہ تعالیٰ بندۂ مومن کی اولاد میں اسی برس تک اس کی رعایت فرماتا ہے۔

۲٤٦۲۔ **عن** خثیمة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال عیسی بن مریم علیهما الصلوة والسلام : طوبی لذریة المومن ، ثم طوبی لهم ، کیف یحفظون من بعده۔

حضرت خیثمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عیسی بن مریم علیہما الصلوٰۃ و السلام نے ارشاد فرمایا: مومن کی ذریت کے لئے خوبی وخوشی ہے، پھر خوبی وخوشی ہے، کہ اس کے بعد ان کی حفاظت ہوتی ہے۔　　اراءۃ الادب ص ۴۶

*****

۲٤٦١۔ کتاب الزهد لاحمد بن حنبل،

۲٤٦۲۔ المصنف لا بن أبی شیبة ، ۸۹/۷ .

Marfat.com

۲۵



کتاب الدعوات

ابواب

فضائل دعا ۲۶۷
آداب دعا ۲۷۸
قبولیت دعا کے اوقات ۲۹۰
کن لوگوں کی دعا..... ۲۰۴
مسنون دعائیں ۳۱۲

Marfat.com

Marfat.com

۱۔فضائل دعا

(۱)دعا کرنے والے پر اللہ تعالیٰ کا خاص فضل ہوتا ہے

۲٤٦۳۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم : ان الله تعالی یقول : انا عند ظن عبدی بی و انا معه اذا دعا نی

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: میں اپنے بندے کے گمان کے پاس ہوں، اور میں اسکے ساتھ ہوں جب وہ مجھ سے دعا کرے۔

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اللہ تعالیٰ کا علم وقدرت سے ساتھ ہونا تو ہر شی کے لئے ہے، یہ خاص معصیت کرم و رحمت ہے جو دعا کرنے والے کو ملتی ہے، اس سے زیادہ کیا دولت ونعمت ہوگی۔ کہ بندہ اپنے مولیٰ کی معیت سے مشرف ہو۔

ہزار حاجت روائیاں اس پر نثار۔ اور لاکھ مقصد ومراد اس کے تصدق۔

ذیل المدعا ص ۵

۲٤٦٤۔ **عن** أبی هريره رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم : لیس شئ اکرم علی الله من الدعاء۔ ذیل المدعا۔ص ۵

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کے نزدیک کوئی چیز دعا سے بزرگ تر نہیں۔

۲٤٦۳۔ الصحیح لمسلم، باب فضل الذکر والدعا، ۲/۳٤۳

الجامع الصحیح للبخاری، باب و یحزر کم الله نفسه، ۲/۱۱۰۱

الجامع للترمذی، ابواب الدعوات ۲/۲۰۰

السنن لا بن ماجه، باب فضل العلی، ۲/۲۷۹

المسند لا حمد بن حنبل، ۲/۲۵۱ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۱/۱۱۹

۲٤٦٤۔ الجامع للترمزی ،، باب فی فضل الدعاء ۲/۱۷۳

السنن لا بن ماجه، باب فضل الدعا، ۲/۲۸۰

المستدرك للحاكم، ۱/۱٦٦ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/٤٦٦

Marfat.com

۲٤٦٥۔ **عن** محمد بن مسلمة رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم : ان لربکم فی ایام دهرکم نفحات فتعرضوالها ، لعل ان یصیبکم نفحة منها فلا تشقون بعدها ابدا۔

حضرت محمد بن مسلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک تمہارے رب کے لئے تمہارے زمانے کے دنوں میں کچھ وقت عطاو بخشش و تجلی و کرم وجود کے ہیں تو انہیں پانے کی تدبیر کرو، شاید ان میں سے کوئی وقت تمہیں مل جائے تو پھر کبھی بدبختی تمہارے پاس نہ آئے۔

فتاوی رضویہ ۳/۷۸۱

(۲) کثرت دعا کی ترغیب

۲٤٦٦۔ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم : لیکثر من الدعا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دعا کی کثرت رکھنا چاہیئے۔　　فتاوی رضویہ ۴/۱۹

(۳) دعا کرنے والا ہلاک نہیں ہوتا

۲٤٦٧۔ **عن** انس رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم : لا تعجزوا فی الدعا ، فانه لن یهلك مع الدعا احد ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دعا میں کسل و کمی نہ کرو، کہ دعا کے ساتھ کوئی ہلاک نہ ہوگا۔　　فتاوی رضویہ ۴/۱۹

۲٤٦٥۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ۱۹/ ۲۳٤ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۱۰/ ۲۳۱
اتحاف السادة للزبیدی، ۳/ ۲۸۰ ☆ المغنی للعراقی، ۱/۱۸٦
کنز العمال للمتقی ۲۱۳۲٤، ۷/۷٦۹ ☆ کشف الخفا للعجلونی، ۱/ ۲٦۹
السلسلة الصحیحة للالبانی، ۱۸۹۰ ☆
۲٤٦٦۔ الجامع للترمذی، باب ما جاء ان دعوة المسلم، مستجابة، ۲/۱۷٤
۲٤٦۷۔ المستدرك للحاکم، ۱/٤۹٤ ☆ الترغیب والترهیب للمنذری، ۲/٤۷۹
الدر المنثور للسیوطی، ۱/۱۹٤ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/۵۸۲

(۴) دعامؤمن کا ہتھیار ہے

۲٤٦۸۔ **عن** جابر بن عبد الله رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم : تدعون الله تعالیٰ فی لیلکم و نهارکم فان الدعا سلاح المومن۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: رات دن اللہ تعالیٰ سے دعا مانگتے رہو کہ دعا مسلمان کا ہتھیار ہے۔

فتاوی رضویہ ۵/ ۱۹

۲٤٦۹۔ **عن** امیر المؤمنین علی المرتضی کرم الله تعالی وجهه الکریم قال : قال رسول اله صلی الله تعالی علیه وسلم : الدعاء سلاح المومن و عماد الدین و نور السموات و الارض۔

ذیل المدعا ص ٦

امیر المؤمنین حضرت علی مرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دعا مسلمانوں کا ہتھیار ہے اور دین کا ستون اور زمین و آسمان کا نور۔

(۵) بار بار دعا کرنے والے محبوب ہیں

۲٤۷۰۔ **عن** ام المؤمنین عائشة الصدیقه رضی الله تعالیٰ عنها قالت : قا ل رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم : ان الله تعالیٰ یحب محلین فی الدعا۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ بکثرت و بار بار دعا کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے۔

فتاوی رضویہ ۴/ ۱۹

۲٤٦۹۔ المستدرك للحاكم، ۱/ ٦٦۹ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/ ۲۵۹
اتحاف السادة للزبیدی، ۵/ ۳۰ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۱۰/ ۱٤۷
الترغیب والترهیب للمنذری، ۲/ ٤۷۹ ☆ المطالب العالیة لا بن حجر، ۳۳۳۰
۲٤۷۰۔ الكامل لا بن عدی، ۷/ ۱٦٤ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ۱۱/ ۹۵
الجامع الصغیر للسیوطی، ۱/ ۱۱٦ ☆ تلخیص الحبیر لا بن حجر، ۱۲/ ۹۵
كشف الخفا للعجلونی، ۱/ ۲۸۷ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۵/ ۲۵٦

Marfat.com

(۶) دعا عبادت کا مغز ہے

۲۴۷۱۔ **عن** انس رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم الدعاء مخ العبادة۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دعا مغز عبادت ہے۔　　فتاوی رضویہ ۴/ ۶۱۷

(۷) دعا باعث مغفرت ہے

۲۴۷۲۔ **عن** انس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم : ان الله تعالیٰ یقول : یا ابن آدم انك ما دعوتنی و رجوتنی غفرت لك علی ما كان منك و لا ابالی۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: اے ابن آدم! تو جب تک مجھ سے دعا اور میرا امیدوار رہے گا میں تیرے گناہ کیسے ہی ہوں معاف فرماتا رہوں گا۔ اور مجھے کچھ پرواہ نہیں۔

(۸) دعا کو لازم پکڑو

۲۴۷۳۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم : علیكم عباد الله بالدعاء۔

۲۴۷۱۔ الجامع للترمذی، باب ما جاء فی فضل الدعاء ۲/ ۱۷۳
الترغیب والترهیب للمنذری ۲/ ۴۸۲ ☆ اتحاف السادة للزبیدی، ۲/ ۲۸۴
فتح الباری، للعسقلانی، ۱۱/ ۹۴ ☆ کشف الخفا للعجلونی، ۱/ ۴۸۵
کنز العمال للمتقی، ۳۱۱۴، ۲/ ۶۲ ☆ مشکوة المصابیح للتبریزی، ۲۲۳۱
۲۴۷۲۔ الجامع للترمذی،، ابواب الدعوات، ۲/ ۱۹۳
المسند لاحمد بن حنبل ۵/ ۱۷۲ ☆ السنن للدارمی، ۲/ ۳۲۲
اتحاف السادة للزبیدی، ۹/ ۱۷۷ ☆ الترغیب والیرهیب للمنذری، ۲/ ۴۶۷
۲۴۷۳۔ الجامع للترمذی، ابواب الدعوات، ۲/ ۱۹۳
الدر المنثور للسیوطی، ۱/ ۱۹۵ ☆ اتحاف السادة للزبیدی، ۵/ ۳۰
فتح الباری للعسقلانی، ۱۱/ ۹۵ ☆

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے اللہ کے بندو! تم پر دعا کرنا لازم ہے۔۱۲م

فتاوی رضویہ ۳/۷۸۵

(۹) دعا قضا کو ٹال دیتی ہے

۲٤۷٤۔ **عن** انس رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم: اکثر من الدعاء فان الدعاء یرد القضاء المبرم۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دعا کی کثرت کرو کہ دعا قضاء مبرم کو رد کرتی ہے۔

فتاوی رضویہ ۳/۸۵

۲٤۷٥۔ **عن** سلمان الفارسی رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم: لا یرد القضاء الا الدعاء۔

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تقدیر کسی چیز سے نہیں ٹلتی مگر دعا سے یعنی قضاء معلق۔

فتاوی رضویہ ۱۱/۱۷۸

(۱۰) دعا بلاؤں کے نزول کو روکتی ہے

۲٤۷٦۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال: قال رسول الله صلی

۲٤۷٤۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۵/۲۷۷ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۱/۸٦
تاریخ بغداد للخطیب، ۱۲/۳٦ ☆ کنز العمال للمتقی، ۳۱۲۰، ۲/٦۳

۲٤۷٥۔ الجامع للترمذی باب ما جاء لا یرد القضاء الا الدعار ۲/۳٦
السنن لا بن ماجه، باب فی القدر ۱/۱۰
المستدرك للحاکم، ۱/٤۹۳ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی، ۲/۹۷
الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/۵۸۷ ☆ المسند لا حمد بن حنبل، ۵/۲۷۷
الترغیب والترهیب للمنذری، ۲/٤۸۱ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۱/۱۹۵

۲٤۷٦۔ الجامع للترمذی، ابواب الدعوات، ۲/۱۹۳
اتحاف السادة للزبیدی، ۵/۳۰ ☆ الترغیب والترهیب للمنذری، ۲/٤۸۰
کنز العمال للمتقی، ۳۱۵٦، ۲/٦۸ ☆ کشف الخفا للعجلونی، ۱/٤۸٦

الله تعالى عليه وسلم : ان الدعاء ينفع ومما نزل مما لم ينزل فعليكم عباد الله بالدعاء ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو بلا اتر چکی اور جو ابھی نہ اتری دعا سب سے نفع دیتی ہے۔ تو دعا اختیار کرو، اے خدا کے بندو!۔

۲٤۷۷۔ **عن** ام المؤمنين عائشة الصديقة رضى الله تعالىٰ عنها قالت : قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم : ان البلاء لينزل فيتلقاه الدعا، فيعتلجان الى يوم القيامة ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک بلا اترتی ہے پھر دعا اس سے جا ملتی ہے تو دونوں کشتی لڑتی رہی ہیں قیامت تک۔ یعنی دعا اس بلا کو اترنے نہیں دیتی۔

ذیل المدعا ص ۱۴

(۱۱) جس کو دعا کی توفیق ملی اس کے لئے رحمت کے در زوا ے کھل گئے

۲٤۷۸۔ **عن** عبد الله بن عمر رضى الله تعالىٰ عنهما قال : قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم : من فتحت له ابواب الدعاء فتحت له ابواب الرحمة ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس کے لئے دعا کے دروازے کھلے اس کے لئے رحمت کے دروازے کھل گئے۔

ذیل المدعا ص ۱۱

۲٤۷۷۔ المستدرك للحاكم، ۱/٦٦۹ ☆ الدر المنثور للسيوطى، ۱/۱۹۵
العلل المتناهية لابن الجوزى، ۲/۲٦۰ ☆ تاريخ بغداد للخطيب، ۸/٤٥۲
۲٤۷۸۔ الجامع للترمزى، ابواب الدعوات، ۲/۱۹۳
المستدرك للحاكم، ۱/٦۷٥ ☆ الدر المنثور للسيوطى، ۱/۱۹٦
الترغيب والترهيب للمنذرى، ٥/٤۷۹ ☆ فتح البارى للعسقلانى، ۱۱/۱٤۱
اتحاف السادة لزبيدى، ٥/۳۰ ☆ كنز العمال للمتقى، ۳۱۳۰، ۲/٦٤
مشكوة المصابيح للتبريزى، ۲۲۳۹

Marfat.com

(۱۲) مومنین کے لئے دعا پر اجر

۲٤۷۹۔ **عن** عبادة بن الصامت رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم : من استغفر للمؤمنین والمؤمنات کتب الله له لکل لمؤمن ومومنة حسنة ۔

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو سب مسلمانوں مردوں اور عورتوں کے لئے استغفار کرے اللہ تعالیٰ اس کے لئے ہر مسلمان مرد و مسلمان عورت کے بدلے ایک نیکی لکھے گا۔

۲٤۸۰۔ **عن** أبی الدرداء رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم :من استغفر للمومنین والمؤمنات کل یوم سبعا عشرین مرة کان من الذین یستجاب لهم و یرزق بهم اهل الارض۔

حضرت ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو ہر روز مسلمان مرد اور مسلمان عورتوں کے لئے ستائیس بار استغفار کرے ان لوگوں میں ہو جن کی دعا قبول ہوتی ہے اور جن کی برکت سے خلق کو روزی ملتی ہے۔

ذیل المدعا۔۲٦

۱۲٤۸۱۔ **عن** انس رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم : من استغفر للمومن و المومنات استغفر کل مولود من بنی آدم حتی مات ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو تمام مسلمان مرد اور عورتوں کے لئے استغفار کرے بنی آدم کے جتنے بچے پیدا ہوں سب اس کے لئے استغفار کریں یہاں تک کہ وفات پائے۔

۲٤۷۹۔ التاریخ الکبیر للبخاری، ۲۱۹/٤ ☆ کنز العمال للمتقی، ۲۰٦۷، ٤۷٥/۱
مجمع الزوائد للهیثمی، ۸۱/٥ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ٥۱۳/۲
المغنی للعراقی، ۳۲٤/۱ ☆
۲٤۸۰۔ الجامع الصغیر للسیوطی، ٥۱۳/۲ ☆ کنز العمال للمتقی، ۲۰٦۸، ٤۷٦/۱
۲٤۸۱۔

Marfat.com

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

فقیر نے اس بارے میں اس لئے بکثرت احادیث نقل کیں کہ مسلمانوں کو رغبت ہو۔ بعض طبائع دعا میں بخل کرتی ہیں اور نہیں جانتیں کہ یہ خود ان کا ہی نقصان ہے۔

مسلمان مردوں اور مسلمان عورتوں کی دعائے خیر میں ملائکہ آسمان مشغول ہیں۔

و یستغفر و ن لمن فی الارض الایہ۔

اور ملائکہ اہل زمین کے لئے استغفار کرتے ہیں۔　　ذیل المدعا ۲۸

(۱۳) دعائے غائبانہ کی فضیلت

۲۴۸۲۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم : اذا دعا الغائب لغائب قال له الملك و لك مثل ذلك۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب کوئی شخص کسی شخص کی عدم موجودگی میں اس کے لئے دعا کرتا ہے تو فرشتہ کہتا ہے: اور تیرے لئے بھی اسی کے مثل بھلائی ہے۔۱۲م

(۱۴) دعا قبول نہ ہو جب بھی ثواب ملتا ہے

۲۴۸۳۔ **عن** هلال بن يساف رضی الله تعالیٰ عنه مرسلا قال : قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم : اذا دعا العبد بدعوة فلم يستجب له كتبت له حسنة۔

حضرت ہلال بن یساف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب کسی بندہ کی دعا قبول نہ ہو تو اسے ثواب ضرور ملتا ہے۔

(۱۵) دعا قضائے معلق شبیہ بہ مبرم کو ٹال دیتی ہے

۲۴۸۴۔ **عن** ثوبان رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم : الدعاء يرد القضاء ، و ان البر يزيد فی الرزق ، و ان العبد ليحرم الرزق

۲۴۸۲۔ الکامل لابن عدی، ۴۲۸/۲ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۴۳/۱

۲۴۸۳۔ کنز العمال للمتقی، ۳۱۵۰، ۶۷/۲ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی ۴۳/۱

۲۴۸۴۔ الترغیب والترهیب للمنذری، ۵۹۶/۳ ☆ کشف الخفا للعجلونی، ۴۸۶/۱

کنز العمال للمتقی، ۳۱۱۸، ۶۲/۲ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۲۵۹/۲

بلذنب يصيبه ۔

حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دعا قضا کو ٹال دیتی ہے، اور بیشک نیکی رزق کشادہ کرتی ہے، اور بندہ کسی گناہ کے سبب رزق سے محروم ہوتا ہے۔

۲٤۸٥۔ **عن** أبی موسی الاشعری رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم : الدعاء جند من اجناد الله تعالی مجند یرد القضاء بعد

حضرت ابوموسی اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دعا اللہ تعالیٰ کے لشکروں میں سے ایک لشکر ہے کہ قضاء مبرم کو بھی ٹال دیتی ہے۔

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

تحقیق اس مقام پر یہ ہے کہ قضائے معلق دو قسم ہے معلق محض جس کی تعلیق کا ذکر لوح محو واثبات یا صحف ملائکہ میں بھی ہے، عام اولیاء جن کے علوم اس سے متجاوز نہیں ہوتے، ایسی قضاء کے دفع پر دعا کی ہمت فرماتے ہیں کہ انہیں بوجہ ذکر تعلیق اس کا قابل دفع ہونا معلوم ہوتا ہے۔

دوسری معلق شبیہ بالمبرم کہ علم الٰہی میں تو معلوم ہے مگر لوح محو واثبات و دفاتر ملائکہ میں اس کی تعلیق مذکور نہیں، وہ ان ملائکہ اور عام اولیاء کے علم میں مبرم ہوتی ہے۔ مگر خواص عباد اللہ جنہیں امتیاز خاص ہے بالہام ربانی بلکہ برویت مقام ارفع حضرت مخدع اس کی تعلیق باطنی پر مطلع ہوتے ہیں اور اس کے دفع میں دعا کا اذن پاتے ہیں۔ اور یہ عام مومنین جنہیں الواح وصحائف پر اطلاع نہیں حسب عادت دعا کرتے ہیں اور وہ بوجہ اس تعلیق کے جو علم الٰہی میں تھی مندفع ہو جاتی ہے، یہ وہ قضائے مبرم ہے جو صلاح رد ہے اور اسی کی نسبت حضور غوثیت کا ارشاد امجد، ولہذا فرماتے ہیں: تمام اولیاء مقام قدر پر پہونچ کر رک جاتے ہیں سوا میرے کہ جب میں وہاں پہونچا تو میرے لئے اس میں ایک روزن کھولا گیا جس میں داخل ہو کر نزعت اقدار الحق بالحق للحق تقدیرات حق سے حق کے ساتھ حق کے لئے منازعت کی۔ مردوہ

۲٤۸٥۔ تاریخ دمشق لابن عساکر ٦/ ۲٤۱، ☆ کنز العمال للمتقی، ۔۳۱۱۹، ۲/٦۳

ہے جو منازعت کرے نہ وہ کہ تسلیم۔

ذیل المدعا ص ۱۲۷

یہاں تیسری قسم بھی ہے جس کی صراحت صدر الشریعہ نے یوں فرمائی ہے۔۱۲م

تیسری مبرم حقیقی کہ علم الٰہی میں کسی شی پر معلق نہیں، اس کی تبدیلی ناممکن ہے، اکابر محبوبان خدا اگر اتفاقا اس بارے میں کچھ عرض کرتے ہیں تو انہیں اس خیال سے واپس فرمادیا جاتا ہے۔

بہار شریعت اول

نظیر اس کی احکام ظاہریہ شرعیہ ہیں۔ وہ بھی تین طرح آتے ہیں۔ ایک معلق ظاہر التعلیق کہ حکم کے ساتھ ہی بیان فرمادیا کہ ہمیشہ کو نہیں ایک مدت خاص کے لئے ہے۔

کقوله تعالیٰ : حتی یتوفهن الموت او یجعل الله لهن سبیلا۔

دوسرے وہ کہ علم الٰہی میں تو ان کے لئے ایک مدت ہے مگر بیان نہ فرمائی گئی، جب وہ مدت ختم کو ہوئی اور دوسرا حکم آتا ہے بظاہر معلوم ہوتا ہے کہ حکم اول بدل گیا حالانکہ ہرگز نہ بدلا۔ لا تبدیل لکلمات الله۔ بلکہ اس کی مدت یہیں تک تھی گو ہمیں خبر نہ تھی۔ ولہذا ہمارے علماء فرماتے ہیں۔ نسخ تبدیل حکم نہیں بلکہ بیان مدت کا نام ہے۔

تیسرے وہ کہ علم الٰہی میں ہمیشہ کے لئے ہیں۔ جیسے نماز کی فرضیت زنا کی حرمت، یہ اصلا صلاح نسخ نہیں۔ وہ قضائیں بھی بصورت امر ہوتی ہیں۔ مثلا فلاں وقت فلاں کی روح قبض کرو، فلاں روز فلاں کو یہ دو، یہ چھین لو، نہ بصیغہ خبر کہ خبر الٰہی میں تخلف محال بالذات ہے و تمت کلمة ربك صدقا و عدلا ، لا مبدل لکلماته ، و هو السمیع العلیم۔

و الله تعالیٰ اعلم

ذیل المدعا ص ۱۲۹

(۱۶) دعا نہ کرنا غضب الٰہی کا سبب ہے

۲۴۸۶۔ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالی

۲۴۸۶۔ السنن لا بن ماجه، باب فضل الدعاء ۲۸۰/۲

المسند لا حمد بن حنبل، ۴۴۳/۲ ☆ التحاف السادة للزبیدی، ۳۰/۵

کنز العمال، للمتقی، ۳۱۶۰، ۶۸/۲ ☆

شرح السنة للبغوی، ۱۸۸/۵ ☆ التفسیر للقرطبی، ۱۰۵/۱

الدر المنثور للسیوطی، ۳۵۶/۵ ☆

Marfat.com

علیه وسلم : من لم یسأل الله یغضب علیه ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو اللہ تعالیٰ سے دعا نہ کرے گا اللہ تعالیٰ اس پر غضب فرمائیگا۔

فتاوی رضویہ ۱۱/ ۱۷۵

۲۴۸۷ ۔ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم : ان الله تعالیٰ یقول : من لا یدعوننی اغضب علیه ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا : اللہ تعالی کا فرمان مقدس ہے : جو مجھ سے دعا نہ کریگا میں اس پر غضب فرماؤں گا۔

فتاوی رضویہ ۳/ ۷۸۵

* * * * * * * * *

* * * * * * * * * * * * * * * * * * * *

۲۴۸۷ ۔ کنز العمال للمتقی، ۳۱۲۷، ۲/ ۶۳

۲۔آداب دعا

(۱)دعا کے بعد چہرے پر ہاتھ پھیرو

۲٤۸۸۔**عن** امیرالمؤمنین عمر بن الخطاب رضی الله تعالیٰ عنه قال : کان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم اذا رفع یده فی الدعا لم یحطهما حتی یمسح بها وجهه

امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب دعا کے لئے ہاتھ اٹھاتے تو اس وقت تک نہیں چھوڑتے جب تک چہرہ پر نہ پھیر لیتے۔۱۲م

۲٤۸۹۔ **عن** السائب بن یزید رضی الله تعالیٰ عنه قال: ان النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم کان اذا دعا فرفع یدیه ومسح و جهه بیدیه۔

حضرت سائب بن یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب دعا کرتے تو ہاتھ اٹھاتے اور پھر آخر میں چہرہ پر پھیر لیتے۔۱۲م

فتاوی رضویہ ۳/۵۴۰

۲٤۹۰۔ **عن** عبد الله بن مسعود رضی الله تعالی عنه قال : قال النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اذا رفعتم ایدکم الی الله تعالیٰ و دعوتم و سألتموه حوائجکم فامسحو ایدیکم علی وجوهکم فان الله تعالیٰ حی کریم یستحی من عبد ه اذا رفع یدیه و سأل ان یردهما خائبین ، فامسحو هذا الخیر علی و جوهکم۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی

۲٤۸۸۔ الجامع للترمذی، باب ماجاء فی رفع الایدی عند الدعاء ۲/۱۷٤
السلسلة الصحیحة للالبانی، ۵۹۵ ☆
۲٤۸۹۔ السنن لابی داؤد، باب الدعا، ۱/۲۰۹ ☆
المسند لاحمد بن حنبل، ٤/۲۲۱ ☆ کنز العمال للمتقی، ۱۸۰۱٤، ۷/۷۲
ارواء الغلیل للالبانی، ۲/۱۷۸ ☆
۲٤۹۰۔ السنن لابن ماجه باب رفع الیدین فی الدعا، ۲/۲۸٤
المستدرك للحاکم، ۱/۲۷۵ ☆

Marfat.com

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب تم اپنے ہاتھ خدائے تعالیٰ کی طرف اٹھا کر سوال کرو تو انہیں منہ پر پھیر لو۔ کہ خدائے تعالیٰ شرم وکرم والا ہے، جب بندہ اپنے دونوں ہاتھوں کو اٹھاتا اور سوال کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ خالی ہاتھ پھیرنے سے شرماتا ہے پس خیر کو مونہوں پر مسح کرو۔

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یعنی خدائے تعالیٰ ہاتھ خالی نہیں پھیرتا، کسی طرح کی بھلائی اور خیر وخوبی خواہ وہی خیر جسکے لئے دعا کی یا دوسری نعمت ضرور رحمت فرماتا ہے بنظر اس نعمت وبرکت کے دعا کے بعد منہ پر ہاتھ پھیرنا مقرر ہوا۔ ذیل المدعا ص ۳۱

(۲) دعا میں ہتھیلیاں اوپر رکھو

۲۴۹۱۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : سلوا الله ببطون اکفکم و لا تسئلوه بظهورها ، فاذا فرغتم فامسحوا بها وجوهکم۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے وقت ہتھیلیاں اوپر رکھو، ہتھیلیوں کی پشت آسمان کی طرف نہ ہو، اور جب فارغ ہو جاؤ تو چہروں پر ہاتھ پھیر لو۔ ۱۲م

فتاوی رضویہ ۳/۵۴۰

(۳) ذکر ودعا آہستہ بہتر ہے

۲۴۹۲۔ **عن** أبی موسی الاشعری رضی الله تعالیٰ عنه قال : کنا مع النبی صلی

۲۴۹۱۔ السنن لا بی داؤد، باب الدعاء ۲۰۹/۱
السنن الکبری للبیهقی، ۲۱۲/۲ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۱۶۹/۱۰
کنز العمال للمتقی، ۳۲۲۹، ☆ مشکوه المصابیح للتبریزی، ۲۲۴۳
۲۴۹۲۔ الجامع الصحیح للبخاری باب الدعاء اذا علا عقبة ، ۹۴۴/۲
الصحیح لمسلم، باب استحباب خفض الصوت ، ۳۴۶/۲
المسند لا حمد بن حنبل، ۳۹۴/۴ ☆ فتح الباری للعسقلانی ، ۱۸۵/۱۱
التفسیر للطبری، ۱۴۷/۸ ☆ التفسیر للقرطبی، ۲۲۴/۷
التحاف السادة للزبیدی، ۱۸/۶ ☆ المصنف لا بن أبی شیبة ، ۴۸۸/۲
التفسیر لا بن کثیر ، ۳۱۳/۱ ☆

اللہ تعالی علیہ وسلم فی سفر فکنا اذا علونا کبر نا فقال النبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم : ایھا الناس ! اربعو ا علی انفسکم فانکم لا تدعون اصم و لاغائبا ، و لکن تدعون سمیعا بصیرا ۔

حضرت ابوموسی اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم حضور نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے ساتھ ایک سفر میں جارہے تھے جب ہم کسی بلندی پر چڑھتے تو نعرۂ تکبیر بلند کرتے ۔ حضور نے ارشاد فرمایا: اے لوگو! اپنے اوپر رحم کرو، تم کسی بہرے اور غائب کو نہیں پکار رہے ہو۔ تم تو سننے والے خدا کو ندا کر رہے ہو۔ ۱۲م　　فتاوی رضویہ ۴/ ۶۵۵

(۴) دعا سے قبل درود پاک پڑھو

۲۴۹۳۔ **عن** زید بن خارجة رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیه وسلم : صلوا علی واجتهدوا فی الدعا ۔

حضرت زید بن خارجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھ پر درود بھیجو اور دعا میں خوب کوشش کرو۔ ۱۲م

۲۴۹۴۔ **عن** امیر المؤمنین علی المرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجهه الکریم قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیه وسلم : الدعاء محجوب عن اللہ تعالی حتی یصلی علی محمد و اهل بیته ۔

امیر المؤمنین حضرت علی مرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دعا اللہ تعالیٰ سے حجاب میں ہے جب تک محمد صلی اللہ تعالی علیہ وسلم اور ان کے اہل بیت پر درود نہ بھیجی جائے ۔

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اے عزیز! دعا طائر ہے اور درود شہپر، طائر بے پر کیا اڑ سکتا ہے۔

ذیل المدعا ص ۱۶

۲۴۹۳۔ المسند لاحمد بن حنبل ، ۱/ ۲۱۹ ☆　　الجامع الصغیر للسیوطی ، ۲/ ۳۱۰

۲۴۹۴۔ الکامل لابن عدی ، ۴/ ۱۰۸ ☆　　کنز العمال للمتقی ، ۳۱۸۰ ، ۲/ ۷۲

الجامع الصغیر للسیوطی ، ۱/ ۴۳ ☆

(۵) دعا کے ساتھ آمین کہو

۲۴۹۵۔ **عن** أبی هريرة رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم: اذا دعا احدکم فلیومن علی دعاء نفسه ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی دعا کرے تو اپنی دعا پر آمین کہے۔۱۲م

(۶) دعا کی قبولیت میں جلدی نہ کرو

۲۴۹۶۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم : لا يزال يستجاب للعبد مالم يدع باثم و قطيعة رحم مالم يستعجل ، قيل :يا رسول الله ! ما الاستعجال قال ۔ يقول :و قد دعوت قددعوت فلم اريسيتجب لی فيستحر عند ذلك و يدع الدعاء ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بندہ کی دعا اگر وہ جلدی نہ کرے تو اس وقت تک قبول کی جاتی ہے جب تک وہ کسی گناہ یا قطع رحمی کی بد دعا نہ کرے، عرض کیا گیا: جلدی کا مطلب کیا ہے؟ فرمایا: یوں کہے: میں نے دعا کی، پھر دعا کی لیکن قبول نہ ہوئی، پھر وہ گھبرا کر دعا کرنا چھوڑ دے۔۱۲م

فتاوی رضویہ ۴/۲۵

(۷) قبولیت دعا کے لئے اکل حلال شرط ہے

۲۴۹۷۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم : يا ايها الناس ! ان الله طيب ، لا يقبل الا الطيب و ان الله امرا لمؤمنين بما امر به المرسلين ، فقال : يا ايها الرسل ! كلو من الطيبات و اعملوا صالحا، انی بما تعملون عليم و قال : يا ايها الذين آمنوا! كلو من طيبات ما رزقناكم ثم ذكر

۲۴۹۵۔ الترغيب والترهيب للمنذری ، ۲/ ۴۹۰ ☆ السنن الكبری للبيهقی ، ۳/ ۳۵۳
كنز العمال للمتقی، ۳۲۴۹ ، ۲/ ۸۲ ☆ فتح الباری للعسقلانی ، ۱۱/ ۱۴۱
۲۴۹۶۔ كنز العمال للمتقی، ۳۲۴۰، ۳/ ۸۲ ☆
۲۴۹۷۔ الجامع للترمذی ، ابواب الدعوات ۲/ ۱۸۶
المستدرك للحاكم ، ۱/ ۶۷۱ ☆ كنز العمال للمتقی ، ۳۱۷۶ ، ۲/ ۷۲

Marfat.com

الرجل يطيل السفر اشعث اغبر ، يمد يديه الى السماء ، يا رب ، يا رب ، و مطعمه حرام ، و مشربه حرام ، و ملبسه حرام ، وغذى بالحرام ، فانى يستجاب لذلك؟

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے لوگو! بیشک اللہ تعالیٰ پاک ہے، اور پاک چیز ہی قبول فرماتا ہے۔ اور بیشک اللہ تعالیٰ نے مومن کو وہی حکم دیا جو انبیاء و مرسلین کو فرمایا: اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: اے گروہ انبیاء و مرسلین! پاک و حلال چیز کھاؤ اور نیک عمل کرو، بیشک میں تمہارے کاموں کو خوب جانتا ہوں۔ اور فرمایا: اے ایمان والو! کھاؤ ہماری دی ہوئی پاک چیزیں پھر حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایک شخص سفر دراز کرے بال الجھے کپڑے گرد میں اٹے، اور پینا حرام سے، اور پہننا حرام سے، اور پرورش پائی حرام سے تو اس کی دعا کہاں قبول ہو۔

ذیل المدعا ص ۶۶

(۸) قوی امید کے ساتھ دعا کرو

۲۴۹۸۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالی عليه وسلم : ادع الله و انتم موقنون بالاجابة و اعلمو ان الله لا يستجيب دعاء من قلب غافل لاه ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ سے دعا کرو تو قبولیت کی کامل امید رکھو، اور خبردار! بیشک اللہ تعالیٰ دعا قبول نہیں فرماتا کسی غافل کھیلنے والے دل کی۔　　ذیل المدعا ۱۰

(۹) پورے عزم سے دعا کرو

۲۴۹۹۔ **عن** انس رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالی عليه وسلم : اذا دعا احدكم فليعزم المسألة و لا يقل: اللهم! ان شئت فاعطنی ، فان الله لا مستكره له ۔

۲۴۹۸۔ الجامع للترمذی ، ابواب الدعوات　　۱۸۹/۲
الصحیح لمسلم، ، باب العزم فی الدعاء　　۳۴۲/۲
المسند لا حمد بن حنبل، ۱۰۷/۳ ☆ اتحاف السادة للزبیدی، ۱۸۹/۹
کنز العمال للمتقی، ۳۱۷۹، ۷۲/۲ ☆ التمهید لا بن عبد البر، ۳۴۶/۵
۲۴۹۹۔

Marfat.com

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی دعا کرے تو عزم وجزم کے ساتھ کرے، یوں نہ کہے کہ الٰہی تو چاہے تو میری یہ حاجت روا فرما کہ اللہ تعالیٰ پر کوئی جبر کرنے والا نہیں۔

ذیل المدعا ص ۲۴

(۱۰) دعا کی کثرت کرو

۲۵۰۰۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم : اکثر الدعاء بالعافیة ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا؛ دعائے عافیت کی کثرت کرو۔۱۲م

۲۵۰۱۔ **عن** ام المؤمنین عائشة الصدیقة رضی الله تعالیٰ عنها قالت : قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم: اذا سال احدکم فلیکثر الدعاء ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی دعا مانگے تو کثرت کرے کہ اپنے رب سے ہی سوال کر رہا ہے۔

﴿۳﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہ حدیث سوال مسئول دونوں میں تکثیر کی طرف ارشاد فرماتی ہے۔ مسئول میں یہ کہ بہت کچھ مانگے، بڑی چیز مانگے کہ آخر رب قدیر سے سوال کرتا ہے۔ اور سوال میں یوں کہ بار بار مانگے، بکثرت مانگے کہ آخر کریم سے مانگ رہا ہے۔ وہ تکثیر سوال سے خوش ہوتا ہے بخلاف ابن آدم کہ بار بار مانگنے سے جھنجھلاتا ہے۔ فلله الحمد و حده ۔

۲۵۰۲۔ **عن** انس رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالی علیه

۲۵۰۰۔ اتحاف السادة للزبیدی، ۱۸۹/۹ ☆ کنز المعال للمتقی، ۳۲۳٤، ۲/ ۸۰

۲۵۰۱۔ تاریخ بغداد للخطیب ۳٦/۱۳ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۸٦/۱

کنز العمال للمتقی، ۳۱۲۰، ۲/ ٥۳ ☆

۲۵۰۲۔ تاریخ بغداد للخطیب ۲۹۹/۳ ☆ کنز العمال للمتقی، ۳۱۳۸، ۲/ ٦٥

الجامع الصغیر للسیوطی، ٤٤۷/۲ ☆

Marfat.com

وسلم : اکثر من الدعاء۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دعا بکثرت مانگ۔

۲۵۰۳۔ **عن** جابر رضی الله تعالیٰ عنه قال :۔ قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم : لقد بارك الله لرجل فی حاجة اکثر الدعاء فیها اعطاها او منعها ۔

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ نے برکت رکھی آدمی کی اس حاجت میں جس میں وہ دعا بکثرت کرے خواہ اس کی مانگی ہوئی چیز اسے ملے یا نہ ملے۔ فتاوی رضویہ ۲۴/۴

(۱۱) اپنے لئے بددعا نہ کرو

۲۵۰۴۔ **عن** جابر رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم : لا تدعوا علی انفسکم ، و لا تدعوا علی اولادکم ، و لا تدعوا علی خدمکم و لا تدعوا علی اموالکم ، و لا توافقوا من الله ساعة نیل فیها عطاء فیستجاب لکم ۔

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اپنی جانوں پر بددعا نہ کرو، اور اپنی اولاد پر بددعا نہ کرو، اور اپنے خادم پر بددعا نہ کرو، اور اپنے اموال پر بددعا نہ کرو، کہیں اجابت کی گھڑی سے موافق نہ ہو۔

(۱۲) دوست کی بددعا قبول نہیں

۲۵۰۵۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال: قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم : انی سألت الله ان لا یقبل دعاء حبیب علی حبیبه۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ

۲۵۰۳۔ الصحیح لمسلم، باب حدیث جابر الطویل، ۴۱۶/۲

مشکوة المصابیح للتبریزی، ۲۲۲۹ ☆ الترغیب والترهیب للمنذری، ۴۹۳/۲

۲۵۰۴۔ کشف الخفا للعجلونی ۱۸۷/۲ ☆

السنن لابن ماجه، ۷۲۴/۱ ☆ باب کراهیة الاعتداد فی الدعاء ۴۹۳/۲

۲۵۰۵۔ المسند لاحمد بن حنبل ۸۶/۴ ☆

Marfat.com

وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک میں نے اللہ تعالیٰ سے سوال کیا کہ کسی پیارے کی پیارے پر بد دعا قبول نہ کرنا۔　　ذیل المدعا ۱۰۵

(۱۳) دعا میں حد سے تجاوز نہ کرو

۲۵۰۶۔ **عن** أبی نعامة رضی الله تعالیٰ عنه ان عبد الله بن مغفل رضی الله تعالیٰ عنه سمع ابنه یقول : اللهم ! انی اسالك القصر االأبیض من یمین الجنة قال : انی سمعت رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم یقول : یکون فی هذه الامة قوم یعتدون فی الدعاء و الطهور۔

حضرت ابو نعامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے بیٹے کو یہ دعا کرتے سنا، الٰہی میں تجھ سے جنت کی داہنی جانب سفید محل مانگتا ہوں، یہ سن کر فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے سنا: اس امت میں کچھ لوگ ایسے ہوں گے جو دعا اور طہارت میں حد سے تجاوز کریں گے۔۱۲م

(۱۴) فراخی میں دعا کرو

۲۵۰۷۔ **عن** سلمان الفارسی رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم : من سره ان یستجیب الله له عند الشدائد فلیکثر من الدعاء عند الرخاء۔

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جسے خوش آئے کہ اللہ تعالیٰ سختیوں میں اس کی دعا قبول فرمائے وہ نرمی میں دعا کی کثرت کرے۔　　فتاوی رضویہ ۳/۷۸۶

(۱۵) اسم اعظم جس کے ذریعہ دعا قبول ہو

۲۵۰۸۔ **عن** سعد بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال : سمعت رسول الله صلی

۲۵۰۶۔

۲۵۰۷۔

۲۵۰۸۔ الجامع للترمذی، باب ماجاء فی جامع الدعوات ۱۸۸/۲
السنن لا بن ماجه، باب اسم الله الاعظم ۲۸۲/۲
المسند لا حمد بن حنبل، ۴۶۱/۶ ☆ المستدرك للحاكم، ۶۸۵/۱

Marfat.com

الله تعالیٰ علیه وسلم یقول : هل ادلکم علی اسم الله الاعظم الذی اذا دعی به اجاب ، و اذا سئل به اعطی ؟ الدعوة التی دعا بها یونس علیه الصلوة و السلام حیث ناداه فی الظلمات الثلاث ، لا اله الا انت سبحانك انی کنت من الظالمین ، فقال رجل : یا رسول الله ! هل کانت لیونس خاصة ام للمؤمنین عامة ؟ فقال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : الا تسمع قول الله عزوجل : و نجیناه من الغم و کذلك ننجی المؤمنین ۔

حضرت سعد بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے سنا: کیا میں تمہیں وہ اسم اعظم نہ بتادوں جس کے ذریعہ دعائیں قبول ہوں، اور مرادیں پوری ہوں۔ وہ دعا جو حضرت یونس علی نبینا وعلیہ الصلوۃ والتسلیم نے تین اندھیریوں میں کی، یعنی ، لا اله الا انت سبحانك انی کنت من الظالمین ، ایک صاحب بولے: یا رسول اللہ! کیا یہ حضرت یونس علیہ السلام کے لئے خاص تھی یا تمام مؤمنین کے لئے عام ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا تم نے اللہ عزوجل کا یہ فرمان نہ سنا؟ اور ہم نے یونس کو غم اور پریشانی سے نجات دی اور اسی طرح ہم مؤمنوں کو نجات عطا فرماتے ہیں۔ تو اس آیت سے تمام مؤمنین کے لئے بشارت ثابت ہوئی۔

۲۵۰۹ ۔ **عن** بریدة رضی الله تعالیٰ عنه قال : ان النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم سمع رجلا یقول : اللهم ! انی اسئلك فانك احد صمد ، لم یلد و لم یولد ، و لم یکن له کفوا احد ، فقال :لقد سئال الله باسمه الاعظم الاکبر الذی اذا دعی به اجاب ، و اذا سئل به اعطی ۔

حضرت بریدہ اسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک شخص کو دعا کرتے سنا۔ اللهم انی اسئلك انك احد صمد ، لم یلد و لم یولد۔ و لم یکن له کفوا احد۔ تو آپ نے فرمایا: اس شخص نے اللہ تعالیٰ کے اس اسم اعظم و اکبر کے ساتھ دعا کی کہ جب بھی اس کے ساتھ دعا کرے قبول ہو اور جب مانگے عطا ہو۔ ۱۲م

۲۵۰۹۔ الجامع للترمذی، باب ما جاء فی جامع الدعوات، ۱۸۵/۲
باب الدعاء ۲۰۹/۱
السنن لا بن ماجه باب اسم الله الاعظم، ۲۸۲/۲
المسند لا حمد بن حنبل، ۳۳۸/٤ ☆ المستدرك للحاكم، ۶۸۳/۱

Marfat.com

﴿۴﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

امام ابوالحسن علی مقدسی، امام عبدالعظیم منذری، اور امام ابن حجر عسقلانی وغیرہم ائمہ رحمہم اللہ فرماتے ہیں: اس حدیث کی اسناد میں کوئی طعن نہیں۔ اور دربارۂ اسم اعظم یہ سب احادیث سے جید وصحیح تر ہے۔　　ذیل المدعا ص ۶۱

۲۵۱۰۔ **عن** اسماء بنت یزید رضی الله تعالیٰ عنها قالت : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم اسم الله الاعظم فی هاتین الآیتین و الهکم اله واحد ، لا اله الا هو الرحمن الرحیم ۔ الٓمٓ، الله لا اله الا هو الحی القیوم ۔

حضرت اسماء بنت یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اسم اعظم ان دو آیتوں میں ہے۔ والهکم اله وا حد ، لا اله الا هو الرحمن الرحیم ۔ اور "الٓمٓ الله لا اله هو الحی القیوم ۔

۲۵۱۱۔ **عن** انس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال : سمع النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم رجلا یقول : اللهم ! انی اسئلك بان لك الحمد ، لا اله الا انت و حدك لا شریك لك ، المنان بدیع السموات و الارض ذو الجلال و الاکرام ، فقال : لقد سأل الله باسمه الاعظم الذی اذا سئل به اعطی، واذا دعی به اجاب ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک شخص کو اس طرح دعا کرتے سنا: اللهم ! انی اسئلك بان لك الحمد ، لا اله الا انت و حدك لا شریك لك ۔ المنان بدیع السموات و الارض ذو

۲۵۱۰۔ السنن لا بی داؤد ، باب الدعاء ۲۱۰/۱
الجامع للترمذی ، باب ما جاء فی جامع الدعوات ، ۱۸۶/۲
السنن لا بن ماجه، باب اسم الله الاعظم، ۲۸۲/۲
الجامع الصغیر للسیوطی، ۶۸/۱ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۶۱۳/۱
الترغیب والترهیب للمنزری ۴۸۶/۲ ☆ الا مالی للشجری، ۱۱۳/۱
۲۵۱۱۔ السنن لا بی داؤد ، باب الدعاء ۲۱۰/۱
السنن لا بن ماجه ، باب اسم الله الاعظم، ۲۸۳/۲
المسند لا حمد بن حنبل، ۳۴۹/۵ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی ، ۱۵۶/۱۰
المستدرك للحاکم، ۵۰۴/۱ ☆ تاریخ بغداد للخطیب ، ۴۴۳/۸
تاریخ جریان للسهمی، ۱۴۵ ☆

Marfat.com

الجلال و الاکرام ۔ تو ارشاد فرمایا: اس نے اسم اعظم کے ذریعہ سوال کیا ہے کہ جب اس کے ذریعہ سوال ہو تو مراد پوری ہوتی ہے۔ اور جب دعا کی جائے تو قبول ہوتی ہے۔

۲۵۱۲۔ **عن** ام المؤمنین عائشة الصدیقة رضی الله تعالیٰ عنها قالت : سمعت رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم یقول : اللهم! انی اسئلك باسمك الطاهر الطیب المبارك الاحب الیك الذی اذا دعیت به اجبت ، و اذا سئلت به اعطیت، و اذا استرحمت به رحمت ، و اذا استفرجت به فرجت ، قالت : و قال : ذات یوم ، یا عائشة ! هل علمت ان الله قد دلنی علی الاسم الذی اذا دعی به اجاب ، قالت : فقلت : یا رسول الله ! بأبی انت و امی فعلمنیه ، قال : انه لا ینبغی لك یا عائشة ! قالت : فنحیت و جلست ساعة ، ثم قمت فقبلت رأسه ثم قلت : یا رسول الله اعلمنیه قال : انه لا ینبغی لك یا عائشة ! ان اعلمك انه لا ینبغی لك ان تسألین به شیًا من الدنیا ، قالت فتوضأت ثم صلیت رکعتین ثم قلت : اللهم ! انی ادعوك الله ، و ادعوك الرحمن ، وادعوك البر الرحیم و ادعوك بسمائك الحسنی کلها ما علمت منها و ما لم اعلم ان تغفرلی و ترحمنی ، قالت : فاستضحك رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ثم قال : انه لفی الاسماء التی دعوت بها ۔

حضرت ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے میں نے سنا: یعنی اس طرح دعا کی ۔ اللهم ! انی اسئلك باسمك الطاهر الطیب المبارك الاحب الذی اذا دعیت به اجبت ، و اذا سئلت به اعطیت ، و اذا استرحمت به رحمت ، و اذا استفرجت به فرجت ، ام المؤمنین فرماتی ہیں: حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک دن ارشاد فرمایا: اے عائشہ! کیا تم جانتی ہو کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے اپنا وہ اسم اعظم سکھایا ہے کہ جب اس کے ذریعہ سوال و دعا کی جائے تو قبول ہو۔ فرماتی ہیں: میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان، مجھے وہ اسم سکھادیں۔ فرمایا: اے عائشہ وہ تمہیں بتانے کا نہیں۔ فرماتی ہیں: یہ سن کر میں ایک دم علیحدہ ہوگئی اور کچھ دیر خاموش رہی، پھر میں کھڑی ہوئی اور میں نے حضور کے سر مبارک کو بوسہ

۲۵۱۲۔ السنن لا بن ماجه ، باب اسم الله الاعظم ، ۲۸۳/۲
الجامع الصغیر للسیوطی ، ۹۳/۱

Marfat.com

دیگر عرض کیا: یا رسول اللہ! مجھے سکھادیجئے۔ فرمایا: وہ تمہیں بتانے کا نہیں۔ اگر میں تمہیں سکھا بھی دوں تو تم کو یہ جائز نہیں کہ تم اس کے ذریعہ محض دنیا کی چیز مانگو۔ فرماتی ہیں۔ پھر میں نے وضو کر کے دو رکعت نماز پڑھی اور اس کے بعد یوں دعا کی۔ اللھم! انی ادعوك الله و ادعوك الرحمن، و ادعوك البر الرحيم، و ادعوك باسمائك الحسنى كلها ما علمت منها و ما لم اعلم ان تغفرلى و ترحمنى۔

ام المؤمنین فرماتی ہیں کہ میری اس دعا کو سن کر حضور مسکرائے اور فرمایا: وہ اسم اعظم انہیں اسماء میں ہے۔

ذیل المدعا ص ۶۲

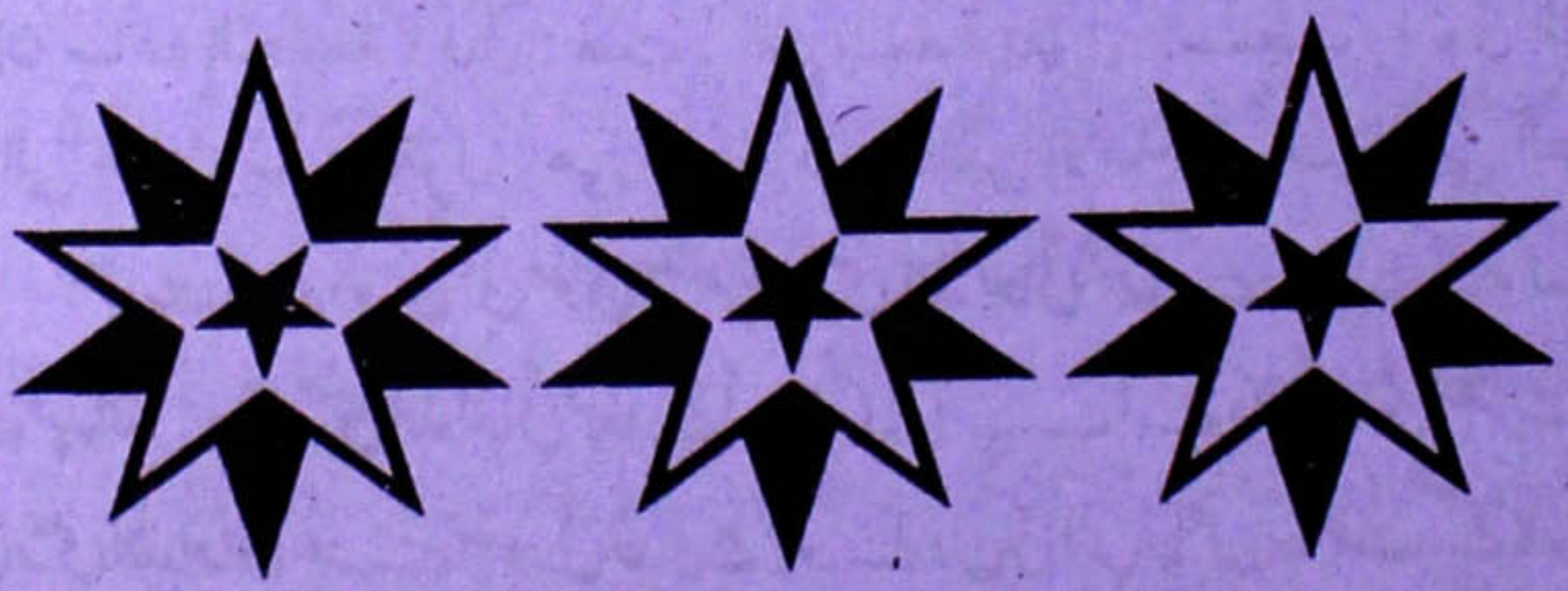

۳۔قبولیت دعا کے اوقات

(۱)جمعہ کی ایک ساعت میں دعا قبول ہوتی ہے

۲۵۱۳۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : ان رسو ل الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ذکر یوم الجمعة فقال : فیه ساعة لا یوفقها عبد مسلم و هو یصلی یسأل الله شیًا الا اعطاه ایاه ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جمعہ کے دن ایک ایسی ساعت ہے کہ اس میں کوئی بھی مسلمان بندہ بحالت نماز دعا کرے تو اس کی مراد ضرور پوری ہوتی ہے۔۱۲م

(۲)مقبولیت دعا کی ساعت کونسی ہے

۲۵۱۴۔ **عن** أبی بردة بن أبی موسی الاشعری رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال لی عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما : اسمعت اباك یحدث عن رسول الله فی شان ساعة الجمعة ؟ قال : قلت : نعم سمعته یقول :سمعت رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم یقول : هی ما بین ان یجلس الامام الی ان تقضی الصلوة ۔

حضرت ابو بردہ بن ابی موسی اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ مجھ سے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: کہ آپ نے اپنے والد گرامی حضرت ابوموسی اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حضور کی حدیث جمعہ کے دن کی اس خاص ساعت کے بارے میں سنی جس میں دعا قبول ہوتی ہے؟ میں نے عرض کیا: ہاں، میں نے اپنے والد کو فرماتے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہ ساعت امام کے خطبہ کے لئے منبر پر بیٹھنے

۲۵۱۳۔ الصحیح لمسلم، کتاب الجمعة، ۱/ ۱۸۱
السنن لا بن ماجه، باب فضل الجمعة ۱/ ۷۷
المسند لا حمید بن حنبل، ۲/ ۴۸۶ ☆ السنن الکبری للبیهقی، ۳/ ۲۵۰
اتحاف السادة للزبیدی، ۳/ ۲۷۹ ☆ کنز العمال للمتقی، ۲۱۳۲۰، ۷/ ۷۶۷
۲۵۱۴۔ الصحیح لمسلم، کتاب الجمعة ۱/ ۱۸۱
السنن الکبری للبیهقی، ۳/ ۲۵۰ ☆ الرغیب والرهیب للمنذری، ۱/ ۴۹۳
کنز العمال للمتقی، ۲۱۳۱۰، ۷/ ۷۶۵ ☆ اتحاف السادة للزبیدی، ۳/ ۲۸۳

سے لیکر نماز ادا ہونے تک ہے۔۱۲م

۲۵۱۵۔ **عن** انس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم التمسوا الساعة التی ترجی فی یوم الجمعة بعد العصر الی غیبوبة الشمس۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جمعہ کے دن جس ساعت میں قبولیت دعا کی غالب امید ہے اس کو تم عصر سے غروب آفتاب تک تلاش کرو۔۱۲م

۲۵۱۶۔ **عن** عمرو بن عوف رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : ان فی الجمعة ساعة لا یسأل الله العبد فیها شیًا الا اتاه الله ایاه ، قالوا: یا رسول الله ! ایة ساعة هی ، قال : حین تقام الصلوة الی انصراف عنها ۔

حضرت عمرو بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک جمعہ کے دن ایک ایسی ساعت ہے کہ بندہ اللہ تعالیٰ سے اس ساعت میں جو مانگتا ہے پاتا ہے۔ صحابۂ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے عرض کیا: یارسول اللہ! وہ کونسی ساعت ہے؟ فرمایا: جب نماز قائم ہو اس وقت سے فارغ ہونے تک۔۱۲م

۲۵۱۷۔ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : خرجت الی الطور فلقیت کعب الاحبار فجلست ، فحدثنی عن التورات و حدثته عن النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فکان فیما حدثته ان قلت : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اخیر یوم طلعت علیه الشمس یوم الجمعة فیه خلق آدم ، و فیه اهبط ، و فیه تیب علیه ، و فیه مات ، و فیه تقوم الساعة ، و ما من دابة الا و هی مصبحة یوم الجمعة من حین تصبح حتی تطلع الشمس شفقا من الساعة الا الجن و الانس ، و فیه

۲۵۱۵۔ الجامع للترمذی،، ابواب الجمعة ، ۱/ ۶۵
الجامع الصغیر للسیوطی، ۱/ ۹۸ ☆ الترغیب و الترهیب للمنزری، ۱/ ۴۹۴
کنز العمال للمتقی، ۲۱۳۰۳، ۷/ ۷۶۴

۲۵۱۶۔ الجامع للترمذی،، ابواب الجمعة ، ۱/ ۶۵

۲۵۱۷۔ المؤطا لمالك، باب ماجاء فی الساعة التی فی یوم الجمعة ، ۳۸
الجامع للترمذی، ، ابواب الجمعة ، ۱/ ۶۵

Marfat.com

ساعة لا يصاد فها عبد مسلم و هو يصلى فيسأل الله شيًا الا اعطاه اياه، قال كعب: ذلك فى كل سنة ، فقلت : بل فى كل جمعة ، فقرأ كعب التوراة فقال : صدق رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں طور کی جانب سفر کر کے گیا تو وہاں حضرت کعب احبار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ملاقات ہوئی، میں ان کی مجلس میں بیٹھا تو انہوں نے تورات سے کچھ سنایا اور میں نے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حدیث بیان کی۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمام ایام میں بہتر وافضل یوم جمعہ ہے۔ کہ اسی میں حضرت آدم علیہ السلام کی تخلیق ہوئی، اسی دن زمین پر اتارے گئے، اسی دن ان کی توبہ قبول ہوئی اسی دن ان کا وصال ہوا، اسی دن قیامت قائم ہوگی زمین پر چلنے والا ہر جانور جمعہ کے دن صبح ہی سے قیامت آنے سے خوفزدہ رہتا ہے مگر جن وانس۔ اور اسی دن میں ایک ایسی ساعت ہے کہ مسلمان بندہ بحالت نماز جب دعا کرتا ہے تو قبول ہوتی ہے۔ حضرت کعب نے فرمایا: یہ ہر سال میں فقط ایک دن ہے میں نے کہا: بلکہ ہر جمعہ میں ایک ساعت ہے۔ حضرت کعب نے جب دوبارہ تورات پڑھی تو بولے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سچ فرمایا۔۱۲م

۲۵۱۸۔ **عن** أبى هريرة رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : فى الجمعه ساعة لا يوافقها عبد يستغفر الله الا غفر له ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جمعہ میں ایک ایسی ساعت ہے کہ اس میں کوئی بندہ استغفار کرے تو اللہ تعالیٰ اس کی مغفرت فرما دیتا ہے۔۱۲م

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

حضرت ابو سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ بعض صحابۂ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کا اس بات پر اجماع ہے کہ قبولیت دعا کی ساعت روز جمعہ کی پچھلی ساعت ہے۔

ساعت جمعہ کے بارے میں اگرچہ اقوال علماء چالیس سے متجاوز ہوئے مگر قوی وراجح

۲۵۱۸۔ الجامع الصغير للسيوطى ، ۲/۳۶۶

Marfat.com

ومختار اکابر محققین و جماعت کثیرہ ائمہ دین دو قول ہیں۔

ایک وہ جس کی طرف حضرت والد ماجد قدس سرہ نے ارشاد فرمایا: یعنی ساعت اخیرہ روز جمعہ غروب آفتاب سے کچھ ہی پہلے ایک لطیف وقت۔ اشباہ میں فرمایا: ہمارا یہ ہی مذہب ہے عامۂ مشائخ حنفیہ اسی طرف گئے۔

یونہی تاتارخانیہ میں اسے ہمارے مشائخ کرام کا مسلک ٹھہرایا۔ اور یہ ہی مذہب ہے عالم الکتأ بین سیدنا حضرت عبداللہ بن سلام، سیدنا حضرت کعب احبار رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا۔ اور اسی طرف رجوع فرمایا سیدنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے۔ اور ایسا ہی منقول ہے حضرت بتول زہراء صلوات اللہ وسلامہ علی أبیہا وعلیہا سے۔ اور یہ ہی مذہب ہے امام شافعی، امام محمد رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا۔ اور امام اسحاق بن راہویہ و ابن الزملکانی، اور ان کے تلمیذ عدیٰ وغیرہم علماء کا۔ امام ابوعمرو بن عبدالبر نے فرمایا: اس باب میں اس سے ثابت تر کوئی قول نہیں۔ فاضل علی قاری نے کہا: یہ تمام اقوال سے زیادہ لائق اعتبار ہے۔ امام احمد فرماتے ہیں: اکثر احادیث اسی پر ہیں۔ ولہذا حضرت والد ماجد قدس سرہ نے اسی کو اختیار فرمایا۔

دوسرا قول جب امام منبر پر بیٹھے۔ اس وقت سے فرض جمعہ کے سلام تک ساعت موعودہ ہے۔ یہ حدیث مرفوع أبی موسی اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں منصوص ہوا۔ امام مسلم نے فرمایا: یہ سب اقوال سے اصح اور احسن ہے۔ اسی کو امام بیہقی و امام ابن العربی و امام قرطبی نے اختیار کیا۔

امام نووی نے فرمایا: یہ ہی صحیح بلکہ صواب ہے۔ اور اسی طرح روضہ و درمختار میں اس کی تصحیح کی۔

دلائل طرفین فتح الباری وغیرہ میں مبسوط۔ اور انصاف یہ ہے کہ دونوں جانب کافی قوتیں ہیں۔ طالب خیر کو چاہیئے کہ دونوں وقت دعا میں کوشش کرے۔ یہ طریقہ جمع کا امام احمد وغیرہ اکابر سے منقول۔ اور بیشک اس میں امید اقوی واتم، اور مصادفت مطلوب کی توقع اعظم، واللہ سبحانہ وتعالیٰ۔

میں کہتا ہو: اس دوسرے قول پر اس مأ بین میں دعا دل سے ہوگی۔ یا زبان سے دعا کا موقع بعد التحیات و درود کے ملے گا۔ خواہ جلسہ بین السجدتین میں جبکہ امام بھی وہاں قدرے

Marfat.com

توقف کرے۔فافہم ذیل المدعا ص ۴۷

(۳)عرفہ کے دن دعا بہتر ہے

۲۵۱۹۔ **عن** عمرو بن شعیب عن أبیه عن جده رضی الله تعالیٰ عنهم ان النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم قال : خیرا لدعا دعاء یوم عرفة ۔

حضرت عمرو بن شعیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بطریق عن أبیہ عن جدہ روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بہتر دعا عرفہ کے دن کی دعا ہے۔۱۲م

۲۵۲۰۔ **عن** عبد الله بن عمرو بن العاص رضی الله تعالی عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : خیر الدعاء دعاء یوم عرفة و خیر ما قلت اناوالنبیون من قبلی لا اله الا الله و حده لا شریك له ، له الملك و له الحمد ، و هو علی کل شئ قدیر ۔

حضرت عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بہتر دعا عرفہ کے دن کی دعا ہے۔اور بہتر وظیفہ وہ ہے جو میرا اور انبیائے سابقین کا رہا ہے یعنی لا اله الا الله وحده لا شریك له ، له الملك وله الحمد وهو علی کل شیء قدیر ۔

(۴)نصف رات میں دعا مقبول ہوتی ہے

۲۵۲۱۔**عن** أبی امامة الباهلی رضی الله تعالیٰ عنه قال : قلت : یا رسول الله !

۲۵۱۹۔ الجامع للترمذی ، باب جامع الدعوات ، ۱۹۸/۲
الجامع الصغیر للسیوطی، ۲۴۴/۲ ☆ التحاف السادة للزبیدی ، ۳۷۳/۴
الترغیب والترهیب للمنذری، ۴۱۹/۲ ☆ تلخیص الحبیر لا بن حجر ، ۲۵۴/۲

۲۵۲۰۔ الجامع للترمذی، باب جامع الدعوات ۱۹۸/۲
الجامع الصغیر للسیوطی، ۲۴۴/۲ ☆ الترغیب والترهیب للمنذری، ۴۱۹/۲
اتحاف السادة للزبیدی، ۳۷۳/۴ ☆ الد ذکار النودیه ، ۱۵۷

۲۵۲۱۔ الجامع للترمذی ، ابواب الدعوات ، ۱۸۸/۲
المسند لا حمد بن حنبل، ۱۱۲/۴ ☆ السنن الکبری للبیهقی ، ۴۵۵/۲
کنز العمال للمتقی ،۳۴۰۲، ۱۱۴/۲ ☆ الترغیب والترهیب للمنذری، ۴۸۹/۲
المعجم الکبیر للطبرانی ، ۹۴/۱ ☆

Marfat.com

ای الدعاء اسمع ؟ قال : جوفِ اللیل الآخر ، و دبر الصلوات المکتوبة ۔

فتاوی رضویہ ۴/۲۱

حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! کونسی دعا زیادہ مقبول ہوتی ہے؟ فرمایا: رات کے آخری حصہ کے درمیان میں۔ اور فرض نمازوں کے بعد۔۱۲م

۲۵۲۲۔ **عن** عثمان بن العاص رضی الله تعالیٰ عنه قال:قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم تفتح ابواب السماء نصف اللیل ، فینادی مناد ! هل من داع فیستجاب له ؟ هل من سائل فیعطی ؟ هل من مکروب فیفرج عنه ۔ فلا یبقی مسلم یدعو ا الله بدعوة الا استجاب الله عزوجل له الا زانیة تسعی بفرجها او عشار۔

حضرت عثمان بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: آدھی رات کو آسمان کے دروازے کھولے جاتے ہیں اور منادی ندا کرتا ہے! کوئی دعا کرنے والا ہے کہ اس کی دعا قبول فرمائی جائے؟ ہے کوئی مانگنے والا کہ اسے عطا کیا کریں؟ ہے کوئی مصیبت زدہ کہ اس کی مشکل کشائی ہو؟ اس وقت جو مسلمان اللہ عزوجل سے کوئی دعا کرتا ہے مولی سبحانہ وتعالی قبول فرماتا ہے۔ مگر زانیہ کہ اپنی فرج کی کمائی کھاتی ہے، یا لوگوں سے بے جا محاصل تحصیلنے والا۔ فتاوی رضویہ ۹/۱۸۲

۲۵۲۳۔ **عن** عبدالله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم جوف اللیل الآخر الدعاء فیه افضل وارجی ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نصف رات میں دعا افضل ہے اور قبولیت کی اس میں زیادہ امید ہے۔ ذیل المدعا، ۳۵

۲۵۲۲۔ الترغیب والترهیب للمنذری ، ۳/۲۷۱ ☆ کنز العمال، للمتقی، ۳۳۵۷، ۲/۱۰۵
السلسلة الصحیحة للالبانی ، ۱۰۷۳ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی ، ۳/۸۸
الجامع الصغیر للسیوطی ، ۱/۲۰۰ ☆

۲۵۲۳۔ الجامع للترمذی ، ابواب الدعوات ۲/۱۸۸

(۵) ختم قرآن اور فرض نماز کے بعد دعا قبول ہوتی ہے

۲۵۲۴۔ **عن** انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : مع کل ختمة دعوة مستجابة ۔ فتاوی رضویہ ۴/۲۱

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر ختم قرآن کے وقت دعا قبول ہوتی ہے۔۱۲م

۲۵۲۵۔ **عن** العرباض بن السارية رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : و من صلی صلوة فريضة فله دعوة مستجابة ،ومن ختم القرآن فله دعوة مستجابة ۔

حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے فرض نماز کے بعد دعا کی اس کی دعا مقبول ہے۔اور جس نے ختم قرآن کے بعد دعا کی اس کی دعا مقبول ہوتی ہے۔۱۲م

۲۵۲۶۔ **عن** امیر المؤمنین علی المرتضی کرم اللہ تعالی وجهه الکریم قال : من ادی فريضة فله عند اللہ دعوة مستجابة ۔

امیر المؤمنین حضرت علی مرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ جس نے فرض نماز ادا کی تو اللہ تعالی کے یہاں اس کی دعا قبول ہے۔

فتاوی رضویہ ۴/۲۱

(۶) افطار کے وقت دعا قبول ہوتی ہے

۲۵۲۷۔ **عن** عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : ان للصائم عند فطره لدعوة ماترد ۔

۲۵۲۴۔ الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/ ۵۰۰ ☆ کنز العمال للمتقی، ۲۲۱۴، ۱/ ۵۱۷

۲۵۲۵۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ۱۸/ ۱۵۹ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۷/ ۱۷۲

الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/ ۵۳۳ ☆

۲۵۲۶۔ کنز العمال للمتقی، ۱۹۰۴۰، ۷/ ۳۱۳ ☆

۲۵۲۷۔ السنن لا بن ماجه، باب فی الصائم لا ترد دعوته، ۱/ ۱۲۶

Marfat.com

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک روزہ دار کیلئے وقت افطار بالیقین ایک دعا ہے کہ رد نہ ہوگی۔

۲۵۲۸۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم :لکل عبد صائم دعوة مستجابة عند افطاره اعطیها فی الدنیا ، اوا ادحرت له فی الآخرة ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر روزہ دار بندے کے لئے وقت افطار ایک دعا مقبول ہے خواہ دنیا میں دیدی جائے یا آخرت کے لئے ذخیرہ رکھی جائے۔

فتاوی رضویہ ۳/۷۷۹

(۷) آخری رات میں دعا کی فضیلت

۲۵۲۹۔ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : ینزل ربنا کل لیلة الی السماء الدنیا حتی یبقی ثلث اللیل الآخر فیقول : من یدعونی فاستجیب له ، من یسئالنی فاعطیه ، ومن یستغفرنی فاغفر له ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالی روز آسمان دنیا پر خاص تجلی فرماتا ہے اور جب آخری تہائی رات باقی رہتی ہے تو فرمان عالی ہوتا ہے: کون ہے دعا کرنے والا کہ میں قبول کروں، کون ہے مانگنے والا کہ میں دوں، کون ہے مغفرت چاہنے والا کہ اس کو بخش دوں۔۱۲م

۲۵۲۸۔ کنز العمال للمتقی، ۲۳۶۱۳، ۸/ ۴۵۱ ☆

۲۵۲۹۔ الجامع للترمذی، ابواب الدعوات ۲/ ۱۸۸

السنن لابی داؤد تطوع ۲۲ ☆

المسند لاحمد بن حنبل، ۲/ ۲۶۴ ☆ کنز العمال للمتقی، ۳۳۵۳، ۲/ ۱۰۴

الجامع الصغیر للسیوطی، ۱/ ۲۱۳ ☆ المسند لابی عوانه، ۱/ ۱۴۴

المؤطا لمالك، ۲۱۴ ☆

Marfat.com

(۸) اذان واقامت کے درمیان دعا قبول ہوتی ہے

۲۵۳۰۔ **عن** انس رضی الله تعالیٰ عنه قال :قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : الدعاء بین الاذان والاقامة مستجابة فادعوا۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اذان واقامت کے درمیان دعا قبول ہوتی ہے۔لہذا اس وقت دعا کرو۔۱۲م

(۹) راتوں کو جاگ کر دعا کرنا

۲۵۳۱۔ **عن** عبادة بن الصامت رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : من تعار من اللیل فقال:لا اله الا الله وحده لا شریك له ، له الملك وله الحمد وهو علی کل شیء قدیر ، وسبحان الله والحمد الله ولا اله الا الله والله اکبر ولا حول ولا قوة الا بالله ،ثم قال : اللهم اغفرلی ، او قال: ثم دعا استجیب له، فان عزم توضا ثم صلی قبلت صلوته ۔

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے شب بیدار رہ کر پڑھا،لا اله الا الله وحده لا شریك له ، له الملك وله الحمد وهو علی کل شیء قدیر،اور سبحان الله والحمد لله ولا اله الا الله والله اکبر ولا حول ولا قوة الا بالله ،اور پھر بطور دعا پڑھا،اللهم اغفرلی،یا فرمایا: پھر اس نے دعا کی تو اس کی دعا قبول ہے۔پھر اس نے ارادۂ نماز کیا اور وضو کر کے نماز پڑھی تو اس کی نماز قبول ہے۔۱۲م

(۱۰) پانچ راتوں میں دعا قبول ہوتی ہے

۲۵۳۲۔ **عن** أبی امامة الباهلی رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی

۲۵۳۰۔ الجامع للترمذی، ابواب الدعوات ۱۹۹/۲
المسند لاحمد بن حنبل، ۱۱۹/۳ ☆ کنز العمال للمتقی، ۳۳۴۵، ۱۰۳/۲
الترغیب والترهیب للمنذری، ۱۹۰/۱ ☆ الکامل لابن عدی،
الجامع الصغیر للسیوطی، ۲۵۹/۲ ☆
۲۵۳۱۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب فضل من لقار اللیل، ۱۵۵/۱
الجامع للترمذی، ابواب الدعوات، ۱۷۷/۲
۲۵۳۲۔ تاریخ دمشق لابن عساکر، ۲۹۹/۲ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۲۴۱/۲

Marfat.com

الله تعالیٰ علیه وسلم : خمس ليال لا ترد فيحصن الدعوة ،اول ليلة من رجب ، وليلة النصف من شعبان ،وليلة الجمعة ، وليلة الفطر ، وليلة النحر ۔

حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پانچ راتیں ایسی ہیں جن میں دعا قبول ہوتی ہے۔رجب کی پہلی رات ،شب برأت ، جمعرات ،شب عید الفطر یعنی چاند رات ،اور عید الاضحیٰ یعنی ذوالحجہ کی دسویں رات۔۱۲م

(۱۱) تین اوقات میں دعا کی قبولیت

۲۵۳۳۔**عن** ام المؤمنين عائشة الصديقة رضى الله تعالى عنها قالت: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : ثلاث ساعات للمرء المسلم ما دعا فيهن الا استجيب له مالم يسئل قطيعة رحم او مأثما ، حين يوذن المؤذن بالصلوة حتى يسكت ، وحين يلتقى الصفان حتى يحكم الله تعالىٰ بينها ،وحين ينزل المطرحتى يسكن ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسلمان کے لئے تین اوقات ایسے ہیں کہ ان میں دعا قبول ہوتی ہے اگر کسی گناہ یا رشتہ کاٹنے کی دعا نہ کرے، اذان کے وقت، جہاد کے وقت، اور بارش ہوتے وقت۔۱۲م

(۱۲) دو وقتوں میں دعا قبول ہوتی ہے

۲۵۳۴۔**عن** سهل بن سعد الساعدى رضى الله تعالى عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : ثنتان لا تردان ،الدعاء عند النداء ، عند البأس حين يلحم بعضهم بعضا ۔

حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی

۲۵۳۳۔ حلية الاولياء لا بى نعيم، ۹/ ۳۲۰ ☆ كنز العمال للمتقى ، ۳۳۳۵، ۲/ ۱۰۱
الجامع الصغير للسيوطى، ۱/ ۲۰۸ ☆

۲۵۳۴۔ السنن لا بى داؤد ، باب الدعاء عند اللقاء ۱/ ۳٤٤
الجامع الصغير للسيوطى ، ۱/ ۲۱۷ ☆

Marfat.com

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دو وقتوں میں دعا رد نہیں کی جاتی۔ اذان کیوقت، اور جہاد کے وقت جب مجاہدین اسلام کفار اشرار سے بھڑے ہوئے ہوں۔۱۲م

(۱۳) غائبانہ دعا جلد قبول ہوتی ہے

۲۵۳۵۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالی عنهما قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: اسرع الدعاء اجابة دعوة غائب لغائب۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کوئی مسلمان کسی مسلمان کی پیٹھ پیچھے دعا کرے تو جلد قبول ہوتی ہے۔

(۱۴) آسمان کے دروازے کھلنے پر دعا قبول ہوتی ہے

۲۵۳۶۔ **عن** أبی امامة الباهلی رضی الله تعالی عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: اذا نادی المنادی فتحت ابواب السماء واستجیب الدعاء۔

حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب اذان ہوتی ہے تو آسمان کے دروازے کھولے جاتے ہیں اور اس وقت دعا قبول ہوتی ہے۔۱۲م

(۱۵) رقت قلب کے وقت دعا غنیمت جانو

۲۵۳۷۔ **عن** أبی بن كعب رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: اغتنموا الدعاء عند الرقة فانها رحمة۔

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: رقت قلب کے وقت دعا غنیمت جانو کہ وہ رحمت ہے۔۱۲م

۲۵۳۵۔ السنن لابی داؤد باب الدعاء بظهر الغیب، ۲۱۵/۱
کنز العمال للمتقی، ۳۳۰۶، ۹۷/۲ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۶۷/۱
۲۵۳۶۔ المستدرك للحاكم، ۷۳۱/۱ ☆ حلیة الاولیاء لابی نعیم، ۲۱۳/۱۰
عمل الیوم واللیلة لابن السنی، ۹۶ ☆ کنز العمال للمتقی، ۳۳۴۲، ۱۰۲/۲
الجامع الصغیر للسیوطی، ۵۹/۱ ☆

Marfat.com

(۱۶)دن ڈھلے اور ہوا چلے تو دعا مقبول ہے

۲۵۳۸۔ **عن** امیر المؤمنین علی المرتضی کرم الله تعالی وجهه الکریم رضی الله تعالی عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: اذا زالت الأفیاء وراحت الا رواح فاطلبوا الی الله حوائجکم، فانها ساعة الاوابین وانه کان للاوابین غفورا۔

امیر المؤمنین حضرت علی مرتضی کرم اللہ تعالی وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب سائے پلٹیں اور ہوائیں چلیں تو اپنی حاجت طلب کرو کہ وہ ساعت اوابین کی ہے اور اللہ تعالیٰ اوابین (رجوع لانیوالوں) کی مغفرت فرماتا ہے۔۱۲م

(۱۷)مرغ کی آواز پر اللہ تعالیٰ کا فضل مانگو

۲۵۳۹۔ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم :اذا سمعتم صیاح الدیکة فاسئلوا الله من فضله فانها رأت ملکا، و اذا سمعتم نهیق الحمار فتعوذبالله من الشیطان فانه رأی شیطانا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم مرغ کی آواز سنو تو اللہ تعالیٰ کا فضل مانگو کہ اس نے فرشتہ دیکھا، اور جب گدھے کی آواز سنو تو اللہ اللہ تعالیٰ کی پناہ چاہو شیطان سے، کہ اس نے شیطان دیکھ کر آواز نکالی۔۱۲م

(۱۸)مزدلفہ میں حضور کی ایک اہم دعا قبول ہوئی

۲۵۴۰۔ **عن** عباس بن مرداس رضی الله تعالیٰ عنه قال : ان رسول الله صلی

۲۵۳۸۔ کنز العمال للمتقی،۳۳۴۸، ۱۰۳/۲

۲۵۳۹۔ الجامع للترمذی، ابواب الدعوات، ۱۸۴/۲

المسند لاحمد بن حنبل، ۳۰۶/۲ ☆ التفسیر لابن کثیر، ۳۴۲/۶

الجامع الصغیر للسیوطی، ۴۸/۱ ☆

۲۵۴۰۔ السنن لابن ماجه، باب الدعاء بعرفة ۲۲۲/۲

Marfat.com

الله تعالیٰ علیه وسلم دعا لا مته عشية عرفة بالمغفرة فاجيب انى قد غفرت لهم ما خلا الظالم ، فانى اخذ للمظلوم منه ، قال : اى رب ! ان شئت اعطيت المظلوم الجنة وغفرت للظالم ، فلم يجب عشية ، فلما اصبح بالمزدلفة اعاد الدعاء فاجيب الى ماسأل قال : فضحك رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم او قال تبسم ، فقا ل ابو بكر الصديق و عمر الفاروق رضى الله تعالى عنهما : بأبى انت وامى ، ان هذه لساعة ماكنت تضحك فيها ، فما الذى اضحكك؟ اضحك الله سنك ، قال :ان عدو الله ابليس لما علم ان الله تعالىٰ عزوجل قد استجاب دعائى وغفر لامتى اخذ التراب فجعل يحثوه على رأسه ويد عو بالويل والثبور فاضحكنى مارأيت من جز عه ۔

حضرت عباس بن مرداس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عرفہ کی شام اپنی امت کے لئے دعائے مغفرت کی تو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں مقبول ہوئی اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ہم نے ظالم کے علاوہ سب کی مغفرت فرمادی کہ ظالم سے مظلوم کا بدلہ ضرور لیا جائیگا۔ بارگاہ رب العزت میں عرض کیا: اے میرے رب! اگر تو چاہے تو مظلوم کو جنت عطا فرمائے اور ظالم کو بخش دے، لیکن شام تک یہ دعا قبول نہ ہوئی، جب مزدلفہ میں صبح ہوئی تو آپ نے پھر یہ ہی دعا کی تو قبول ہوگئی، راوی کہتے ہیں: حضرت سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہنسے یا تبسم فرمایا: سیدنا صدیق اکبر اور سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے بارگاہ رسالت میں عرض کیا: ہمارے ماں باپ حضور پر قربان، اس وقت تبسم فرمانے کی وجہ کیا ہے؟ اللہ تعالیٰ حضور کو ہمیشہ شاداں وفرحاں رکھے۔ حضور نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے دشمن ابلیس شیطان مردود کو جب یہ علم ہوا کہ میری دعا قبول ہوگئی ہے اور میری امت بخش دی گئی ہے تو اس نے خاک لیکر سر پر اڑانا شروع کی اور واویلاہ شروع کیا تو اس کی اس جزع فزع سے مجھے ہنسی آ گئی۔



Marfat.com

۴۔ کن لوگوں کی دعا اور کہاں قبول ہوتی ہے

(۱) تین لوگوں کی دعا رد نہیں ہوتی

۲۵٤۱۔ **عن** أبی، هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : ثلثلة لا ترد دعوتهم ، الصائم حين افطر ، و الامام العادل ، و دعوة المظلوم يرفعها الله دون الغمام و تفتح لها ابواب السماء و يقول بعزتی لا نصرك و لو بعد حين ۔ فتاوی رضویہ ۴/۲۱

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تین شخصوں کی دعا رد نہیں کی جاتی، روزہ دار جب روزہ افطار کرے، منصف بادشاہ اور مظلوم کہ اللہ اس کی دعا کو بادلوں کے اوپر لیجاتا ہے اور اس کے لئے آسمان کے دروازے کھول دئے جاتے ہیں اور فرماتا ہے: مجھے اپنی عزت کی قسم، میں تیری ضرور مدد کرونگا۔ خواہ ایک زمانہ گذرنے کے بعد۔۱۲م

(۲) چار اشخاص کی دعا مقبول ہے

۲۵٤۲۔ **عن** واثلة بن الا سقع رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اربع دعوتهم مستجابة ، الامام العادل ، و الرجل يدعو لاخيه بظهر الغيب ، و دعوة المظلوم ، ور جل يدعو لوالديه ۔

حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: چار لوگوں کی دعا مقبول ہے، منصف بادشاہ، مومن کے لئے پیٹھ پیچھے

۲۵٤۱۔ الجامع للترمذی، باب ما جاء فی جامع الدعوات، ۱۹۹/۲
السنن لا بن ماجه، باب فی الصائم لا ترد دعوته، ۱۲٦/۱
السنن الكبرى للبيهقی، ۳٤٥/۳ ☆ اتحاف السادة للزبيدی، ۲۱۳/۸
نصب الراية للزيلعی، ٦۸/٤ ☆ الترغيب و الترهيب للمنذری، ۸۹/۲
الدر المنثور للسيوطی، ۱۸۲/۱ ☆ كنز العمال للمتقی، ۳۳۲۵، ۱۰۰/۲
كشف الخفا للعجلونی، ۳۸۸/۱ ☆
۲۵٤۲۔ كنز العمال للمتقی، ۳۲۰۵، ۹۷/۲ ☆ الجامع الصغير للسيوطی، ٦۳/۱

Marfat.com

دعائے خیر کرنے والا، مظلوم کی دعا، اور آدمی کی دعا والدین کے لئے۔۱۲م

۲۵۴۳۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اربع دعوات لا یرد ،دعوة الحاج حتی یرجع ، و دعوة الغازی حتی یصدر ، و دعوة المریض حتی یبرأ ، و دعوة الاخ لاخیه بظهر الغیب ، اسرع هذه الدعوات اجابة دعوة الاخ لاخیه بظهر الغیب۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: چار لوگوں کی دعا قبول ہوتی ہے، حاجی کی دعا قبول ہے جب تک واپس آئے، مجاہد کی دعا جب تک فارغ ہو، مریض کی دعا جب تک صحت مند ہو، اور کسی مسلمان کی اپنے بھائی کے لئے پیٹھ پیچھے، اور ان تمام دعاؤں میں جلدی مقبول ہونے والی یہ ہی دعا ہے۔۱۲م

(۳) حاجیوں کی دعا مقبول ہے

۲۵۴۴۔ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال ؛قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : الحاج و العمار و فد الله ، ان دعوه اجابهم ، و ان استغفر غفرلهم۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حاجی اور عمرہ کرنیوالے اللہ تعالیٰ کے یہاں لوگوں کے نمائندے ہیں۔ اگر دعا کریں تو دعا قبول ہوتی ہے اور مغفرت چاہیں تو مغفرت کی جاتی ہے۔

۲۵۴۵۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال النبی صلی

۲۵۴۳۔ کنز العمال للمتقی، ۳۳۰۴، ۲/ ۹۷ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۶۲/۱

۲۵۴۴۔ السنن لابن ماجه، باب فضل الدعا الحاج، ۲۱۳/۲

الترغیب والترهیب للمنذری، ۲/ ۱۶۷ ☆ الکامل لابن عدی، ۱۹۷/۶

السنن الکبری للبیهقی، ۵/ ۲۶۲ ☆ مشکوة المصابیح للتبریزی، ۲۵۳۶

مجمع الزوائد للهیثمی، ۳/ ۲۱۱ ☆ اتحاف السادة للزبیدی، ۲۷۲/۴

الدر المنثور للسیوطی، ۱/ ۲۱۰ ☆ المغنی للعراقی ۲۴۱/۱

کنز العمال للمتقی، ۱۵ ۱۱۸، ۵/ ۸ ☆ کشف الخفا للعجلونی، ۴۲۱/۱

۲۵۴۵۔ السنن لابن ماجه، باب فضل الحاج، ۲۱۳/۲

المعجم الکبیر للطبرانی، ۱۲/ ۴۲۲ ☆ الصحیح لابن حبان، ۹۶۴

الجامع الصغیر للسیوطی، ۱/ ۲۳۰ ☆ کنز العمال، للمتقی، ۱۰۶۰۲، ۳۰۲/۴

Marfat.com

الله تعالیٰ علیه وسلم : الغازی فی سبیل الله ، و الحاج و المعتمر و فد الله دعاهم فاجابو ه سألوه فاعطاهم ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کے راستہ میں جہاد کرنیولا اور حاجی وعمرہ والے اللہ تعالیٰ کے قاصد اور نمائندے ہیں، اللہ تعالیٰ نے انہیں بلایا تو حاضر ہوئے ۔تو اب اس سے یہ دعا کریں تو قبول ہوگی ۔۱۲م

۲۵٤٦ ۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال ؛ قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اذا لقیت الحاج فسلم علیه و صافحه و مره ان یستغفر لك قبل ان یدخل بیته فانه مغفور ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تو حاجی سے ملے اسے سلام کر اور مصافحہ کر اور درخواست کر کہ وہ تیرے لئے استغفار کرے قبل اس کے کہ وہ اپنے گھر میں داخل ہو کہ وہ مغفور ہے۔

(۴) احسان مندی کی دعا محسن کے حق مقبول ہے

۲۵٤۷ ۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال :قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : دعاء المحسن الیه للمحسن لا یرد ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: احسان مند کی دعا محسن کے حق میں مقبول ہے۔۱۲م

(۵) مسلمانوں کی اجتماعی دعا مقبول ہے

۲۵٤۸ ۔ **عن** حبیب بن مسلمة فهری رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله

۲۵٤٦ ۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۲/ ٦۹ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ٤/ ۱٦
کشف الخفا للعجلونی، ۲/ ٥٤۸ ☆ میزان الاعتدال للذهبی، ۷۸۲۷
کنز العمال للمتقی، ۱۱۸۲۳، ٥/ ۱۰ ☆ مشکوة المصابیح للتبریزی، ۲٥۳۸
۲۵٤۷ ۔ الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/ ۲٥٦ ☆
۲۵٤۸ ۔ المستدرك للحاکم، ۳/ ۳۹۰ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی، ٤/ ۲٦
مجمع الزوائد للهیثمی، ۱۰/ ۱۷۰ ☆ کنز العمال للمتقی، ۳۳٦۷، ۲/ ۱۰۷

Marfat.com

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم :لایجتمع ملأ فیدعو بعضھم ویؤمن بعضھم الا اجابھم اللہ تعالیٰ ۔

حضرت حبیب بن مسلمہ فہری رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایک جگہ جمع ہو کر لوگ دعا کریں کہ کوئی دعا کرے اور سب آمین کہیں تو سب کی دعا قبول ہوتی ہے۔۱۲م

(۶) جلدی نہ کرنے والے کی دعا قبول ہوتی ہے

۲۵۴۹۔ **عن** أبی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : یستجاب لا حدکم مالم یعجل ، یقول : دعوت مالم یستجب لی ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہاری دعا قبول ہوتی ہے جب تک جلدی نہ کرو کہ میں نے دعا کی اور قبول نہ ہوئی۔ فتاوی رضویہ حصہ دوم ۹/۹

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

سگان دنیا کے امیدواروں کو دیکھا جاتا ہے کہ تین تین برس امیدواری میں گزارتے ہیں۔صبح وشام ان کے دروازے پر دوڑتے ہیں۔اور وہ ہیں کہ رخ نہیں ملاتے ،بار نہیں دیتے ، جھڑکتے ، دل تنگ کرتے ، ناک بھوں چڑھاتے ہیں ۔ امیدواری میں لگایا تو بیگار ڈالی ، یہ حضرت گرہ سے کھاتے ،گھر سے منگاتے ، بیکار بیگار کی بلا اٹھاتے ہیں ،اور وہاں برسوں گزریں ہنوز روز اول ہے ،مگر یہ نہ امید توڑیں ،نہ پیچھا چھوڑیں۔

اور احکم الحاکمین ،اکرم الاکرمین عز جلالہ کے دروازے پر اول تو آتا ہی کون ہے ،اور آئے بھی تو اکتاتے گھبراتے ،کل کا ہوتا آج ہو جائے ،ایک ہفتہ کچھ پڑھتے گزرا اور شکایت ہونے لگی۔صاحب پڑھا تو تھا کچھ اثر نہ ہوا ،یہ احمق اجابت کا دروازہ اپنے لئے خود بند کر لیتے ہیں ،اور پھر بعض تو ایسے جامے سے باہر ہو جاتے ہیں کہ اعمال وادعیہ کے اثر سے بے اعتقاد ،

۲۵۴۹۔ السنن لابن ماجہ، باب استجباب لا حد کم مالم لعجل، ۲/ ۲۸۲
المسند لاحمد بن حنبل، ۲/ ۳۹۶ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/ ۵۹۰
فتح الباری للعسقلانی ، ۱۱/ ۱۴۰ ☆ الترغیب والترھیب للمنذری ، ۲/ ۴۹۰

Marfat.com

بلکہ اللہ عزوجل کے وعدہ وکرم سے بے اعتماد، والعیاذ باللہ الکریم الجواد، ایسوں سے کہا جائے، اے بے حیا! بے شرمو! ذرا اپنے گریبان میں منہ ڈالو، اگر کوئی تمہارا برابر والا دوست تم سے ہزار بار کچھ کام اپنے کہے اور تم اس کا ایک کام نہ کرو، تو اپنا کام اس سے کہتے ہوئے اول تو آپ لجاؤ گے کہ ہم نے تو اس کا کہنا کیا ہی نہیں، اب کس منہ سے اس سے کام کو کہیں۔ اور غرض دیوانی ہوتی ہے، کہہ بھی دیا اور اس نے نہ کیا اصلا محل شکایت نہ جانو گے۔ کہ ہم نے کب کیا تھا جو وہ کرتا۔ اب جانچو۔ پھر تم مالک علی الاطلاق عز جلالہ کے کتنے احکام بجالاتے ہو۔ اس کے حکم بجا نہ لانا اور اپنی درخواست کا خواہی نہ خواہی قبول چاہنا کیسی بے حیائی ہے۔

او احمق! پھر فرق دیکھ، اپنے سر سے پاؤں تک نظر غور کر ایک ایک رو ئیں میں ہر وقت ہر آن کتنی کتنی ہزار در ہزار صد ہزار بے شمار نعمتیں ہیں۔ تو سوتا ہے اور اس کے معصوم بندے تیری حفاظت کو پہرہ دے رہے ہیں۔ تو گناہ کر رہا ہے اور سر سے پاؤں تک صحت و عافیت، بلاؤں سے حفاظت، کھانا ہضم، فضلات کا دفع، خون کی روانی، اعضا میں طاقت، آنکھوں میں روشنی، بے حساب کرم، بے مانگے بے چاہے تجھ پر اتر رہے ہیں، پھر اگر تیری بعض خواہشیں عطا نہ ہوں تو تو کس منہ سے شکایت کرتا ہے۔ تو کیا جانے کہ تیرے لئے بھلائی کاہے میں ہے۔ تو کیا جانے کہ کیسی سخت بلا آنیوالی تھی کہ اس دعا نے دفع کی۔ تو کیا جانے کہ اس دعا کے عوض کیسا ثواب تیرے لئے ذخیرہ ہو رہا ہے۔ اس کا وعدہ سچا ہے۔ ہاں بے اعتقادی آئی تو یقین جان کہ مارا گیا، اور ابلیس لعین نے تجھے اپنا سا کر لیا والعیاذ باللہ سبحانہ وتعالیٰ۔

اے ذلیل خاک، اے آب ناپاک! اپنا منہ دیکھ اور اس عظیم شرف کو غور کر۔ کہ اپنی بارگاہ میں حاضر ہونے، اپنا پاک متعالی نام لینے، اپنی طرف منہ کرنے اور اپنے پکارنے کی تجھے اجازت دیتے ہیں، لاکھوں مرادیں اس فضل عظیم پر نثار، او بے صبرے! ذرا بھیک مانگنا سیکھ، اس آستانۂ رفیع کی خاک پر لوٹ جا اور لپٹا رہ اور ٹکٹکی بندھی رکھ کہ اب دیتے ہیں، اب دیتے ہیں۔ بلکہ اسے پکارنے، اس سے مناجات کرنے کی لذت میں ایسا ڈوب جا کہ ارادہ و مراد کچھ یاد نہ رہے، یقین جان کہ اس دروازے سے محروم ہرگز نہ پھرے گا۔ کہ

ع، من دق باب الکریم انفتح ☆ و باللہ التوفیق

ذیل المدعا ص ۳۶

Marfat.com

(۷) راحت میں دعا کرنا مصائب میں دعا کی قبولیت کی نشانی ہے

۲۵۵۰۔ **عن** أبی هریرةرضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : من سر ها ان یستجیب الله له عند الشدائد و الکرب فلیکثر الدعا فی الرخاء۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس کو یہ پسند ہو کہ مشکلات کے وقت اللہ تعالیٰ اس کی دعا قبول فرمائے تو اس کو چاہیئے کہ آسائش کے وقت دعا کی کثرت کرے۔ ذیل المدعا ص ۳۷

(۸) پریشان حال مؤمن کی دعا بہتر ہے

۲۵۵۱۔ **عن** أبی الدرداء رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اغتنموا دعوة المؤمن المبتلی۔

حضرت ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسلمان مبتلاء کی دعا غنیمت جانو۔ ذیل المدعا

(۹) تین اشخاص کی دعا مقبول نہیں

۲۵۵۲۔ **عن** أبی موسی الاشعری رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : ثلثة یدعون الله فلا یستجاب لهم ، رجل کانت تحته امرأة سئیة فلم یطلقها ، و رجل کان له مال فلم یشهد علیه ، و رجل اتی سفیها ماله ، و قد قال الله عزوجل "و لا توتو السفهاء امولکم۔"

حضرت ابو موسی اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تین شخص اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے ہیں اور ان کی دعا قبول نہیں ہوتی ایک وہ جس کے نکاح میں کوئی بدخلق عورت ہو اور وہ اسے طلاق نہ دے۔ دوسرا وہ جس کا کسی پر آتا تھا اور اس کے گواہ نہ کر لئے ، تیسرا وہ جس نے سفیہ بے عقل کو مال سپرد کر دیا حالانکہ

۲۵۵۱۔ کشف الخفا للعجلونی، ۱/۱۶۸ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۱/۷۸
۲۵۵۲۔ المستدرك للحاکم، ۲/۳۳۱ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی ۱/۲۱۶
کنز العمال للمتقی، ۴۳۸۲۵، ۱۶/۳۵ ☆ السنن الکبری للبیهقی، ۱۰/۱۴۶

Marfat.com

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ سفیہوں کو اپنا مال نہ دو۔

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اقول: و باللہ التوفیق : ظاہر اس سے مراد یہ ہی کہ اس خاص بارے میں ان کی دعا نہ سنی جائے گی۔ نہ یہ کہ جو ایسا کرے مطلقا اس کی کوئی دعا کسی امر میں قبول نہ ہو۔ اور ان امور میں عدم قبول کا سبب ظاہر کہ یہ کام خود اپنے ہاتھوں کئے ہیں۔

عورت کی نسبت صحیح حدیث سے ثابت کہ ٹیڑھی پسلی سے بنی ہے، اس کی کجی ہرگز نہ جائے گی، سیدھا کرنا چاہو تو ٹوٹ جائے گی۔ اور اس کا ٹوٹنا یہ ہے کہ طلاق دے دی جائے۔ پس یا تو آدمی اس کی کجی پر صبر کرے یا طلاق دے دے۔ کہ نہ طلاق دیتا ہے، اور نہ صبر کرتا ہے بلکہ بددعا دیتا ہے تو قابل قبول نہیں۔

یونہی جب گواہ نہ کئے خود اپنا مال مہلکہ میں ڈالا۔ اور سفیہ کو دینا بربادی کے لئے پیش کرنا ہے۔ پھر دانستہ مواقع مضرت میں پڑ کر یہ خلاصی مانگنا حماقت ہے۔ خلاصہ یہ ہے کہ خویشتن کردہ را علاجے نیست۔ فقیر کے خیال میں ظاہرا معنی حدیث یہ ہے واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر نے اس تحریر کے چند روز بعد الاشباہ والنظائر میں دیکھا، کہ فوائد شتی میں محیط کی کتاب الحجر سے یہ تین شخص نقل کئے کہ ان کی دعا قبول نہیں ہوتی۔

علامہ حموی نے غمز العیون والبصائر میں احکام القرآن امام ابوبکر جصاص سے نقل کیا: کہ ضحاک نے اپنے دین پر گواہ نہ کرنے والے کی نسبت کہا: ان ذهب حقه لم يؤجر، وان دعا عليه لم يجب ، لانه ترك حق الله تعالىٰ و امره ۔

یعنی اگر اس کا حق مارا گیا تو کچھ اجر نہ پائے گا اور اگر مدیون پر بددعا کرے تو قبول نہ ہوگی کہ اس نے اللہ عزوجل کا حق چھوڑا اور اس کے امر کا خلاف کیا۔ یعنی قولہ تعالیٰ واشهدوا اذا تبايعتم ۔ اور خرید و فروخت پر گواہ بنالو۔ یہ تعلیم بحمدہ تعالیٰ اس معنی کی مؤید ہے جو فقیر نے سمجھے یعنی ان کی دعا قبول نہ ہونا خاص اسی بارے میں ہے۔

(۱۰) تین مقامات پر دعا مقبول ہے

۲۵۵۳۔ **عن** ربیعة بن وقاص رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : ثلثة مواطن لا ترد فیها دعوة عبد ، رجل یکون فی بریة حیث لا یراه احد الا الله فیقوم فیصلی، و رجل یکون معه فئة فیفر عنه اصحابه فیثبت ، و رجل یقوم اخر اللیل ۔

حضرت ربیعہ بن وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تین مواقع پر کسی بندے کی دعا رد نہیں ہوتی ۔ایک وہ شخص جو خشکی کے کسی ایسے مقام پر ہو جہاں اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی اسے نہ دیکھ رہا ہو وہاں کھڑے ہو کر نماز پڑھے۔ دوسرا وہ شخص جو اس کے ساتھ کوئی جماعت مصروف جہاد ہو لیکن سب اس کو چھوڑ کر چلے جائیں اور وہ ثابت قدم رہے، تیسرا وہ شخص کہ آدھی رات کے بعد عبادت میں مصروف ہو۔۱۲م

(۱۱) مزارات پر جا کر دعا کرنے کا ثبوت

۲۵۵٤۔ **عن** مالك الدار رضی الله تعالیٰ عنه قال : اصاب الناس قحط فی زمن عمر بن الخطاب رضی الله تعالیٰ عنه فجاء رجل "هو البلال بن الحارث المزنی الصحابی" رضی الله تعالیٰ عنه الی قبر النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فقال : یارسول الله ! استسق الله لامتك فانهم قد هلکوا ، فاتاه رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فی المنام فقال : ائت عمر فاقرأه السلام و اخبر هم انهم سیسقون ۔

حضرت مالک دار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ عہد معدلت عہد فاروقی میں ایک بار قحط پڑا، ایک صاحب یعنی حضرت بلال بن حارث مزنی صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مزار اقدس حضور ملجائے بے کساں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر حاضر ہو کر عرض کی: یارسول اللہ! اپنی امت کے لئے اللہ تعالیٰ سے پانی مانگیئے کہ وہ ہلاک ہوئے جاتے ہیں ۔ رحمت عالم صلی

۲۵۵۳۔ الجامع الصغیر للسیوطی ۲۱۲/۱ ☆ کنز العمال للمتقی ،۳۳۳۶، ۱۰۲/۲

۲۵۵٤۔ المصنف لا بن أبی شیبة ۳۲/۱۲ ☆ کنز العمال للمتقی ، ۲۳۵۳۵، ۸/ ٤۳۱

Marfat.com

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان صحابی کے خواب میں تشریف لائے اور ارشاد فرمایا: عمر کے پاس جاکر اسے سلام پہونچا اور لوگوں کو خبر دے، اب پانی آیا چاہتا ہے۔ فتاوی رضویہ ۴/ ۲۴۸

(۱۲) اپنے لئے دوسروں سے دعا کراؤ

۲۵۵۵۔ **عن** امیر المؤمنین عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: اذا اردت الی مکۃ قال لی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لاتنسانایا اخی ! من دعائك۔

امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے جب مکہ مکرمہ جانے کا ارادہ کیا تو مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے بھائی! مجھے اپنی دعاؤں میں بھول نہ جانا۔۱۲م

(۱۳) بزرگوں سے دعائے مغفرت کراؤ

۲۵۵۶۔ **عن** امیر المؤمنین عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: ذکر النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم او یس القرنی فقال:فمن لقیہ منکم فلیستغفرلکم

فتاوی رضویہ ۴/ ۲۴۷

امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت اویس قرنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا تذکرہ فرمایا تو ارشاد فرمایا: تم میں سے جو بھی ان سے ملاقات کرے وہ تم سب کے لئے دعائے مغفرت کرائے۔۱۲م

۲۵۵۵۔ السنن لابن ماجہ، باب فضل الحاج، ۲/ ۲۱۳
المسند لاحمد بن حنبل، ۱/ ۲۹ ☆ السنن الکبری للبیہقی، ۵/ ۲۵۱
الطبقات الکبری لابن سعد، ۳/ ۱۹۵ ☆ الاذکار النودیہ، ۱۹۷
کنزالعمال للمتقی ۱۲۹۴۳، ۵/ ۳۰۱ ☆
۲۵۵۶۔ الصحیح لمسلم، باب فضائل اویس القرنی، ۲/ ۳۱۱

Marfat.com

۵۔مسنون دعائیں

(۱) نماز کے بعد کی دعا

۲۵۵۷۔ **عن** امیر المؤمنین أبی بکر الصدیق رضی الله تعالیٰ عنه قال :قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : من دعا بهذ االدعاء بعد کل صلوة اللهم فاطر السموات و الارض عالم الغیب و الشهادة الرحمن الرحیم انی اعهد الیك فی هذه الحیاة الدنیا بانك انت الله لا اله الا انت وحدك لا شریك لك و ان محمدا عبد ك ورسولك فلا تکلنی الی نفسی فانك ان تکلنی الی نفسی تقربنی من السوء و تباعد نی فی الخیر ، و انی لا اعلق الا برحتمك فاجعل رحتمك لی عهدا عندك تودیه الی یوم القیامة انك لا تخلف المعیاد ۔

امیر المؤمنین حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے ہر نماز کے بعد یہ دعا پڑھی۔اللهم فاطر السموات و الارض ، عالم الغیب و الشهادة ، الرحمن الرحیم ، ابی اعهد الیك فی هذه الحیاة الدنیا و ان محمد ا عبد ك و رسولك ، فلا تکلنی الی نفسی،فانك ان تکلنی الی نفسی تقربنی من السوء و تباعدنی فی الخیر ، و نی لااعلق الابرحتمك فاجعل رحمتك لی عهد ا عندك تودیه الی یوم القیامة ، انك لا تخلف المیعاد ۔ فرشتہ اس دعا کو لکھ کر مہر لگا کر قیامت کے لئے اٹھا رکھے، جب اللہ تعالیٰ اس بندے کو قبر سے اٹھائے ،فرشتہ ساتھ لائے اور ندا کیجائے عہد والے کہاں ہیں۔انہیں وہ عہد نامہ دیدیا جائے۔

(۲) مسنون دعائیں

۲۵۵۸۔**عن** عبد الله بن یزید الخطمی الانصاری رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم اللهم ان ما رزقتنی مما احب فاجعله قوة لی فیما تحب ، اللهم ! و ما زویت عنی مما احب فاجعله فراغا لی فیما تحب ۔

۲۵۵۷۔ الجامع للترمذی، ابواب المدعوات ،

۲۵۵۸۔ الجامع للترمزی، ابواب الدعوات ، ۱۸۷/۲

کنز العمال للمتقی ، ۳۶۳۲ ، ۱۷۹/۲

حضرت عبداللہ بن یزید خطمی انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ اس طرح دعا کی۔ اللھم ! ما رزقتنی مما احب ، فاجعله قوة لی فیما تحب ، اللھم ! و ما زویت عنی مما احب فاجعله فراغالی فیما تحب۔

۲۵۵۹۔ **عن** ام المؤمنین عائشة الصدیقة رضی الله تعالیٰ عنها قالت : کنت نائمة الی جنب رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ففقد ته من اللیل فلمسته فوقع یدی قدمیه و هو ساجد و هو یقول : اعوذ برضاك من سخطك و بمعا فاتك من عقوبتك ، لا احصی ثناء علیك انت کما اثنیت علی نفسك ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پہلو میں سو رہی تھی ، میری آنکھ کھلی تو میں نے حضور کو نہ پایا لہذا میں نے ٹٹولنا شروع کیا تو میرے ہاتھ آپکے مبارک قدموں پر پڑے جبکہ حضور سجدہ میں تھے اور یہ دعا پڑھ رہے تھے۔ اعوذبرضاك من سخطك و بمعا فاتك من عقوبتك ، لا احصی ثناء علیك انت کما اثنیت علی نفسك ۔ ۱۲م

۲۵۶۰۔ **عن** امیر المؤمنین علی مرتضی کرم الله تعالیٰ وجهه الکریم قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم , اللھم لك الحمد کالذی تقول، و خیر ا مما نقول۔ ذیل المدعا ص ۲۵

امیر المؤمنین حضرت علی مرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس طرح دعا کی۔ اللھم لك الحمد کالذی تقول ، و خیر ا مما نقول ۔ ۱۲م

۲۵۶۱۔ **عن** عثمان بن حنیف رضی الله تعالیٰ عنه قال : ان رجلا اتی رسول الله

۲۵۵۹۔ الجامع للترمذی، ابواب الدعوات، ۱۸۷/۲
الصحیح لمسلم، باب ما یقول فی الرکوع و السجود، ۱۹۲/۱
السنن لا بن ماجه ، باب ما لعوذمنة رسول الله ﷺ، ۲۸۱/۲
المسند لاحمد بن حنبل، ۹۶/۱
۲۵۶۰۔ الجامع الصغیر للسیوطی، ۹۴/۱ ☆ البدایة والنهایة لا بن کثیر ۱۷۵/۵
۲۵۶۱۔ الجامع للترمذی، ابواب الدعوات ۱۹۷/۲

Marfat.com

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فقال :ادع اللہ لی ان یعافینی فقال : ان شئت اخرت لك و ھو خیر ، و ان شئت دعوت ، فقال : ادعہ ، فامرہ ان یتوضأ فیحسن وضوءہ و یصلی رکعتین و یدعو بھذا الدعاء ، اللھم انی اسألك و اتوجہ الیك بمحمد نبی الرحمۃ یا رسول اللہ ! انی قد توجھت بك الی ربی فی حاجتی ھذہ لتقضی اللھم فشفعہ فی ۔

حضرت عثمان بن حنیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک صاحب نابینا حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوکر بولے: یارسول اللہ! آپ اللہ تعالیٰ سے دعا کردیجئے کہ اللہ تعالیٰ مجھے اس پریشانی سے نجات عطا فرمائے ۔فرمایا: اگر چاہو تو اس مصیبت کا اجروثواب آخرت کے لئے اٹھا رکھو۔اور اگر چاہو تو میں دعا کئے دیتا ہوں۔بولے: حضور دعا فرمادیں۔حضور نے انکو اچھی طرح وضو کرنے کا حکم دیا اور یہ کہ دو رکعت نماز ادا کریں اور یہ دعا پڑھیں۔اللھم ! انی اسألك و اتوجہ الیك بمحمد نبی الرحمۃ یا رسول اللہ انی قد توجھت بك فی حاجتی ھذہ لتقضی ، اللھم فشفعہ فی ۔ ۱۲م

۲۵۶۲ ۔ **عن** ام المؤمنین عائشۃ الصدیقۃ رضی اللہ تعالیٰ عنھا قالت : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : اذا قال العبد : یا رب ! یا رب! قال اللہ تبارك و تعالیٰ : لبیك ، عبدی سل تعط ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب بندہ یارب! یارب! کہتا ہے تو اللہ عزوجل لبیک فرماتا ہے، اور فرماتا ہے: اے میرے بندے مانگ کہ تجھے دیا جائے۔

۲۵۶۳ ۔ **عن** ھشام بن أبی رقیۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان ابا الدرداء و عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنھم قال : ان اسم اللہ الاکبر رب ، رب۔

حضرت ہشام بن ابی رقیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابو درداء

۲۵۶۲ ۔ الترغیب والترھیب للمنذری، ۲/۴۸۸ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ۱۱/ ۲۲۵
مجمع الزوائد للھیثمی، ۱۰/ ۱۵۹ ☆ کنز العمال للمتقی، ۳۱۳۲، ۲/ ۶۴
الجامع الصغیر للسیوطی، ۱/ ۵۴ ☆
۲۵۶۳ ۔ المستدرك للحاکم، ۱/ ۶۸۴ ☆

Marfat.com

اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم فرماتے ہیں کہ اسم اعظم رب، رب، ہے
ذیل المدعا ص ۶۳

۲۵۶۴۔ **عن** انس بن مالك رضی الله تعالی عنه قال : ان ام سلیم غدت علی النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فقالت : علمنی کلمات اقولهن فی صلوتی فقال : کبری الله عشرا ، و سجی الله عشرا ، واحمدیه عشرا ، ثم سلی ما شئت یقول: نعم ، نعم۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حضرت ام سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا صبح کے وقت حاضر آئیں اور عرض کی حضور مجھے کچھ ایسے کلمات تعلیم فرمائیں کہ میں اپنی نماز میں کہا کروں۔ ارشاد فرمایا: دس بار اللہ اکبر دس بار سبحان اللہ، دس بار الحمد للہ کہہ لیا کرو، پھر جو چاہو مانگو کہ اللہ عزوجل فرمائے گا۔ اچھا اچھا۔

﴿۳﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اس کا طریقہ یوں ہو کہ دو رکعت نفل باوضوئے تازہ و حضور قلب پڑھے، اور قعدے میں بعد درود شریف اللہ اکبر، سبحان اللہ، الحمد للہ، دس دس بار کہہ کر دعائے مقصود ایسے لفظوں سے کرے جو مخل نماز نہ ہوں۔ مثلا " اسئلك ان تقضی لی حاجاتی کلها فی الدنیا ء و الآخرة ما کان منها لی خیرا و لك رضا یا ارحم الراحمین۔ آمین۔
ذیل المدعا ص ۱۷۴

حاکم، ابن خزیمہ اور ابن حبان نے اس حدیث کو صحیح کہا، اور امام ترمذی نے حسن قرار دیا۔

۲۵۶۵۔ **عن** عبد الله بن اوفی رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : من کانت له الی الله حاجة او الی احد من بنی آدم فلیتوضأ

۲۵۶۴۔ الجامع للترمذی، باب ما جاء فی صلوة التسبیح ۱/ ۶۳
المستدرك للحاکم، ۱/ ۴۶۲ ☆ اتحاف السادة للزبیدی، ۳/ ۴۸۱
۲۵۶۵۔ الجامع للترمذی، باب ما جاء فی صلوة الحاجة ۱/ ۶۳
السنن لابن ماجه، باب ما جاء فی صلوة الحاجة، ۱/ ۱۰۰

وليحسن الوضوء ثم يصل ركعتين ، ثم ليثن على الله و ليصل على النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم لا اله الا الله الحليم الكبير سبحان الله رب العرش العظيم ، الحمد لله رب العالمين ، اسئلك موجبات رحمتك و عزائم مغفرتك و الغنيمة من كل بر والسلامة من كل اثم ، لا تدع لى ذنبا الاغفرته و لا هما الافرجته ، و لا حاجة هى لك رضا الا قضيتها يا ارحم الرحمين ۔ ذیل الدعا۔ص ۱۷۵

حضرت عبداللہ بن اوفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جسکو اللہ تعالیٰ سے کوئی حاجت ہو یا کسی انسان سے تو اچھی طرح وضو کرے پھر دو رکعتیں پڑھے، پھر اللہ تعالی کی حمد وثنا بیان کرے اور حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر درود شریف پڑھے، پھر یہ دعا پڑھے۔ لا اله الا الله الحليم الكبير ، سبحان الله رب العرش العظيم ، الحمد لله رب العالمين اسئلك موجات رحتمك و عزائم مغفرتك ، و الغنيمة من كل بر ، و السلامة من كل اثم ، لا تدع لى ذنبا الاغفر ته و لا هما الافرجته ، و لا حاجة هى لك رضا الاقضيتها يا ارحم الرحمين ۔ ۱۲م

۲۵٦٦ ۔ **عن** انس رضى الله تعالىٰ عنه قال : ان النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم قال : يا على ! الا اعلمك دعاء اذا اصابك غم اوهم تدعوبه ربك فيستجاب لك باذن الله و يفرج عنك ۔ توضأ و صل ركعتين ، و احمد الله ، و اثن عليه ، و صل على نبيك ، و استغفر لنفسك و للمؤمنين و المؤمنات ، ثم قل : اللهم ! انت تحكم بين عبادك فيما كانو ا فيه يختلفون ۔ لا اله الا الله العلى العظيم ، لا اله الا الله الحكيم الكبير ، سبحان الله رب السمو ت السبع و رب العرش العظيم ، الحمد لله رب العالمين ، اللهم ! كاشف الغم ، مفرج اللهم ، مجيب دعوة المضطرين اذا د عوتك ، رحمن الدنيا ء والآخرة و رحيمها ، فارحمنى فى حاجتى هذه بقضائها و نجاحها رحمة تغنينى بها عن رحمة من سواك ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت مولی علی کرم اللہ تعالی وجہہ الکریم سے ارشاد فرمایا: اے علی! کیا میں تمہیں وہ دعا نہ بتادوں کہ جب جب تمہیں کوئی غم یا پریشانی ہو تو اسے عمل میں لاؤ، باذن اللہ تمہاری دعا قبول ہو

۲۵٦٦ ۔ الترغيب والترهيب للمنذرى، ۱/ ٤٧٧

Marfat.com

اور غم دور ہو۔ وضو کے بعد دو رکعت نماز پڑھو، اور اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا اور اپنے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر درود خوانی، اور اپنے اور سب مسلمان مردوں اور مسلمان عورتوں کے لئے استغفار کرو۔ پھر کہو۔ اللهم ! انت تحكم بين عبادك فيما كانوا فيه يختلفون لا اله الا الله العلى العظيم ، لا اله الا الله الحكيم الكريم ، سبحان الله رب السموات السبع و رب العرش العظيم ، الحمد لله رب العالمين ، اللهم ! كاشف الغم ، مفرج اللهم مجيب دعوة المضطرين اذا دعوك ، رحمن الدنيا و الآخرة و رحيمهما ، فارحمنى فى حاجتى هذة بقضائها و نجاحها رحمة تغنينى بها عن رحمة من سواك ۔

۲۵٦۷۔ **عن** عبد الله بن مسعود رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : اثنتى عشرة ركعة تصليهن من ليل اونهار ، و تشهد بين كل ركعتين ، فاذا تشهدت فى اخر صلوتك فاثن على الله عزوجل ، و صل على النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم ، و اقرأ و انت ساجدا فاتحة الكتاب ، سبع مرات ، و آية الكرسى سبع مرات ، و قل : لا اله الا الله وحده لا شريك له ، له الملك و له الحمد ، و هو على كل شئ قدير عشر مرات ثم قل : اللهم !انى اسئلك بمعاقد الغرمن عرشك ، و منتهى الرحمة من كتابك ،و اسمك الاعظم و جدك الاعلى و كلماتك التامة، ثم سل حاجتك ، ثم ارفع رأسك ، و سلم يمينا و شمالا ، و لا تعلموها السفهاء فانهم يدعون بها فيستجابون ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: رات یا دن میں بارہ رکعتیں ، اور دو رکعت پر التحیات پڑھ ، پچھلی التحیات کے بعد اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا اور حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر درود بجالا ، پھر سجدہ میں فاتحہ سات بار، آیۃ الکرسی سات بار، لا اله الا الله و حده لا شريك له ، له الملك و له الحمد و هو على كل شئ قدير ،دس بار پڑھو، پھر کہہ " اللهم انى اسئلك بمعا قد الغرمن عرشك و منتهى الرحمة من كتابك و اسمك الاعظم و جدك الاعلى و كلماتك التامة " پھر اپنی حاجت مانگ، پھر سر اٹھا کر دائیں بائیں سلام پھیر۔ اور اسے بے

۲۵٦۷۔ الترغيب والترهيب للمنذرى، ۱/٤۷۷ ☆ نصب الراية للزيلعى، ٤/ ۲۷۲
اتحاف السادة للزبيدى، ٥/٤٤ ☆

Marfat.com

وقوفوں کو نہ سکھاؤ کہ وہ اس کے ذریعہ دعا کریں گے تو قبول ہوگی۔ ذیل المدعا ص ۱۷۶

﴿۴﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

احمد بن حرب وابراہیم بن علی، اور ابوذکریا وحاکم نے کہا: ہم نے اس کا تجربہ کیا تو حق پایا؛ فقیر کہتا ہے: غفر اللہ تعالیٰ لہ، فقیر نے بھی چند بار تجربہ کیا، تیر بے خطا پایا۔ یہاں تک کہ بعض اعزہ کے مرض کو امید اد شدید و اشتداد مدید ہوا حتی کہ ایک روز بالکل نزع کے آثار طاری ہوگئے۔ سب اقارب رونے لگے۔ فقیر ان سب کو روتا چھوڑ کر دروازہ کریم پر حاضر ہوا، یہ نماز پڑھی اس کے بعد مریض کی طرف چلا اور وسوسہ تھا کہ شاید خبر نوع دگر سننے میں آئے، وہاں گیا تو بحمد اللہ تعالیٰ مریض کو بیٹھا باتیں کرتا پایا۔ مرض جاتا رہا اور چند روز میں قوت بھی آ گئی۔ وللہ الحمد۔

فائدہ: یہ حدیث ابن عساکر نے بہ روایت حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کی، مگر اتنا فرق ہے کہ اس میں اس نماز کا وقت بعد مغرب معین کیا، اور فاتحہ وآیۃ الکرسی و کلمہ مذکور پڑھنے کے لئے بارہویں رکعت کا پہلا سجدہ اور دعا" اللھم انی اسئلك "پڑھنے کو اس کا دوسرا سجدہ رکھا، نہ یہ کہ بعد 'التحیات' کے سلام سے پہلے ایک سجدہ جداگانہ میں پڑھی جائیں۔ واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم۔

اقول: مگر ہمارے جمہور ائمہ لفظ اسئلك بمعاقد الغر من عرشك، کو منع فرماتے ہیں۔ ہدایہ وقایہ وتنویر الابصار ودر مختار وشرح جامع صغیر امام قاضی خان وتمرتاشی ومحبوبی وغیرہا کتب فقیہ میں اس کی ممانعت مصرح،

علامہ ابن امیر الحاج نے حلیہ میں تصریح فرمائی کہ، یوں کہنا مکروہ تحریمی قریب بحرام قطعی ہے۔ اور یہ حدیث بشدت ضعیف ہے کہ اس باب میں ہرگز قابل استناد نہیں ہوسکتی۔ تو ان ترکیبوں سے یہ لفظ کم کردینا ضروری ہے۔

ثم اقول: سجدے بلکہ قیام کے سوا نماز کے کسی فعل میں قرآن عظیم کی تلاوت حدیث وفقہ دونوں سے منع ہے یہاں تک کہ سہواً پڑھے تو سجدہ لازم، اور عمداً پڑھے تو اعادہ واجب تو ضرور ہے کہ فاتحہ، آیۃ الکرسی جو سجدے میں پڑھی جائیں گی ان سے ثنائے الٰہی کی نیت

Marfat.com

ہے ،تو جتنی رکعات ایک نیت سے پڑھی جائیں ہر قعدہ میں التحیات کے بعد درود و دعا سب کچھ ہو،اور ہر تیسری کے اغاز میں سبحانك اللهم و اعوذ بھی ہو۔

ثم اقول: ہمارے ائمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے نزدیک ایک نیت میں دن کو چار رکعت سے زیادہ مکروہ ہے، اور رات کو آٹھ سے زائد، وظاہر اطلاق الکراھة کراھة التحریم ، وقد نص فی رد المحتار علی انه لا یحل فعله ، مگر دن کی کراہت متفق علیہ اور رات کی کراہت میں اختلاف ہے۔امام شمس الائمہ سرخسی نے فرمایا: رات کو آٹھ سے زیادہ بھی مکروہ نہیں۔فتاوی خلاصہ میں اسی کو صحیح کہا، و عامتهم علی الکراهیة و صححها فی البدائع ۔ تو یہ نماز اگر ہوشب میں ہو کہ ایک تصحیح پر کراہت سے محفوظ رہے۔

ذیل المدعا ص ۱۷۹

(۳) اللہ تعالیٰ کی محبوب دعا

۲۵٦۸۔ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : ما من دعاء احب الی الله تعالیٰ من ان یقول العبد : اللهم اغفر لامة محمد رحمة عامة ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کو کوئی دعا اس سے زیادہ محبوب نہیں کہ آدمی عرض کرے۔الٰہی !امت محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر عام رحمت فرما۔

ذیل المدعا ص ۲۷ ،

(۴) عافیت کی دعا کرو

۲۵٦۹۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اکثر الدعا بالعافیة ۔

۲۵٦۸۔ الکامل لابن عدی، ۳۱۳/٤ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ٤۹۰/۲

۲۵٦۹۔ الجامع الصغیر للسیوطی، ۸٦/۱ ☆

Marfat.com

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عافیت کی دعا اکثر مانگ۔

فتاوی رضویہ ۳/۷۸۵

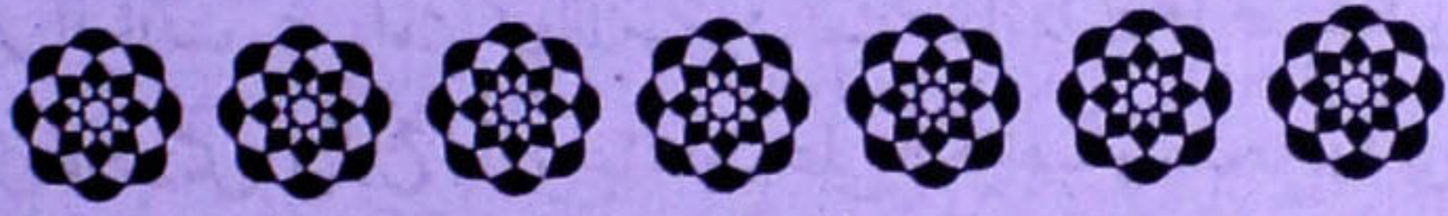



Marfat.com

۲۶



ابواب

فضائل ذکر　۳۲۳　فضیلت مجالس　۳۳۷
ذکر کی تاکید　۳۴۱

Marfat.com

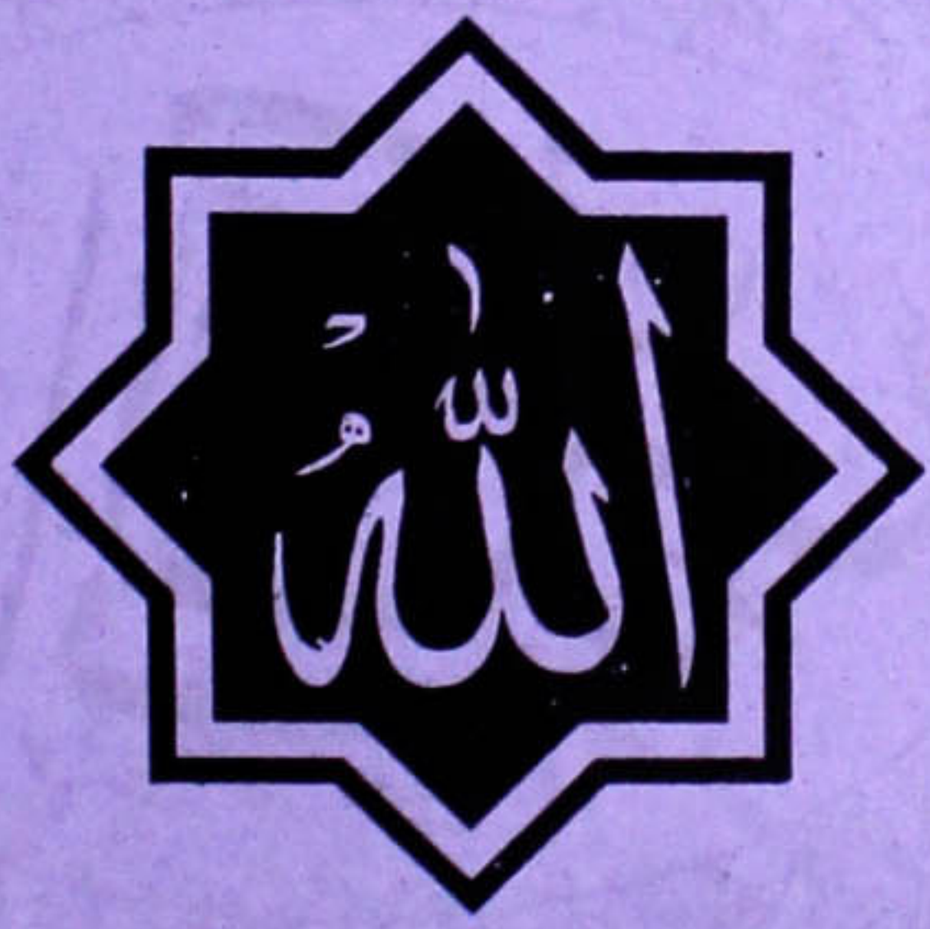

Marfat.com

۔فضائل ذکر

(۱) فضیلت ذکر

۲۵۷۰۔ **عن** ام المؤمنین عائشة الصدیقة رضی الله تعالیٰ عنها قالت : کان النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم یذکر الله علی کل احیانه ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنے جمیع اوقات میں ذکر الٰہی فرماتے تھے۔

فتاوی رضویہ ۴/۶۱۷

۲۵۷۱۔ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : ان لله ملائکة یطوفون فی الطرق یلتمسون اهل الذکر ، فاذا وجدوا قوما یذکرون الله تنادو، هلموا الی حاجتکم فیحفونهم باجنحتهم الی السماء الدنیا ، قا ل :فیسئلهم ربهم ، و هو اعلم منهم، ما یقول عبادی؟ قال : تقول : یسبحونك و یکبرونك ویحمدونك ویمجدونك ، قال فیقول : هل رأونی ؟ قال: فیقولون: لا والله! ما رأو ك ، قال: فیقول :کیف لو رأونی ؟ قال : یقولون: لو رأوك کانوا إشدلك عبادة و اشدلك تمجیدا و اکثرلك تسبیحا ، قال : یقول : فما یسئلون ؟ قالوا : یسئلونك الجنة ، قال : یقول : و هل رأوها ؟ قال : یقولون: لا و الله یا رب اما رأوها ، قال : یقول : فکیف لو انهم رأوها ؟ قال : یقولون :لو انهم رأوها ، کانوا اشد علیهاحرصا و اشد له طلبا و اعظم فیها رغبة ، قال : فمما

۲۵۷۰۔ الجامع للترمذی، باب ماجاء ان دعوة المسلم، مستجابه، ۲/۱۷۴
الصحیح لمسلم، ۱۳۹، باب ذکر الله تعالیٰ فی حال الجنابة ، ۱/۱۶۲
السنن لا بی داؤد، باب فی الرجل یذکر الله تعالیٰ علی غیر طها، ۱/۴
السنن لا بن ماجه، باب ذکر الله عزوجل علی الحلاء ۱/۲۶
المسند لا حمد بن حنبل، ۳/۱۳۹ ☆ السنن الکبری للبیهقی، ۱/۹۰
الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/۴۳۳ ☆ اتحاف السادة للزبیدی، ۲/۲۸۷
کنز العمال للمتقی، ۱۷۹۸۰، ۷/۶۵ ☆ شرح السنة للبغوی، ۲/۴۴
التفسیر للقرطبی، ۴/۳۱۰ ☆ المسند لا بی عوانه ، ۱/۲۱۷
۲۵۷۱۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب فضل ذکر الله تعالیٰ ، ۲/۹۴۸

Marfat.com

یتعوذون قال : یقولون : من النار ، قال : یقول : و هل رأوها ؟ قال : یقولون : لا والله یا رب ! ما رأوها ، قال : یقول فکیف لو رأوها ؟ قال : فیقولون : لو رأوها کانوا اشد منها فرارا و اشد لها مخافة ، قال: فیقول : فانی اشهدکم انی قد غفرت لهم ، قال:یقول : ملك من الملائکة فیهم فلان لیس منهم انما جاء لحاجة ، قال : هم الجلساء لا یشقی جلیسهم ۔

فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/ ۱۱۱

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ کے کچھ فرشتے اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے والوں کی تلاش میں گشت کرتے ہیں ، جب کسی .ماعت کو ذکر خدا اور رسول میں مشغول پاتے ہیں تو وہ فرشتے اپنے ساتھیوں کو ندا کرتے ہیں کہ ادھر آؤ دیکھو یہ لوگ ذکر میں محو ہیں ۔ ارشاد فرمایا: پھر وہ سب مل کر آسمان دنیا تک ان سب کو اپنے پروں میں ڈھانپ لیتے ہیں ۔ ان کا رب ان سے پوچھتا ہے کہ میرے بندے کیا کہتے ہیں؟ حالانکہ وہ خوب جانتا ہے ۔ عرض کرتے ہیں: وہ تیری پاکی بڑائی ، خوبی اور بزرگی بیان کرتے ہیں ۔ ارشاد فرمایا: پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ انہوں نے کیا مجھے دیکھا ہے؟ عرض کرتے ہیں: خدا کی قسم انہوں نے تجھے نہیں دیکھا ہے ۔ حضور نے ارشاد فرمایا: تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ۔ اگر وہ مجھے دیکھ لیں تو ان کا کیا حال ہوگا؟ عرض کرتے ہیں: اگر وہ تجھے دیکھ لیں تو تیری بہت زیادہ عبادت کریں ، بہت زیادہ بزرگی بیان کریں ، اور بہت زیاہ پاکی بولیں ۔ پھر فرماتا ہے: وہ مجھ سے کیا مانگتے ہیں؟ عرض کرتے ہیں وہ تجھ سے تیری جنت مانگتے ہیں ۔ فرماتا ہے: کیا انہوں نے جنت کا دیدار کیا ہے؟ عرض کرتے ہیں: اے رب خدا کی قسم !اس کو تو نہیں دیکھا ، فرماتا ہے: اگر وہ اسے دیکھ لیں تو کیا حال ہوگا؟ عرض کرتے ہیں :اگر وہ اسے دیکھ لیں تو اس کی نہایت حرص ، بہت زیادہ طلب اور بہت کچھ رغبت کریں ۔ پھر فرماتا ہے: وہ کس چیز سے پناہ مانگتے ہیں؟ عرض کرتے ہیں دوزخ سے ، فرماتا ہے: کیا انہوں نے اس کو ملاحظہ کیا ہے؟ عرض کرتے ہیں: خدا کی قسم !اسے نہیں دیکھا ۔ فرماتا ہے: اگر اسے دیکھ لیں تو ان کی حالت کیا ہوگی؟ عرض کرتے ہیں: اگر اسے دیکھ لیں تو اس سے بھاگیں اور نہایت خوفزدہ ہوں ۔ فرماتا ہے گواہ رہنا میں نے انہیں بخش دیا ۔ یہ سن کر کچھ فرشتے عرض کرتے ہیں: ان میں فلاں شخص تو اپنی کسی ذاتی غرض کے تحت آیا تھا فرماتا ہے ۔ وہ ان ذاکرین

Marfat.com

وسامعین کا ہم نشین تھا اور ذاکرین کا ہم نشین بھی محروم نہیں رہتا۔۱۲م

۲۵۷۲۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : ان لله تبارك و تعالیٰ ملائكة سيارة فضلاً يبتغون مجالس الذكر ، فاذا وجدوا مجلسا فيه ذكر قعدوا معهم و حف بعضهم بعضا باجنحتهم حتى ملؤا مأبينهم و بين السماء الدنيا ، فاذا تفرقوا عرجوا و صعدوا الى السماء قال : فسألهم الله عزوجل و هو اعلم بهم من اين جئتم ، فيقولون جئنا من عبادلك فى الارض يسبحونك و يكبرونك و يهللونك و و يحمدونك ويسئلونك ، قال : و ما ذا يسئلوننى ؟ قالوا: يسئلونك جنتك ، قال : وهل رأوا جنتى ؟ قالو؛ لا اى رب ! قال : فكيف لو رأواجنتى ؟ قالوا : و يستجيرونك ، قال : و مما يستجيرونى ، قالوا :من نارك يا رب ! قال : و هل رأوانارى ؟ قالوا: لا ،۔ قال : فكيف لو رأوانارى ، قالوا : و يستغفرونك ، قال : فيقول : قد غفرت لهم و اعطيتهم ما سئالوا ، و اجرتهم مما استجاروا ، قال :يقولون : رب ! فيهم فلان عبد خطاء ؟ انما مر فجلس معهم ، قال فيقول:و له غفرت ، هم القوم لا يشقٰى بهم جليسهم ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک اللہ تبارک وتعالیٰ کے فرشتوں کی ایک جماعت ایسی ہے جو ذکر خدا اور رسول کی مجالس کو ڈھونڈتے پھرتے ہیں، جب انکو کہیں ذکر کی مجلس ملجاتی ہے تو وہاں شریک ہو جاتے ہیں اور اپنے پروں سے بعض بعض کو ڈھانپ لیتے ہیں یہاں تک کہ زمین وآسمان کے درمیان کا خلا بھر جاتا ہے، جب وہاں سے فارغ ہوتے ہیں تو آسمان پر پہونچتے ہیں۔ حضور فرماتے ہیں: پھر اللہ تعالیٰ علیم وبصیر ہونے کے باوجود پوچھتا ہے تم کہاں سے آئے؟ کہتے ہیں: ہم تیرے ان بندوں کے پاس سے آئے جو تیری پاکی بیان کر رہے تھے، تیری بڑائی، توحید اور حمد وثنا میں رطب اللسان تھے اور تجھ سے دعا میں مشغول۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: وہ مجھ سے کس چیز کی دعا کر رہے تھے؟ عرض کرتے ہیں: تجھ سے تیری جنت کو مانگ رہے تھے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: کیا انہوں نے میری جنت کو دیکھا ہے؟ عرض کرتے ہیں: نہیں اے ہمارے رب! فرماتا ہے: تو میری جنت کو دیکھ لیں تو ان کی کیا حالت ہوگی؟ فرشتے عرض کرتے ہیں اور وہ تیری پناہ تلاش

۲۵۷۲۔ الصحيح لمسلم، باب فضل مجالس الذكر ۲/۳٤٤

Marfat.com

کر رہے تھے، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: کس چیز سے میری پناہ ڈھونڈ رہے تھے؟ کہتے ہیں: تیری دوزخ سے، فرماتا ہے: کیا انہوں نے میری دوزخ کو دیکھا ہے؟ عرض کرتے ہیں: نہیں۔ فرماتا ہے پھر کیا حال ہوان کا اگر وہ اس کو ایک نظر دیکھ لیں؟ عرض کرتے ہیں وہ تجھ سے مغفرت چاہ رہے تھے، فرماتا ہے: میں نے ان سب کی مغفرت کر دی اور جو مانگا تھا وہ دیا اور جس چیز سے پناہ چاہ رہے تھے میں نے انکو عطا کی عرض کرتے ہیں: اے رب کریم! ان میں ایک شخص خطا کار بھی تھا جو اس مجلس کے پاس سے گزرتے ہوئے ان کے پاس بیٹھ گیا تھا۔ فرماتا ہے: میں نے اس بھی کو بخشا کہ وہ ایسی جماعت ہیں کہ ان کے پاس بیٹھنے والا بھی بد بخت و محروم نہیں رہتا۔ ۱۲م

۲۵۷۳۔ **عن** امیر المؤمنین عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان اللہ تعالیٰ یقول: من شغلہ ذکری عن مسئلتی اعطیتہ افضل ما اعطی السائلین۔

امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے جسے میری یاد میرے مانگنے سے باز رکھے میں اسے بہتر اس عطا کا بخشوں گا جو مانگنے والے کو دوں۔

ذیل المدعا ص ۱۱۷

۲۵۷۴۔ **عن** انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ان الشیطان واضع خطمہ علی قلب ابن آدم، فان ذکر اللہ خنس، و ان نسی التقم قلبہ، فذلک الوسواس الخناس۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے

۲۵۷۳۔ الجامع للترمذی،

التاریخ الکبیر للبخاری، ۱۱۵/۲ ☆ اتحاف السادۃ للزبیدی، ۳۷۵/٤

فتح الباری للعسقلانی، ۱٤۷/۱۱ ☆ التمہید لا بن عبد البر، ٤٦/٦

۲۵۷٤۔ مجمع الزوائد للہیثمی، ۱٤۹/۷ ☆

جمع الجوامع للسیوطی، ٥٦۳۲ ☆ کنز العمال للمتقی، ۱۷۸۲، ٤۱۸/۱

المطالب العالیۃ لا بن حجر، ۳۳۸٤، ☆ الدر المنثور للسیوطی، ٤۲۰/٦

اتحاف السادۃ للزبیدی، ۲۹۸/۷ ☆ التفسیر لا بن کثیر، ٥۸۸/۸

التفسیر للقرطبی، ۲٦۲/۲۰ ☆ البدایۃ والنہایۃ لا بن کثیر، ٦۰/۱

الترغیب والترہیب للمنذری، ٤۰۰/۲ ☆ المغنی للعراقی، ۲۷/۳

Marfat.com

ارشادفرمایا: بیشک شیطان اپنی چونچ آدمی کے دل پر رکھے ہوئے ہے، جب آدمی اللہ تعالیٰ کی یاد کرتا ہے تو شیطان دبک جاتا ہے، اور جب ذکر سے غافل ہوتا ہے تو اس کا دل اپنے منہ میں لے لیتا ہے۔ تو یہ ہے وسوسہ ڈالنے والا اور دبک جانے والا۔۱۲م

فقہ شہنشاہ ص ۴۳

(۲) افضل الذکر کیا ہے

۲۵۷۵۔ **عن** جابر بن عبد الله رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : افضل الذکر لا اله الا الله ، و افضل الدعا ، الحمد لله ۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: لا الہ الااللہ ، اذکار الٰہی میں افضل ذکر ہے، اور الحمد للہ، بہتر دعا ہے۔۱۲م

فتاوی رضویہ ۴/ ۶۵۵

(۳) ذکر اللہ پر اجر وثواب

۲۵۷۶۔ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : ان الله عزوجل یقول : و ان ذکرنی فی ملأذکرته فی ملأخیر منهم۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: بیشک اللہ عزوجل کا فرمان ہے کہ اگر کوئی میرا ذکر کسی جماعت میں کریگا تو میں اس کا ذکر اس سے بہتر جماعت ملائکہ میں کرونگا۔۱۲م

۲۵۷۵۔ الجامع للترمذی، باب ما جاء ان دعوة المسلم، مستجابه، ۱۷٤/۲
السنن لا بن ماجه ، باب فضل الحامدین، ۲۷۸/۲
المسند لا حمد بن حنبل، ۱۲۸/۲ ☆ المستدرك للحاكم، ٤۹۸/۱
الترغیب والترهیب للمنذری، ٤۱۵/۲ ☆ التفسیر للبغوی، ۱۹۰/٤
فتح الباری للعسقلانی، ۲۰۷/۱۱ ☆ اتحاف السادة للزبیدی، ۲۵/۵
الدر المنثور للسیوطی، ۱۱/۱ ☆ کنز العمال للمتقی، ۱۷٤۸، ٤۱٤/۱
التمهید لا بن عبد البر، ٤۳/٦ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۷۹/۱
۲۵۷٦۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب قول الله یحذر کم الله، ۱۱۰۱/۲
الصحیح لمسلم، باب الحث ذکر الله تعالیٰ، ۳٤۱/۲
الجامع للترمذی، ابواب الدعوات، ۲۰۰/۲

۲۵۷۷۔ **عن** معاذ بن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ان اللہ عزوجل یقول: لا یذکرنی فی ملأ الا ذکرتہ فی الرفیق الاعلیٰ۔

حضرت معاذ بن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک اللہ عزوجل فرماتا ہے: مجھے کوئی کسی جماعت میں یاد نہیں کرتا مگر یہ کہ اس کا ذکر رفیق اعلیٰ میں کرتا ہوں۔　　فتاوی رضویہ حصہ دوم ۹/۱۰

(۴) ذکر اللہ ذاکرین کی مغفرت کا سبب ہے

۲۵۷۸۔ **عن** انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ما من قوم اجتمعوا یذکرون اللہ عزوجل لا یریدون بذلک الا وجہہ الا ناداھم مناد من السماء ان قوموا مغفورا لکم قد بدلت سیاتکم حسنات۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو قوم بھی جمع ہو کر اللہ تعالیٰ کا ذکر کرے اور اسے اللہ تعالیٰ کی رضا مقصود ہو تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک ندا کرنے والا کہتا ہے: کھڑے ہو جاؤ تمہاری مغفرت ہو گئی۔ تمہارے گناہ نیکیوں سے بدل گئے۔۱۲م　　فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/۱۱۱

(۵) ذکر اللہ عذاب سے نجات کا سبب ہے

۲۵۷۹۔ **عن** معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ما من شئ انجأ من عذاب اللہ من ذکر اللہ، فاذا رأیتم ذلک فافزعو الی ذکر اللہ۔

۲۵۷۷۔ الترغیب والترھیب، للمنذری، ۲/۳۹٤ ☆

۲۵۷۸۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۳/۱٤۲ ☆ مجمع الزوائد للھیثمی، ۱۰/۷٦
اتحاف السادۃ للزبیدی، ٥/۸ ☆ الحاوی للفتاوی للسیوطی، ۲/۲٥
کنز العمال للمتقی، ۱۸۸۹، ۱/٤۳۸ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۱/۱٥۱
المغنی للعراقی، ۱/۲۹۷ ☆ حلیۃ الاولیاء لابی نعیم، ۳/۱۰۸

۲۵۷۹۔ الجامع للترمذی، باب ما جاء فی فضل الذکر، ۲/۱۷۳
السنن لابن ماجہ، باب فضل الذکر، ۲/۲۷۷
المسند لاحمد بن حنبل، ۲/۲۳۹ ☆

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا؛ اللہ تعالیٰ کے ذکر سے زیادہ کوئی چیز اللہ تعالیٰ کے عذاب سے نجات دینے والی نہیں، جب تم کوئی مصیبت آتی دیکھو تو اللہ تعالیٰ کا ذکر گریہ وزاری سے کرو۔۱۲م

۲۵۸۰۔ **عن** جابر بن عبد الله رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : ما عمل آدمی عملا انجاٰله من عذاب الله من ذکر الله ، قیل: و لا الجهاد فی سبیل الله ، قال و لا الجهاد فی سبیل الله ، قال : و لا الجهاد فی سبیل الله الا ان تضرب سیفه حتی ینقطع ۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کے ذکر سے زیادہ آدمی کا کوئی عمل عذاب سے نجات دینے والا نہیں، عرض کیا گیا: جہاد بھی نہیں، فرمایا: نہیں، ہاں جبکہ تم راہ خدا میں قتال کرتے رہو یہاں تک کہ جہاد ختم ہو جائے۔۱۲م

۲۵۸۱۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : ان لکل شیٔ صقالة ، و ان صقالة القلب ذکر الله ، و ما من شیٔ انجاٰمن عذاب الله من ذکر الله تعالیٰ قال : ولا الجهاد فی سبیل الله ، قال : و لو ان یضرب بسیفه حتی ینقطع۔

فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/۱۷۵

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشا فرمایا:: ہر چیز کے لئے صفائی ہے اور دل کی صفائی اللہ تعالیٰ کے ذکر کے ذریعہ ہوتی ہے۔ نیز اللہ تعالی کے ذکر کے مقابلہ میں کوئی چیز عذاب سے نجات دینے والی نہیں۔ عرض کیا: جہاد بھی نہیں، فرمایا: اگر اس وقت تک قتال کرتا رہے جب تک جہاد ختم ہو۔۱۲م

۲۵۸۰۔ المعجم الاوسط للطبرانی، ۶/۳　☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۴۸۵/۲

۲۵۸۱۔ الترغیب والترهیب للمنذری، ۳۹۶/۲　☆ الدر المنثور للسیوطی، ۱۴۹/۱

کنز العمال للمتقی، ۱۷۷۷، ۴۱۸/۱　☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۱۴۶/۱

Marfat.com

(۶) ذکر خدا سے اللہ کی اعانت ساتھ رہتی ہے

۲۵۸۲۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : ان الله تعالیٰ يقول : انا مع عبدی اذا ذكرنی و تحركت بی شفتاه ۔

فتاوی رضویہ حصہ دوم ۹/۱۹

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: میں اپنے بندے کے ساتھ ہوتا ہوں جب وہ میرا ذکر کرے اور میری یاد میں اس کے ہونٹ ہلیں۔۱۲م

(۷) سبحان اللہ کی فضیلت

۲۵۸۳۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : كلمتان حبيبتان الی الرحمن ، خفيفتان علی اللسان ، ثقيلتان فی الميزان ، سبحان الله و بحمده ، سبحان الله العظيم ۔

فتاوی رضویہ ۵/۹۳۰

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دو کلمے اللہ تعالیٰ کو نہایت پسند ہیں۔ زبان پر ہلکے لیکن میزان عمل پر بھاری ہوں گے۔ وہ دونوں کلمے یہ ہیں۔ سبحان الله و بحمده ۔ سبحان الله العظيم

۲۵۸۲۔ السنن لا بن ماجه، باب فضل الذكر، ۲/۲۷۷
المسند لا حمد بن حنبل، ۲/۵۴۰ ☆ المستدرك للحاكم، ۱/۴۹۶
تاريخ دمشق لا بن عساكر، ۷/۱۳۸ ☆ الدر المنثور للسيوطی، ۱/۱۴۹
الجامع الصغير للسيوطی، ۱/۱۱۹ ☆ التفسير للقرطبی، ۲/۱۷۲
كنز العمال للمتقی، ۱۷۶۳، ۱/۴۱۵ ☆ جمع الجوامع للسيوطی، ۵۳۱۳

۲۵۸۳۔ الجامع الصحيح للبخاری، باب قول الله ونضع الموازين القسط، ۲/۱۱۲۹
الصحيح لمسلم، ذكر، ۳۰، باب فضل التحصيل والتسبيح، ۲/۳۴۴
الجامع للترمذی، ابواب الدعوات ۲/۱۸۵
السنن لا بن ماجه، باب فضل التسبيح ۲/۲۷۸
المسند لا حمد بن حنبل، ۲/۲۳۲ ☆ شرح السنة للبغوی، ۵/۴۲
اتحاف السادة للزبيدی، ۵/۱۵ ☆ الترغيب والترهيب للمنذری، ۲/۴۲۰
المصنف لا بن أبی شيبة، ۱۰/۲۸۹ ☆ كنز العمال للمتقی، ۲۰۰۷، ۱/۴۶۲
الدر المنثور للسيوطی، ۳/۷۱ ☆ التفسير للبغوی، ۵/۲۰۵
التفسير للقرطبی، ۱/۶۷ ☆ التفسير لا بن كثير، ۸/۲۹

Marfat.com

(۸) تسبیح، تکبیر، اور تہلیل وغیرہ کی فضیلت

۲۵۸٤۔ **عن** سعد بن أبی وقاص رضی الله تعالیٰ عنه انه دخل مع رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم علی امرأة و بین یدیها نوی او حصی تسبح به فقال : الااخبرك بما هو ایسر علیك من هذا او افضل ، فقال : سبحان الله عدد ما خلق فی السماء و سبحان الله عدد ما خلق فی الارض و سبحان الله عدد بین ذلك ، وسبحان الله عدد ما هوخالق ، و الله اکبر ، مثل ذلك ، و لا اله الا الله مثل ذلك ، و لا حول و لا قوة الا بالله مثل ذلك ۔　　فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/ ۲۲۶

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ کے ساتھ ایک صحابیہ کے پاس گیا دیکھا کہ اس کے پاس کھجور کی گھٹلیاں یا کنکریاں ہیں جن پر وہ تسبیح شمار کر رہی ہے۔ حضور نے ارشاد فرمایا: کیا میں تجھے اس سے آسان اور افضل وظیفہ نہ بتادوں، پھر فرمایا: یہ پڑھا کرو۔ سبحا ن الله عدد ما خلق فی السماء ، سبحان الله عدد ما خلق فی الارض ،و سبحان الله عدد ما بین ذلك ، و سبحان الله عدد ما هو خالق ، و الله اکبر مثل ذلك ، و لا اله الا الله مثل ذلك ، و لا حول و لا قوة الا بالله مثل ذلك ۔ ۱۲م

(۹) فضائل کلمہ طیبہ

۲۵۸۵۔ **عن** أبی سعید الخدری رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : ان الله عزوجل قال لموسی علیه الصلوة و السلام : یا موسی ! لو ان السموات السبع و عامر هن غیری و الارضین السبع فی کفة و لا اله الله فی کفة مالت بهم لا اله الاالله ۔　　فتاوی رضویہ ۱۱/ ۲۵۵

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

۲۵۸٤۔ الجامع للترمذی، ابواب الدعوات، ۱۹٤/۲
السنن لا بن ماجه باب فضل التسبیح، ۲۷۸/۲
المستدرك للحاکم، ۱/ ۵۱۳ ☆ شرح السنة للبغوی، ٦۲/۵
کنز العمال للمتقی، ۳۷۰۷، ۱۹۲/۳ ☆ الصحیح لا بن حبان، ۲۳۳۰
۲۵۸۵۔ المستدرك للحاکم، ۱/ ۱۱۳ ☆ اتحاف السادة ،للزبیدی، ۱۱/۵
المغنی للعراقی ۱/ ۲۹۸ ☆ کشف الخفا للعجلونی، ۲٤۵/۲

Marfat.com

علیہ وسلم نے فرمایا: بیشک اللہ عزوجل نے حضرت موسی علیہ الصلوۃ والسلام سے فرمایا: اے موسی! اگر ساتوں آسمان اوران میں رہنے والے فرشتے۔اور ساتوں زمینیں ایک پلے میں ہوں اور کلمہ طیبہ دوسرے پلے میں تو کلمہ طیبہ والا پلہ ہی وزنی ہوگا۔۱۲م

(۱۰) مجلس سے اٹھو تو سبحان اللہ وغیرہ پڑھو

۲۵۸۶۔ **عن** ام المؤمنين عائشة الصديقة رضى الله تعالىٰ عنها قالت : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : اذا جلس احدكم فى مجلس فلا يبرحن منه حتى يقول ثلاث مرات : سبحانك اللهم ربنا و بحمدك لا اله الا انت ، اغفرلى و تب على ، فان كان اتى خيريا كان كالطابع عليه ، وان كان مجلس لغو كان كفارة لما كان فى ذلك المجلس ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم میں کوئی کسی جلسہ میں بیٹھے تو زنہار وہاں سے نہ ہٹے جب تک تین بار یہ دعا نہ کرے، سبحانك اللهم ربنا و بحمدك لا اله الا انت ، اغفرلى و تب على ، پاکی ہے تجھے اے رب ہمارے! اور تیری تعریف بجالاتا ہوں، تیرے سوا کوئی سچا معبود نہیں۔میرے گناہ بخش اور میری توبہ قبول فرما۔کہ اگر اس جلسہ میں اس نے کوئی نیک بات کہی ہے تو یہ دعا اس پر مہر ہو جائے گی۔اور اگر وہ جلسہ لغو کا تھا تو جو کچھ اس میں گزرا یہ دعا اس کا کفارہ ہو جائے گی۔

۲۵۸۷۔ **عن** أبى برزة رضى الله تعالىٰ عنه قال : كان رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم اذا جلس مجلسا يقول فى آخره اذا اراد ان يقو م من المجلس، سبحانك اللهم و بحمدك اشهد ان الا اله الا انت ، استغفرك و اتوب اليك ۔

حضرت ابو برزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب کوئی جلسہ فرماتے تو اس کے ختم میں اٹھتے وقت یہ دعا کرتے۔ سبحانك اللهم و بحمدك ، اشهد ان لا اله الا انت استغفرك و اتوب اليك ،الٰہی تیری پاکی بولتا اور تیری

۲۵۸۶۔ الترغيب والترهيب للمنذرى، ۲/ ۴۱۱

۲۵۸۷۔ السنن لابى داؤد باب فى كفارة المجلس ، ۲/ ۶۶۷

الترغيب والترهيب للمنذرى، ۲/ ۴۱۱ ☆ كنز العمال للمتقى، ۱۸۴۷۷، ۷/ ۱۵۲

حمد میں مشغول ہوتا ہوں، میں گواہی دیتا ہوں کہ تیرے سوا کوئی مستحق عبادت نہیں۔ میں تیری مغفرت مانگتا ہوں اور تیری طرف توبہ کرتا ہوں۔

۲۵۸۸۔ **عن** رافع بن خديج رضی الله تعالیٰ عنه قال : كان رسول الله صلى الله تعالیٰ عليه وسلم اذا جلس مجلسا يقول فی آخره اذا اراد ان ينهض من المجلس ، سبحانك اللهم و بحمدك ، اشهد ان لا اله الا انت ، استغفرك و اتوب اليك ، عملت سوء و ظلمت نفسی فاغفرلیٰ ، انه لا يغفر الذنوب الا انت ۔

حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب کوئی جلسہ فرماتے تو اس کے آخر میں اٹھتے وقت یہ دعا پڑھتے۔ سبحانك اللهم و بحمدك ،اشهد ان الا اله الا انت، استغفرك واتوب اليك ، عملت سوء و ظلمت نفسی فاغفرلی انه لا يغفر الذنوب الا انت ۔ ۱۲م

۲۵۸۹۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالیٰ عليه وسلم : من جلس مجلسا كثر فيه لغطة فقال قبل ان يقوم من مجلسه ذلك ، سبحانك اللهم و بحمدك ، اشهد ان لا اله الا انت ، استغفر ك و اتوب اليك ، الا غفرله ما كان فی مجلسه ذلك ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو کسی ایسی مجلس میں بیٹھا جس میں غلط سلط باتیں ہوتی رہیں تو مجلس ختم ہونے سے پہلے یہ دعا پڑھ لیا کرے۔ سبحانك اللهم وبحمدك اشهد ان لا اله الا انت، استغفرك و اتوب اليك ، تو اس مجلس کے سارے گناہ بخش دیئے جائیں گے۔ ۱۲م

۲۵۹۰۔ **عن** جبير بن مطعم رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالیٰ عليه وسلم : من قال : سبحان الله و بحمده ، سبحانك اللهم و بحمدك،

۲۵۸۸۔ الترغيب والترهيب للمنذری، ۲/۴۱۲ ☆
المعجم الكبير للطبرانی، ☆ اتحاف السادة للزبيدی، ۵/۹۹
۲۵۸۹۔ الجامع للترمذی، ابواب الدعوات ،
السنن لابی داؤد، باب فی كفارة المجلس، ۲/۱۸۱
۲۵۹۰۔ الترغيب والترهيب للمنذری، ۲/۴۱۱ ☆

Marfat.com

اشهد ان لا اله الا انت ، استغفرك و اتوب اليك فقالها فی مجلس ذكر كان كالطابع يطبع عليه ، ومن قالها فی مجلس لغو كان كفارة له ۔

حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے ذکر خدا اور رسول کی مجلس میں " سبحان الله و بحمده ، سبحانك اللهم و بحمدك ، اشهد ان لا اله الا انت ، استغفرك و اتوب اليك ۔ پڑھا تو یہ کلمات اس ذکر کیلئے مہر ہو گئے ، اور اگر مجلس لغو و بیہودہ تھی تو یہ اس کے لئے کفارہ ہو جائیں گے ۔ ۱۲م

۲۵۹۱ ۔ **عن** عبد الله بن عمر و بن العاص رضی الله تعالیٰ عنهما انه قال : كلمات لا يتكلم بهن احد فی مجلس حق او مجلس باطل عند قيامه ثلاث مرات الا كفر بهن عنه ، و لا يقولهن فی مجلس خير و مجلس ذكر الا ختم الله له بهن كما يختم بالخاتم على الصحيفة ، سبحانك اللهم و بحمدك ، لا اله الا انت ، استغفرك و اتوب اليك ۔

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا: مجلس حق یا مجلس باطل سے اٹھتے وقت جو شخص بھی ان کلمات کو تین مرتبہ پڑھے تو اس کے گناہوں کا کفارہ ہو جائے گا ۔ اور ذکر خیر کی مجلس میں پڑھے تو یہ کلمات اس کے ذکر پر مہر ہو جائیں گے جیسے کسی مکتوب پر مہر لگا دی جاتی ہے ۔ وہ کلمات یہ ہیں ۔ سبحانك اللهم و بحمدك ، لا اله الا انت ، استغفرك و اتوب اليك ۔ ۱۲م

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

غرض کہ ان احادیث صحیحہ مشہورہ علی اصول المحدثین جن میں بعض کو امام ترمذی نے حسن صحیح ، اور حاکم نے بر شرط مسلم صحیح ، اور منذری نے جید الاسناد کہا ، حضور پر نور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عام ارشاد و ہدایت قولی و فعلی فرماتے ہیں کہ آدمی کوئی جلسہ کرے تو اسے اٹھتے وقت یہ دعا ضرور کرنی چاہیئے کہ اگر جلسہ خیر کا تھا وہ نیکی قیامت تک سر بمہر محفوظ رہے گی ، اور لغو کا تھا تو وہ لغو باذن اللہ محو ہو جائے گا ۔ تو لفظ و معنی دونوں کی رو سے ثابت ہوا کہ ہر مسلمان کو ہر

۲۵۹۱ ۔ السنن لابی داؤد ، باب فی كفارة المجلس ، ۲/۶۶۷

الترغيب والترهيب للمنذری ، ۲/۴۱۲

Marfat.com

نماز کے بعد بھی اس دعا کی طرف ارشاد فرمایا گیا ہے۔

جہت لفظ سے تو یوں کہ 'مجلس' سیاق شرط میں واقع ہے تو عام ہوا۔

تلخیص الجامع الکبیر میں ہے۔

النکرة فی الشرط تعم، و فی الجزاء تخص کهی فی النفی و الاثبات۔

شرح جامع صغیر میں ہے

انه نکرة فی موضع الشرط، وموضع الشرط نفی و النکرة فی النفی تعم

معہذا اسمائے شروط خود سب صورتوں کو عام ہوتے ہیں

امام محقق علی الاطلاق فتح میں فرماتے ہیں۔

اذا عام فی الصور علی ما هو حال اسماء الشروط۔

تو قطعا تمام صلوات فریضہ، واجبہ اور نافلہ کے جلسے اس حکم میں داخل، اور ادعائے تخصیص بے مخصص محض مردود و باطل۔

اور جہت معنی سے یوں، کہ جلسہ خیر سے اٹھتے وقت یہ دعا کرنا اس خیر کے حفظ و نگاہ داشت کے لئے ہے، تو جو خیر جس قدر اکبر و اعظم اسی قدر اس کا حفظ ضروری و اہم۔ اور بلا شبہ خیر نماز سب چیزوں سے افضل و اعلیٰ تو ہر نماز کے بعد اس دعا کا نہ مانگنا مؤکد تر ہوا،

یارب! مگر نماز عیدین نماز نہیں، یا اس کے حفظ کی جانب نیاز نہیں، یا حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمادیا ہے کہ ہمارا یہ ارشاد ماورائے عیدین یا ماسوائے نماز میں ہے، یا اس کے بعد یہ دعا نہ کرنا۔

سبحان اللہ، میں جلسۂ صلوات کا اس حکم میں دخول عموم لفظ و شہادت معنی سے ثابت کرتا ہوں، خود حدیث ام المؤمنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کیوں نہ ذکر کروں جس میں صاف صریح کہ حضور پرنور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بنفس نفیس جلسۂ نماز کو اس حکم میں داخل فرمایا: تخریج حدیث تو اوپر سن چکے کہ نسائی و ابن أبی الدنیاء و حاکم و بیہقی نے روایت کی، اب لفظ سنیئے، سنن نسائی کی نوع من الذکر بعد التسلیم، میں ہے۔

۲۵۹۲۔ **عن** ام المؤمنین عائشة الصدیقة رضی الله تعالیٰ عنهاقالت ان رسول الله

۲۵۹۲۔ الترغیب والترهیب للمنذری، ۲/۴۱۱

Marfat.com

صلی الله تعالیٰ علیه وسلم کان اذا جلس مجلسا او صلی تکلم بکلمات فسألته عائشة عن الکلمات فقال : ان تکلم بخیر کان طابعا علیهن الی یوم القیامة ، وان تکلم بشر کان کفارة له ۔ سبحانك اللهم و بحمدك ، استغفرك و اتوب الیك۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ حضور پرنور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب کسی مجلس میں بیٹھتے یا نماز پڑھتے تو کچھ کلمات فرماتے، ام المومنین نے وہ کلمات پوچھے؟ فرمایا: وہ ایسے ہیں کہ اگر اس جلسہ میں کوئی نیک بات کہی ہے تو یہ قیامت تک اس پر مہر ہو جائنگے ۔ اور بری کہی ہے تو کفارہ ۔ وہ کلمات یہ ہیں ۔ سبحانك اللهم وبحمدك ،استغفرك و اتوب الیك ۔ الٰہی ! میں تیری تسبیح وحمد بجالاتا ہوں اور تجھ سے استغفار وتوبہ کرتا ہوں ۔

پس بحمد اللہ تعالیٰ احادیث صحیحہ سے ثابت ہوگیا کہ نماز عیدین کے بعد دعا مانگنے کی خود حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تاکید فرمائی ، لفظ لا یبرحن ''میں نون تاکید ارشاد ہوا۔ بلکہ انصاف کیجئے تو حدیث ام المؤمنین صلی اللہ تعالیٰ علی زوجہا الکریم وعلیہا وسلم خود حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا بعد نماز عیدین دعا مانگنا بتا رہی ہے ۔ کہ صلی زیر اذا ۔ داخل تو ہر صورت نماز کو عام وشامل ، اور منجملہ صور عیدین تو حکم مذکور انہیں بھی متناول ، پس یہ حدیث جلیل بحمد اللہ خاص جزئیہ کی تصریح کامل ۔　　فتاوی رضویہ ۳/۷۸۴

(۱۱) ذکر آہستہ بہتر ہے

۲۵۹۳ ۔ **عن** سعد بن أبی وقاص رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : خیر الذکر الخفی ۔

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بہتر ذکر وہ ہے جو آہستہ ہو۔

❁❁❁❁❁❁

۲۵۹۳ ۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۱/۱۷۲ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۱/۸۱
اتحاف السادة للزبیدی، ۴/۴۹۳ ☆ المصنف لا بن أبی شیبة ۱/۳۷۶
الترغیب والترهیب للمنذری، ۲/۵۳۷ ☆ کنز العمال للمتقی، ۱۷۷۱، ۱/۴۱۷
المغنی للعراقی، ۱/۲۷۹ ☆ کشف الخف اللعجلونی، ۱/۴۷۱

Marfat.com

۲۔فضیلت مجالس ذکر

(۱) مجالس ذکر جنت کی کیاریاں ہیں

۲۵۹٤۔ **عن** انس رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: اذا مررتم برياض الجنة فارتعوا ، قالوا: يا رسول الله ! وما رياض الجنة ؟ قال: حلق الزكر ۔　　فتاوی رضویہ ۹/۱۱۰

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم جنت کی کیاریوں سے گزرو تو کچھ چر لیا کرو۔ صحابۂ کرام نے عرض کیا: جنت کی کیاریاں کیا ہیں؟ فرمایا: حلقۂ ذکر۔۱۲م

۲۵۹۵۔ **عن** عبد الله بن عمر و رضی الله تعالیٰ عنهما قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم :غنيمة مجالس اهل الذكر الجنة ۔

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اہل ذکر کی مجلسوں کا حاصل جنت ہے۔۱۲م

۲۵۹٦۔ **عن** أبی سعيد الخدری رضی الله تعالیٰ عنه قال :قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: يقول الرب عزوجل يوم القيامة : سيعلم اهل الجمع من اهل الكرم ، فقيل : ومن اهل الكرم ؟ يا رسول الله ! قال : اهل مجالس الذكر فی

۲۵۹٤۔ الجامع للترمذی، دعوات ،۸۲، ابواب الدعوات ، ۱۸۹/۲
المسند لاحمد بن حنبل، ۱۵۰/۳ ☆ حلية الاولياء لابی نعيم، ۲٦۸/٦
المعجم الكبير للطبرانی، ۹۵/۱۱ ☆ السنن الكبرى للبيهقی، ۳۲۲/۱
اتحاف السادة للزبيدی، ۲٤۰/۱ ☆ تاريخ دمشق لابن عساكر ، ۲۹۰/۳
الدر المنثور للسيوطی، ۱۵۲/۱ ☆ الترغيب والترهيب للمنذری، ۱۱۲/۱
مجمع الزوائد للهيثمی، ۱۲٦/۱ ☆ لسان الميزان لابن حجر ، ۲۳۹/۵
۲۵۹۵۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۱۷۷/۲ ☆ مجمع الزوائد للهيثمی، ۷۸/۱۰
الدر المنثور للسيوطی، ۱۵۲/۱ ☆ الترغيب والترهيب للمنذری، ٤۰۵/۲
كنز العمال للمتقی، ۱۷۹۳ ، ٤۲۰/۱ ☆
۲۵۹٦۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۲۸/۳ ☆ الكامل لابن عدی،
كنز العمال للمتقی، ۱۹۳۱ ، ٤٤۷/۱ ☆

Marfat.com

المساجد۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ عزوجل روز قیامت ارشاد فرمائیگا: عنقریب قیامت میں جمع ہونے والے جان لینگے کہ اہل ذکر کون ہیں، عرض کیا گیا: اہل ذکر کون ہیں؟ یا رسول اللہ! فرمایا: مسجدوں میں ذکر خدا کرنے والے۔۱۲م

۲۵۹۷۔ **عن** معاوية بن أبی سفيان رضی الله تعالیٰ عنهما قال : ان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسام خرج علی حلقة من اصحابه فقال : ما اجلسكم ههنا ،قالوا : جلسنا نذكر الله ، قال . اتانی جبرئيل فاخبرنی : ان الله عزوجل يباهی بكم الملائكة ۔

حضرت معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک دن صحابہ کرام کے حلقۂ ذکر کے پاس سے گزرے، فرمایا: کس لئے تم لوگ یہاں جمع ہوئے ہو؟ بولے اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے کے لئے، فرمایا: میرے پاس حضرت جبرئیل آئے اور کہا: بیشک اللہ تعالیٰ ملائکہ کے ساتھ تم پر فخر فرماتا ہے۔۱۲م

۲۵۹۸۔ **عن** انس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال : كان عبدالله ابن رواحة رضی الله تعالیٰ عنه اذا لقی الرجل من اصحابه يقول : تعال ! نؤمن بربنا ساعة ، فقال : ذات يوم لرجل : فغضب الرجل فجاء الی النبی صلی الله تعالیٰ علیه و سلم فقال : يا رسول الله ! الا ترٰی ، الی ابن رواحة ، يرغب عن ايمانك الی اليمان ساعة ، فقا ل النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : يرحم الله ابن رواحة انه يحب المجالس التی تباهی بها الملائكة عليهم السلام ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن رواحہ کی جب بھی کسی صحابی سے ملاقات ہوتی تو فرماتے: آؤ ہم تھوڑی دیر اپنے رب پر ایمان

۲۵۹۷۔ الصحيح لمسلم، باب فضل الاجتماع علی الذكر، ۲/ ۳٤٦
الجامع للترمذی، باب ما جاء فی القوم يجلسون يذكرون، ۲/ ۱۷٤
المسند لاحمد بن حنبل، ٤/ ۹۲ ☆
۲۵۹۸۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۳/ ۲٦٥ ☆ الدر المنثور للسيوطی، ۱/ ۱۵۱
الترغيب و الترهيب للمنذری، ۲/ ٤۰۳ ☆

Marfat.com

لے آئیں۔ایک دن انہوں نے ایک صاحب سے یہ ہی جملہ کہا تو وہ غضبناک ہو گئے۔حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: یارسول اللہ! آپ ابن رواحہ کو تو دیکھئے کہ آپکے عطا کردہ ایمان سے ہٹ کر اس ایمان کی طرف مائل ہوتے ہیں جو تھوڑی دیر کا ہو۔حضور نے فرمایا: اللہ تعالیٰ ابن رواحہ پر رحم فرمائے۔وہ ایسی مجالس سے محبت کرتے ہیں جنکے ذریعہ ملائکہ پر فخر کیا جائے۔۱۲م

۲۵۹۹۔**عن** عمرو بن عسبة رضی الله تعالیٰ عنه قال:قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : عن یمین الرحمن و کلتا یدیه یمین رجال لیسوا بانبیاء ولا شهداء یغشی بیاض وجوههم نظر الناظر ین یغبطهم النبیون والشهداء بمقعدهم وقربهم من الله وعزوجل قیل : یا رسول الله ! من هم ؟ قال:هم جماع من نوازع القبائل یجتمعون علی ذکر الله تعالیٰ فینتقون أطائب الکلام کما ینتقی آکل التمر اطائبه۔　　فتاوی رضویہ ۹/۱۱۱

حضرت عمرو بن عسبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کے داہنے دست قدرت کی طرف کچھ لوگ ہیں اور اللہ تعالیٰ کے دونوں دست قدرت کو داہنے ہی سے تعبیر کیا جاتا ہے' جو نبی وشہید تو نہیں لیکن ان کے چہروں کی چمک دیکھنے والوں کو ڈھانپ لیگی۔انبیاء وشہداء اللہ تعالیٰ کے حضور ان کے مقام وقرب پر رشک کرینگے۔عرض کیا گیا: یارسول اللہ! وہ لوگ کون ہیں؟ فرمایا: وہ ذاکرین کی جماعت ہوگی جو آپس میں متعارف تھے لیکن ذکر کی مجلس میں جمع ہو کر چن چن کر اچھا کلام پیش کرتے تھے جیسے کھجور کھانے والا اچھی کھجوریں چن چن کر جمع کرتا ہے۔۱۲م

(۲) ذاکرین کو ملائکہ رحمت گھیرے رہتے ہیں

۲۶۰۰۔**عن** أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : کل مجلس یذکر اسم الله تعالیٰ فیه تحف الملائکة حتی ان الملائکة یقولون : زید وازادکم الله والذکر یصعد بینهم وهم ناشروا

۲۵۹۹۔ الجامع الصغیر للسیوطی،　　۲/۳۴۷

۲۶۰۰۔ کنز العمال للمتقی، ۱۸۸۰،　　۱/۴۶۲

Marfat.com

اجنحتهم۔

فتاوی رضویہ ۹/۱۱۱

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر وہ مجلس جس میں اللہ تعالیٰ کے نام کا ذکر ہو اس کو فرشتے گھیر لیتے ہیں یہاں تک کہ ملائکہ کہتے ہیں: اور زیادہ ذکر کرو۔ اللہ تعالیٰ تمہیں زیادہ ثواب دیگا۔ ذکر فرشتوں کے درمیان بلند ہوتا ہے اور وہ اپنے پر پھیلائے ہوتے ہیں۔ ۱۲م

۲۶۰۱۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: مامن قوم يذكرون الله الا حفت بهم الملائكة وغشيتهم الرحمة و نزلت عليهم السكينة وذكرهم الله فيمن عنده۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو لوگ اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے ہیں انہیں ملائکہ گھیر لیتے ہیں اور رحمت الٰہی ڈھانپ لیتی ہے اور ان پر سکینہ اور چین اترتا ہے اور اللہ تعالیٰ فرشتوں کی مجلس میں ان کا ذکر فرماتا ہے۔ ۱۲م

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

ہر محبوب خدا کا ذکر محل نزول رحمت ہے۔ امام سفیان بن عیینہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔

عند ذكر الصالحين تنزل الرحمة۔ نیکوں کے ذکر کے وقت رحمت الٰہی اترتی ہے۔

ابو جعفر حمدان نے ابو عمرو بن نجید سے اسے بیان کر کے فرمایا:

فرسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم رأس الصالحين۔

تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تو سب صالحین کے سردار ہیں۔

لہذا ذکر رسول اللہ بلاشبہ باعث نزول رحمت الٰہی ہے۔ فتاوی رضویہ ۲/۶۷۵

۲۶۰۱۔ الجامع للترمذی، باب ماجاء فی القوم یجلسون، ۲/۱۷۳

کنز العمال للمتقی، ۱۸۲۲، ۱/۴۲۴

Marfat.com

۳۔ ذکر کی تاکید

(۱) ذکر اللہ کی کثرت کرو

۲۶۰۲۔ **عن** أبی سعید الخدری رضی الله تعالیٰ عنه قال :قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اکثروا ذکر الله حتی یقولوا مجنون ۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کا ذکر اس درجہ بکثرت کرو کہ لوگ مجنون بتائیں۔

۲۶۰۳۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اذکرو الله ذکرا یقول المنافقون : انکم تراؤن ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کا ذکر کثرت سے کرو یہاں تک کہ منافق کہنے لگیں یہ لوگ ریاکار ہیں۔۱۲م

۲۶۰۴۔ **عن** أبی الحوزاء اوس بن عبد الله بن الربعی رضی الله تعالیٰ عنه مرسلا قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اکثروا ذکر الله حتی یقول المنافقون : انکم مراؤن ۔

حضرت ابوالحوزاء اوس بن عبداللہ ربعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرسلا روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کا ذکر اتنی کثرت سے کرو کہ منافق لوگ کہنے لگیں کہ یہ ریاکار ہیں۔۱۲م

۲۶۰۲۔ المسند لاحمد بن حنبل ۳/ ۶۸ ☆ المستدرك للحاكم، ۱/ ۴۹۹
مجمع الزوائد للهیثمی، ۱۰/ ۷۵ ☆ الترغیب والترهیب للمنذری، ۲/ ۳۹۹
کنز العمال للمتقی، ۱۷۵۳، ۱/ ۴۱۴ ☆
۲۶۰۳۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ۱۲/ ۱۶۹ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۱/ ۶۱
۲۶۰۴۔ کنز العمال للمتقی، ۱۷۵۴، ۱/ ۴۱۴ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۱/ ۸۶

Marfat.com

۲۶۰۵۔ **عن** عبد الله بن بشير رضی الله تعالیٰ عنه قال :قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : لا یزال لسانك رطبا من ذکر الله ۔

حضرت عبداللہ بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہمیشہ ذکر الٰہی میں تر زبان رہے۔

۲۶۰۶۔ **عن** ام انس رضی الله تعالیٰ عنهما قالت : قال لی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اکثری من ذکر الله ، فانك لا تاتین بشیء احب الیه من کثرة ذکره ۔

حضرت ام انس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھ سے ارشاد فرمایا: اللہ کا ذکر بکثرت کرو کہ تو کوئی چیز ایسی نہ لائے جو خدا کو اپنی کثرت ذکر سے زیادہ پیاری ہو۔

۲۶۰۷۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالی عنه قال:قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : من لم یکثر ذکر الله فقد بریٔ من الایمان ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو ذکر الٰہی کی کثرت نہ کرے وہ ایمان سے بیزار ہو گیا۔

فتاوی رضویہ ۳/ ۷۸۷

(۲) ہر شجر و حجر کے پاس ذکر الٰہی کرو

۲۶۹۸۔ **عن** معاذ بن جبل رضی الله تعالیٰ عنه قال :قال رسول الله صلی

۲۶۰۵۔ الجامع للترمذی، باب ما جاء فی فضل الذکر ۱۷۳/۲
المسند لاحمد بن حنبل، ۱۸۸/٤ ☆ السنن الکبری للبیهقی ، ۳۷۱/۳
المستدرك للحاکم، ٤۹٥/۱ ☆ الترغیب والترهیب للمنذری، ۳۹٤/۲
حلیة الاولیاء لابی نعیم، ٥۱/۹ ☆ التاریخ الکبیر للبخاری، ٤۱٦/۱
اتحاف السادة للزبیدی، ٦/٥ ☆ کنز العمال ،للمتقی، ۱۸٤۱، ٤۲۷/۱
الامالی للشجری، ۲٥٥/۱ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۱٤۹/۱
۲۶۰۶۔ الدر المنثور للسیوطی، ۲۰٥/٥ ☆ الجامع الکبیر ۷٥۷/۲
۲۶۰۷۔ الدر المنثور للسیوطی، ۲۰٥/٥ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۹۷/۱۰
۲۶۰۸۔ السنن الکبری للبیهقی ، ۳۲۸/۱ ☆ اتحاف السادة للزبیدی، ۲٦۲/٦

Marfat.com

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: اذکروا اللہ عند کل شجر و حجر۔

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر سنگ و درخت کے پاس اللہ تعالیٰ کا ذکر کرو۔

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں پر کوئی فرض مقرر نہ فرمایا، مگر یہ کہ اس کے لئے ایک حد معین کردی، پھر عذر کی حالت میں لوگوں کو اس سے معذور رکھا سوا ذکر کے، کہ اللہ تعالیٰ نے اس کے لئے کوئی حد نہ رکھی جس پر انتہا ہو۔ اور نہ کسی کو اس کے ترک میں معذور رکھا مگر جس کی عقل سلامت نہ رہے۔ اور بندوں کو تمام احوال میں ذکر کا حکم دیا ان کے شاگرد امام مجاہد فرماتے ہیں: تو ذکر الٰہی ہمیشہ ہر جگہ محبوب و مرغوب و مطلوب مندوب ہے۔

جس سے ہرگز ممانعت نہیں ہوسکتی جب تک کسی خصوصیت خاصہ میں کوئی نہی شرعی نہ آئی ہو۔　　فتاوی رضویہ ۲/۶۷۷

Marfat.com



Marfat.com

۲۷

کتاب الفرائض

ابواب

اہمیت علم فرائض　۳۴۷　میراث کی تفصیل　۳۵۱

Marfat.com

۱۔ علم فرائض کی اہمیت

(۱) علم فرائض نصف علم دین ہے

۲۶۰۹۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : تعلموا الفرائض و علموه الناس ، فانه نصف العلم ، و هو ينسی ، و هو اول شیء ينتزع من امتی ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: علم میراث سیکھو اور سکھاؤ، کہ یہ نصف علم ہے، اور یہ بھلا دیا جائے گا۔ اور یہ پہلا علم ہے جو میری امت سے اٹھالیا جائے گا۔ ۱۲م

(۲) میراث سے محروم نہ کرو

۲۶۱۰۔ **عن** انس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : من فر من ميراث و ارثه قطع الله ميراثه من الجنة يوم القيامة ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو اپنے وارث کی میراث سے بھاگے اللہ تعالیٰ روز قیامت اس کی میراث جنت سے قطع فرمادے۔　　فتاوی رضویہ ۹/۲۲۵

۲۶۱۱۔ **عن** انس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : من زوی ميراثا عن وارثه زوی الله عنه ميراثه من الجنة ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے ارشاد فرمایا: جو اپنے

۲۶۰۹۔ السنن الکبری للبیهقی، ۶/۲۰۸ ☆ المستدرك للحاكم، ۴/۳۳۲
اتحاف السادة للزبيدی، ۲/۵۰ ☆ الدر المنثور للسيوطی، ۲/۱۲۶
المغنی للعراقی، ۱/۹۵ ☆ التفسير لا بن كثير، ۲/۱۹۶
۲۶۱۰۔ السنن لا بن ماجه، باب الحيف فی الوصية، ۲/۱۹۸
كنز العمال للمتقی، ۴۶۰۸۲، ۱۶/۶۱۹ ☆ كشف الخفا للعجلونی، ۲/۳۴۸
۲۶۱۱۔ مسند الفردوس للديلمی۔

Marfat.com

وارث کی میراث سمیٹے تو اللہ تعالیٰ جنت سے اس کی میراث سمیٹ لے گا۔

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

بطور محدثین اس حدیث کی سند میں کلام ہے۔ زید ضعیف ہیں اور ان کے لڑکے اور ضعیف۔ اسی لئے امام سخاوی نے اس کو مقاصد میں نقل کرنے کے بعد فرمایا یہ حدیث بڑی ضعیف ہے۔ اور امام مناوی نے تیسیر میں اور حریری نے سراج منیر میں منذری کے حوالہ سے اس کو ضعیف کہا۔

مگر اس کے معنی عند العلماء مقبول ہیں۔ شراح نے اس کی توجیہات لکھیں۔ اور ابن عادل نے اپنی تفسیر میں اسے بصیغۂ جزم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف نسبت کر کے اس سے تحریم اضرار فی الوصیۃ پر استدلال کیا۔ اور آیت کریمہ سے اس کی تاکید کی۔

حیث قال:

اضرار وصیت میں چند طریقے پر ہوتا ہے۔

(۱) ثلث سے زائد وصیت کرے

(۲) اجنبی کے لئے مال کا اقرار کرے۔

(۳) فرضی قرض کا اقرار کرے۔

(۴) وہ قرض جو دوسروں پر تھا اس کو وصول کر چکا ہے۔

(۵) کسی چیز کو سستا بیچ دے

(۶) مہنگا دیدے۔

(۷) ثلث کی وصیت کرے مگر رضائے الٰہی کے لئے نہیں بلکہ ورثہ کو ضرر دینے کے لئے۔ کہ میرے بعد مال انہیں نہ ملے۔

تو یہ سب صورتیں اضرار کی ہیں۔ لہذا حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص اللہ تعالیٰ کا مقرر کردہ حصہ قطع کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کا حصہ جنت سے قطع کر دے گا۔

اس کے بعد والی آیت بھی اس کی تائید کرتی ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ یہ اللہ کے حدود ہیں۔

امام ابن حجر مکی نے "زواجر عن اقتراف الکبائر" میں اسی تمسک و تائید کو مقرر رکھا

Marfat.com

اور قصد حرمان ورثہ کو حرام بتایا۔

نیز تیسیر میں زیر حدیث فرمایا۔

پتہ چلا کہ وارث کو محروم کرنا حرام ہے، اور بعض علماء نے اس کو گناہ کبیرہ بتایا۔

عزیزی میں ہے۔

وارث کو محروم کرنا حرام ہے

منکر حدیث اگر ذی علم ہے اور (اس جیسی احادیث میں) بوجہ ضعف سند کلام کرتا ہے فی نفسہ اس میں حرج نہیں۔ مگر عوام کے سامنے ایسی جگہ تضعیف سند کا ذکر ابطال معنی کی طرف منجر ہوتا ہے اور انہیں مخالفت شرع پر جری کر دیتا ہے۔ اور حقیقۃ قبول علماء کے لئے شان عظیم ہے کہ اس کے بعد ضعف اصلا مضر نہیں رہتا۔ کما حققناہ فی الهاد الکاف فی حکم الضعاف۔"

اور اگر جاہل ہے، بطور خود جاہلانہ برسر پیکار ہے تو قابل تادیب وزجر وانکار ہے کہ جہال کو حدیث میں گفتگو کیا سزاوار ہے۔

وعید حدیث اپنی اخوات کی طرح زجر وتہدید۔ یا حرمان دخول جنت مع السابقین۔ یا صورت قصد مضارت بمعادت شریعت پر محمول ہے۔

و الآخر احب الی، و الاوسطا، و الاول لا یعجبنی، لا یطلع علی ذلك من راجع کلام الامام البرازی فی الوجیز فیما یز کر الفقهاء من الکفار۔

اقول: یا یہ کہ وہ قصور جناں کہ برتقدیر اسلام کفار کو ملتے اور ان سے خالی رہ کر مؤمنین کو بطور مزید عطا ہوں گے ان سے حرمان مراد ہو۔ هذا ان شاء الله تعالیٰ احسن و امکن و أبین وازین و الله سبحانه و تعالیٰ اعلم۔ فتاوی رضویہ ۱۲/۱۶۲

۲۶۱۲۔ **عن** سعد بن أبی وقاص رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی

۲۶۱۲۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب قول المریض الی وجع، ۸۴۶/۲
الصحیح لمسلم، کتاب الوصیة، ۳۹/۲
السنن لا بن ماجه، باب الوصیة بالثلث، ۱۹۹/۲
السنن لا بی داؤد، باب ما جاء فیما لا یجوز للموصی فی ماله، ۱۰۳/۲
المسند لا حمد بن حنبل، ۱۷۳/۱ ☆ تاریخ دمشق لا بن عساکر، ۳۹۵/۶

Marfat.com

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : انك ان تزر و رثتك اغنياء خير من ان تذرهم عالة يتكففون الناس ۔

حضرت سعد بن وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر تو اپنے ورثہ کو غنی چھوڑے تو اس سے بہتر ہے کہ انکو محتاج بنایا جائے اور وہ لوگوں سے بھیک مانگتے پھریں۔

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اور اس کی مقدار جوان کے لئے چھوڑنا مناسب ہے ہمارے امام رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے چار ہزار درہم مروی ہے۔ یعنی ہر ایک کو اتنا حصہ پہونچے۔ اور امام ابو بکر فضل سے دس ہزار درہم۔ اگر ان کے حصہ مختلف ہیں تو لحاظ اس کا کیا جائیگا جس کا حصہ سب سے کم ہے، اور اس سے زیادہ پھر ہوس ہے۔　فتاوی رضویہ ۴/۵۰۹

Marfat.com

۲۔میراث کی تفصیل

(۱)عصبہ کو مال پہلے دیا جائے

۲۶۱۳۔**عن** عمرو بن شعیب عن جدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال عمر الفاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ : ما احترز الولد او الوالد فھو لعصبۃ من کان ۔

حضرت عمرو بن شعیب سے وہ اپنے والد اور وہ اپنے دادا سے راوی کہ امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: باپ یا بیٹے نے جو مال چھوڑا وہ اس کے عصبہ کا ہے اگر وہ ہوں۔　　فتاوی رضویہ ۹/ ۲۵۹

(۲)قریبی رشتہ دار کا حق میراث میں

۲۶۱۴۔**عن** المغیرۃ بن شعبۃ عن اصحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنھم قال: کان امیر المؤمنین علی المرتضی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اذا لم یجد ذا اسھم اعطوا القرابۃ و ما قرب او بعد اذا کان رحما فلہ المال اذا لم یوجد غیرہ۔

حضرت مغیرہ بن شعیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے وہ اپنے ہم نشینوں سے روایت کرتے ہیں کہ امیر المؤمنین حضرت علی مرتضی رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب وراثت میں کسی کو حصہ دار نہ پاتے تو مال اہل قرابت کو دلاتے۔اور جو شخص قریبی ہو یا دور کا اور ذی رحم محرم ہو تو مال اس کا ہے جبکہ غیر موجود نہ ہو۔

(۳)اہل قرابت کو میراث دو

۲۶۱۵۔**عن** ام المؤمنین عائشۃ الصدیقۃ رضی اللہ تعالیٰ عنھا قالت : ان مولی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مات و ترک شیئا و لم یدع ولدا و لا حمیما ،

۲۶۱۳۔ السنن لابی داؤد ، باب فی الولاء　　۲/ ۴۰۴
السنن لابن ماجہ، باب میراث الولاء ،　　۲/ ۲۰۰
المسند لاحمد بن حنبل،　　۱/ ۲۷

۲۶۱۴۔

۲۶۱۵۔ السنن لابن ماجہ، باب میراث الولاء ،　　۲/ ۲۰۰
المسند لاحمد بن حنبل،　　۶/ ۱۳۷

Marfat.com

فقال : رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم اعطو میراثه من اهل قریته ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ایک غلام آزادشدہ نے انتقال فرمایا تو وارثین میں نہ کوئی اولاد تھی نہ قرابت دار۔ حضور پرنور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کے ہم وطن کو ان کی میراث عطا فرمائی۔

۲۶۱۶۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما ان و ردان مولی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم وقع من عذق نخلة فمات فاتی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم بمیراثه فقال : انظرو اله ذاقرابة ، قالوا : ما له ذو قرابة قال : فانظروهم شهر یا له فاعطوه میراثه یعنی بلد یا له ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے آزادشدہ غلام حضرت وردان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کھجور کے درخت سے گر کر انتقال کر گئے۔ حضور کی خدمت میں ان کی میراث لائی گئی تو فرمایا: ان کے خاندانی لوگوں کو دیکھو! عرض کیا: ان کا کوئی خاندانی نہیں۔ فرمایا ان کے ہم وطن دیکھو اور انکو میراث دے دو۔

فتاوی رضویہ ۹/۲۶۰

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

ان دونوں حدیثوں کی نسبت علاء فرماتے ہیں کہ یہ عطا فرمانا بطور تصدق تھا نہ بطور توریث، اور خود حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بذریعہ ولائے عتاقہ وارث نہ ہوئے کہ انبیائے کرام نہ کسی کے وارث ہوں اور نہ ان کا کوئی وارث مال ہو۔ علیہم الصلوۃ والتسلیم۔

فتاوی رضویہ ۱۰/۳۸۳

(۴) ایک قبیلہ کا وارث دوسرے کو قرار دیا جا سکتا ہے

۲۶۱۷۔ **عن** ضحاك بن قیس رضی الله تعالیٰ عنه قال: انه كان طاعون فی الشام فكانت القبیلة تموت باسرها حتی ترث القبیلة الاخری ۔

۲۶۱۶۔ كنز العمال للمتقی، ۳۰۶۶۱

۲۶۱۷۔ المصنف لعبدالرزاق،

Marfat.com

حضرت ضحاک بن قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ زمانۂ امیر المؤمنین سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں ملک شام میں طاعون واقع ہوا کہ سارا قبیلہ مرجاتا یہاں تک کہ دوسرا قبیلہ اس کا وارث ہوتا۔

۲۶۱۸۔ **عن** بریدة بن الحصیب رضی الله تعالیٰ عنه قال : اتی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم رجل فقال : ان عندی میراث رجل من الاذد،و لست اجد ازدیا ادفعه الیه قال : فاذهب فالتمس ازدیا حولا ، قال : فاتاه بعد الحول فقال : یا رسول الله ! لم اجد ازدیا ادفعه الیه ، قال : فاذهب فادفغه الی اکبر خزاعه ۔

حضرت بریدہ ابن حصیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں ایک صاحب نے حاضر ہو کر عرض کیا: میرے پاس ازدی قبیلہ کے ایک شخص کا ترکہ ہے لیکن مجھے کوئی ازدی نہیں ملتا کہ میں انکو دوں۔فرمایا: سال بھر تک کوئی ازدی تلاش کرو۔ایک سال کے بعد حاضر ہوئے اور بولے: یارسول اللہ! میں نے کوئی ازدی نہ پایا۔فرمایا: اچھا تو بنی خزاعہ میں جو شخص سب سے زیادہ جد اعلیٰ سے قریب ہو اسے دیدو۔

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

بنی ازد بنی خزاعہ کی ایک شاخ ہے جب میت کے قبیلۂ اقرب کا کوئی نہ ملا تو ترکہ نے قبیلۂ اعلیٰ کی طرف رجوع کی۔اب کوئی بتا سکتا ہے کہ یہ میت اس اکبر خزاعی سے کہ اس کا عصبہ ٹھہرا کس قدر پشتہا پشت کے فصل پر جا کر ملتا ہوگا۔

فتاوی رضویہ ۱۰/۳۸۵

۲۶۱۹۔ **عن** ابراهیم النخعی رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال عمر الفاروق رضی الله تعالیٰ عنه کل نسب توصل علیه فی الاسلام فهو وارث مورث ۔

حضرت ابراہیم نخعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ امیر المؤمنین سیدنا حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ہر وہ نسب جس کا اسلام میں اعتبار کیا گیا وہ ذریعہ

۲۶۱۸۔ السنن لابی داؤد، باب فی میراث ذوی الارحام، ۲/۴۰۲
المصنف لابن أبی شیبة،
۲۶۱۹۔ المصنف لعبد الرزاق،

Marfat.com

وراثت ہوگا۔۱۲م

(۵) کافر مسلمان کا وارث نہیں ہوسکتا

۲۶۲۰۔ **عن** اسامة بن زید رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم :لا یرث المسلم الکافر ، و لا الکافر المسلم۔

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسلمان کافر کا اور کافر مسلمان کا وارث نہیں ہوتا۔۱۲م

۲۶۲۱۔ **عن** اسامة بن زید رضی الله تعالیٰ عنهما انه قال : یا رسول الله ! این تنزل فی دارك بمکة ؟ فقال : هل ترك عقیل من رباع او دور ، و کان عقیل و رث ابا طالب هو و طالب و لم یرثه جعفر و لاعلی رضی الله تعالیٰ عنهما شیًا ، لانهما کانامسلمین و کان عقیل و طالب کافرین ، فکان عمر بن الخطاب رضی الله تعالیٰ عنه یقول :لا یرث المؤمن الکافر۔

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی: یارسول اللہ! حضور کل مکہ معظمہ میں اپنے محلّے کے کون سے مکان میں نزول اجلال فرمائیں گے؟ فرمایا: کیا عقیل نے ہمارے لئے کوئی محلّہ یا مکان چھوڑ دیا ہے۔ راوی حدیث حضرت امام زید العابدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہوا یہ تھا ابو طالب کا ترکہ عقیل اور طالب نے پایا۔ اور حضرت جعفر و علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو کچھ نہ ملا۔ اس لئے کہ دونوں حضرات ابو طالب کی موت کے وقت مسلمان تھے اور طالب کافر۔ اور حضرت عقیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی اس وقت تک ایمان نہ لائے تھے۔ اسی بنا پر امیر المؤمنین حضرت عمر

۲۶۲۰۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب لا یرث المسلم الکافر، ۲/ ۱۰۰۱
الصحیح لمسلم، کتاب الفرائض ۲/ ۳۳
الجامع للترمذی، باب ما جاء فی ابطال المیراث بین المسلم، ۲/ ۳۲
السنن لا بن ماجه ، باب میراث اهل الاسلام من اهل ۲/ ۲۰۰
المسند لا حمد بن حنبل، ۲/ ۲۰۰
۲۶۲۱۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب اذا قال المشرك عند الموت ، ۲/ ۶۱۴
السنن لا بن ماجه، باب میراث اهل الاسلام من ، ۲/ ۲۰۰
المؤطا لمالك،

Marfat.com

فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے تھے۔کافر کا ترکہ مسلمان کو نہیں پہونچتا۔

شرح المطالب ص ۲۷

Marfat.com

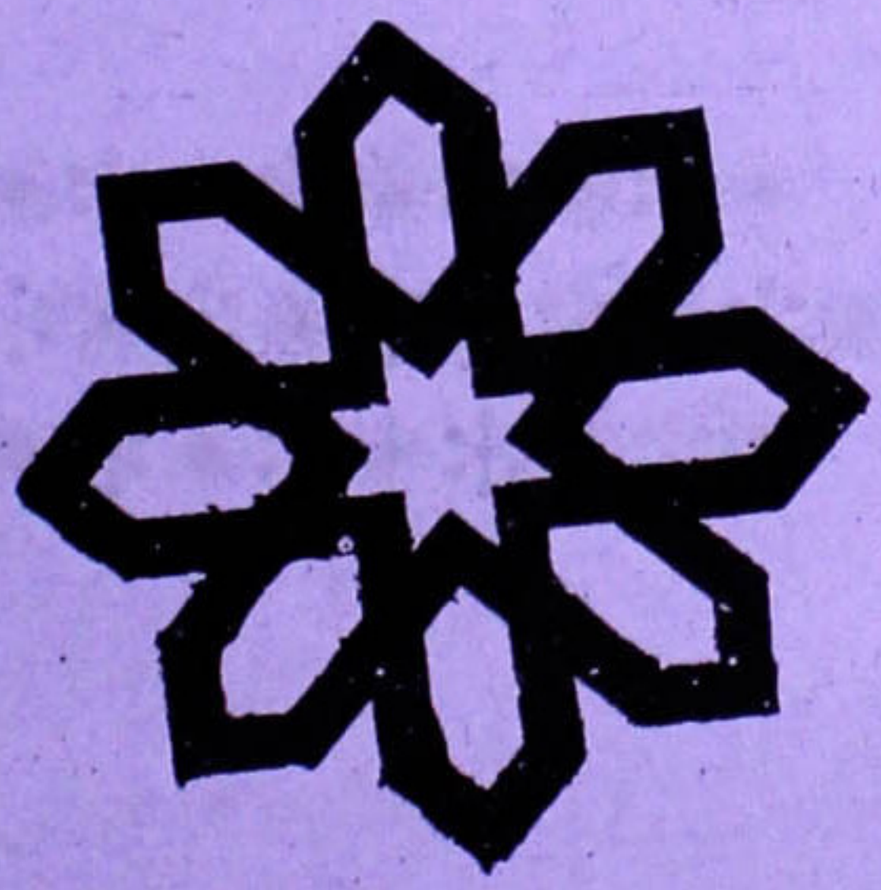

Marfat.com

۲۸



ابواب

علامات قیامت	۳۵۹	دجال کا ذکر	۳۶۲
میدان قیامت	۳۶۸	شفاعت	۳۷۳
حوض کوثر	۳۹۶	رویت باری تعالیٰ	۳۹۸
جنت	۴۰۳	جہنم	۴۰۹

Marfat.com

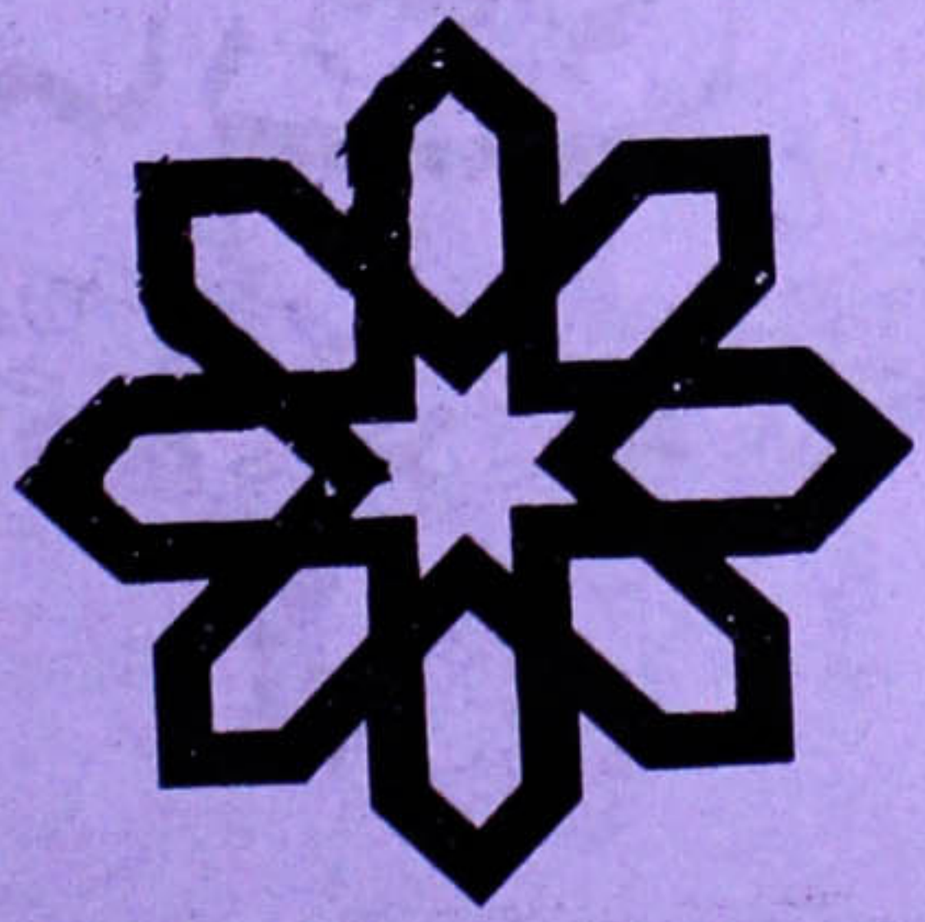

Marfat.com

۱۔علامات قیامت

(۱)جاہلوں کی کثرت قیامت کی نشانی

۲۶۲۲۔**عن** عبد الله بن عمر و رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ان الله تعالیٰ لا یقبض العلم انتزاعا ینتزعه من الناس ، و لکن یقبض العلم بقبض العلماء فاذا لم یبق عالما اتخذ الناس رؤسا جهالا ۔ فسئلوا و افتوا بغیر علم فضلوا و اضلوا ۔ فتاوی رضویہ حصہ دوم ۹/ ۱۱۷

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ علم دین دنیا سے اس طرح نہیں اٹھائے گا کہ لوگوں کے دلوں سے سلب فرمائے بلکہ اس جہان سے علمائے کرام اٹھا لئے جائیں گے جس سے علم اٹھ جائے گا۔ پھر جب کوئی عالم نہ رہیگا تو لوگ جاہلوں کو اپنا پیشوا اور سردار بنالیں گے۔ان سے مسائل شرعیہ پوچھے جائیں گے تو وہ بے علم فتوی دیں گے۔خود بھی گمراہ ہوں گے دوسروں کو بھی گمراہ کریں گے۔۱۲م

(۲)نااہلوں کو حاکم بنانا قیامت کی علامت

۲۶۲۳۔**عن** أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ

۲۶۲۲۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب کیف یعبض العلم، ۱/ ۲۰
الصحیح لمسلم، باب رفع العلم، و قبضه و ظهور الجهل، ۲/ ۳٤۰
السنن لا بن ماجه، باب اجتناب الأی و القیاس ۱/ ٦
مجمع الزوائد للهیثمی، ۷/ ۲٦۷ ☆ تاریخ دمشق لا بن عساکر، ۲/ ۸۵
کنز العمال للمتقی، ۲۸۹۸۱، ۱۰/ ۱۸۷ ☆ فتح الباری لا بن حجر، ۱/ ۱۹٤
تاریخ بغداد للخطیب ۱/ ۱٤۱ ☆ الامالی للشجری، ۱/ ٤۱
التفسیر للبغوی، ٤/ ۳۰ ☆ شرح السنة للبغوی، ۱/ ۳۱۵
حلیة الاولیاء لا بی نعیم، ۲/ ۱۸۱ ☆ تاریخ اصفهان لا بی نعیم، ۱/ ۱۹٦
جمع الجوامع للسیوطی، ۵۱٦۷ ☆ دلائل النبوة للبیهقی، ٦/ ۵٤۳
المعجم الصغیر للطبرانی، ۱/ ۱٦۵ ☆

۲۶۲۳۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب من سئل علما ۱/ ۱٤
الدر المنثور للسیوطی، ٦/ ۵۰ ☆ اتحاف السادة للزبیدی، ۱/ ۱۷٤
التفسیر للبغوی ٦/ ۱۷۹ ☆ فتح الباری للعسقلانی ۱/ ۱۲۳

Marfat.com

علیه وسلم: اذا وسد الامر الی غیر اهله فانتظر الساعة۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب نا اہل کو کام سپرد کیا جائے تو قیامت کا انتظار کر۔

فتاوی رضویہ حصہ دوم ۹/ ۱۲۷

(۳) آخری زمانہ میں معاملہ برعکس ہوگا

۲۶۲۴۔ **عن** ام المؤمنین ام سلمة رضی الله تعالیٰ عنها قالت: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: لیأتین علی الناس زمان یکذب فیه الصادق و یصدق فیه الکاذب، ویکون المعروف منکرا و المنکر معروفا۔ شمائم العنبر قلمی ۲۸

ام المؤمنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: لوگوں پر ایک ایسا زمانہ آنیوالا ہے کہ جس میں سچے کو جھٹلایا جائے گا اور جھوٹے کو سچا ثابت کیا جائے گا۔ بھلے کام برے سمجھے جائیں گے اور برے کاموں کو بھلا سمجھا جائیگا۔۱۲م

(۴) آخری زمانہ میں فریبی جھوٹے پیدا ہوں گے

۲۶۲۵۔ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: یکون فی آخر الزمان دجالون کذابون یأتونکم من الاحادیث بما لم تسمعوا انتم و لاآباء کم فایا کم و ایاهم لا یضلونکم و لا یفتنونکم۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: آخر زمانے میں کچھ فریبی جھوٹے پیدا ہوں گے، وہ باتیں تمہارے پاس لائیں گے جو نہ تم نے سنیں اور نہ تمہارے باپ دادا نے۔ ان سے دور بھاگو، انہیں اپنے سے دور رکھو، کہیں وہ تمہیں بہکا نہ دیں، کہیں وہ تمہیں فتنہ میں نہ ڈال دیں۔

۲۶۲۴۔ کنز العمال للمتقی، ۳۸۴۷۵، ۱۴/ ۲۲۱ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۷/ ۲۸۳

۲۶۲۵۔ الصحیح لمسلم، باب النهی عن الروایة عن الضعفاء ۱/ ۱۰

مشکل الآثار للطحاوی، ۴/ ۲۰۴ ☆ مشکوة المصابیح للتبریزی، ۱۵۴

کنز العمال للمتقی، ۲۹۰۲۴، ۱۰/ ۱۹۴ ☆ شرح السنة للبغوی، ۲۲۱

Marfat.com

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہ حدیث حکم فرمارہی ہے کہ اہل سنت غیر مقلدوں سے دور رہیں، ان کے مجمع میں خود نہ جائیں، اپنی مسجدوں میں انہیں نہ آنے دیں کہ فتنے اٹھیں اور عوام خراب ہوں۔

اظہار الحق الجلی ص ۴۰

(۵) حضرت امام مہدی کے بارے میں بشارت

۲۶۲۶۔ **عن** عبد الله بن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : یدفعون الی رجل من اهل بیتی یواطئ اسمه اسمی و اسم أبیه اسم أبی ، فیملك الارض فیملأها قسطا و عدلا کما ملئت جورا و ظلما ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہ خلافت کو میرے اہل بیت سے ایک مرد کے سپرد کریں گے جس کا نام میرے نام پر ہوگا اور اس کے باپ کا نام میرے باپ کے نام پر۔ وہ زمین کو عدل وانصاف سے بھر دیگا جس طرح ظلم وستم سے بھر گئی تھی۔ یعنی حضرت امام مہدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

دوام العیش ص ۷۵

۲۶۲۶۔ المستدرك للحاكم،　　كتاب الفتن و الملاحم،　　۵۱۱/۴

Marfat.com

۲۔ دجال کا ذکر

(۱) دجال کا خروج

۲۶۲۷۔**عن** أبی سعید الخدری رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله : یخرج الدجال فیتوجه قبله رجل من المؤمنین فتلقاه المسالح مسالح الدجال فیقولون له : این تعمد ؟ فیقول : اعهد الی هذالذی خرج ، قال : فیقولون له:او ما تومن بربنا ، فیقول : ما بربنا خفاء فیقولون : اقتلوه ؛ فیقول بعضهم لبعض : الیس قدنهاکم ربکم ان تقتلوا احدادونه ، قال فیظلقون به الی الدجال ، فاذا رأٰه المؤمن قال :یا ایها الناس ! هذا الدجال الذی ذکر رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم قال : فیأمر الدجال به فیشج فیقول : خذوه و شجوه فیوسع ظهره و بطنه ضربا ، قال : فیقول : اما تومن بی قال :فیقول : انت المسیح الکذاب ، قال فیؤمر به فیؤشر بالمئشار من مفرقة حتی یفرق بین رجلیه قال ثم یمشی الدجال بین القطعتین ثم یقول له : قم، فیستوی قائما ، قال :ثم یقول له أ تومن بی ؟ فیقول ما ازددت فیك الا بصیرة ، قال : ثم یقول : یا ایها الناس ! انه لا یفعل بعد ی باحد من الناس ، قال : فیاخذه الدجال لیذبح فیجعل ما بین رقبته الی ترقوته نحاسا فلا یستطیع الیه سبیلا ، قال : فیأخذ بیدیه و رجلیه فیقذف به فیحسب الناس ، انما قذفه الی النار و انما القی فی الجنة ، فقال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : هذا اعظم الناس شهادة عند رب العالمین ۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب دجال نکلے گا تو اس کی طرف ایک مرد مومن جائے گا، راستہ میں اسے دجال کے کچھ مسلح لوگ ملیں گے جو اس سے کہیں گے: کہاں کا ارادہ ہے؟ وہ کہے گا: میں اس شخص کے پاس جارہا ہوں جو ظاہر ہوا ہے، وہ کہیں گے: کیا تو ہمارے رب پر ایمان نہیں لایا؟ وہ کہے گا: ہمارا رب پوشیدہ نہیں ۔ وہ لوگ کہیں گے اس کو قتل کردو، اس پر بعض دوسرے بول اٹھیں گے: کیا تمہارے رب نے بغیر اجازت قتل سے منع نہیں کیا: چنانچہ یہ لوگ اس کو لیکر دجال

۲۶۲۷۔ الصحیح لمسلم،　　باب ذکر الدجال ،　　۲/ ۴۰۲

Marfat.com

کے پاس پہونچیں گے، یہ مرد مومن جب اس کو دیکھے گا تو بے ساختہ پکار اٹھیگا، اے لوگو! یہ وہ دجال ہے جس کا تذکرہ پہلے حضور نے فرمادیا ہے۔ یہ سن کر دجال حکم دیگا: اس کو پکڑو اور اس کا سر پھوڑ دو اور پیٹ اور پیٹھ پر سخت ضربیں لگاؤ۔ پھر اس مرد مومن سے کہے گا کیا تو مجھ پر ایمان نہیں لایا؟ وہ کہے گا: تو مسیح کذاب ہے۔ پھر حکم دیگا کہ اس کو آرے سے چیرا جائے، لہذا سر سے پاؤں تک چیرا جائے گا اور دو ٹکڑے کر دیا جائے گا۔ دجال دونوں ٹکڑوں کے درمیان کھڑے ہو کر کہے گا: اٹھ کھڑا ہو، وہ شخص زندہ ہو کر سیدھا کھڑا ہو جائے گا، پھر دجال پوچھے گا کیا مجھ پر ایمان لایا؟ وہ کہے گا: اب تو مجھے اور زیادہ یقین ہو گیا کہ تو دجال ہے۔ پھر لوگوں سے کہے گا: اے لوگو! یہ دجال اب میرے سوا کسی کے ساتھ یہ کام نہیں کر سکے گا، دجال یہ سن کر اس کو پکڑ کر ذبح کرنا چاہے گا لیکن اس کے گلے سے ہنسلی تک تانبے کی ہو جائے گی اور وہ ذبح نہیں کر سکے گا لہذا اس کو اپنی آگ میں ڈال دیگا۔ لوگ سمجھیں گے وہ آگ میں ڈالدیا گیا حالانکہ وہ جنت ہوگی۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ شخص اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے بڑا شہید ہے۔ مالی الجیب ص ۱۳

۲۶۲۸۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول لله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم الاحد ثکم حدیثا عن الدجال ما حدث به نبی قومه، انه اعور و انه یجیئ معه بتمثال الجنة والنار فالتی یقولها انها الجنة هی النار، وانی انذر کم کما انذربه نوح قومه۔ شمائم العنبر ص ۹

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کیا میں تم سے دجال کے بارے میں وہ بات نہ بیان کروں جو کسی نبی نے اپنی قوم سے بیان نہ کی۔، وہ کانا ہوگا اور اپنے ساتھ جنت اور دوزخ کی شبیہ لئے پھریگا جسکو جنت کہے گا درحقیقت وہ دوزخ ہوگی۔ لہذا میں تم کو اسی طرح ڈرا رہا ہوں جس طرح حضرت نوح علیہ الصلوۃ والسلام نے اپنی قوم کو ڈرایا۔ ۱۲م

۲۶۲۸۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب قول الله عزوجل و لقد ارسلنا توحا الی قومه، ۱/ ۴۷۰
الصحیح لمسلم، باب ذکر الدجال، ۲/ ۴۰۰
فتح الباری لابن حجر، ۱۳/ ۱۰۰ ☆ کنز العمال للمتقی، ۳۸۷۵۳، ۱۴/ ۳۰۰

Marfat.com

۲۶۲۹۔ **عن** أبی بکرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم یمکث ابو الدجال و امه ثلاثین عاما لا یولدلهما و لد ثم یولد لهما غلام اعور ، اضرشی و اقله منفعة ، تنام عیناه و لا ینام قلبه۔

حضرت ابوبکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دجال کے ماں باپ کے یہاں تیس سال تک اولاد نہ ہوگی، پھر ایک کانا لڑکا پیدا ہوگا۔ وہ بجائے منفعت بخش کے زیادہ مضرت رساں ہوگا۔ اس کی آنکھیں سوئیں گی مگر دل جاگتا رہیگا۔

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

علامہ قاضی بیضاوی سے ملا علی قاری علیہما رحمۃ الباری نے نقل فرمایا کہ سوتے وقت بھی اس کی افکار فاسدہ اس کا پیچھا نہیں چھوڑتی ہیں۔ کیونکہ شیطان مسلسل اس کی طرف اپنے وساوس پہونچاتا رہتا ہے۔ اور حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے قلب اطہر کے بیدار رہنے کے معنی یہ ہیں کہ وحی ربانی کے باعث آپکے قلب مبارک پر مسلسل افکار صالحہ کا القاء ہوتا رہتا ہے۔　　فتاوی رضویہ جدید ۱/ ۴۳۹

(۲) واقعہ ابن صیاد

۲۶۳۰۔ **عن** عبد الرحمن بن أبی بکرة عن أبیه رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : یمکث ابو الدجال و امه ثلاثین عاما لا یولد لهما و لد ، ثم یولد لهما غلام اعور اضرشیٔ و اقله منفعة ، تنام عیناه و لا ینام قلبه ، ثم نعت لنا رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ابویه فقال : ابوه طوال ، ضرب اللحم ، کان انفه منقار ، و امه امرأة فرضاخیة طویلة الثدیین ، قال: ابوبکرة، فسمعت بمولود فی الیهود بالمدینة ،فذهبت انا و الزبیر بن العوام حتی دخلنا علی ابویه فاذًا نعت رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فیهما ، قلنا هل لکما ولد ؟ فقالا :مکثنا ثلاثین عاما لا یولد لنا و لد ، ثم و لد لنا غلام اعور اضرشیٔ و اقله

۲۶۲۹۔ الجامع للترمذی ، باب ماجاء فی ذکر ابن الصیاد ، ۲/ ۴۸
المسند لاحمد بن حنبل، ۵/ ۴۰ ☆ المصنف لابن أبی شیبة ۱۵/ ۱۳۹
الدر المنثور للسیوطی، ۵/ ۳۵۴ ☆ مشکوة المصابیح للتبریذی، ۳، ۵۵۰
۲۶۳۰۔ الجامع للترمذی، باب ما جاء فی ذکر الصیاد ، ۲/ ۴۹

Marfat.com

منفعه تنام عيناه و لا ينام قلبه ، قال : فخرجنا من عندهما فاذاً هو منجدل فی الشمس فی قطيفة و له همهمة ، فكشف عن رأسه فقال : ما قلتها ؟ قلنا : و هل سمعت ما قلنا؟ قال : نعم، تنام عيناى و لا ينام قلبى ۔

حضرت عبدالرحمٰن بن ابی بکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دجال کے ماں باپ کے یہاں تیس سال تک اولاد نہ ہوگی ، پھر ایک کانا لڑکا پیدا ہوگا وہ بجائے منفعت بخش کے زیادہ مضرت رساں ہوگا اس کی آنکھیں سوئیں گی مگر اس کا دل جاگتا رہیگا۔ پھر سرکار دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دجال کے ماں باپ کا حلیہ بیان کرتے ہوئے فرمایا: اس کا باپ نہایت لمبا، پتلا دبلا اور پرندہ کی چونچ کی طرح لمبی ناک والا ہوگا۔ اس کی ماں موٹی اور لمبی پستان والی ہوگی ۔ حضرت ابو بکرہ کہتے ہیں: میں نے یہود مدینہ میں ایک بچے کی ولادت کے بارے میں سنا تو میں حضرت زبیر بن العوام کو ساتھ لیکر پہونچا۔ جیسے ہی ہم اس کے والدین کے پاس پہونچے تو ہم نے ان دونوں میں وہ اوصاف دیکھے جو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بیان فرمائے تھے ۔ ہم نے ان دونوں سے کہا: کیا تمہارا کوئی بچہ ہے؟ وہ دونوں بولے: تیس سال تک ہمارے کوئی اولاد نہ ہوئی ۔ اب یہ کانا لڑکا پیدا ہوا ہے جو بجائے منفعت بخش کے مضرت رساں ہے اس کی آنکھیں سوتی ہیں اور دل جاگتا ہے۔

حضرت ابو بکرہ کہتے ہیں: پھر ہم وہاں سے واپس چلے آئے ۔ ہم نے یہاں آکر دیکھا کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دھوپ میں زمین پر چادر اوڑھے لیٹے ہیں اور سونے کی آواز آہستہ آہستہ آرہی ہے۔ تھوڑی دیر بعد انہوں نے سر سے چادر ہٹائی اور فرمایا: تم دونوں نے کیا کہا؟ ہم نے کہا: یا رسول اللہ! کیا آپ نے ہماری باتیں سن لیں ، ارشاد فرمایا: ہاں، میری آنکھیں سوتی ہیں اور دل جاگتا رہتا ہے۔

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

مرقاۃ الصعود میں ہے ۔ دجال ابن صیاد کی بیداری فساد کے باعث تھی اور اس کو ایذا دینے کے لئے تھی کہ اس کا دل فسق و فجور کی باتوں کی طرف متوجہ ہو کر عقوبت میں مبتلا رہے۔ جبکہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا قلب اطہر معارف الٰہیہ اور بے شمار مصالح میں منہمک

ہوتا ہے اور یہ چیز آپ کے درجات کی بلندی اور رفعت کا باعث تھی۔

خلاصۂ کلام یہ ہے کہ جب دجال ابن صیاد جیسے خبثاء کے دل کی بیداری بطور استدراج جائز ہے تو حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے طفیل اکابر امت کے لئے کیوں جائز نہ ہوگی۔

علامہ عبدالوہاب شعرانی ''الیوقیت والجواہر'' کی بائیسیوں فصل میں شیخ محمد مغربی سے نقل کر کے فرماتے ہیں۔

جو شخص صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کی طرح حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دیدار کا دعوی کرے تو وہ جھوٹا ہے۔ اور اگر صرف یہ دعوی کرے کہ اس نے حضور کو اپنے دل سے دیکھا ہے اور اس کا دل بیدار تھا تو اس میں کوئی مضائقہ نہیں۔ کیونکہ جو شخص اپنے دل کو رذائل سے خوب پاک کر لیتا ہے تو وہ حق تعالیٰ کا محبوب بن جاتا ہے اور بندہ جب اس مقام پر فائز ہو جاتا ہے تو قلب کی نورانیت کے باعث گویا وہ بیدار رہتا ہے۔ اس سے بھی زیادہ صریح عبارت مجھے فتوحات مکیہ کے اٹھانوے باب میں ملی۔

شیخ اکبر فرماتے ہیں:

ولی کامل کی شرط یہ ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے طفیل اس کا دل بھی بیدار رہتا ہے اور اس پر نیند طاری نہیں ہوتی۔ کیونکہ کامل شخص وہی کہلاتا ہے جو اپنے باطن کو غفلت سے اسی طرح محفوظ رکھے جس طرح ایک شخص عالم بیداری میں اپنے ظاہر کو محفوظ رکھتا ہے۔ یہ ہی مفہوم شیخ عبدالوہاب شعرانی نے شیخ اکبر سے اپنی کتاب الکبریت الاحمر میں نقل کیا ہے اور اس کی تائید کی ہے۔　　فتاوی رضویہ جدید ۱/ ۴۳۱

(۳) تیس دجال مدعیان نبوت ہوں گے

۲۶۳۱۔ **عن** ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: انہ سیکون فی امتی ثلثون کذابون کلھم یزعم انہ نبی، و انا خاتم النبیین لانبی بعدی۔

۲۶۳۱۔ الجامع للترمذی، باب ما جاء لا تقوم الساعۃ، ۴۵/۲
السنن لابی داؤد، باب خیر ابن الصائد، ۵۹۵/۲
المسند لاحمد بن حنبل ۲۷۸/۵ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۲۰۴/۵
فتح الباری للعسقلانی، ۸۷/۱۳ ☆

Marfat.com

حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میری امت میں تیس دجال کذاب ہوں گے، ان میں سے ہر ایک اپنے کو نبی کہے گا حالانکہ میں خاتم النبیین ہوں۔ میرے بعد کوئی نبی نہیں۔

السوء العقاب ص ۳۶

(۴) ستائیس دجال ہوں گے

۲۶۳۲۔ **عن** حذیفة بن الیمان رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : انه سیکون فی امتی کذابون دجالون سبعة و عشرون ، منهم اربع نسوة ، وانی خاتم النبیین لانبی بعدی ۔

حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میری امت دعوت میں ستائیس دجال کذاب ہوں گے۔ ان میں چار عورتیں ہوں گی حالانکہ بے شک میں خاتم النبیین ہوں کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں۔

المبین ص ۱۱۳

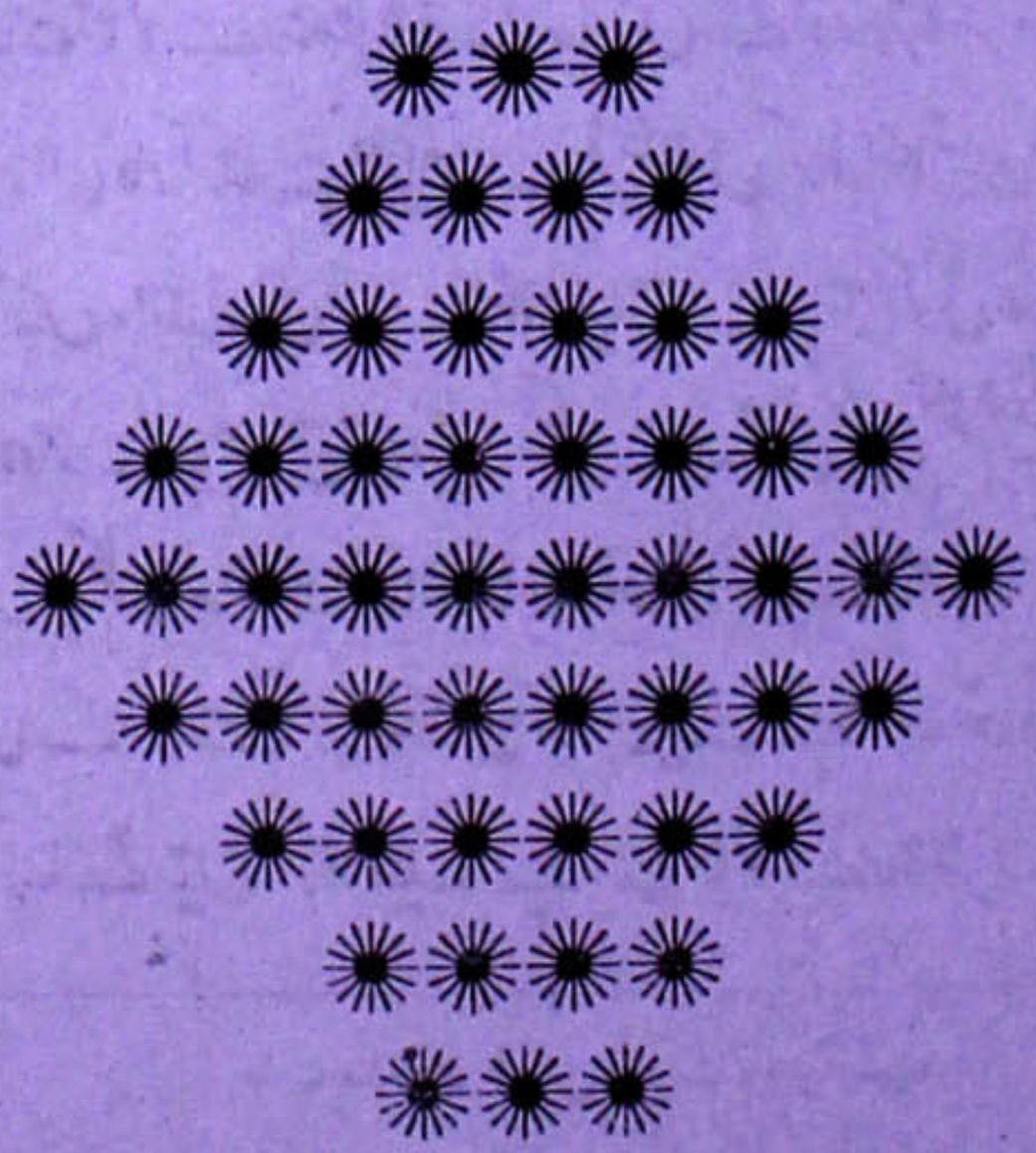

۲۶۳۲۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۵/ ۳۹۶ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی، ۳/ ۱۸۸

Marfat.com

۳۔میدان قیامت

(۱)حساب وکتاب

۲۶۳۳۔**عن** عبد الله بن عمرو بن العاص رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : ان الله سیخلص رجلا من امتی علی رؤس الخلائق یوم القیامة ، فینشر علیه تسعة و تسعین سجلا کل سجل مثل مد البصر، ثم یقول : اتنکر من هذا شیئا ؟ اظلمك کتبتی الحافظون؟ فیقول : لا یا رب! فیقول : افلك عذر ؟ قال : لا یا رب ! فیقول : بلی ان لك عند نا حسنة و انه لا ظلم علیك الیوم ، فتخرج بطاقة ، فیها اشهد ان لا اله الا الله و اشهد ان محمدا عبده ورسوله ، فیقول : احضر و زنك فیقول : یا رب ما هذه البطاقة مع هذه السجلات ، فقال : فانك لا تظلم ، قال : فتوضع السجلات فی کفة و البطاقة فی کفة فطاشت السجلات و ثقلت البطاقه و لا یثقل مع اسم الله شئ۔

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن اللہ تعالیٰ میری امت میں سے ایک شخص کو چن لے گا پھر اس کے سامنے ننانوے رجسٹر کھولے جائیں گے اور ہر رجسٹر حد نگاہ تک ہوگا۔ پھر اسے کہا جائے گا تو اس سے ان کار کرتا ہے؟ یا میرے فرشتوں کراما کاتبین نے تجھ پر ظلم کیا؟ وہ کہے گا: اے میرے رب! نہیں، اللہ تعالیٰ فرمائے گا: کیا تیرے پاس کوئی عذر ہے؟ بندہ کہے گا: نہیں، اللہ تعالیٰ فرمائے گا ہمارے پاس تیری ایک نیکی ہے۔ آج تم پر ظلم نہیں کیا جائے گا۔ پھر ایک کاغذ نکالا جائے گا جس پر کلمہ شہادت لکھا ہوگا اللہ تعالیٰ فرمائے گا جا اس کا وزن کرا۔ بندہ عرض کرے گا ان رجسٹروں کے سامنے اس کاغذ کی کیا حیثیت ہے، اللہ تعالیٰ فرمائے گا: تم پر ظلم نہیں کیا جائے گا۔ حضور فرماتے ہیں: پھر ایک پلے میں ننانوے رجسٹر رکھے جائیں گے اور

۲۶۳۳۔ الجامع للترمذی ، باب ما جاء فیمن یموت وهو یشهد ۸۸/۲
المستدراء الحاکم، ۶/۱ ☆ کنز العمال للمتقی، ۱۰۹، ۱۰۹
شرح السنة للبغوی ، ۱۳٤/۱۵ ☆ مشکوة المصابیح للتبریزی، ۵۵۵۹
الصحیح لا بن حبان ۲۵۲٤، ☆ السلسلة الصحیحة للألبانی، ۱۳۵

Marfat.com

دوسرے میں وہ کاغذ جس پر کلمہ شریف لکھا ہوگا۔ چنانچہ رجسٹروں کا پلہ ہلکا ہوگا اور کاغذ کا بھاری۔ اور اللہ کے نام کے مقابلہ میں کوئی چیز وزنی نہ ہوگی۔　　صلاۃ القضاء ص ۳۵

(۲) پل صراط جہنم کی پیٹھ پر نصب ہوگا

۲۶۳٤۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : ان ناسا قالوا لرسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : هل نری ربنا یوم القیامة ؟ فقال : رسول ا لله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : هل تضارون فی القمر لیلة البدر ، قالو : لا یا رسول ا لله ! قال : هل تضارون فی الشمس لیس دونها سحاب ، قالوا: لا یا رسو ل الله ! قال فانکم ترونه کذلك ، یجمع الله الناس یوم القیامة فیقول : من کان یعبد شیئا فلیتبعه فیتبع من یعبد الشمس الشمس و یتبع من یعبد القمر القمر، و یتبع من یعبد الطواغیت الطواغیت و تبقی هذه الامة فیها منا فقوها ، فیاتیهم الله فی صورة غیر صورته التی یعرفون فیقول : انا ربکم فیقولون : نعوذ با لله منك هذا مکاننا حتی یاتینا ربنا فاذا جاء ربنا عرفنا ه فیأتیهم الله فی صورته التی یعرفون فیقول : ا نا ربکم فیقولون: انت ربنا فیتبعونه و یضرب الصراط بین ظهرانی جهنم فاکون انا و امتی اول من یجیز و لا یتکلم یومئذالا المرسل ، و دعوی الرسل یومئذ اللهم سلم سلم،و فی جهنم کلالیب مثل شو ك السعدان ، هل رأیتم السعدان ؟ قالوا : نعم یا رسول الله ! قال : فانها مثل شو ك السعدان غیر انه لا یعلم ما قدر عظمها الا الله ، تخطف الناس باعمالهم ، فمنهم الموبق یعنی بعمله و منهم المجازی حتی ینجی ، حتی اذا فرغ الله من القضاء بین العباد و اراد ان یخرج برحمته من اراد من اهل النار امر الملائکة ان یخرجوا من النار من کان لا یشرك بالله شیئا فمن اراد الله ان یرحمه ممن یقول : لا اله الا لله فیعرفونهم فی النار یعرفونهم باثر السجود تاکل النار من ابن آدم الا اثر السجود و حرم الله علی النار اثر السجود ، فیخرجون من النار قد امتحشوا فیصب علیهم ماء الحیاة فینبتون منه کما تنبت الحبة فی حمیل السیل ثم یفرغ الله من القضاء بین العباد و یبقی رجل مقبل بوجهه علی النار و هو آخر اهل الجنة دخولا الجنة ، فیقول : ای رب ! اصرف و جهی عن النار فانه قد قشبنی ریحها و احرقنی ذکائها ، فیدعو الله ما شاء الله ان یدعوه ثم

۲۶۳٤۔ الصحیح لمسلم،　　کتاب الایمان ،　　۱/۱۰۰

Marfat.com

یقول اللہ تعالیٰ : هل عسیت ان فعلت ذلك بك ان تسئل غیره فیقول : لا اسئلك غیره و یعطی ربه عزوجل من عهود و مواثیق ما شاء الله ، فیصرف الله وجهه عن النار فاذ اقبل الجنة و رأها سکت ما شاء الله ان یسکت ثم یقول : ای رب ! قدمنی الی باب الجنه ، فیقول الله له : الیس قد اعطیت عهودك و مواثیقك لا تسألنی غیر الذی اعطیتك ، و یلك یا ابن آدمُ اغدرك فیقول : ای رب ! یدعوا الله حتی یقو ل له : فهل عسیت ان اعطیتك ذلك ان تسأل غیره فیقول : لاوعزتك ، فیعطی ربه ما شاء الله من عهود و مواثیق فیقدمه الی باب الجنة ، فاذ ا قام علی باب الجنة انفهقت له الجنة ، فرأی ما فیها من الخیر و السرور فیسکت ما شاء الله ان یسکت ثم یقول ای رب ! ادخلنی الجنة ،فیقول الله عزوجل له ، الیس قد اعطیت عهودك و مواثیقك ان لا تسأل غیر ما اعطیت ، ویلك یا ابن آدم ! ما اغدرك ، فیقول : ای رب ! لا اکونن اشقی خلقك فلا یزال یدعو الله حتی یضحك الله عزوجل منه فاذا ضحك الله منه قال : ادخل الجنة ، فاذا دخلها قال الله له :تمنه، فیسأل ربه و یتمنی حتی ان الله لیذکره من کذاو کذا حتی اذا انقطعت به الامانی قال الله ذلك لك و مثله معه ۔　　تجلی الیقین ص ۱۳۰

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ کچھ حضرات نے بارگاہ رسالت میں حاضر ہوکر عرض کیا: یارسوال للہ! کیا ہم قیامت کے دن خداوندقدوس کے دیدار سے مشرف ہوں گے؟حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: کیا چودھویں رات کے چاندکو دیکھنے میں تم کوکوئی پریشانی ہوتی ہے؟بولے:نہیں یارسول اللہ!فرمایا کیابغیرابرسورج کو دیکھنے میں کسی طرح کی دشواری پیش آتی ہے؟ بولے:نہیں،فرمایا:تم اسی طرح دیدارالہی سے مشرف ہوگے۔اللہ تعالیٰ قیامت کے دن لوگوں کوجمع فرمائے گا تو ارشاد ہوگا جو جس کا پجاری تھاوہ اس کے ساتھ ہوجائے۔لہذا سورج کے پجاری اس کے ساتھ ہوں گے،چاندکو پوجنے والے اس کے ساتھ ہوجائیں گے،اور جودیگر معبودان باطل کے پجاری تھے وہ ان کے ساتھ ہوں گے۔فقط امت محمدیہ باقی رہ جائے گی۔اس مین مومن ومنافق سب ہوں گے پھر اللہ تعالیٰ ان پرایسی تجلی فرمائے گا جس سے کہ لوگ ناآشناہوں گے،نداہوگی میں تمہاراپروردگار ہوں،لوگ کہیں گے اللہ کی پناہ تجھ سے،ہم اسی جگہ ہیں یہاں تک کہ ہماراپروردگارہم پرخاص تجلی فرمائے تو ہم اس کوبخوبی پہچان لیں گے۔پھراللہ تعالیٰ کی ان پرایسی تجلی ہوگی جس سے وہ

آشنا ہوں گے۔فرمائے گا: میں تمہارا رب ہوں وہ جواب میں کہیں گے ہاں تو ہمارا رب ہے، پھر یہ سب اس کے ساتھ ہو جائیں گے اس کے بعد دوزخ کی پیٹھ پر ایک پل نصب کیا جائے گا۔اس پر سے میں اور میری امت سب سے پہلے گزریں گے۔اس دن انبیاء کرام علیہم الصلوۃ والسلام کے علاوہ کسی میں بات کرنے کی سکت نہ ہوگی۔عام طور پر پیغمبروں کی زبان پر یہ ہوگا اے اللہ سلامتی سے رکھ، اے اللہ سلامتی سے رکھ، دوزخ میں آنکڑے ہیں لوہے کے جو سعدان کے کانٹوں کی طرح ہیں۔فرمایا: کیا تم نے سعدان کے کانٹے دیکھے ہیں: عرض کیا: ہاں یارسول اللہ! فرمایا: وہ بالکل اسی طرح ہوں گے البتہ ان کی مقدار اللہ عزوجل بہتر جانتا ہے۔لوگوں کو وہ آنکڑے دوزخ میں کھینچ لیں گے بعض اپنی بداعمالیوں کی وجہ سے ہلاک ہوں گے اور بعض گزر کر نجات پا جائیں گے۔جب اللہ تعالیٰ لوگوں کا فیصلہ فرما دیگا اور اپنی رحمت سے لوگوں کو دوزخ سے نکالنا چاہے گا تو فرشتوں کو حکم دے گا کہ جو مشرک نہیں انکو دوزخ سے نکالو کہ وہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑھنے والے تھے۔فرشتے انکو ان کے سجدوں کے نشانوں سے پہچان لیں گے کہ آگ انسان کے جسم کو تو کھائے گی لیکن آثار سجدہ محفوظ رہیں گے۔کہ اللہ تعالیٰ نے آگ کو ان پر حرام فرما دیا ہے کہ ان مقامات کو کھائے۔چنانچہ انکو دوزخ سے نکالا جائے گا لیکن وہ جل کر کوئلہ ہو چکے ہوں گے۔ان کو آب حیات میں غسل دیا جائے گا تو ان کے جسم اس طرح نشو ونما پائیں گے جیسے سیلاب کی کانپ میں تیزی سے دانہ اگتا اور بڑھتا ہے۔پھر اسی طرح سب کو نکال لیا جائے گا صرف ایک شخص باقی رہے گا جس کا منہ دوزخ کی طرف ہوگا یہ شخص عرض کرے گا: اے میرے رب! میرا منہ دوزخ کی طرف سے پھیر دے کہ اس کی بو اذیت ناک ہے اور اس کی تیزی نے مجھے جلا ڈالا۔اسی طرح خداوند قدوس سے دعا کرتا رہے گا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: اگر میں یہ تیرا سوال پورا کردوں تو تو اس کے علاوہ کچھ اور تو نہ مانگے گا، وہ عرض کرے گا: نہیں، میں پھر کچھ نہیں مانگوں گا۔اللہ تعالیٰ جو جو عہد و پیمان اس سے لینا چاہے گا وہ ان سب کا اقرار کرے گا۔جب جنت کی طرف اس کا منہ ہوگا ایک مدت تک جب تک اللہ عزوجل چاہے وہ خاموشی سے دیکھتا رہے گا۔پھر عرض کریگا: اے میرے رب! مجھے جنت کے دروازے تک پہونچا دے۔اللہ تعالیٰ فرمائے گا: تو نے اس سے پہلے قول و اقرار اور عہد و پیمان نہیں کئے تھے کہ اس کے علاوہ اور کچھ نہ مانگونگا۔خرابی ہو اے ابن آدم، تو کتنا عہد

Marfat.com

شکن ہے۔وہ کہے گا اے رب پھر اسی طرح دعا کرتا رہے گا۔یہاں تک کہ رب تبارک وتعالیٰ فرمائے گا: اچھا اگر میں تیرا یہ سوال بھی پورا کردوں تو تو پھر اس کے بعد تو نہ مانگے گا، عرض کریگا: تیری عزت کی قسم! اس کے علاوہ کچھ نہ مانگونگا اور اس مرتبہ بھی جو اللہ تعالیٰ چاہے گا عہد و پیمان کریگا۔آخر کار اللہ عزوجل اس کو جنت کے دروازے تک پہونچا دیگا جب وہاں کھڑا ہوگا تو ساری جنت اس کے سامنے ہوگی، اور اس میں جو کچھ نعمت، فرحت اور خوشی اور مسرت ہوگی وہ سب دیکھے گا۔ایک حد تک جب تک اللہ تعالیٰ چاہے گا یہ خاموشی سے انکو دیکھتا رہے گا۔اس کے بعد عرض کریگا: اے میرے رب! مجھے جنت کے اندر پہونچا دے۔اللہ تعالیٰ فرمائے گا: تو نے کیا اقرار کیا تھا اور کیسے عہد و پیمان کئے تھے۔کیا تو نے نہ کہا تھا کہ اب اس کے علاوہ نہ مانگونگا۔خرابی ہو تیرے لئے اے ابن آدم! کتنا غدار ہے تو۔وہ عرض کریگا الٰہی! میں تیری مخلوق میں بدنصیب نہیں بننا چاہتا۔وہ اسی طرح اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا رہے گا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اس سے راضی ہو جائے گا اور فرمائے گا۔جنت میں داخل ہو جا۔جب وہ شخص جنت میں داخل ہوگا تو اللہ تعالیٰ اس سے فرمائے گا: اب تو خواہش کر، اور اپنے رب سے مانگ، وہ مانگتا رہے گا اور جو مانگے گا ملتا رہے گا یہاں تک کہ جب اس کی تمام خواہش پوری ہو جائیگی تو فرمائے گا۔جا تجھے یہ تمام نعمتیں دی گئیں اور ان کے برابر اور ساتھ میں دی جاتی ہیں۔حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت میں ہے اس کی خواہش کے ساتھ دس گنی نعمتیں اس کو اور دی جائیں گی۔۱۲م

Marfat.com

۴۔شفاعت

(۱)شفاعت کا ثبوت

۲۶۳۵۔**عن** جابر بن عبد الله رضی الله تعالیٰ عنهما قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اعطیت خمسا لم یعطهن احد من الانبیاء قبلی ، نصرت بالرعب مسیرة شهر ، و جعلت لی الارض مسجدا و طهورا، ایما رجل من امتی ادرکته الصلوة فیلصل ، و احلت لی الغنائم ، و کان النبی یبعث الی قومه خاصة و بعثت الی الناس کافة و اعطیت الشفاعة ۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھے پانچ چیزیں ایسی عطا کی گئیں جو مجھ سے پہلے کسی نبی کو نہ ملیں۔ میری مدد اس طرح کی گئی کہ کافروں کے دلوں میں میرا رعب ایک ماہ کی مسافت ہی سے ڈال دیا گیا۔ میرے لئے تمام زمین کو مسجد اور پاکی حاصل کرنے کا ذریعہ بنا دیا گیا۔ چنانچہ میری امت کے کسی شخص کو جہاں نماز کا وقت ہو جائے وہاں ہی نماز پڑھ سکتا ہے میرے لئے مال غنیمت حلال کر دیا گیا۔ انبیائے سابقین علیہم الصلوۃ والتسلیم اپنی مخصوص اقوام کی طرف مبعوث ہوئے لیکن مجھے تمام انسانوں کی طرف رسول بنا کر بھیجا گیا۔ مجھے شفاعت کبری کا منصب عطا کیا گیا۔۱۲م

۲۶۳۶۔ **عن** أبی بن کعب رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی

۲۶۳۵۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب قول النبی ﷺ جعلت لی، ۶۲/۱
الصحیح لمسلم، باب المساجد، ۱۹۹/۱
السنن الکبری للبیهقی، ۲۱۲/۱ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۷۶/۱
حلیة الاولیاء لابی نعیم، ۳۱۶/۸ ☆ فتح الباری لابن حجر، ۴۳۶/۱
البدایة والنهایة لابن کثیر، ۲۹۱/۶ ☆ التمهید لابن عبدالبر، ۲۲۱/۵
المسند لاحمد بن حنبل، ۴۰۳/۳ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۵۹/۸
الدر المنثور للسیوطی، ۲۳۷/۵ ☆ کنز العمال للمتقی، ۳۲۰۵۸، ۴۳۷/۱۱
۲۶۳۶۔ الجامع للترمذی، باب ما جاء فی فضل النبی ﷺ ۲۰۱/۲
السنن لابن ماجه، باب الشفاعة ۳۳۰/۲
المسند لاحمد بن حنبل، ۱۳۷/۵ ☆ المستدرک للحاکم، ۷۱/۱
الجامع الصغیر للسیوطی ۵۶/۱ ☆ کنز العمال للمتقی، ۳۱۸۹۸، ۴۰۶/۱۱

Marfat.com

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم :اذا کان یوم القیامۃ کنت انا امام النبین و خطیبھم و صاحب شفاعتھم غیر فخر ۔

فتاوی رضویہ

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب قیامت کا دن ہوگا تو میں نبیوں کا امام اور خطیب ہوں گا اور سب کی شفاعت کرونگا مجھے اس پر فخر نہیں ۔۱۲م

۲۶۳۷۔ **عن** انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ما زلت اترد د علی ربی فلا اقوم فیہ مقاما الا شفعت حتی اعطانی اللہ من ذلك ان قال : ادخل من امتك من خلق اللہ من شھد ان لااله الا اللہ یوما و احدا مخلصا و مات علی ذلك ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں اپنے رب کے حضور آتا جاتا رہونگا۔ جس شفاعت کے لئے کھڑا ہوں گا قبول ہوگی۔ یہاں تک کہ میرا رب فرمائے گا: تمام مخلوق میں جتنی تمہاری امت ہے ان میں جو توحید پر مرا ہو خواہ وہ ایک ہی دن کا مومن رہا اسے جنت میں داخل کردو۔۱۲م

۲۶۳۸۔ **عن** أبی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : شفاعتی لمن شھد ان لا الہ الا اللہ مخلصا و ان محمد رسو ل اللہ یصدق لسانہ قلبہ و قلبہ لسانہ ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میری شفاعت ہر اس شخص کے لئے ہے جو اللہ تعالیٰ کی توحید اور میری رسالت پر اخلاص سے گواہی دیتا ہو کہ زبان دل کے موافق اور دل زبان کے موافق ۔اللھم ! اشھد و کفی بك شھیدا ۔ انی اشھد بقلبی و لسانی انہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حنیفا مخلصا و ما انا من المشرکین ۔ و الحمد للہ رب العالمین ۔

فتاوی افریقہ ص ۱۴۱

۲۶۳۷۔ المسند لا حمد بن حنبل، ۲/۵۱۸ ☆

۲۶۳۸۔ المسند لا حمد بن حنبل، ۲/۳۰۷ ☆ الصحیح لا بن حبان، ۲۵۹٤،
المعجم الکبیر للطبرانی، ۲/۹ ☆ الترغیب و الترھیب للمنذری، ٤/٤۳۷

Marfat.com

۲۶۳۹۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم خیر ت بین الشفاعة و بین ان یدخل شطر امتی الجنة فاخترت الشفاعة ، لانها اعم و اکفی ترونها للمؤمنین المتقین ، لا و لکنها للمذنبین الخطائین ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھے شفاعت اور نصف امت کو جنت میں داخل کرانے میں سے ایک چیز کا اختیار دیا گیا تو میں نے شفاعت اختیار کی کہ یہ زیادہ لوگوں کے لئے ہوگی اور سب کو کفایت کریگی کیا تم یہ سمجھتے ہو کہ یہ صرف متقی پرہیز گار لوگوں کے لئے ہوگی، نہیں بلکہ یہ گناہ گاروں خطا کاروں کے لئے عام ہے۔۱۲م

(۲) شفاعت کبیرہ گناہ والوں کے لئے ہے

۲۶۴۰۔ **عن** ام المؤمنین ام سلمة رضی الله تعالیٰ عنها قالت : قال رسول لله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم :شفاعتی للها لکین من امتی ۔

ام المؤمنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میری شفاعت میرے ان امتیوں کے لئے جنہیں گناہوں نے ہلاک کر ڈالا۔

۲۶۴۱۔ **عن** انس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم شفاعتی لاهل الکبائر من امتی ۔

۲۶۳۹۔ الجامع للترمذی، باب الشفاعة ۶۷/۲
السنن لا بن ماجه، باب ذکر الشفاعة ، ۳۲۹/۲
المسند لا حمد بن حنبل، ۷۵/۲ ☆ الترغیب والترهیب للمنذری، ۴۴۷/۴
الجامع الصغیر للسیوطی، ۲۵۰/۲ ☆
۲۶۴۰۔ الکامل لا بن عدی، ☆
۲۶۴۱۔ الجامع للترمزی، باب ذکر الشفاعة ۶۶/۳
السنن لا بی داؤد، باب فی الشفاعة ، ۶۵۲/۲
المسند لا حمد بن حنبل، ۲۱۳/۳ ☆ السنن الکبری للبیهقی ، ۱۷/۸
الترغیب والترهیب للمنذری ۴۴۶/۴ ☆ کنز العمال للمتقی ،۳۹۰۵۵، ۳۹۸/۱۴

Marfat.com

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میری شفاعت میری امت میں ان کے لئے ہے جو کبیرہ گناہ والے ہیں۔

۲۶۴۲۔ **عن** أبی الدرداء رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: شفاعتی لاهل الذنوب من امتی قلت و ان زنی و ان سرق، قال: و ان زنی و ان سرق علی رغم انف أبی الدرداء۔

حضرت ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میری شفاعت میرے گنہگار امتیوں کے لئے ہے، حضرت ابو درداء کہتے ہیں: میں نے عرض کیا: اگر چہ زانی ہو اگر چہ چور ہو فرمایا اگر چہ زانی ہو اگر چہ چور ہو برخلاف خواہش ابو درداء کے۔　　فتاوی رضویہ ۱۱/ ۱۳۷

(۳) حضور سب سے پہلے شفاعت فرمائیں گے

۲۶۴۳۔ **عن** انس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: انا اول شفیع فی الجنة لم یصدق نبی من الانبیاء ما صدقت، و ان من الانبیاء ما یصدقه من امته الا رجل واحد۔　　تجلی الیقین ص ۱۲۸

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں سب سے پہلے شفاعت کر کے جنت میں لیا جاؤں گا، انبیائے سابقین کی بہ نسبت مجھ پر زیادہ لوگ ایمان لائے، بعض نبی تو وہ بھی ہیں جن پر ایمان لانے والا صرف ایک ہی شخص ہوگا۔ ۱۲م

(۴) شفاعت کبری کی تفصیل

۲۶۴۴۔ **عن** انس بن مالك رضی الله تعالی عنه قال: قال رسول الله صلی

۲۶۴۲۔ اتحاف السادة للزبیدی، ۹/ ۱۸۴ ☆ کنز العمال للمتقی، ۳۹۰۵۶، ۱۴/ ۳۹۸
الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/ ۳۰۱ ☆ تاریخ بغداد للخطیب، ۱/ ۴۱۶
۲۶۴۳۔ الصحیح لمسلم، الایمان ۱/ ۱۱۲ ☆
کنز العمال للمتقی، ۳۱۹۶۷، ۱۱/ ۴۱۹ ☆ السلسلة الصحیحة للالبانی، ۴/ ۹۸
۲۶۴۴۔ الصحیح لمسلم، الایمان، ۱/ ۱۱۰ ☆

Marfat.com

الله تعالى عليه وسلم: اذا كان يوم القيامة ماج الناس بعضهم الى بعضهم فيأتون آدم عليه السلام فيقولون اشفع لذريتك فيقول لست لها و لكن عليكم بابرهيم فانه خليل الله تعالىٰ فيأتون ابرهيم عليه السلام فيقول لست لها و لكن عليكم بموسى فانه كليم الله تعالىٰ فيوتى موسى عليه السلام فيقول لست لها و لكن عليكم بعيسى فانه روح الله و كلمته فيوتى عيسى عليه السلام فيقول لست لها ولكن عليكم بمحمدصلى الله تعالىٰ عليه وسلم فاوتى فاقول انا لها، انطلق فستأذن على ربى فيوذن لى فاقوم بين يديه فأحمده بمحامد لا اقدر عليه الآن يلهمنيه الله تعالى ثم اخر له ساجد فيقال لى يا محمد ارفع رأسك و قل يسمع لك وسل تعطه و اشفع تشفع فاقول يا رب امتى امتى فيقال انطلق فمن كان فى قلبه مثقال حبه من برة او شعيرة من ايمان فاخرجه منها فانطلق فافعل ثم ارجع الى ربى تعالىٰ فاحمده بتلك المحامد ثم اخر له ساجدا فيقال لى يا محمد ارفع رأسك و قل يسمع لك و سل تعطه و اشفع تشفع فاقول يا رب امتى امتى فيقال لى انطلق فمن كان فى قلبه مثقال حبة من خردل من ايمان فاخرجه منها فانطلق فافعل ثم اعود الى ربى فاحمده بتلك المحامد ثم اخر له ساجدا فيقال لى يامحمد ارفع رأسك و قل يسمع لك و سل تعطه و اشفع تشفع فاقول يا رب امتى امتى فيقال لى انطلق فمن كان فى قلبه ادنى ادنى من مثقال حبة من خردل من ايمان فاخرجه من النارفانطلق فافعل ثم ارجع الى ربى فى الرابعة فاحمده بتلك المحامد ثم اخر له ساجدا فيقال لى يا محمد ارفع رأسك و قل يسمع لك و سل تعطه و اشفع تشفع فاقول يا رب ائذن فيمن قال **لا اله الا الله** قال ليس ذاك لك او قال ليس ذاك اليك و لكن و عزتى و كبريائى و عظمتى و جبريائى لا اخر جن من قال **لا اله الا الله** .

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب قیامت کا دن ہوگا تو لوگ مضطرب و بے چین ہو کر حضرت آدم علی نبینا وعلیہ الصلوۃ والتسلیم کی بارگاہ میں حاضر ہوں گے اور عرض کریں گے: اپنی اولاد کی شفاعت کیجئے، فرمائیں گے: آج میں اس منصب پر فائز نہیں، تم سب حضرت ابراہیم علیہ الصلوۃ و السلام کے پاس جاؤ کہ وہ اللہ کے خلیل ہیں۔ سب جمع ہو کر حضرت ابراہیم علیہ الصلوۃ والسلام کی خدمت میں حاضری دیں گے۔ آپ بھی فرمائیں گے: آج میں اس مقام پر معین نہیں تم

Marfat.com

سب حضرت موسی علیہ الصلوۃ والسلام کے پاس جاؤ کہ وہ کلیم اللہ ہیں حضرت موسی علیہ الصلوۃ والسلام کی بارگاہ سے یہ ہی جواب ملے گا۔ کہ میں اس کام پر مامور نہیں۔ تم حضرت عیسی علیہ الصلوۃ والسلام کے پاس جاؤ کہ وہ روح اللہ اور اس کا کلمہ ہیں ان کی بارگاہ میں حاضری کے بعد بھی یہی جواب ملے گا کہ میں اس کام کے لئے نہیں، ہاں تم سب محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضری دو، چنانچہ وہ سب میرے پاس آئیں گے تو میں ان کی فریاد سنونگا اور کہونگا۔ ہاں میں ہی اس کام کے لئے ہوں۔ لہذا میں بارگاہ خداوند قدوس میں حاضری کی اجازت چاہونگا مجھے اجازت ملے گی اور میں اپنے رب کے حضور کھڑے ہو کر اس کی اس طرح حمد وثنا بیان کرونگا کہ اس وقت نہیں کر سکتا کیونکہ وہ محامد مجھے اسی وقت بارگاہ رب العزت سے القا ہوں گے۔ پھر میں سجدہ میں گر جاؤنگا۔ ندا ہوگی اے محمد! اپنا سر اٹھاؤ، عرض کرو تمہاری بات سنی جائے گی، مانگو تمہاری خواہش پوری کی جائے گی شفاعت کرو تمہاری شفاعت قبول کی جائے گی۔ میں عرض کرونگا: اے میرے رب! میری امت کو بخش دے، میری امت کو بخش دے۔ حکم ہوگا: جاؤ جسکے دل میں گندم یا جو کے برابر ایمان ہو اس کو نکال لو، میں جا کر ان سب کو نکال لونگا پھر دوبارہ بارگاہ رب العزت میں حاضری دونگا اور اسی طرح حمد وثنا بیان کر کے گر جاؤنگا۔ حکم ہوگا: اے محمد! اپنے سر کو اٹھاؤ! کہو سنا جائے گا مانگو دیا جائے گا، اور شفاعت کرو قبول ہوگی، میں عرض کرونگا: اے میرے رب! میری امت کی بخشش فرما، میری امت کی بخشش فرما۔ فرمائے گا: جاؤ جسکے دل میں رائی کے دانہ کے برابر ایمان ہو اس کو نکال لو، میں ایسا ہی کرونگا، پھر تیسری بار بارگاہ ذوالجلال میں حاضری دونگا اور حسب سابق حمد الہی بجالاؤنگا، اور سجدہ میں گر جاؤنگا، فرمان مقدس ہوگا اے محمد! سر اٹھاؤ! کہو سنا جائے گا، مانگو دیا جائے گا، شفاعت کرو قبول ہوگی، میں عرض کرونگا: اے میرے رب! میری امت کو بخش دے، میری امت کو بخش دے۔ حکم ہوگا جاؤ جس کے دل میں رائی کے دانہ سے کم سے کم ایمان ہو اس کو بھی دوزخ سے نکال لو۔ میں انکو بھی نکال لونگا۔ پھر چوتھی بار حاضری دونگا اور حمد وثنا کے بعد سجدہ کرونگا اللہ عزوجل کی طرف سے حکم آئے گا، اے محمد! سر اٹھاؤ، کہو تمہاری بات سنی جائے گی، مانگو دیا جائے گا، اور شفاعت کرو قبول ہوگی۔ میں عرض کرونگا: اے میرے رب! مجھے ان لوگوں کے بارے میں بھی اجازت عطا فرما جنہوں نے اقرار توحید کیا اللہ رب العزت فرمائے گا۔

Marfat.com

اے محبوب! وہ لوگ تمہارے لئے نہیں، بلکہ مجھے اپنی عزت، بڑائی، عظمت اور بزرگی کی قسم کہ میں ہر موحد کو ضرور دوزخ سے نکال کر جنت میں داخل کرونگا۔۱۲م

۲٦٤٥۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : اتی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم یوما بلحم فرفع الیه الذراع و کانت تعجبه فنهس منها نهسة فقال : انا سید الناس یوم القیامة ۔ هل تدرون بم ذاك؟ یجمع الله تعالیٰ یوم القیامة الاولین والآ خرین فی صعید واحد فیسمعهم الدعی وینفذ هم البصر وتد نو الشمس، فیبلغ الناس من الغم والکرب مالا یطیقون وما لا یحتملون ، فیقول بعض الناس لبعض: الا ترون ما انتم فیه ،الا ترون ما قد بلغکم ، الا تنظرون الی من یشفع لکم یعنی الی ربکم ،فیقول بعض الناس لبعض ایتوا آدم ، فیأتون آدم علیه السلام فیقولون : یآدم ! انت ابو البشر خلقك الله بیده ونفخ فیك من روحه وامر الملائکة فسجدوا لك، اشفع لنا الی ربك ، الا تری ما نحن فیه ، الا تری ما قد بلغنا۔ فیقول آدم : ان ربی غضب الیوم غضبا لم یغضب قبله مثله ولن یغضب بعده مثله ، انه نهانی عن الشجرة فعصیته ، نفسی نفسی، اذهبوا الی غیری ، اذهبوا الی نوح ، فیأتون نوحا علیه السلام فیقولون : یا نوح! انت اول الرسول الی الارض وسماك الله عبدا شکورا ، اشفع لنا الی ربك ، الا تری ما نحن فیه ،الا تری ماقد بلغنا ،فیقول لهم ، : ان ربی قد غضب الیوم غضبا لم یغضب قبله مثله ولن یغضب بعده مثله ، و انه قد کانت لی دعوة دعوت بها علی قومی ، نفسی نفسی ، اذهبو ا الی ابراهیم ، فیأتون ابراهیم فیقولون : انت نبی الله تعالیٰ وخلیله من اهل الارض ، اشفع لنا الی ربك ، الا تری الی ما نحن فیه الا تری الی ما قد بلغنا۔ فیقول لهم ابراهیم ، ان ربی قد غضب الیوم غضبا لم یغضب قبله مثله ولا یغضب بعده مثله ، وذکر کذباته، نفسی نفسی ، اذهبوا الی غیری ، اذهبوا الی موسی فیأتون موسی علیه السلام فیقولون : یا موسی ! انت رسول الله، فضلك الله تعالیٰ برسالته وتکلیمه علی الناس ، اشفع لنا الی ربك ، الا تری ما نحن فیه الا تری ما قد بلغنا ۔ فیقول لهم موسی ، ان ربی قد غضب الیوم غضبا لم یغضب قبله مثله ولن یغضب

۲٦٤٥۔ الصحیح لمسلم، کتاب الایمان، ۱۱۱/۱

Marfat.com

بعده مثله ، وانی قتلت نفسا لم اومر بقتلها ، نفسی نفسی ،اذهبو ا الی عیسی فیأ تون عیسی علیه السلام فیقولون : یا عیسی ! انت رسول الله و کلمت الناس فی المهد وکلمة منه القاها الی مریم وروح منه ، فاشفع لنا الی ربك الا تری ما نحن فیه الا تری ما قد بلغنا۔ فیقول لهم عیسی : ان ربی قد غضب الیوم غضبا لم یغضب قبله مثله ،ولن یغضب بعده مثله ، ولم یذکر له ذنبا،نفسی نفسی ، اذهبوا الی غیری ، اذهبو ا الی محمد صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فیاتونی فیقولون : یا محمد ! انت رسول الله وخاتم الانبیاء ،وغفر الله لك ما تقدم من ذنبك وما تاخر ، اشفع لنا الی ربك ، الا تری ما نحن فیه ، الاتری ما قد بلغنا ، فانطلق فآتی تحت العرش فاقع ساجدا لربی ثم یفتح الله تعالیٰ علی ویلهمنی من محامده وحسن الثناء علیه شئیا لم یفتحه لا حد قبلی ،ثم قال :یا محمد ارفع راسك ، سل تعطه اشفع تشفع ، فارفع راسی فاقول : یا رب امتی امتی ،فیقال : یا محمد ! ادخل الجنة من امتك من لا حساب علیه من باب الایمن من ابواب الجنة وهم شرکاء الناس فیما سوی ذلك من الابواب۔ والذی نفس محمد بیده ! ان ما بین المصرا عین من مصاریع الجنة کما بین مکة وهجر او کما بین مکة وبصری۔

فتاوی رضویہ ۱۱/۱۳۶

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں ایک دن دست کا گوشت پیش ہوا، چونکہ حضور کو یہ حصۂ گوشت پسند تھالہذا آپنے اگلے دندان مبارک سے اس کو تناول فرمانا شروع کیا اس کے بعد ارشاد فرمایا: میں قیامت کے دن لوگوں کا سردار ہونگا،اور جانتے ہو کہ کیوں ایسا ہوگا؟ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن تمام اولین وآخرین کو ایک وسیع اور ہموار میدان میں جمع فرمائے گا کہ جس میں پکارنے والے کی آواز سب کو پہونچے گی اور دیکھنے والا سب کو دیکھ سکے گا سورج نہایت قریب ہوگا ،لوگوں پر ایسی مصیبت اور پریشانی ٹوٹ پڑیگی کہ اس کو برداشت کرنے کی نہ طاقت ہوگی اور نہ اس کو سہ سکیں گے۔ چنانچہ آپس میں ایک دوسرے سے کہیں گے، کیا تم اپنا حال نہیں دیکھ رہے، کیا تم بارگاہ ربّ العزت میں اپنا شفیع بنانے کے لئے غور نہیں کرتے ، چنانچہ طے یہ ہوگا کہ چلو حضرت آدم علیہ الصلوۃ والسلام کی خدمت میں چل کر اپنا مدعا بیان کریں ،لہذا آپکی

Marfat.com

خدمت میں حاضر ہوں گے اور عرض کرینگے: اے حضرت آدم! آپ تمام انسانوں کے باپ ہیں، اللہ تعالی نے اپنے دست قدرت سے آپکو پیدا فرمایا اور اپنی طرف سے آپکے جسم اقدس میں روح ڈالی، پھر ملائکہ سے آپ کو سجدہ کرایا، آپ اپنے رب کی بارگاہ میں ہماری شفاعت کریں، ملاحظہ فرمائیں کہ ہماری کیا حالت ہے حضرت آدم علیہ الصلوۃ والسلام فرمائیں گے: آج میرے رب نے وہ غضب فرمایا ہے کہ ایسا غضب نہ اس سے پہلے فرمایا تھا اور نہ بعد میں فرمائیگا۔ مجھے خداوند قدوس نے درخت گندم سے کچھ کھانے کو منع فرمایا تھا لیکن میں اس سے نہ بچ سکا، مجھے آج خود اپنی فکر ہے، مجھے آج خود اپنی فکر ہے۔ تم کسی دوسرے کے پاس جاؤ یعنی حضرت نوح علیہ لصلوۃ والسلام کے پاس۔ سب حضرت نوح کی بارگاہ میں حاضر ہوں گے اور عرض کریں گے۔ اے حضرت نوح! آپکو اللہ تعالیٰ نے زمین میں سب سے پہلے رسول بنا کر بھیجا، اور آپکا نام شکر گزار بندہ رکھا، اپنے رب کے حضور ہماری شفاعت کیجئے، دیکھئے تو ہم کس حال کو پہونچ گئے ہیں۔ حضرت نوح علیہ الصلوۃ والسلام بھی وہی جواب دینگے، آج میرے رب نے وہ غضب فرمایا ہے کہ ایسا نہ پہلے فرمایا تھا اور نہ بعد میں کبھی فرمائے گا۔ میری ایک دعا تھی جو میں نے اپنی قوم کے لئے دنیا ہی میں کرلی، اب مجھے اپنی فکر ہے۔ اب مجھے خود اپنی فکر ہے۔ تم سب حضرت ابراہیم علیہ الصلوۃ والسلام کے پاس جاؤ۔ سب حیران و پریشان حضرت ابراہیم کی خدمت میں حاضر ہوں گے اور عرض کریں گے: آپ اللہ تعالیٰ کے نبی اور اہل زمین میں اس کے خلیل بنا کر بھیجے گئے۔ اپنے رب کے حضور ہماری شفاعت کیجئے، ہماری حالت تو ملاحظہ فرمایئے کہ ہم کس پریشانی میں مبتلا ہیں، حضرت ابراہیم علیہ الصلوۃ و السلام بھی وہی جواب دینگے، آج میرے رب نے وہ غضب فرمایا ہے کہ نہ کبھی اس سے پہلے فرمایا تھا اور نہ آئندہ کبھی فرمائے گا۔ اور اپنی تین لغزشوں کا تذکرہ فرمائیں گے اور کہیں گے: آج تو مجھے اپنی فکر ہے، آج تو مجھے اپنی فکر ہے۔ تم میرے علاوہ کسی کے پاس جاؤ یعنی حضرت موسی علیہ الصلوۃ والسلام کے پاس۔ سب ٹھوکریں کھاتے حضرت موسی علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوں گے اور عرض کریں گے: اے حضرت موسی! آپ اللہ کے رسول ہیں اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغام اور کلام سے لوگوں پر آپ کو فضیلت بخشی، اپنے رب کے حضور ہماری شفاعت کریں کہ ہم اس رنج و غم سے خلاصی پائیں ہماری حالت کو دیکھیں کیسی خستہ ہو رہی

ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام بھی وہی کہیں گے، آج میرے رب نے ایسا غضب فرمایا ہے کہ نہ کبھی پہلے فرمایا تھا اور نہ اس کے بعد فرمائے گا۔ میں نے دنیا میں ایک ایسے شخص کو قتل کر دیا تھا جس کا مجھے حکم نہ ملا تھا، مجھے اپنی اس لغزش کی فکر دامنگیر ہے مجھے خود اپنی فکر ہے، تم حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی خدمت میں جاؤ۔ سب لوگ حضرت عیسیٰ کی خدمت میں حاضر ہوں گے اور عرض کریں گے اے حضرت عیسیٰ! آپ اللہ کے رسول ہیں آپ نے پالنے میں لوگوں سے کلام کیا، آپ تو اللہ کا کلمہ ہیں کہ حضرت مریم کی طرف القا ہوا، اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے پاک روح ہیں، اپنے رب کے حضور ہماری شفاعت کریں، دیکھئے تو سہی کہ ہماری کیسی بری حالت ہو رہی ہے۔ حضرت عیسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام کا جواب بھی وہی ہوگا کہ آج میرے رب نے وہ غضب فرمایا ہے کہ نہ اس سے پہلے فرمایا تھا اور نہ بعد میں کبھی فرمائیگا۔ کسی لغزش کا تذکرہ تو نہیں کریں گے لیکن یہ ضرور فرمائیں گے۔ آج مجھے اپنی فکر ہے آج مجھے اپنی فکر ہے۔ تم میرے علاوہ کسی دوسرے کے پاس جاؤ یعنی حضور احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضری دو۔ حضور فرماتے ہیں: پھر وہ سب میرے پاس حاضر ہوں گے اور عرض کریں گے: یا محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، آپ اللہ کے رسول اور خاتم الانبیاء ہیں، اللہ تعالیٰ نے آپ کے طفیل اگلوں اور پچھلوں کی لغزشیں معاف فرمائیں، آپ ہماری شفاعت فرمائیں۔ آپ ملاحظہ کیجئے کہ ہماری حالت کتنی نازک ہے، یہ سن کر میں عرش الٰہی کے قریب جاؤں گا اور اپنے رب کے حضور سجدہ کروں گا، پھر اللہ تعالیٰ اپنی حمد ثنا بیان کرنے کے لئے مجھ پر ایسے دروازے کھولے گا اور اپنے محامد الہام فرمائیگا کہ کسی کیلئے وہ دروازے نہ کھلے ہوں گے، پھر ارشاد ربانی ہوگا، اے محمد! اپنا سر اٹھایئے، مانگئے دیا جائیگا اور شفاعت کیجئے قبول ہوگی، میں سر اٹھا کر عرض کروں گا: اے میرے رب! میری امت کو بخش دے میری امت کو رنج و غم سے نجات دے، ندا ہوگی۔ اے محمد: آپ اپنی امت کی ایک جماعت کو بے حساب کتاب جنت کے باب ایمن سے داخل کیجئے اور جنت میں داخل ہونے کے بھی مستحق ہوں گے داخل ہوگی، قسم اس ذات کی جسکے قبضہ میں محمد کی جان ہے، جنت کے دروازوں کی کشادگی اتنی ہوگی جیسے مکہ مکرمہ اور ہجر کے درمیان فاصلہ، یا جیسے مکہ مکرمہ اور بصری کے درمیان کی دوری۔ ۱۲م

Marfat.com

(۵) حضور کی شفاعت بے شمار لوگوں کیلئے ہے

۲۶۴۶۔ **عن** بریدة الاسلمی رضی الله تعالی عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : انی لا شفع یوم القیامة لاکثر مما علی وجه الارض من شجر و حجر و مدر ۔

حضرت بریدہ اسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: روئے زمین پر جتنے پیڑ، پتھر اور ڈھیلے ہیں میں قیامت کے دن ان سے زیادہ آدمیوں کی شفاعت کرونگا۔

(۶) حضور کی شفاعت مومن کیلئے ہے

۲۶۴۷۔ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالی عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم شفاعتی لمن شهد ان الا اله الا الله مخلصا یصدق لسانه قلبه ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میری شفاعت ہر کلمہ گو کے لئے ہے جو سچے دل سے کلمہ پڑھے کہ زبان کی تصدیق دل کرتا ہو۔

(۷) کافر و مشرک کے علاوہ شفاعت سب کو عام ہے

۲۶۴۸۔ **عن** معاذ بن جبل رضی الله تعالی عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : انها او سع لهم هی لمن مات و لا یشرك بالله شیئا ۔

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: شفاعت میں امت کے لئے زیادہ وسعت ہے کہ وہ ہر شخص کے واسطے ہے

۲۶۴۶۔ تاریخ بغداد للخطیب، ۱۲۰/ ۳۳۰ ☆
الجامع الصغیر للسیوطی، ۱/۱۵۷ ☆
کنز العمال للمتقی، ۳۹۵۵٤، ۱٤/ ٤۰۰ ☆
۲۶۴۷۔ المستدرك للحاکم، ۱/۱٤۱ ☆
الصحیح لا بن حبان، ۲۵۹٤ ☆
الترغیب والترهیب للمنذری، ٤/ ٤۳۷ ☆
۲۶۴۸۔ المسند لا حمد بن حنبل ۲/۷۵ ☆

مجمع الزوائد للهیثمی، ۱۰/۱۷۱
اتحاف السادة للزبیدی، ۱۰/ ٤۸۹
المغنی للعراقی، ٤/۰ ۵۱
المسند لا حمد بن حنبل، ۲/۳۰۷
المعجم الصغیر للطبرانی، ۲/۹

Marfat.com

جس کا خاتمہ ایمان پر ہو۔

(۸) حضور کو اپنے امتیوں کی شفاعت کا خاص خیال ہوگا

۲۶۴۹۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالی عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : یوضع للانبیاء منابر من ذهب یجلسون علیها و یبقی منبری ولم اجلس لا ازال قائما خشیة ان ادخل الجنة و یبقی امتی بعدی ، فاقول : یا رب ، امتی امتی ، فیقول الله : یا محمد! و ما ترید ان اصنع بامتك فاقول :یا رب ! عجل حسابهم فما ازال حتی اعطی، و قد بعث بهم الی النار و حتی ان مالکا خازن النار یقول :یا محمد ! ما ترکت لغضب رب فی امتك من بقیة ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: انبیائے کرام کے لئے سونے کے منبر بچھائے جائیں گے، وہ ان پر بیٹھیں گے اور میرا منبر باقی رہیگا کہ میں اس پر جلوس نہ فرماؤنگا بلکہ رب کے حضور سر وقد کھڑا رہونگا اس ڈر سے کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ مجھے جنت میں بھیج دے اور میری امت میرے بعد رہ جائے پھر عرض کرونگا: اے رب میرے! ان کا حساب جلد فرمادے، پس میں شفاعت کرتا رہونگا یہاں تک کہ مجھے اپنی رہائی کی چٹھیاں ملیں گی جنہیں دوزخ بھیج چکے تھے یہاں تک کہ مالک داروغہ دوزخ عرض کریگا اے محمد! آپ نے اپنی امت میں رب کا غضب نام کو نہ چھوڑا۔

فتاوی رضویہ ۱۱/ ۱۳۸

(۹) اللہ تعالی اپنے محبوب کو امت کے حق میں راضی فرمائے گا

۲۶۵۰۔ **عن** عبد الله بن عمر و بن العاص رضی الله تعالی عنهما قال : ان النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم تلا قول الله تعالی فی ابراهیم علیه الصلوة والسلام : رب انهن اضللن کثیرا من الناس فمن تبعنی فانه منی الآیة ۔ و قال عیسی علیه الصلوة و السلام ، ان تعذبهم فانهم عبادك ، و ان تغفرلهم فانك انت العزیز الحکیم ، فرفع یدیه و قال : اللهم ! امتی امتی ، وبکی فقال الله تبارك و تعالیٰ

۲۶۴۹۔ المستدرك للحاکم، ☆ الترغیب والترهیب للمنذری، ۴/ ۴۴۶
کنز العمال للمتقی، ۳۹۱۱۷، ۱۴/ ۴۱۴ ☆ مناهل الصفا ۳۵
۲۶۵۰۔ الصحیح لمسلم، باب دعاء النبی ﷺ لامته، ۱/ ۱۱۳

Marfat.com

یاجبرئیل ! اذهب الی محمد و ربك اعلم فاسأله ما یبکیك فاتاه جبرئیل علیه السلام فسأله فاخبر ہ رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم لما قال و هو اعلم، فقال الله تعالی یا جبرئیل ! اذهب الی محمد فقل : انا سنرضیك فی امتك و لا نسؤك ۔

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہ آیت کریمہ تلاوت فرمائی، حضرت ابراہیم علیہ السلام نے عرض کیا: اے میرے رب! بیشک ان بتوں نے بہت لوگوں کو گمراہ کر دیا ہے، تو جو میری اتباع کریں وہ مجھ سے متعلق ہے الا یہ۔ اور حضرت عیسی علیہ السلام نے عرض کیا: اگر تو ان کو عذاب دے تو یہ تیرے بندے ہیں، اور اگر تو مغفرت فرمائے تو تو غالب حکمت والا ہے، یہ پڑھ کر حضور رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دعا کے لئے فوراً ہاتھ اٹھا دئے اور عرض کیا: الٰہی میری امت، میری امت، اور گریہ فرمایا۔ اللہ عزوجل نے حضرت جبرئیل علیہ السلام سے فرمایا: اے جبرئیل! جاؤ میرے محبوب کے پاس اور پوچھو حالانکہ تمہارا رب خوب جانتا ہے۔ کہ کس وجہ سے گریہ وزاری ہے۔ حضرت جبرئیل حاضر آئے تو حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انکو سب کچھ بتایا حالانکہ اللہ رب العزت خوب جانتا ہے تو اللہ تعالیٰ نے حضرت جبرئیل کو دوبارہ بھیجا کہ جاؤ اور میرے محبوب سے کہو، قریب ہے کہ ہم تجھے تیری امت کے باب میں راضی کر دیں گے اور تیرا دل برا نہ کریں گے۔ فتاوی رضویہ ۱۱/۱۵۶

(۱۰) مقام محمود منصب شفاعت ہے

۲۶۵۱۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالی عنهما قال: سئل رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم عن المقام المحمود فقال هو الشفاعة ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سوال ہوا مقام محمود کیا ہے؟ ارشاد فرمایا: شفاعت۔

۲۶۵۲۔ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : سئل عنها رسول الله صلی

۲۶۵۱۔ الجامع للترمذی، تفسیر سورۃ بنی اسرائیل، ۲/۱۵۲

۲۶۵۲۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۲/۴۴۴

Marfat.com

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یعنی قولہ تعالیٰ "عسی ان یبعثک ربک مقاما محمودا" فقال: ھی الشفاعۃ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے آیت کریمہ عسی ان یبعثک الآیہ کی تفسیر معلوم کی گئی تو فرمایا: وہ شفاعت ہے۔

۲۶۵۳۔ **عن** عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: ان اللہ عزوجل اتخذ ابراھیم خلیلا، وان صاحبکم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خلیل اللہ واکرم الخلق علی اللہ، ثم قرأ عسیٰ ان یبعثک ربک مقاما محمودا، قال: یقعدہ علی العرش۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ بیشک اللہ عزوجل نے حضرت ابراہیم علیہ الصلوۃ والسلام کو خلیل بنایا، اور بیشک تمہارے آقا محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے خلیل اور تمام خلق سے اس کے نزدیک عزیز وجلیل ہیں۔ پھر یہ ہی آیت تلاوت کر کے فرمایا: اللہ تعالیٰ انہیں روز قیامت عرش پر بٹھائیگا۔

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

امام عبد بن حمید وغیرہ مفسرین حضرت مجاہد تلمذ رشید حضرت حبر الآیہ عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے اس آیت کی تفسیر میں راوی۔

یجلسہ اللہ تعالیٰ معہ علی العرش۔　　معالم التنزیل ۳/۵۲۱

اللہ تعالیٰ عرش پر انہیں اپنے ساتھ بٹھائے گا۔

یعنی معیت تشریف وتکریم، کہ وہ جلوس ومجلس سے پاک ومتعال ہے امام قسطلانی مواہب لدنیہ میں ناقل، امام علامہ سید الحفاظ شیخ الاسلام ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

مجاہد کا یہ قول نہ از روئے نقل مدفوع نہ از جہت نظر ممنوع، اور نقاش نے امام ابوداؤد صاحب سنن سے نقل کیا۔

من انکر ھذا القول فھو متھم

۲۶۵۳۔ التفسیر للبغوی، ۳/ ۵۲۱

Marfat.com

جواس قول سے ان کار کرے وہ متہم ہے۔

اسی طرح امام دار قطنی نے اس قول کی تصریح فرمائی اور اس کے بیان میں چند اشعار نظم کئے۔کمافی نسیم الریاض ۲/۳۴۳وہ اشعار یہ ہیں۔

حدیث الشفاعة عن احمد ☆ الی احمد المصطفی لسندة
وقدجاء الحدیث باقعاده ☆ علی العرش ایضا ولا نجحده
امروا الحدیث علی و جهه ☆ ولا تد خلوا فیه ما یفسده
ولا تنکروا انه قاعد ☆ و لا تنکرو ! انه یقعده

حضور شفیع المذنبین رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شفاعت کے سلسلہ میں حدیث مسند مرفوع مروی ہے۔نیز حدیث میں یہ بھی مروی ہوا کہ اللہ تعالیٰ عرش اعظم پر حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو متمکن فرمائیگا ہم اس کا ان کار نہیں کرتے ،اس سلسلہ میں حدیث شریف کواس کے متن وسند کودرست جانواس میں کسی طرح کا طعن مناسب نہیں نہ اس بات کا ان کار کروکہ حضور عرش بریں پر جلوس فرمائیں گے اور نہ اس بات کا ان کار کرو کہ اللہ تعالیٰ انکواس مقام رفیع پر فائز فرمائیگا۔

درحقیقت یہ امام واحدی پر ان حضرات کا ردوان کار ہے کہ انہوں نے حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عرش اعظم پر جلوس فرمانے کا نہایت شدومد سے ان کار کیا اور محض بطور جزاف اس کو قول فاسد کہکر رد کردیا۔پہلے تو کہنا معاملہ بہت سخت ہوگیا ہے۔پھر بولے: عرش الٰہی پر جلوس کی بات وہی کہہ سکتا ہے جس کی عقل میں فتور ہواور دین سے ہاتھ دھو بیٹھا ہو۔پھر اسی طرح اپنے گمان فاسد کوثابت کرنے کے لئے بے معنی دلائل دینے کی کوشش کی۔لیکن علمائے کرام علیہم الرحمۃ والرضوان نے ان کے اقوال،کومردود کہا،جیسا کہ ہماری پیش کردہ تصریحات سے واضح ہے اور مزید تفصیل کے لئے مواہب لدنیہ اور اس کی عظیم وجلیل شرح زرقانی کی طرف رجوع کیجئے۔

امام واحدی کی سب سے بڑی دلیل اس مقام پر یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے "مقاما محمودا" فرمایا:" مقعدا" نہیں اور مقام موضع قیام کوکہا جاتا ہے نہ کہ موضع قعود کو۔

امام زرقانی نے اس کا جواب یوں دیا۔

Marfat.com

مقام کو اسم مکان نہ مانکر مصدر میمی مانا جائے اور یہ مصدر مفعول مطلق کے قائم مقام قرار دیا جائے تو مطلب یوں ہوگا۔ عسی ان یبعثك بعثا محمودا۔

اقول وباللہ التوفیق: عرش اعظم پر جلوس محمدی کی رفعت و بزرگی تواضع کے بعد ہوگی۔ خود حضور فرماتے ہیں۔

جس نے اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے تواضع کی اللہ تعالیٰ اس کو بلند فرمائیگا۔ تو عرش اعظم پر جلوس اس وقت ہوگا جبکہ حضور شفیع المذنبین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم گنہگاران امت کے لئے رب کے حضور قیام کرینگے اور بارگاہ رب العزت سے شفاعت کا پروانہ مل جائیگا تو وہ مکان مقام محمود ہوگا اور پھر مقعد محمود یعنی عرش الٰہی پر جلوس۔

اللہ تعالیٰ کے کلام مبارک میں اس طرح کے نظائر کثیر ہیں کہ بعض چیزوں کے ذکر پر اقتصار ہوتا ہے۔ جیسے واقعۂ معراج میں صرف مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ تک کا سفر مذکور ہے اور باقی سے سکوت۔ وغیرہ

نیز احادیث سے ثابت ہے کہ حضور شفیع الامم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رب العزت کے حضور ایک ہفتہ یا دو ہفتہ کی مقدار طویل سجدہ کرینگے پھر سر سجدہ سے اٹھائینگے۔ تو اللہ تعالیٰ نے اس وقت کے احوال کا نام مقام محمود تو رکھا لیکن مسجد محمود نہ رکھا۔ چنانچہ جب سجود کی نفی نہیں سمجھی گئی تو قعود و جلوس عرش بریں کی نفی کیوں سمجھی جارہی ہے۔

امام واحدی یہ بھی کہتے ہیں کہ،

مثلاً جب یہ کہا جائے کہ بادشاہ نے فلاں شخص کو بھیجا تو اس سے یہ ہی سمجھا جاتا ہے کہ اس شخص کو قوم کی مشکلات حل کرنے کے لئے بھیجا گیا ہے نہ کہ یہ مفہوم لیا جائے کہ بادشاہ نے اس کو اپنے ساتھ بٹھالیا۔

امام زرقانی فرماتے ہیں

یہ قول و مثال مردود ہے۔ کہ یہ ایک عادی چیز کی مثال انہوں نے دی، کیا اس سے تخلف جائز نہیں۔ علاوہ اس کے یہ بھی ہیکہ آخرت کے احوال کو دنیا کے احوال پر قیاس نہیں کیا جاتا۔

اقول وباللہ التوفیق: اللہ تعالیٰ کا حضور رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بھیجنا اس

Marfat.com

لئے ہوگا کہ کہ سب اللہ کے حضور جمع ہوں تا کہ ان کا حساب و کتاب ہو محض کسی قوم کے پاس بھیجنا مراد نہیں۔ تو ممکن کہ بھیجنا واپسی پر جلوس کے لئے ہے نہ کہ محض ارسال و بھیجنا مقصود ہے۔ ساتھ ہی یہ بات بھی پیش نظر رہے کہ بھیجنا جس طرح جلوس کا غیر ہے اسی طرح اللہ تعالیٰ کے حضور قیام کا بھی مغائر ہے۔ تو کیا اس قیل وقال سے مقام محمود کی نفی کے بھی درپے ہو۔ ولکن الھوس یاتی بالعجائب۔

امام زرقانی نے فرمایا:

کہ واحدی کا یہ کہنا کہ عرش اعظم پر جلوس محمدی کا قائل کم عقل اور بے دین ہی ہوسکتا ہے'' محض جزاف واٹکل ہے جو کسی طالب علم کو زیب نہیں دیتی چہ جائیکہ عالم وفاضل۔ جبکہ یہ بات جلیل القدر تابعی حضرت مجاہد سے ثابت ہے، نیز اس کے مثل دو صحابۂ کرام حضرت عبداللہ بن عباس اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے بھی مروی ہوا۔

قلت: بلکہ تین صحابۂ کرام سے کہ تیسرے حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ تعالی عنہ ہیں، حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی روایت آنے والی ہے۔

یہ سب کچھ لکھنے کے بعد میں نے ایک مرفوع حدیث بھی اس سلسلہ میں دیکھی جسکو امام جلیل حضرت جلال الدین سیوطی نے درمنثور میں امام دیلمی کے حوالہ سے نقل کیا۔

۲۶۵٤۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالی عنهما قال :قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: عسی ان یبعثك ربك مقاما محمودا ، قال : یجلسنی معه علی السریر۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: آیت کریمہ عنقریب آپ کا رب آپکو مقام محمود عطا فرمائیگا، کی تفسیر یہ ہے کہ رب تبارک وتعالی مجھے عرش اعظم پر اپنے ساتھ بٹھائیگا۔

مطلب ہم نے پہلے واضح کردیا کہ یہ معیت تشریف وتکریم ہے۔،

ابن تیمیہ نے اس مقام پر سچی بات کہہ دی ہے کہ ثعلبی کے ساتھی واحدی فنون عربیہ میں ان سے آگے تھے لیکن اتباع سلف میں نہایت دور تھے۔ حالانکہ ابن تیمیہ خود بھی

۲۶۵٤۔ الدر المنثور للسیوطی، ۱۹۸/٤

سلف کی اتباع میں کوسوں دور رہے اور بہت کچھ مخالفت کی۔

خلاصۂ کلام یہ ہے کہ اسی کو مانو جو ہم نے امام ابوداؤد صاحب سنن، امام دارقطنی، اور امام عسقلانی وغیرہم اکابر اہل سنت اور ائمہ دین وملت کے اقوال وارشادات سے ثابت کیا ہے۔ ہرگز اس طرف توجہ نہ دینا جو اپنے گمان کے مطابق اس کے منکر ہیں جبکہ ان کی حیثیت بھی وہ نہیں جو ان حضرات کی ہے، والحمد اللہ رب العالمین۔

۲۶۵۵۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال: ان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم یوم القیامة یجلس علی کرسی الرب بین یدی الرب۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم روز قیامت رب کے حضور رب کی کرسی پر جلوس فرمائیں گے۔

۲۶۵۶۔ **عن** عبد الله بن سلام رضی الله تعالیٰ عنه قال: ان الله تعالیٰ یقعده علی الکرسی۔

حضرت عبد اللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں کرسی پر بٹھائیگا۔

صلی الله تعالیٰ علیه وسلم وعلی آله واصحابه اجمعین، والحمد لله رب العالمین۔

تجلی الیقین، ص ۵۶۔۵۹ مع حاشیہ

(۱۱) شفاعت برحق ہے منکر محروم رہے گا

۲۶۵۷۔ **عن** زید بن ارقم رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: شفاعتی یوم القیامة حق، فمن لم یومن بها لم یکن من اهلها۔

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میری شفاعت روز قیامت حق ہے۔ جو اس پر ایمان نہ لائیگا اس کے قابل نہ ہوگا۔

۲۶۵۵۔ ابو الشیخ ۔ ☆

۲۶۵۶۔ التفسیر للبغوی، ۳/ ۵۲۱ ☆

۲۶۵۷۔ المطالب العالیة لابن حجر، ۴۶۳۳، ☆ کنز العمال للمتقی، ۳۹۰۵۸، ۱۴/ ۴۲۵
تاریخ بغداد للخطیب، ۸/ ۱۱

Marfat.com

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

علامہ مناوی تیسیر میں لکھتے ہیں، اطلق علیه التواتر ، اس حدیث کو متواتر کہا گیا ہے، ابن منیع اس حدیث کو حضرت زید بن ارقم وغیرہ چودہ صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے روایت کرتے ہیں۔ منکر مسکین اس حدیث متواتر کو دیکھے اور اپنی جان پر رحم کرے۔ شفاعت مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر ایمان لائے۔

فتاوی رضویہ ۱۱/۱۴۰

اب رہی حدیث، لا اغنی عنکم من الله شیئا ، جو مکمل اس طرح ہے۔

۲۶۵۸۔ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالی عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : حین انزل علیه " وانذر عشیر تك الاقربین، یا معشر قریش ! اشتروا انفسکم من الله لا اغنی عنکم من الله شئیا یا بنی عبد الله المطلب ! لا اغنی عنکم من الله شئیا ،یا عباس ! لا اُغنی عنك من الله شیئا ،یا صفیة عمة رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ! لا اغنی عنك من الله شیئا ، یا فاطمة بنت محمد سلینی ما شئت لا اغنی عنك من الله شیئا ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر جب آیت کریمہ ''اے محبوب اپنے خاندان والوں کو ڈرایئے،'' نازل ہوئی تو آپ نے فرمایا: اے گروہ قریش! اپنی جانوں کو اللہ تعالیٰ کے ہاتھ بیچ دو کہ میں از خود اللہ تعالیٰ کے حضور تمہارے کام نہیں آوں گا۔ اے بنو عبد المطلب ! اے چچا عباس ! اے چچی صفیہ ! اے بیٹی فاطمہ تم سب عبادت واطاعت خداوند قدوس کے ذریعہ اللہ کو راضی کرو، میں بذات خود تمہارے کام نہیں آوں گا۔۱۲م

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

تو اس حدیث میں نفی اغنائے ذاتی ہے نہ کہ معاذ اللہ سلب اغنائے عطائی۔ کہ احادیث متواترہ شفاعت واجماع اہل سنت کے خلاف ہے، جیسا کہ وہ طاغی باغی سرکش اپنی

۲۶۵۸۔ الصحیح لمسلم، باب بیان من مات علی الکفر، ۱/۱۱۴
المسند لاحمد بن حنبل، ۱/۲۰۶ ☆ المسند لابی عوانه، ۱/۹۵
فتح الباری للعسقلانی، ۵/۳۸۲

Marfat.com

تفویۃ الایمان میں لکھتا ہے کہ۔

پیغمبر نے سب کو اپنی بیٹی تک کو کھول کر سنا دیا کہ قرابت کا حق ادا کرنا اسی چیز میں ہو سکتا ہے کہ اپنے اختیار کی ہو۔ سو یہ میرا مال موجود ہے اس میں مجھ کو کچھ بخل نہیں، "اللہ کے یہاں کا معاملہ میرے اختیار سے باہر ہے، وہاں کسی کی حمایت نہیں کر سکتا اور کسی کا وکیل نہیں بن سکتا، سو وہاں کا معاملہ ہر کوئی اپنا اپنا درست کر لے اور دوزخ سے بچنے کی ہر کوئی تدبیر کرے۔

انا للہ وانا الیہ راجعون، اس کا رد بلیغ تو فقیر کی کتاب، الامن والعلی، میں دیکھئے۔ یہاں خاص اس لفظ پر بعض حدیثیں سنئے۔

۲۶۵۹۔ **عن** عبد الرحمن بن أبی رافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان ام ھانی بنت أبی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہا خرجت متبرجۃ قدبدا قرطاھا فقال لھا عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ: اعلمی فان محمدا لا یغنی عنک شیئا، فجاءت الی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فاخبرتہ فقال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ما بال اقوام یزعمون ان شفاعتی لا تنال اھل بیتی، وان شفاعی تنال حاء وحکم۔

حضرت عبدالرحمٰن بن ابی رافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ام ہانی بنت ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہا حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی چچازاد بہن کی بالیاں ایک بار ظاہر ہو گئیں۔ اس پر ان سے حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تمہیں نہیں بچائیں گے۔ وہ خدمت اقدس میں حاضر ہوئیں اور حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے یہ واقعہ عرض کیا: حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا حال ہے ان لوگوں کا جو زعم کرتے ہیں کہ میری شفاعت میرے اہل بیت کو نہ پہونچے گی۔ بیشک میری شفاعت تو ضرور قبیلہ حاء وحکم کو بھی شامل ہے۔

۲۶۶۰۔ **عن** أبی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: کانت امرأۃ من بنی ھاشم

۲۶۵۹۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ۴۳۴/۲۴ ☆ مجمع الزوائد للھیثمی، ۲۵۷/۹
۲۶۶۰۔ الکامل لابن عدی، ۱۷۹/۴ ☆

Marfat.com

تحت رجل من قریش فوقع بینهما کلام فقال لها: والله ما تغنی قرابتك من رسول الاله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم عنك شیئا، فاتت النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فاخبرته، فغضب فصعد المنبر فقال: ما بال اقوام یزعمون ان قرابتی لا تغنی شیئا، والذی نفسی بیده ان شفاعتی لترجو صداء وسلهب۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانۂ اقدس میں ایک قریشی مرد کے نکاح میں ایک ہاشمی خاتون تھیں۔ دونوں کسی وجہ سے شکر رنجی ہوگئی تو شوہر نے غصہ میں کہا: تجھے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے خاندانی ہونے کا کوئی فائدہ نہ پہونچے گا۔ وہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور واقعہ عرض کیا: حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یہ سن کر غضبناک ہوئے اور منبر پر تشریف لے گئے، فرمایا: کیا حال ہے ان لوگوں کا جو یہ سمجھتے ہیں کہ میری قرابت فائدہ نہیں پہونچائیگی۔ قسم اس ذات کی جسکے قبضہ میں میری جان ہے کہ میری شفاعت کے امیدوار تو صداء اور سلہب قبیلے بھی ہیں۔　　اراءۃ الادب ص، ۵۶

(۲۱) عام جنتی بھی شفاعت کریں گے

۲۶۶۱۔ **عن** انس رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: ان رجلا من اهل الجنة یشرف یوم القیامة علی اهل النار، فیناديه رجل من اهل النار فیقول: یا فلان! هل تعرفنی؟ فیقول: لا، والله، ما اعرفك من انت؟ فتقول: انا الذی مررت بی فی الدنیا فاستسقیتنی شربة من ماء فسقیتك، قال: قد عرفت، قال: فاشفع لی بها عند ربك، قال: فیسأل الله تعالیٰ جل ذکره، فیقول: انی اشرفت علی النار فنادانی رجل من اهلها، فقال لی: هل تعرفنی؟ قلت: لا، والله ما اعرفك من انت؟ قال: انا الذی مررت بی فی الدنیا فاستسقیتنی شربة من ماء فسقینك، فاشفع لی عند ربك فشفعنی فیه فیشفعه الله تعالیٰ فیأمر به فیخرج من النار۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

۲۶۶۱۔ الترغیب والترهیب للمنذری ۲/ ۶۹ ☆ اتحاف السادة للزبیدی ۱۰/ ۴۹۶
المغنی للعراقی، ۴/ ۵۱۲ ☆

Marfat.com

نے ارشاد فرمایا: ایک جنتی قیامت کے دن دوزخیوں کی طرف جھانک کے گا تو اسے ایک دوزخی آواز دے کر کہے گا: اے فلاں! کیا تو مجھے پہچانتا ہے؟ وہ کہے گا: نہیں، قسم بخدا میں تجھے نہیں پہچانتا، بتا تو کون ہے؟ وہ کہے گا: میں وہ ہوں کی تو دنیا میں میرے پاس سے گزرا تھا اور تو نے مجھ سے پینے کے لئے پانی مانگا تھا تو میں نے تجھے پلایا تھا، وہ کہے گا: ہاں میں نے تجے پہچان لیا ، اس پر وہ گزارش کریگا: کہ پھر تو میرے اس احسان کے عوض اپنے رب کے حضور میری شفاعت کر۔ وہ جنتی رب تبارک وتعالیٰ کے حضور سارا ماجرا بیان کرے گا اور بارگاہ رب العزت میں عرض گزار ہوگا: کہ میری شفاعت اس کے حق میں قبول فرما۔ اللہ تعالیٰ اس کی شفاعت قبول فرمائیگا اور حکم دیگا کہ جا اس کو دوزخ سے نکال لے، تو اس کو دوزخ سے نکال لیا جائیگا۔

۲۶۶۲۔ **عن** انس بن مالك رضی الله تعالی عنه قال ؛ قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : یصف الناس یوم القیامة صفوفا ،ثم یمر اهل الجنة فیمر الرجل علی الرجل من اهل النار فیقول : یا فلان ! اما تذکر یوم استسقیت فسقیتك شربة ،قال:فیشفع له ، ویمر الرجل علی الرجل فیقول : اما تذکر یوم ناولتك طهورا فیشفع له ، ویمر الرجل علی الرجل فیقول : یا فلان ! اما تذکر یوم بعثتنی لحاجة کذاو کذا فذهبت لك فیشفع له ،۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: لوگ روز قیامت پرے باندھے ہوں گے۔ ایک دوزخی ایک جنتی پر گزرے گا، اس سے کہے گا: کیا آپ کو یاد نہیں کہ آپ نے ایک دن مجھ سے پانی مانگا تھا تو میں نے پلایا تھا، اتنی بات پر وہ جنتی اس دوزخی کی شفاعت کریگا۔ ایک دوسرے پر گزرے گا اور کہے گا: آپ کو یاد نہیں کہ ایک دن میں نے آپ کو وضو کا پانی دیا تھا۔ اتنے ہی پر وہ اس کا شفیع ہو جائے گا۔ ایک کہے گا: آپ کو یاد نہیں، ایک دن آپ نے فلاں کام کو بھیجا میں چلا گیا تھا اسی قدر پر یہ اس کی شفاعت کریگا۔　　اراءۃ الادب ص ۴۳

۲۶۶۲۔ السنن لا بن ماجه، باب فضل صدقة الماء　　۲۶۲/۲
الترغیب و الترهیب للمنذری ۲/ ۷۰　☆　التفسیر للبغوی،　　۱۰۸/۷
کنز العمال للمتقی، ۳۹۰۵۰، ۳۹۱/۱٤　☆　التفسیر للقرطبی،　　۲۷۵/۳

Marfat.com

(۱۳) نیک لوگ اپنے خاندان کے شفیع ہوں گے

۲۶۶۳۔ **عن** عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : اذا دخل الرجل الجنۃ سأل عن ابو یہ و ذریتہ وولدہ فیقال: انھم لم یبلغوا درجتك وعملك فیقول : یا رب ! قد عملت لی ولھم فیؤمر بالحاقھم بہ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب آدمی جنت میں جائیگا تو اپنے ماں باپ، بچوں اور اولاد کو پوچھے گا ارشاد ہوگا کہ وہ تیرے درجہ اور عمل کو نہ پہونچے، عرض کریگا: اے رب میرے! میں نے اپنے اور ان کے سب کے نفع کیلئے اعمال کئے تھے۔ اس پر حکم ہوگا کہ وہ اس سے ملا دیئے جائیں۔

اراءۃ الادب، ص ۴۸

۲۶۶۳۔ المعجم الصغیر للطبرانی، ۲۲۹/۱ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۱۱۹/۶
مجمع الزوائد للھیثمی، ۱۱۴/۷ ☆ التفسیر لا بن کثیر ۴۰۸/۷
کنز العمال، للمتقی، ۳۹۳۳۳، ۴۷۸/۱۴ ☆

Marfat.com

۵۔حوض کوثر

(۱)حوض کوثر کی خصوصیت

۲٦٦٤۔**عن** عبد الله بن عمرو بن العاص رضی الله تعالیٰ عنهما قال :قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم :حوضی مسیرة شهر ،ماؤه ابیض من اللبن ،وریحه اطیب من المسك ۔

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میرا حوض ایک ماہ کی راہ تک ہے،اس کا پانی دودھ سے زیادہ سفید اوراس کی خوشبو مشک سے بہتر ہے۔

۲٦٦٥۔ **عن** عبد الله بن عمرو رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : حوضی مسیرة شهر ۔و زوایاه سواء وما ؤه ابیض من الورق ، وریحه اطیب من المسك و کیزانه کنجوم السماء فمن شرب منه لا یظمأ بعده ابدا ۔ فتاوی رضویہ ۳/ ۲۳۸

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میرا حوض ایک ماہ کی راہ تک ہے،اس کے چاروں کنارے برابر ہیں، پانی چاندی سے زیادہ سفید ہے خوشبو مشک سے بہتر ہے،کوزے آسمان کے ستاروں کے مانند ہیں جوایک مرتبہ اس کا پانی پیے گا پھر کبھی اس کو پیاس نہیں ستائیگی۔۱۲م

۲٦٦٤۔ الجامع الصحیح للبخاری، کتاب الحوض، ۹۷٤/۲
المعجم الکبیر للطبرانی، ۱۲۵/۱۱ ☆ الصحیح لا بن حبان، ۲٦۰۳
فتح الباری للعسقلانی، ٤٦۲/۱۱ ☆ اتحاف السادة للزبیدی، ۲۹/۲
الترغیب والترهیب للمنزری، ٤۱۷/٤ ☆ التفسیر للبغوی، ۳۰۳/۷
شرح السنة للبغوی، ۱٦۸/۱۵ ☆
کنز العمال للمتقی، ۳۹۱٤٤، ۱٤ / ٤۲۳ ☆
الصحیح لمسلم، باب اثبات حوض نبینا ﷺ ۲٤۹/۲
۲٦٦۵۔ التمهید لا بن عبد البر، ۳۰۷/۲ ☆

(۲) حوض کوثر میں دو پرنالے جنت سے گرتے ہیں

۲٦٦٦۔ **عن** ثوبان رضی اللہ تعالی عنہ قال: قال نبی اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: انی لبعقر حوضی اذود الناس لا ھل الیمن، اضرب بعصای حتی یرفض علیھم، فسئل عن عرضہ فقال: من مقامی الی عمان، سئل عن شرابہ فقال: اشد بیا ضا من اللبن واحلی من العسل، یغت فیہ میزابان یمدانہ من الجنۃ، احدھما من ذھب والاخر من الورق۔　　فتاوی رضویہ جدید ۳/۲۴۹

حضرت ثوبان رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں حوض کوثر کے کنارے کھڑا یمن والوں کو سیراب کرنے کے لئے لوگوں کو اپنی لاٹھی سے ہٹاؤں گا تا کہ ان سے دوسرے لوگ علیحدہ رہیں۔ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ چوڑائی کتنی ہے؟ فرمایا: جیسی یہاں سے عمان۔ پھر اس کے پانی کے اوصاف معلوم کئے گئے؟ فرمایا: دودھ سے زیادہ سفید، شہد سے زیادہ میٹھا، اس حوض میں دو پرنالے گرتے ہیں اور دونوں جنت سے گرتے ہیں۔ ایک سونے کا اور دوسرا چاندی کا۔ ۱۲م

۲٦٦٦۔ الصحیح لمسلم، باب اثبات حوض نبینا بنینا ﷺ ۲۵۱/۲
المسند لاحمد بن حنبل، ۲۸۱/۵ ☆ الترغیب والترھیب للمنذری، ۴۱۸/۴

۶۔ رویت باری تعالیٰ

(۱) رویت باری تعالیٰ حق ہے

۲۶۶۷۔ **عن** جریر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم :انکم سترون ربکم کما ترون ھذا القمر لا تضامون فی رؤیتہ۔

حضرت جریر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک تمہارے رب کا تمہیں دیدار ہوگا جیسے اس چاند کو سب بے مزاحمت دیکھ رہے ہیں۔　　فتاوی افریقہ ص ۳۶

(۲) جنت اور دیدار الٰہی

۲۶۶۸۔ **عن** أبی موسی الاشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال :قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : جنتان من فضۃ انیتھا وما فیھما ،و جنتان من ذھب انیتھما وما فیھا ، وما بین القوم وبین ان ینظروا الی ربھم الا رداء الکبر علی وجھہ فی جنۃ عدن ۔　　فتاوی رضویہ ۱۱/۲۵۴

۲۶۶۷۔ الجامع الصحیح للبخاری ، باب وجوہ یومئذ فاخرۃ ۲/۱۱۰۵
الصحیح لمسلم، کتاب الزھد ، ۲/۴۰۹
الجامع للترمذی، باب ما جاء روےۃ الرب تبارک و تعالیٰ ۲/۷۸
السنن لا بی داؤد ، باب فی الرؤیۃ ۲/۶۵۰
السنن لا بن ماجہ ، باب ذکر الجنۃ ، ۲/۳۳۲
المسند لا حمد بن حنبل، ۴/۳۶۰ ☆ السنن الکبری للبیھقی ، ۱/۳۵۹
المعجم الکبیر للطبرانی، ۲/۳۳۲ ☆ التفسیر للبغوی، ۲/۱۶۷
اتحاف السادۃ للزبیدی، ۲/۱۱۸ ☆ المغنی للعراقی ، ۴/۵۲۸
فتح الباری للعسقلانی ، ۲/۳۳ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۴/۳۱۲
المسند للحمیدی ۷۹۹ ☆ المسند لا بی عوانہ ، ۱/۳۷۶

۲۶۶۸۔ الجامع الصحیح للبخاری ، باب ومن دونھا جنتان ۲/۷۲۳
السنن لا بن ماجہ ، باب فیما انکرت الجھنیۃ ۱/۱۷
الصحیح لمسلم، باب رؤیۃ المؤمنین فی الآخرۃ ، ۱/۱۰۰
فتح الباری للعسقلانی ۸/۶۲۴ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۶/۴۶
اتحاف السادۃ للزبیدی ، ۱۰/۵۲۴ ☆ کنز العمال للمتقی،۳۹۲۲۸، ۱۴/۴۵۳
الجامع الصغیر للسیوطی، ۱/۲۱۹ ☆ التفسیر لا بن کثیر، ۴/۱۱۵

Marfat.com

حضرت ابوموسی اشعری رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دو جنتیں چاندی کی اور اس کے برتن اور جو کچھ ان میں ہے سب چاندی کا ہوگا، اور دو جنتیں سونے کی مع ساز و سامان، یہ سب ہر جنتی کو ملے گا۔ اور جنت عدن میں رب عزوجل کا دیدار ہوگا، ہاں ذات قدوس کبریائی کے پردہ میں متجلی ہوگی۔ ۱۲م

(۳) اہل جنت کے لئے تجلی ربانی کا نزول

۲۶۶۹۔ **عن** انس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه. قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : فاذا كان يوم الجمعة نزل تبارك وتعالیٰ عن عليين على كرسيه ثم حف الكرسی بمنابر من نور وجاء النبيون حتی يجلسوا عليها۔

فتاوی رضویہ ۱۱/۲۵۴

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب جمعہ کا دن ہوگا تو رب تبارک وتعالیٰ کی تجلی خاص کا نزول کرسی پر ہوگا پھر کرسی کے اردگرد نور کا منبر بچھا کر کرسی کو گھیر دیا جائیگا۔ پھر انبیاء کرام علیہم الصلوۃ السلام کی تشریف آوری ہوگی اور ان منبروں پر تشریف فرما ہوں گے۔ ۱۲م

(۴) اللہ تعالیٰ کی تجلی آسمانوں میں ہے

۲۶۷۰۔ **عن** معاوية بن الحكم السلمی رضی الله تعالیٰ عنه قال :بينا انااصلی مع رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم اذ عطس رجل من القوم فقلت · يرحمك الله ، فرمانی القوم بابصا رهم فقلت: واثكل اميا ه ماشانكم تنظرون الی، فجعلوا يضربون بايد يهم علی افخاذهم فلما رأيتهم يصمتو ننی لكنی سكت ، فلما صلی رسول صلی الله تعالیٰ عليه وسلم فبأبی هو وامی مارأيت معلما قبله ولا بعده احسن تعليمامنه، فوالله ما كهر نی ولا ضربنی ولاشتمنی،

۲۶۶۹۔ میزان الاعتدال ۱/۶۰۴ ☆

۲۶۷۰۔ الصحیح لمسلم، باب تحریم الکلام فی الصلوۃ ۱/۲۰۳
المسند لاحمد بن حنبل، ۵/۴۴۷ ☆ السنن الکبری للبیهقی، ۲/۳۶۰
المعجم الکبیر للطبرانی، ۱۹/۴۰۳ ☆ المصنف لابن أبی شیبة ۲/۴۳۲
کنز العمال للمتقی، ۱۹۹۱۵، ۷/۴۸۹ ☆ الدر المنثور، للسیوطی، ۱/۳۰۷

Marfat.com

ثم قال : ان هذه الصلوة لا يصلح فيها شئ من كلام الناس ، انما هو التسبيح والتكبير وقرأة القرآن او كما قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم ،قلت: يا رسول الله ! انى حديث عهد بجاهلية وجاء الله بالاسلام ،وان منارجالا ياتون الكهان قال : فلاتا تهم ،قال ومنا رجال يتطيرون قال : ذاك شئ يجدونه فى صدورهم فلا يصدهم ،وقال ابن الصباح فلا يصدنكم قال : قلت : ومنا رجال يخطون ،قال : كان نبى من الانبياء يخط ، فمن وافق خطه فذاك ، قال : و كانت لى جارية ترعى غنما لى قبل احد والجوانية فاطلعت ذات يوم فاذا الذئب قد ذهب، بشاة عن غنهما ، وانا رجل من بنى آدم آسف كما يا سفون لكنى صككتها صكة فاتيت رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فعظم ذلك على ، قلت : يا رسول الله ! افلا اعتقها، قال: ائتنى بها فاتيته بها فقال لها : اين الله ؟ قالت : فى السماء قال : من انا؟ قالت : انت رسول الله ،قال : اعتقها فانها مؤمنة ۔

فتاوی رضویہ ۱۱/۲۵۴

حضرت معاویہ بن حکم سلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیساتھ نماز پڑھ رہا تھا کہ ایک شخص کو چھینک آئی، میں نے اس کے جواب میں یرحمک اللہ، کہا۔ لوگوں نے مجھے تیز نگاہوں سے دیکھا تو میں نے کہا: کاش مجھے میری ماں روتی یعنی اس واقعہ سے پہلے ہی میں مرجاتا۔ تم لوگ مجھے کیوں گھورتے ہو۔ یہ سن کر لوگ مجھے خاموش کرنے کے لئے اپنے ہاتھ رانوں پر مارنے لگے جب میں نے محسوس کیا کہ وہ مجھے خاموش کرنا چاہتے ہیں تو میں خاموش ہوگیا۔ جب حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز پڑھ چکے تو حضور نے مجھے مسئلہ بتایا۔ میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں کہ میں نے حضور جیسا شفیق ومہربان معلم نہ آپ سے پہلے کسی کو دیکھا اور نہ آپ کے بعد۔ آپ نے نہ مجھے جھڑکا، نہ مارا نہ برا کہا بلکہ یوں فرمایا: نماز میں دنیا کی باتیں کرنا درست نہیں، نماز تو تسبیح، تکبیر اور قرآن کی تلاوت کا نام ہے اور اسی طرح کی باتیں تعلیم فرمائیں ، میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! میں ابھی جلدی زمانہ جاہلیت کو چھوڑ کر آغوش اسلام میں آیا ہوں۔ مجھے یہ بتائیں کہ بعض لوگ نجومیوں کے پاس جاتے ہیں، فرمایا: تو ان کے پاس مت جا۔ میں نے مزید عرض کیا: بعض لوگ برا شگون لیتے ہیں، فرمایا: یہ سب لوگوں کی اپنے دل کی گڑھی باتیں ہیں تو اس

پر عمل نہ کر۔ میں نے عرض کیا: بعض لوگوں کو میں نے دیکھا کہ لکیریں کھینچتے یعنی علم رمل کے ذریعہ پیش گوئی کرتے ہیں، فرمایا: یہ علم بعض انبیائے کرام علیہم الصلوۃ والسلام کا ہے، اب اگر کسی کا علم ان کے مطابق ہو تو درست ہے۔ حدیث کے راوی حضرت معاویہ کہتے ہیں: میری ایک باندی تھی جو احد پہاڑ اور جوانیہ بستی کے پاس بکریاں چراتی تھی، ایک دن میں نے وہاں جا کر دیکھا کہ ایک بکری کو بھیڑیا لے گیا ہے۔ چونکہ میں ایک انسان ہوں اور لوگوں کی طرح مجھے بھی غصہ آجاتا ہے لہذا میں نے غصہ میں اس کے ایک طمانچہ مار دیا۔ پھر میں بارگاہ رسالت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: یارسول اللہ! ایسا ایسا غصہ میں ہو گیا، فرمایا: یہ تمہارا کام اچھا نہیں، میں نے عرض کیا: کیا میں اس کو آزاد نہ کر دوں؟ فرمایا: اس کو ہمارے پاس لیکر آؤ۔ میں اس کو لیکر آپکی خدمت میں پہونچا۔ آپ نے اس باندی سے پوچھا، بتا اللہ کہاں ہے؟ بولی: آسمان میں، یعنی اس کا جلوۂ خاص آسمانوں میں ہے، فرمایا: میں کون ہوں؟ بولی: آپ اللہ عزوجل کے رسول ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، اس پر آپ نے فرمایا: اے معاویہ! اس کو آزاد کر دو کہ یہ ایمان والی ہے۔ ۱۲م

۲۶۷۱۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالی عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ان الميت تحضره الملائكة ، فاذا كان الرجل الصالح قالوا : اخرجی ايتها النفس الطيبة ، كانت فی الجسد الطيب ، اخرجی حميدة والبشری بروح وريحان ورب غير غضبان ،قال : فلا يزال يقال ذلك حتی تخرج ، ثم يعرج بها الی السماء فيستفتح لها فيقال : من هذا ؟ فيقال: فلان، فيقولون: مرحبا بالنفس الطيبه كانت فی الجسد الطيب ادخلی حميدة والبشری بروح وريحان ورب غير غضبان ، قال : فلا يزال يقال لها حتی ينتهی بها الی السماء التی فيها الله عزوجل۔ فتاوی رضویہ ۱۱/۲۵۴

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قریب المرگ شخص کے پاس فرشتے آتے ہیں، اگر وہ بندہ صالح اور نیک تھا تو کہتے ہیں: اے پاک جان نکل، تو پاک جسم میں تھی، نکل کہ تو لائق ستائش ہے اور ہمیشہ کے آرام، خوشبو اور رضائے الٰہی کا مژدہ جانفزا سن، فرشتے اس سے یہ کہتے رہتے ہیں یہاں تک

۲۶۷۱۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۳/۵۶

کہ وہ جسم سے نکل جاتی ہے پھر اس کو لیکر آسمان کی طرف جاتے ہیں اور اس کے لئے آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں، ندا ہوتی ہے کون؟ کہا جاتا ہے۔ یہ فلاں ہے، دروازہ کھولنے والے فرشتے بھی وہی کہتے ہیں جو پہلے فرشتوں نے کہا تھا، کہ اے پاک جان خوش آمدید، تو پاک جسم میں تھی، داخل ہو کہ تو قابل تعریف ہے اور ہمیشہ کے آرام، خوشبو اور رضائے الٰہی کی بشارت سن، اس روح کو یہ ہی بشارتیں سنائی جاتی رہتی ہیں یہاں تک کہ اس آسمان تک پہونچ جاتی ہے جہاں اللہ تعالیٰ کی تجلی بغیر کسی کم و کیف کے ہے۔۱۲م

(۵) اللہ عزوجل کی تجلی خاص انسان کو نیک بخت بناتی ہے

۲۶۷۲۔ **عن** محمد بن مسلمة رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: ان لربکم فی ایام دهر کم نفحات فتعرضوا لها، لعل ان یصیبکم نفحة منها فلا تشقون بعا ها ابدا۔

حضرت محمد بن مسلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک تمہارے رب کے لئے تمہارے دنوں میں کچھ خاص تجلیاں ہیں، ان کی جستجو کرو، شاید تم پر ان میں سے کوئی تجلی ہو جائے تو کبھی بدبختی نہ آنے پائے۔

فتاوی افریقہ، ص ۳۷

۲۶۷۲۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ۲۳۴/۱۹ ☆ مجمع الزوائد للهیثی، ۲۳۱/۱۰
اتحاف السادة للزبیدی ۳/ ۲۸۰ ☆ المغنی للعراقی، ۱۸۶/۱

Marfat.com

۷۔ جنت

(۱) جنت اور دوزخ کا مکالمہ

۲۶۷۳۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالی عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: تحاجت النار والجنة، فقالت النار: اوثرت بالمتكبرين والمتجبرين، وقالت الجنة: فمالی لا يدخلنی الا ضعفاء الناس وسفلتهم وعرتهم، فقال الله عزوجل للجنة: انما انت رحمة ارحم بك من اشاء من عبادی، وقال للنار: انما انت عذابی اعذب بك من اشاء من عبادی، ولكل واحد منكما ملؤها، فاما النار فلا تمتلئ حتی يضع الله عزوجل رجله فتقول: قط قط، قط، ای حسبی، فهنالك تمتلئ ويزوی بعضها الی بعض، ولا يظلم الله من خلقه احداً واما الجنة فان الله تعالیٰ ينشئ لها خلقا۔

فتاوی رضویہ ۹/۶۶

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جنت اور دوزخ میں بحث ہوئی تو دوزخ نے کہا: میں متکبرین اور جابر و ظالم لوگوں کا ٹھکانا ہوں، جنت بولی: مجھے کیا ہوا کہ مجھ میں کمزور، ادنی اور نادار لوگ آئیں گے ۔اس پر اللہ عزوجل نے فرمایا: اے جنت! تو رحمت کی جگہ ہے کہ تیرے ذریعہ میں اپنے بندوں میں سے جس پر چاہوں گا رحم کروں گا، اور دوزخ سے فرمایا: اے دوزخ! تو میرا عذاب ہے کہ تیرے ذریعہ میں اپنے بندوں میں سے جس پر چاہوں گا عذاب کروں گا، اور تم میں سے ہر ایک کو بھرا جائیگا، جب جہنم نہیں بھریگی تو اللہ عزوجل اپنا غضب وجلال اس میں نازل فرمائے گا۔ اس کے بعد فوراً دوزخ پکارے گی: بس، بس، بس، یعنی میرے لئے کافی ہے۔، تو وہ بھر جائیگی

۲۶۷۳۔ الجامع الصحيح للبخاری، تفسير سورة قٓ　　۱۷۹/۲
الصحيح لمسلم، باب جهنم اعاذنا الله تعالیٰ عنها،　　۳۸۱/۲
المسند لاحمد بن حنبل، ۳۱۴/۲ ☆　　اتحاف السادة للزبيدی،　　۳۳۹/۸
فتح الباری للعسقلانی، ۵۹۵/۸ ☆　　كنز العمال للمتقی، ۳۹۵۶۲، ۵۴۴/۱۴
مشكوة المصابيح للتبريزی، ۵۶۹۴ ☆　　الدر المنثور للسيوطی،　　۱۰۷/۶
المسند لاحمد بی عوانه، ۱۸۷/۱ ☆　　التفسير للبغوی،　　۱۰/۵
شرح السنة للبغوی، ۲۵۶/۱۵ ☆

Marfat.com

اور بعض حصہ بعض میں سکڑ جائے گا۔ اللہ تعالیٰ کی اپنی مخلوق میں کسی پر ظلم نہیں فرمائے گا، لیکن جنت تو اللہ تعالیٰ اس کے بھرنے کیلئے ایک مخلوق اور پیدا فرمائے گا۔ ۱۲م

(۲) جنت نہایت گراں قیمت چیز ہے

۲٦۷٤۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : الا ان سلعة الله غالية ، الا ان سلعة الله الجنة ۔

حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: غور کرو اللہ تعالیٰ کا سامان گراں قیمت والا ہے، اور اللہ تعالیٰ کا سامان جنت ہے۔ فتاوی رضویہ ۳/ ۲۴۹

(۳) زمانۂ فترت کے مطیع لوگ جنتی ہیں

۲٦۷٥۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالی عنه قال:قال رسو ل الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اما الذی مات فی الفترة فيقول : رب ! ما اتانی لك رسول الله ، فيأخذموا ثيقهم ليطيعه فيرسل اليهم ان ادخلوا النار ، فمن دخلها كانت عليه بردا وسلاما ، ومن لم يد خلها سحب اليها ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو لوگ زمانۂ فترت میں انتقال کر گئے وہ رب تبارک وتعالیٰ کے حضور عرض کریں گے: ہمارے پاس تیرا کوئی رسول نہ آیا تھا، اللہ تعالیٰ ان سے اپنی اطاعت کا عہد و پیمان لے گا۔ وہ سب عہد کریں گے کہ ہم ضرور تیری اطاعت کریں گے۔ اللہ تعالیٰ ان کے پاس ایک پیغام یہ بھیجے گا کہ تم سب دوزخ میں داخل ہو جاؤ، تو ان میں سے جو شخص دوزخ میں جائیگا ان پر وہ ٹھنڈی اور سلامتی والی ہو جائیگی، اور جو ان کار کریگا اس کو گھسیٹ کر دوزخ میں داخل کر دیا جائیگا۔ شرح الحقوق ص ۲۵

(۴) اہل جنت کی مقبولیت

۲٦۷٦۔ **عن** أبی سعيد الخدری رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله

۲٦۷٤۔ الجامع للترمذی ، باب من ابواب القيامة　　۳/ ٦۸

۲٦۷٥۔ المسند لا حمد بن حنبل ،　　٤/ ٦۰۲

۲٦۷٦۔ الجامع الصحيح للبخاری ، باب صفة الجنة النار ،　　۲/ ۹٦۹

Marfat.com

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : ان اللہ تعالیٰ یقول لا ھل الجنۃ : یا اھل الجنۃ ! یقولون : لبیک ربنا و سعد یک ، فیقول : ھل رضیتم ؟ فیقولون:و ما لنا لا نرضی و قد اعطیتنا ما لم تعط احدا من خلقک فیقول: فانا اعطیکم افضل من ذلک، قالوا : یا رب ! وای شئ افضل من ذلک ، فیقول : احل علیکم رضوانی فلا اسخط علیکم بعدہ ابداً۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ جنتیوں سے فرمائے گا: اے جنت والو! عرض کریں گے: اے رب ہمارے! ہم تیرے حضور حاضر ہیں، فرمائے گا: کیا تم راضی ہوئے؟ عرض کریں گے: ہم کیوں راضی نہ ہوں جبکہ تو نے ہمیں وہ اعزاز بخشا کہ اپنی مخلوق میں کسی کو عطا نہیں کیا، فرمائے گا: میں اس سے بھی بڑھ کر فضیلت عطا فرماؤنگا۔ عرض کریں گے: اے رب ہمارے: اس سے بڑھ کر اور کیا ہے؟ فرمائے گا: میں تمہارے لئے اپنی رضا نازل فرما رہا ہوں کہ اب اس کے بعد کبھی ناراض نہ ہوں گا۔ ۱۲م

(۵) مومنوں سے جنت قریب ہوگی

۲۶۷۷۔ **عن** حذیفۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : یجمع اللہ تعالیٰ الناس فیقوم المؤمنون حتی تزلف لھم الجنۃ فیأ تون آدم علیہ السلام فیقولون : یا ابانا ! استفتح لنا الجنۃ فیقول : وھل اخرجکم من الجنۃ الا خطیئۃ ابیکم آدم ،لست بصا حب ذلک ، اذھبوا الی ابنی ابراھیم خلیل اللہ ، قال : فیقول ابراھیم علیہ الصلوٰۃ و السلام : لست بصاحب ذالک ،انما کنت خلیلاً من وراء وراء اعمدوا الی موسیٰ الذی کلمہ اللہ تعالیٰ تکلیماً، فیأتون موسیٰ علیہ الصلوٰۃ و السلام ، فیقول : لست بصاحب ذلک، اذھبوا الی عیسی کلمۃ اللہ تعالیٰ وروحہ فیقول عیسی علیہ السلام لست بصاحب ذلک، فیأ تون محمدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فیقوم و یوذن لہ و ترسل الامانۃ والرحم فتقومان جنبی الصراط یمیناوشمالا ، فیمر اولکم کالبرق

۲۶۷۶۔ الصحیح لمسلم، کتاب الجنۃ و صفۃ نعیمھا ۲/ ۳۷۸
المسند لاحمد بن حنبل، ۲/ ۲ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۱/ ۱۱۹
۲۶۷۷۔ الصحیح لمسلم، باب اثبات الشفاعۃ ۱/ ۱۱۲

Marfat.com

قال : قلت: بأبی انت وامی ، ای شئ کمر البرق، قال : رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : الم تروا الی البرق کیف یمر و یرجع فی طرفة عین ،ثم کمر الریح ، ثم کمر الطیر ، و شد الرجال تجری بهم اعمالهم، و نبیکم قائم علی الصراط یقول : رب سلم سلم ،حتی تعجز اعمال العباد حتی یجئ الرجال فلا یستطیع السیر الازحفا ، قال : و فی حافتی الصراط کلا لیب معلقة مامورة تاخذ من امرت به ، فمخدوش ناج ومکدوس فی النار ، والذی نفس أبی هریرة بیده ! ان قعر جهنم لسبعین خریفا۔

حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ لوگوں کو جمع فرمائے گا تو مومنین کھڑے ہوں گے یہاں تک کہ جنت ان سے قریب کردی جائیگی، سب حضرت آدم علی نبینا وعلیہ الصلوۃ والسلام کی خدمت میں حاضر ہوکر فرمائیں گے: اے ہمارے والد گرامی! ہمارے لئے جنت کا دروازہ کھولئے! فرمائیں گے تم اپنے باپ کی لغزش ہی کے سبب جنت سے باہر آئے۔ اب ابتداء یہ منصب مجھے حاصل نہیں، تم حضرت ابراہیم علی نبینا وعلیہ الصلوۃ والسلام کی خدمت میں حاضری دو، حضرت ابراہیم بھی ان کی فریاد سن کر فرمائیں گے: مجھے یہ منصب نہیں ملا۔ میں تو اللہ تعالیٰ کا خلیل دور دور سے تھا کہ بلاواسطہ مجھے شرف کلام سے مشرف نہ فرمایا۔ تم حضرت موسی علی نبیناو علیہ الصلوۃ والسلام کے پاس جاؤ کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں شرف ہمکلامی سے مشرف فرمایا، سب لوگ حضرت موسی کی خدمت میں حاضری دیں گے لیکن یہ ہی جواب پائیں گے کہ میں اس منصب پر نہیں تم حضرت عیسی علی نبینا وعلیہ الصلوۃ والتسلیم کی بارگاہ میں حاضری دو کہ وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے کلمہ اور پاک روح ہیں۔ لیکن حضرت عیسی کی طرف سے بھی وہی جواب ملے گا میں اس منصب کا حامل نہیں، تم حضور احمد مجتبی محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ بے کس پناہ میں حاضری دیکر اپنا مدعا بیان کرو حضور یہ فریاد سن کر کھڑے ہوں گے اور آپکو شفاعت اور جنت کے دروازہ کو کھولنے کی اجازت ملے گی۔ اس وقت امانت اور صلہ رحمی کو پل صراط کے داہنے اور بائیں کھڑا کردیا جائے گا، سب سے پہلا شخص پل صراط سے اس طرح پار ہوگا جیسے بجلی کوند کر روپوش ہوجاتی ہے۔ راوی کہتے ہیں: میں نے عرض کیا: میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں، بجلی کی طرح کوئی چیز گزر سکتی ہے؟ آپ نے فرمایا: کیا تم نے

Marfat.com

بجلی کو نہیں دیکھا؟ وہ کیسی تیزی سے گزر جاتی ہے اور پل بھر میں واپس آ جاتی ہے۔ پھر اس کے بعد لوگ اس طرح گزریں گے جیسے ہوا۔ پھر جیسے پرندہ اڑتا ہے۔ پھر جیسے آدمی دوڑتا ہے۔ یہ سب اپنے اپنے اعمال کے مطابق پل صراط سے گزر جائیں گے۔ اس وقت نازک میں آپ لے نبی کریم رؤف ورحیم پل کے کنارے کھڑے رب سلم، رب سلم، کی دعا کرتے ہوں گے، یہاں تک کہ لوگوں کے اعمال نیک کا وزن گھٹتا جائے گا اور اب ایسے لوگ آنا شروع ہوں گے کہ انکو پل صراط پار کرنا دشوار ہوگا کہ گھسٹ کر پار ہوں گے۔ پل کے دونوں طرف آنکڑے لٹکے ہوں گے جسکے بارے میں انہیں حکم ہوگا اس کو پکڑ لینگے۔ بعض زخمی ہو کر نجات پا جائیں گے لیکن بعض الٹ پلٹ کر جہنم میں گر جائیں گے۔ اس حدیث کے راوی حضرت ابو ہریرہ بھی ہیں۔ فرماتے ہیں: قسم ہے اس ذات کی جسکے قبضہ میں ابو ہریرہ کی جان ہے جہنم کی گہرائی ستر برس کی راہ ہے۔ ۱۲م

(۶) جنتیوں میں خاندان کی رعایت ہوگی

۲۶۷۸۔ **عن** عبد االله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال: هم ذرية المؤمن يموتون على الاسلام، فان كانت منازل آبائهم ارفع من منازلهم لحقوا بآبائهم ولم ينقصوا من اعمالهم التى عملوا شيئا۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ یہ ذریت مومن کا حال ہے جو اسلام پر مریں۔ اگر ان کے باپ دادا کے درجے ان کی منزلوں سے بلند تر ہوئے تو یہ اپنے باپ دادا سے ملا دیئے جائیں گے اور ان کے اعمال میں کوئی کمی نہ ہوگی۔

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

جب عام صالحین کی صلاح ان کی نسل واولاد کو دین ودنیا وآخرت میں نفع دیتی ہے تو صدیق وفاروق، عثمان وعلی، جعفر وعباس اور انصار کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کی صلاح عظیم کا کیا کہنا جنکی اولاد میں شیخ صدیقی، فاروقی، عثمانی، علوی، جعفری، عباسی اور انصاری ہیں۔ یہ کیوں نہ اپنے نسب کریم سے دین ودنیا وآخرت میں نفع پائیں گے۔ پھر اللہ اکبر حضرات علیہ سادات کرام اولاد امجاد حضرت خاتون جنت بتول زہراء کہ خود حضور پر

۲۶۷۸۔ التفسير لا بن ابى حاتم،

نور سید الصالحین سید العالمین سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بیٹے ہیں کہ ان کی شان تو ارفع واعلی وبلند وبالا ہے۔

اللہ عزوجل فرماتا ہے: انما یرید اللہ لیذھب عنکم الرجس اھل البیت ویطھرکم تطھیرا ،

اللہ تعالیٰ یہ ہی چاہتا ہے کہ تم سے ناپاکی دور رکھے اے نبی کے گھر والو، اور تمہیں ستھرا کردے خوب پاک فرما کر۔　　اراءۃ الادب ص ۴۹

(۷) بعض جنتیوں کے گناہ نیکیوں سے بدل جاتے ہیں

۲۶۷۹۔ **عن** أبی ذزی الغفاری رضی اللہ تعالی عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : انی لا علم آخر اھل الجنۃ دخولا الجنۃ و آخر اھل النار خروجا منھا ، رجل یؤ تی بہ یوم القیامۃ فیقال: اعرضوا علیہ صغار ذنوبہ وارفعوا عنہ کبارھا ، فتعرض علیہ صغار ذنوبہ فیقال : عملت یوم کذا و کذا و کذا ، و عملت یوم کذا و کذا و کذا ، فیقول : نعم ، لا یستطیع ان ینکر وھو مشفق من کبار ذنوبہ ان تعرض علیہ ، فیقال لہ:فان لک مکان کل سیتہ حسنۃ ،فیقول : رب ! قد عملت اشیاء لا اراھا ھھنا فلقد رأیت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ضحک حتی بدت نواجذہ۔

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں اس شخص کو بخوبی جانتا ہوں جسکو سب سے آخر میں دوزخ سے نکال کر جنت میں داخل کیا جائے گا۔ وہ شخص روز قیامت حاضر لایا جائیگا ارشاد ہوگا: اس کے چھوٹے چھوٹے گناہ اس پر پیش کرو اور بڑے بڑے ظاہر نہ کرو۔ اس سے کہا جائے گا: تو نے فلاں فلاں دن یہ کام کئے۔ وہ مقر ہوگا اور اپنے بڑے بڑے گناہوں سے ڈرتا ہوگا کہ ارشاد ہوگا اسے ہر گناہ کی جگہ ایک نیکی دو۔ اب کہہ اٹھے گا: الٰہی ! میرے اور بہت سے گناہ ہیں وہ تو سننے میں آئے ہی نہیں ، یہ فرما کر حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اتنا ہنسے کہ آس پاس کے دندان مبارک ظاہر ہوئے۔　　فتاوی افریقہ ص ۱۴۳

۲۶۷۹۔ الصحیح لمسلم،　　کتاب الایمان　　۱۰۶/۱
الجامع للترمذی　　ابواب صفۃ جھنم　　۸۳/۲

Marfat.com

۸۔ جہنم

(۱) جہنم کی آگ نہایت سیاہ ہے

۲۶۸۰۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: اترونها حمراء كناركم هذه، لهي اسود من القار۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا تم جہنم کی آگ کو اپنی اس آگ کی طرح سرخ سمجھتے ہو، بیشک وہ تو تارکول سے زیادہ سیاہ ہے۔

۲۶۸۱۔ **عن** انس رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: نار جهنم سوداء مظلمة۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جہنم کی آگ نہایت سیاہ ہے۔

۲۶۸۲۔ **عن** انس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم هذه الآية، وقودها الناس والحجارة فقال: اوقد عليها الف عام حتى احمرت، والف عام حتى ابيضت۔ والف عام حتى اسودت، فهى سوداء مظلمة لا يضئ لهبها۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے آیت کریمہ وقودها الناس الآية، جہنم کا ایندھن کافر لوگ اور پتھر ہیں، تلاوت فرمائی۔ اور اس پر آپ نے فرمایا: جہنم میں ایک ہزار سال آگ جلائی گئی تو سرخ ہو گئی۔ پھر ایک ہزار سال حتی کہ سفید ہوئی، پھر ایک ہزار سال حتی کہ سیاہ ہوگئی۔ پس جہنم کی آگ انتہائی سیاہ ہے جس کا شعلہ روشن نہ ہوگا۔

۲۶۸۰۔ المؤطا لمالك، ما جاء فی صفة جهنم، ۳۸۹

۲۶۸۱۔ كشف الاستار للبزار، ۴/ ۱۸۰

۲۶۸۲۔ الجامع للترمذی، ابواب صفة جهنم، ۲/ ۸۳

شعب الايمان للبيهقی، ۱/ ۴۸۹

Marfat.com

۲۶۸۳۔ **عن** ابی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: فهی سوداء مظلمة۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہ آگ نہایت سیاہ ہے۔

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

امام ترمذی نے اس حدیث کے موقوف ہونے کو صحیح کہا: لیکن میں کہتا ہوں: کہ اس معاملہ میں حدیث موقوف بھی مرفوع کی طرح ہے بشرطیکہ اسرائیلیات سے ماخوذ نہ ہو۔

فتاوی رضویہ ۳/۲۴۲

(۲) ادنی عذاب پانے والا دوزخی

۲۶۸۴۔ **عن** نعمان بن بشیر رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: ان اهو ن اهل النار عذابا من یوضع فی اخمص قدمیه جمراتان یغلی منها دماغه۔

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دوزخ میں سب سے ہلکے عذاب والا وہ ہے کہ اس کے تلووں میں انگارے رکھے جائیں گے جس سے بھیجا ابلے گا۔

۲۶۸۵۔ **عن** انس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: یقول الله عزوجل لا هون اهل النار عذابا یوم القیامة: لو ان لك ما فی الارض من شئ اکنت تفتدی به فیقول: نعم، فیقول: اردت منك اهون من هذا و انت فی صلب آدم ان لا تشرك بی شیئا فأبیت الا ان تشرك۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے

۲۶۸۳ ۔الجامع للترمذی، ابواب صفة جهنم، ۸۳/۲

۲۶۸۴۔ المصنف لعبد الرزاق، ۱۸۴۴۷، ☆ التفسیر لا بن کثیر ۴۴۳/۸

کنز العمال للمتقی، ۳۹۸۰۰، ۶۶۸/۱۴ ☆ اتحاف السادة للزبیدی، ۵۱۲/۱۰

الدر المنثور للسیوطی، ۳۲۵/۴ ☆

۲۶۸۵۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب صفة الجنة النار، ۹۷۰/۲

الصحیح لمسلم، باب صفة المنافقین ۳۷۴/۲

Marfat.com

ارشاد فرمایا: دوزخیوں میں سب سے ہلکے عذاب والے سے اللہ عزوجل فرمائے گا تمام زمین میں جو کچھ ہے اگر تیری ملک ہوتا تو کیا اسے اپنے فدیہ میں دے کر عذاب سے نجات مانگنے پر راضی ہوتا۔ وہ عرض کرے گا: ہاں، فرمائے گا: میں نے تجھ سے روز میثاق اس سے بھی ہلکی اور آسان بات چاہی تھی کہ کسی کو میرا شریک نہ کرنا مگر تو نے نہ مانا بغیر میرا شریک ٹھہرائے ہوئے۔

شرح المطالب ۲۳

۲۶۸۶۔ **عن** نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ان اھون اھل النار عذابا من لہ نعلان و شراکان من نار یغلی منھا دماغہ کما یغلی المرجل ما یری ان احد اشد منہ عذابا و انہ لا ھو نھم عذابا۔

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ دوزخ میں سب سے ہلکے عذاب والا وہ ہے جسے آگ کے دو جوتے اور دو تسمے پہنائے جائیں گے جس سے اس کا دماغ دیگ کی طرح جوش مارے گا۔ وہ یہ سمجھے گا کہ سب سے زیادہ سخت عذاب اسی پر ہے حالانکہ اس پر سب سے ہلکا عذاب ہوگا۔

شرح المطالب ۲۲

(۳) نفس امارہ اور جنت و دوزخ

۲۶۸۷۔ **عن** أبی ھریرۃ رضی اللہ تعالی عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم: حفت الجنۃ بالمکارہ و حفت النار بالشھوات۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جنت ان چیزوں سے گھیر دی گئی ہے جو نفس کو ناگوار ہیں۔ اور دوزخ ان چیزوں

۲۶۸۶۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب صفۃ الجنۃ والنار، ۲/ ۹۷۱
الصحیح لمسلم، کتاب الایمان، ۱/ ۱۱۵
التفسیر لا بن کثیر ۸/ ۴۴۳ ☆ اتحاف السادۃ للزبیدی ۱۰/ ۵۱۲
۲۶۸۷۔ الصحیح لمسلم، کتاب الجنۃ و صفۃ نعیمھا ۲/ ۳۷۸
المسند لا حمد بن حنبل ۲/ ۲۶۰ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۱/ ۲۲۷
شرح السنۃ للبغوی، ۱۴/ ۳۰۶ ☆ اتحاف السادۃ للزبیدی، ۸/ ۶۲۶
البدایۃ والنھایۃ لا بن کثیر ۱۲/ ۱۳ ☆ التفسیر للقرطبی، ۴/ ۲۸

Marfat.com

سے ڈھانپ دی گئی ہے جو نفس کو پسند ہیں۔

۲۶۸۸۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم : لما خلق الله تعالیٰ الجنة قال لجبرئيل : اذهب فانظر اليها ، فذهب فنظر اليها و الی ما اعد الله لاهلها فيها ، ثم جاء فقال۔ ای رب او عزتك لا يسمع بها احد الادخلها ، ثم حفها بالمكاره ثم قال : يا جبرئيل ! اذهب فانظر اليها ، قال : فذهب فنظر اليها ثم جاء فقال : ای رب ! و عزتك لقد خشيت ان لا يدخلها احد ، قال : فلما خلق الله تعالی النار قال : يا جبرئيل ! اذهب فانظر اليها ، قال۔ فذهب فنظر اليها ثم جاء فقال۔ ای رب ! و عزتك لا يسمع بها احد فيد خلها فحفها بالشهوات ثم قال : يا جبرئيل ! اذ هب فانظر اليها قال : فذهب فنظر اليها فقال : ای رب ! و عزتك لقد خشيت ان لا يبقی احد الا دخلها۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب اللہ عزوجل نے جنت بنائی جبرئیل امین علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کو حکم فرمایا کہ اسے جا کر دیکھ، جبرئیل نے اسے اور جو کچھ اس میں مولی تعالیٰ نے اہل جنت کے لئے تیار فرمایا ہے دیکھا پھر حاضر ہو کر عرض کی: اے میرے رب! تیری عزت کی قسم! اسے تو جو کوئی سنے گا اس میں بے جائے نہ رہے گا۔ پھر رب عزوجل نے اسے ان باتوں سے گھیر دیا جو نفس کو ناگوار ہیں۔ پھر جبرئیل کو حکم فرمایا: کہ اب جا کر دیکھ، جبرئیل نے دیکھا پھر حاضر ہو کر عرض کی اے میرے رب! تیری عزت کی قسم! مجھے ڈر ہے کہ اب تو شاید اس میں کوئی بھی نہ جا سکے۔ پھر جب مولی تبارک وتعالی نے دوزخ پیدا کی جبرئیل سے فرمایا: اسے جا کر دیکھ، جبرئیل نے دیکھا پھر آ کر عرض کی: اے میرے رب! تیرے عزت کی قسم! اس کا حال سن کر کوئی بھی اس میں نہ جائے گا۔ مولی تعالیٰ نے اسے نفس کی خواہشوں سے ڈھانپ دیا۔ پھر حضرت جبرئیل کو اس کے دیکھنے کا حکم فرمایا: جبرئیل امین علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے اسے دیکھ کر عرض کی: اے میرے رب! تیری

۲۶۸۸۔ الجامع للترمذی ، باب ما جاء حفت الجنة بالمكارة ، ۲/ ۸۰
السنن لا بی داؤد ، باب حق الجنت و النار ، ۲/ ۲۵۲
الترغيب و الترهيب للمنذری ، ۴/ ۴۶۳ ☆ المستدرك للحاكم ، ۱/ ۲۷
المسند لاحمد بن حنبل ، ۲/ ۳۳۲ ☆ كنز العمال للمتقی ، ۳۹۵۲۳ ، ۱۴/ ۵۴۵

Marfat.com

عزت کی قسم! مجھے ڈر ہے کہ اب تو شاید ہی کوئی اس میں جانے سے بچے۔

فتاوی رضویہ ۹/۹۴

(۴) ابوطالب کا حال

۲۶۸۹۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم لعمه قل : لا اله الا الله ، اشهد لك بها يوم القيامة قال : لو لا ان تعيرنی قريش يقولون : انماحمله علی ذلك الجزع لا قررت عينك فانزل الله عزوجل ، انك لا تهدی من احببت ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ابو طالب سے مرتے وقت کلمہ پڑھنے کو ارشاد فرمایا صاف ان کار کیا اور کہا: مجھے قریش عیب لگائیں گے کہ موت کی سختی سے گھبرا کر مسلمان ہو گیا ورنہ حضور کی خوشی کر دیتا۔ اس پر رب العزت تبارک وتعالیٰ نے یہ آیت کریمہ نازل فرمائی۔ اے محبوب، جس کو آپ پسند کرتے ہیں اسکو ہدایت نہیں دے سکتے۔

۲۶۹۰۔ **عن** سعيد بن المسيب عن أبيه رضی الله تعالیٰ عنهما قال :لما حضرت ابا طالب الوفاة جاء ه رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم فوجد عنده ابا جهل و عبد الله ابن أبی امية بن المغيرة فقال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم : يا عم ! قل لا اله الا الله كلمة اشهد لك بها عند الله ، فقال ابو جهل و عبد الله بن أبی امية : يا ابا طالب ! اترغب عن ملة عبد المطلب ؟ فلم يزل رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم يعرضها عليه و يعيد له تلك المقالة حتی قال ابو طالب اخرما كلمهم هو علی ملة عبد المطلب و ابٰی ان يقول : لا اله الا الله ، فقال رسول اله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم : ام و الله لا استغفرن لك ما لم انه عنك ، فانزل الله تبارك و تعالیٰ ما كان للنبی و الذين آمنوا ان يستغفروا المشركين و لو كانوا

۲۶۸۹۔ الصحیح لمسلم، کتاب الایمان، ۱/۴۰
المسند لاحمد بن حنبل، ۲/۴۳۴
۲۶۹۰۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب اذا قال المشرك عند الموت، ۱/۱۸۱
الصحیح لمسلم، کتاب الایمان، ۱/۴۰
المسند لاحمد بن حنبل، ۵/۴۳۳

Marfat.com

اولی قربی من بعد ماتبین لهم انهم اصحاب الجحیم ، و انزل الله تعالی فی أبی طالب فقال لرسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : انك لا تهدی من احببت و لکن الله یهدی من یشاء و هو اعلم بالمهتدین ۔

حضرت سعد بن مسیب اپنے والد رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی کہ ابو طالب کے انتقال کا وقت جب آیا تو حضور رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لائے، اس وقت وہاں ابو جہل اور عبد اللہ بن ابی امیہ مغیرہ موجود تھا، حضور سید عالم صلی تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اے چچا! تم کلمہ پڑھ لو میں اللہ تعالیٰ کے یہاں گواہی دونگا۔ یہ سن کر ابو جہل اور ابن امیہ نے کہا اے ابو طالب کیا تم عبد المطلب کے دین سے پھر رہے ہو؟ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بار بار یہ ہی فرماتے رہے لیکن ابو طالب نے آخر میں یہی کہا: کہ میں عبد المطلب کے دین و مذہب پر ہوں اور کلمہ پڑھنے سے ان کار کر دیا حضور نے فرمایا: تو میں تمہارے لئے اس وقت تک دعائے استغفار کروں گا جب تک مولیٰ سبحانہ مجھے منع نہیں فرمائے گا۔ مولی تعالی سبحانہ نے یہ دونوں آیتیں نازل فرمائیں کہ اے محبوب! آپ اس کو ہدایت نہیں کر سکتے جس کو محبوب رکھتے ہیں۔ لیکن اللہ تعالیٰ جس کو چاہے ہدایت فرمائے اور وہ ہدایت پانے والوں کو خوب جانتا ہے۔ نیز فرمایا: نبی کریم اور مومنین کے لئے جائز نہیں کہ مشرکین کے لئے استغفار کریں خواہ وہ قریبی رشتہ دار ہی ہوں جبکہ یہ واضح ہو چکا ہے کہ وہ دوزخی ہیں۔　　شرح المطالب ص ۱۶

۲۶۹۱۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهماقال:نزلت ای " انك لا تهدی من احببت " فی أبی طالب کان ینهی عن اذی النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم و ینأی عما جاء به ۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ آیت مبارکہ " انك لا تهدی من احببت " ابو طالب کے حق میں نازل ہوئی، ابو طالب کا حال یہ تھا کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کافروں کو باز رکھتے اور خود حضور پر ایمان لانے سے باز رہتے۔

۲۶۹۲۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهماانه قال للنبی صلی الله تعالیٰ

۲۶۹۱۔ المستدرك للحاكم،

۲۶۹۲۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب قصة ابی طالب، ۱/ ۵۴۸
الصحیح لمسلم، کتاب الایمان ۱/ ۱۱۵

Marfat.com

علیه وسلم : ما اغنیت عن عمك ؟ فو الله كان یحوطك و یغضب لك ، قال :هو فی ضحضاح من نار و لو لا انا لكان فی الدرك الا سفل من النار ، و فی روایة و جد ته فی غمرات من النار فا خرجته الی ضحضاح ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کی: حضور نے اپنے چچا ابو طالب کو کیا نفع دیا خدا کی قسم! وہ حضور کی حمایت کرتا اور حضور کیلئے لوگوں سے لڑتا۔ فرمایا: میں نے اسے سراپا آگ میں ڈوبا ہوا پایا تو کھینچ کر پاؤں تک آگ میں کر دیا اور اگر میں نہ ہوتا تو وہ جہنم کے سب سے نیچے طبقہ میں ہوتا۔

۲۶۹۳۔ **عن** أبی سعید الخدری رضی الله تعالیٰ عنه قال ۔ ان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ذكر عنده عمه ابو طالب فقال :لعله تنفعه شفاعتی یوم القیامة فیجعل فی ضحضاح فی النار یبلغ كعبه یغلی منه دماغه ۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سامنے ابو طالب کا ذکر آیا۔ فرمایا: کہ میں امید کرتا ہوں کہ روز قیامت میری شفاعت اسے یہ نفع دے گی کہ جہنم میں پاؤں تک کی آگ میں کر دیا جائے گا جو اس کے ٹخنوں تک ہوگی جس سے اس کا دماغ جوش مارے گا۔

۲۶۹۴۔ **عن** جابر بن عبد الله رضی الله تعالیٰ عنهما قال ۔ قیل للنبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : هل نفعت ابا طالب ؟ قال :اخرجته من غمرة جهنم الی ضحضاح منها ۔

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کیا گیا: حضور نے ابو طالب کو کچھ نفع دیا؟ فرمایا: میں نے اسے دوزخ کے غرق سے پاؤں تک کی آگ میں کھینچ لیا۔　　شرح المطالب ص ۲۱

۲۶۹۵۔ **عن** ام سلمة رضی الله تعالیٰ عنه قالت : ان الحارث بن هشام رضی

۲۶۹۳۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب قصة أبی طالب، ۱/ ۵۴۸
الصحیح لمسلم، کتاب الایمان، ۱/ ۱۱۵
المسند لاحمد بن حنبل، ۳/ ۹ ☆
۲۶۹۴۔ جمع الجوامع للسیوطی، ۸۱۱ ☆
۲۶۹۵۔ مجمع الزوائد للهیثمی، ۱/ ۱۱۸ ☆　　کنز العمال للمتقی، ۳۴۴۳۶، ۱۲/ ۱۵۱

Marfat.com

الله تعالیٰ عنه اتی النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم یوم حجة الوداع فقال : یا رسول الله! انك تحث علی صلة الرحم و الاحسان الی الجار و ایواء الیتیم و اطعام الضیف و اطعام المسکین و کل ذلك یفعله هشام بن المغیرة فما ظنك به یا رسول الله ! فقال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : کل قبر لا یشهد صاحبه ان لا اله الا الله فهو جزوة من النار ، قدو جدت عمی ابا طالب فی طمطام من النار فاخرجه الله لمکانه منی و احسانه الی فجعله الی ضحضاح من النار۔

ام المؤمنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حارث بن ہشام رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے روز حجۃ الوداع حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کی: یارسول اللہ! حضور ان باتوں کی ترغیب فرماتے ہیں، رشتہ داروں سے نیک سلوک، ہمسایہ سے اچھا برتاؤ یتیم کو جگہ دینا، مہمان کی مہمانی دینا، محتاج کو کھانا کھلانا، اور میرا باپ ہشام یہ سب کام کرتا تو حضور کا اس کی نسبت کیا گمان ہے؟ فرمایا: جو قبر بنے جس کا مردہ لا اله الاالله نہ مانتا ہو وہ دوزخ کا انگارہ ہے۔ میں نے خود اپنے چچا ابو طالب کو سر سے اونچی آگ میں پایا۔ میری قرابت وخدمت کے باعث اللہ تعالیٰ نے اسے وہاں سے نکال کر پاؤں تک آگ میں کر دیا۔

۲۶۹۶۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اهون اهل النار عذا با ابوطالب و هو متنعل بنعلین من نار یغلی منها دماغه۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک دوزخیوں میں سب سے کم عذاب ابو طالب پر ہے۔ وہ آگ کے دو جوتے پہنے ہوئے ہے جس سے اسکا دماغ کھولتا ہے۔

۲۶۹۷۔ **عن** امیر المؤمنین علی المرتضی کرم الله تعالیٰ وجهه الکریم قال :

۲۶۹۶۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب صفة الجنة والنار، ۹۷۱/۲
الصحیح لمسلم، کتاب الایمان ۱۱۵/۱
المستدرك للحاکم، ۵۸۱/۴ ☆ کنز العمال للمتقی ۳۹۵۱۲، ۹۸/۱
المسند لاحمد بن حنبل، ۴۳۲/۲ ☆ المسند لابی عوانه ۹۸/۱
الجامع الصغیر للسیوطی، ۱۶۵/۱ ☆
۲۶۹۷۔ السنن لابی داؤد، باب الرجل یموت له قرابة مشرك ۴۵۸/۲
السنن للنسائی باب موارة المشرك، ۲۱۰/۱

Marfat.com

قلت للنبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان عمك الشیخ الضال قد مات ، قال: اذھب فوار اباك ۔

امیر المؤمنین حضرت علی مرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ میں نے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کی: یارسول اللہ! حضور کا چچا وہ بڈھا گمراہ مر گیا، فرمایا: جا، اسے دبا آ۔

۲۶۹۸۔ **عن** امیر المؤمنین علی المرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجھہ الکریم قا ل : قلت للنبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : ان عمك الشیخ الکافر قد مات فما تری فیہ ؟ قال : اری ان تغسلہ تجنہ ۔

امیر المؤمنین حضرت علی مرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ میں نے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا: حضور کا چچا وہ بڈھا کافر مر گیا اس کے بارے میں حضور کی کیا رائے ہے۔ فرمایا: نہلا کر دبا دو

شرح المطالب ص ۲۳

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

امام الائمہ ابن خزیمہ نے فرمایا:
یہ حدیث صحیح ہے۔
امام حافظ الشان اصابہ فی تمیز الصحابہ میں فرماتے ہیں:

صححہ ابن خزیمہ ۔

اس حدیث جلیل کو دیکھئے! ابو طالب کے مرنے پر خود امیر المؤمنین علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کرتے ہیں: کہ حضور کا وہ گمراہ کافر چچا مر گیا۔ حضور اس پر انکار نہیں فرماتے، نہ خود جنازہ میں تشریف لے جاتے ہیں۔ ابو طالب کی بی بی امیر المؤمنین کی والدہ ماجدہ حضرت فاطمہ بنت اسد رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے جب انتقال کیا، حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنی چادر و قمیص مبارک میں انہیں کفن دیا۔ اپنے دست مبارک سے لحد کھودی اپنے دست مبارک سے مٹی نکالی پھر ان کے دفن سے پہلے خود ان کی قبر

۲۶۹۸۔ المصنف لا بن أبی شیبۃ ،

مبارک میں لیٹے اور دعا کی۔

کاش ابوطالب مسلمان ہوتے تو کیا سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان کے جنازہ میں تشریف نہ لیجاتے صرف اتنے ہی ارشاد پر قناعت فرماتے کہ جاؤ اسے دبا آؤ۔

امیر المؤمنین کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کی قوت ایمان دیکھئے کہ خاص اپنے باپ نے انتقال کیا ہے اور خود حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم غسل کا فتوی دے رہے ہیں اور یہ عرض کرتے ہیں کہ یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وہ تو مشرک مرا، ایمان ان بندگان خدا کے تھے کہ اللہ ورسول کے مقابلہ میں باپ بیٹے کسی سے کچھ علاقہ نہ تھا۔ اللہ ورسول کے مخالفوں کے دشمن تھے اگر چہ وہ اپنا جگر ہو۔ دوستان خدا اور رسول کے دوست تھے اگر چہ ان سے دنیوی ضرر ہو۔

شرح المطالب ص ۲۵

۲۶۹۹۔ **عن** انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال :لما جاء ابو بکر بأبی قحافة قال : فلما مدیدہ یبایعہ بکی ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فقال النبی صلی اللہ تعالیٰ ءالیہ وسلم :ما یبکیك؟ قال : لان تکون ید عمك مکان یدہ و یسلم یقر اللہ تعالیٰ عینیك احب الی من ان یکون۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے والد حضرت ابوقحافہ کو لیکر بارگاہ رسالت میں حاضر ہوئے اور حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنا دست انور ابوقحافہ سے بیعت اسلام لینے کیلے بڑھایا تو صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ روئے۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: کیوں روتے ہو؟ عرض کی: ان کے ہاتھ کی جگہ آج حضور کے چچا کا ہاتھ ہوتا اور ان کے اسلام لانے سے اللہ تعالیٰ حضور کی آنکھ ٹھنڈی کرتا تو مجھے اپنے باپ کے مسلمان ہونے سے زیادہ یہ بات عزیز تھی۔

﴿۳﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

حاکم نے کہا: یہ حدیث بر شرط شیخین صحیح ہے۔ حافظ الشان نے اصابہ میں اسے مسلم رکھا اور فرمایا:

سندہ صحیح۔

شرح المطالب ص ۲۷

۲۶۹۹۔ المستدرك للحاكم،
الاصابه لا بن حجر،

Marfat.com

۲۷۰۰۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال: جاء ابو بكر الصديق رضی الله تعالیٰ عنه بأبی قحافة يقوده يوم فتح مكة فقال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم الا تركت الشيخ حتی ناتيه قال : ابو بكر اردت ان ياجره الله تعالی و الذی بعثك بالحق لا نا اشد فرحا باسلام أبی طالب لو كان اسلم منی بأبی۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فتح مکہ کے دن ابو قحافہ کا ہاتھ پکڑ ہوئے خدمت اقدس حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں حاضر لائے حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اس بوڑھے کو وہیں کیوں نہ رہنے دیا کہ ہم خود اس کے پاس تشریف فرما ہوتے۔ صدیق۔ نے عرض کی: میں نے چاہا کہ اللہ تعالیٰ ان کو اجر دے۔ قسم اس کی جس نے حضور کو حق کے ساتھ بھیجا مجھے اپنے باپ کے مسلمان ہونے سے زیادہ ابو طالب کے مسلمان ہونے کی خوشی ہوتی اگر وہ اسلام لے آتے۔

۲۷۰۱۔ **عن** علی المرتضی كرم الله تعالیٰ وجهه الكريم قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم : كانت مشية الله عزوجل فی اسلام عمی العباس و مشيتی فی اسلام عمی أبی طالب فغلبت مشية الله مشيتی۔

حضرت علی مرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے میرے چچا عباس کا مسلمان ہونا چاہا اور میری خواہش یہ تھی کہ میرا چچا ابو طالب مسلمان ہو اللہ تعالیٰ کا ارادہ میری خواہش پر غالب آیا کہ ابو طالب کافر رہا۔

۲۷۰۲۔ **عن** محمد بن كعب القرظی رضی الله تعالیٰ عنه قال : بلغنی انه لما شتكی ابو طالب شكواه التی قبض فيها قالت له قريش : ارسل الی ابن اخيك يرسل اليك من هذه الجنة التی ذكرها يكون لك شفاء فارسل اليه فقال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم : ان الله حرمها علی الكافرين طعامها و شرابها ، ثم

۲۷۰۰۔ سيرة ابن اسحاق ، الاصابة لا بن حجر　　۳۷۵/٤

۲۷۰۱۔ حلية الاولياء لا بی نعيم　　كنز العمال ،للمتقی ، ۳٤٤۳۹،　　۱۵۲/۱۲

۲۷۰۲۔ البسيط للواحدی ،

Marfat.com

اتاه فعرض علیه الاسلام فقال: لو لاان تعیربها فیقال جزع عمك من الموت لاقررت بها عینك و استغفرله بعد ما مات فقال المسلمون ما یمنعنا ان تستغفر لآبائنا و لذوی قرابتنا قد استغفر ابراهیم علیه السلام لا بیه و محمد صلی الله تعالیٰ علیه وسلم لعمه فاستغفر وا للمشرکین حتی نزلت ما کان للنبی و الذین آمنوا الآیة ۔

حضرت محمد بن کعب قرظی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ مجھے روایت پہونچی کہ ابو طالب جب مرض الموت میں مبتلا ہوئے تو کافران قریش نے صلاح دی کہ اپنے بھتیجے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کرو کہ یہ جنت جو وہ بیان کرتے ہیں اس میں سے تمہارے لئے کچھ بھیج دیں کہ تم شفا پاؤ۔ ابو طالب نے عرض کر بھیجی حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جواب دیا کہ اللہ تعالیٰ نے جنت کا کھانا پانی کافروں پر حرام کیا ہے پھر تشریف لا کر ابو طالب پر اسلام پیش کیا۔ ابو طالب نے کہا: لوگ حضور پر طعنہ کریں گے کہ حضور کا چچا موت سے گھبرا گیا، اس کا خیال نہ ہوتا تو میں آپ کی خوشی کر دیتا۔ جب وہ مر گئے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کے لئے دعائے مغفرت کی ۔ مسلمانوں نے کہا: ہمیں اپنے والدوں قریبوں کے لئے دعائے بخشش سے کون مانع ہے۔ ابراہیم علیہ الصلوۃ والسلام نے اپنے باپ کے لئے استغفار کی محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنے چچا کے لئے استغفار کر رہے ہیں یہ سمجھ کر مسلمانوں نے اپنے اقارب مشرکین کے واسطے دعائے مغفرت کی، اللہ عزوجل نے آیت اتاری کہ مشرکوں کے لئے یہ دعا نہ نبی کو روا نہ مسلمانوں کو جبکہ روشن ہو لیا کہ وہ جہنمی ہیں۔ العیاذ باللہ تعالیٰ۔

شرح المطالب ص ۲۹

۲۷۰۳ ۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اذا کان یوم القیامة شفعت لأبی و امی و أبی طالب و اخ لی کان فی الجاهلیة ۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں روز قیامت اپنے والدین اور ابو طالب اور اپنے ایک رضاعی بھائی کی کہ زمانہ جاہلیت میں گزرا شفاعت فرماؤں گا۔

۲۷۰۳ ۔ فوائد تمام الرازی ،

Marfat.com

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

امام محب طبری نے کہ حافظان حدیث وعلمائے فقہ سے ہیں ذخائر العقبی میں فرمایا:۔
یہ حدیث اگر ثابت بھی ہوتو ابوطالب کے بارے میں اس کی تاویل وہ ہے جو صحیح حدیث میں آیا کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شفاعت سے عذاب ہلکا ہو جائے گا۔

امام سیوطی فرماتے ہیں:

خاص ابوطالب کے باب میں تاویل کی حاجت یہ ہوئی کہ ابوطالب نے زمانۂ اسلام پایا اور کفر پر اصرار رکھا بخلاف والدین کریمین اور برادر رضاعی کہ زمانۂ فترت میں گزرے۔

اقول: یہاں تاویل بمعنی بیان مراد و معنی ہے جس طرح شرح معانی قرآن کو تاویل کہتے ہیں: کفار سے تخفیف عذاب بھی حضور سید الشافعین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی اقسام شفاعت سے ہے۔ شفاعت کبری کہ فتح باب حساب کے لئے ہے تمام جہاں کو شامل و عام ہے۔ امام نووی نے باآنکہ ابوطالب کو بالیقین کافر جانتے ہیں تبویب صحیح مسلم شریف میں یوں لکھا۔

باب شفاعة النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم لا بی طالب والتخفیف عنه بسببه۔

امام بدرالدین زرکشی نے خادم میں ابن ماجہ سے نقل کیا کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی اقسام شفاعت سے وہ تخفیف عذاب ہے جو ابولہب کو بروز دوشنبہ ملتی ہے۔

لسروره بولادته صلی الله تعالیٰ علیه وسلم واعتاقه ثوبية حين بشربه و انما هی کرامة له صلی الله تعالیٰ علیه وسلم۔

اس لئے کہ اس نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے میلاد مبارک کی خوشی کی اور اس کا مژدہ سن کر ثویبہ کو آزاد کیا تھا۔ یہ حضور ہی کا فضل ہے جس کے باعث اس نے تخفیف پائی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

شرح مواہب علامہ زرقانی میں ہے۔

بیشک صحاح میں ثابت ہے اور صادق و مصدوق صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خبر دی کہ ابوطالب پر سب دوزخیوں سے کم عذاب ہے۔

اللھم! اجرنا من عذابك الاليم بجاه نبيك الرؤف الرحيم عليه و على آله افضل الصلوة و ادوم التسليم ۔ آمين والحمد لله رب العالمين ۔

شرح المطالب ص ۴۰

Marfat.com

۲۹

کتاب الفضائل

ابواب

فضائل قرآن ۴۲۵ ❁ فضائل قبائل ۴۴۳

فضائل مقامات ۴۵۹ ❁ فضائل ایام ۴۶۲

Marfat.com



Marfat.com

۱۔فضائل قرآن

(۱) تلاوت قرآن کی فضیلت

۲۷۰٤۔ **عن** عبد الله بن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : من قرء حرفا من کتاب الله تعالیٰ فله حسنة ، و الحنسة بعشر امثالها، لا اقول : الٓمٓ حرف ، الف حرف ، و لا م حرف ، و میم حرف ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے قرآن کریم کا ایک حرف پڑھا اس کے لئے ایک نیکی ہے اور ہر نیکی دس نیکیاں، میں نہیں کہتا کہ الم ایک حرف ہے بلکہ الف ایک حرف ہے اور لام ایک حرف ہے اور میم ایک حرف ہے۔

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اور یہ ثواب فہم پر موقوف نہیں ۔امام احمد بن حنبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رب عزوجل کو خواب میں دیکھا عرض کی: اے میرے رب! کیا چیز تیرے بندوں کو تیرے عذاب سے نجات دینے والی ہے۔فرمایا: میری کتاب، عرض کی: اے رب! بفهم او بغیر فهم ، اے میرے رب سمجھ کر یا بے سمجھے بھی، فرمایا؛ بفهم و بغیر فهم، سمجھ کر اور بے سمجھے دونوں۔

۲۷۰۵۔ **عن** أبی سعید الخدری رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله علیه وسلم : ان الله تعالیٰ یقول من شغله القرآن عن ذکری و مسألتی اعطیته افضل ما اعطی السائلین و فضل کلام الله تعالیٰ علی سائر الکلام کفضل الله تعالیٰ علی خلقه ۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: جسے قرآن عظیم میرے ذکر و دعا سے روکے یعنی بجائے ذکر و دعا قرآن عظیم ہی میں مشغول رہے اس کو مانگنے والوں سے بہتر عطا کروں اور کلام

۲۷۰٤۔ الجامع للترمذی　باب ما جاء من قرء حرفا من القرآن،　۱۱٤/۲
مجمع الزوائد للهیثمی،　۱٦۳/۷　☆　کنز العمال، للمتقی، ۲۳۹۵، ۵۳٤/۱
۲۷۰۵۔ الجامع للترمذی،　باب ما جاء فی فضل القرآن،

Marfat.com

اللہ کا فضل سب کلاموں پر ایسا ہے جیسا اللہ عزوجل کا فضل اپنی مخلوق پر۔

فتاوی رضویہ ۳/۸۷

(۲) عظمت قرآن

۲۷۰۶۔ **عن** أبی هریره رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : ان الله تبارك و تعالی قرء طه و یٰس قبل ان یخلق السمٰوات، و الارض بالف عام ، فلما سمعت الملائكة القرآن قالت : طوبی لامة ینزل هذا علیه و طوبی لاجواف تحمل هذا و طوبی لا لسنة تتكلم بهذا ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تبارک وتعالیٰ نے زمین وآسمان کی تخلیق سے ایک ہزار سال پہلے سورۂ طٰہٰ و یٰس قرأت فرمائی۔ تو جب فرشتوں نے قرآن سنا تو بولے: خوشی ہو اس امت کے لئے جس پر یہ نازل ہوگا اور خوشی ہو ان سینوں کے لئے جو اسے اٹھائیں گے اور یاد کریں گ اور خوشی ہو ان زبانوں کے لئے جو اسے پڑھیں گے اور تلات کریں گے۔

فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/۱۰۴

۲۷۰۷۔ **عن** امیر المؤمنین علی المرتضی كرم الله تعالیٰ وجهه الكریم قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : كتاب الله فیه نبأ ما قبلكم و خبر ما بعدكم و حكم ما بینكم۔

امیر المؤمنین حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قرآن میں خبر ہے ہر اس چیز کی جو تم سے پہلے ہے اور ہر اس چیز کی جو تمہارے بعد ہے اور حکم ہے ہر اس امر کا جو تمہارے درمیان ہے۔

۲۷۰۸۔ **عن** امیر المؤمنین علی المرتضی كرم الله تعالی وجهه الكریم قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم :ا لا تنقضی عجائبه ۔

۲۷۰۶۔ السنن للدارمی، باب فی فضل سورة طه و یس ۴۳۴

۲۷۰۷۔ الجامع للترمذی باب ما جاء فی فضل القرآن ۲/۱۱۴

السنن للدارمی، باب فضل من قرء القرآن ۴۲۵

۲۷۰۸۔ الجامع للترمذی ، باب ما جاء فی فضل القرآن، ۲/۱۱۴

Marfat.com

امیر المؤمنین حضرت علی کرم اللہ تعالی وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قرآن کریم کے محیر العقول فرامین ومعجزات ختم ہونے والے نہیں۔۱۲م

فتاوی رضویہ ۲/۲۶۴

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ اگر میرے اونٹ کی رسی گم ہوجائے تو میں اسے قرآن عظیم میں پالوں۔امیر المؤمنین حضرت علی مرتضی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: میں چاہوں تو سورۂ فاتحہ کی تفسیر سے ستر اونٹ بھروادوں۔ایک اونٹ کے من بوجھ اٹھاتا ہے؟ اور ہر من میں کے ہزار اجزا؟ حساب سے تقریبا پچیس لاکھ اجزا آتے ہیں۔یہ فقط سورۂ فاتحہ کی تفسیر ہے۔پھر باقی کلام عظیم کی کیا گنتی ہے پھر یہ علم تو علم علی ہے اس کے بعد علم عمر اس کے بعد علم صدیق کی باری ہے۔

ذهب عمر به تسعه اعشار العلم۔

عمر علم کے نو حصے لے گئے۔

كان ابو بكرا علمنا۔

ہم سب میں زیادہ علم ابوبکر کو تھا۔

پھر علم نبی تو علم نبی ہے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔اور قرآن عظیم وفرقان کریم میں سب کچھ ہے جسے جتنا علم اتنی ہی فہم۔جس قدر فہم اسی قدر علم۔

فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/۱۱۹

(۳) فضیلت سورۂ بقر وآل عمران

۲۷۰۹۔ **عن** أبی امامة الباهلی رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله : اقرء وا القرآن فانه یاتی یوم القیامة شفیعا لاصحابه ، اقرء وا الزهراوین البقرة و سورة ال عمران فانما یاتیان یوم القیامة كانهما غمامتان اوغیابتان ، او كانما فرقان من طیر صواف تحاجان عن اصحابهما ،اقرء و ا سورة البقرة، فان اخذها بركة و تركها حسرة و لا تستطیعها البطلة ، قال معاویة بن سلام : بلغنی ان البطلة السحرة۔

۲۷۰۹۔ الصحیح لمسلم، باب فضل قراء القرآن و سورة البقرة، ۱/۲۷۰۔

Marfat.com

حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قرآن کریم کی تلاوت کرو کہ قیامت کے دن یہ تلاوت کرنے والوں کی شفاعت کرے گا۔ دو سورتیں چمکتی یعنی سورۂ بقر و سورۂ آل عمران کی تلاوت کرو کہ دونوں قیامت کے دن مثل شامیان و سائبان ہوں گی یا اڑتے پرندوں کی ٹکڑیاں اپنے پڑھنے والے کی طرف سے بارگاہ خداوند قدوس میں حجت ہونگی۔ سورۂ بقر کی تلاوت کرو کہ اس کی تلاوت برکت ہے اور چھوڑنا حسرت و ندامت۔ کوئی جادوگر اس کا مقابلہ نہیں کرسکتا۔

حضرت معاویہ بن سلام کہتے ہیں کہ بطلہ کا معنی جادوگر ہے۔

(۴) فضیلت سورۂ رحمٰن

۲۷۱۰۔ **عن** امیر المؤمنین علی المرتضی کرم اللہ تعالی وجھہ الکریم قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم :لکل شئ عروس وعروس القرآن الرحمٰن۔

امیر المؤمنین علی مرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر چیز کی جنس میں ایک دولہن ہوتی ہے اور قرآن عظیم میں سورۂ رحمٰن دولہن ہے۔　　فتاوی رضویہ ۲۰۲/۶

(۵) فضیلت سورۂ اخلاص

۲۷۱۱۔ **عن** أبی سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : قل ھو اللہ احد تعدل ثلث القرآن۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قل ھو اللہ احد آخر تک پڑھنا تہائی قرآن کے مساوی ہے۔

﴿۳﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہ حدیث پندرہ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین سے مروی ہے اور متواتر ہے۔

فتاوی رضویہ ۳۲۶/۳

۱۷۱۰۔ الترغیب والترھیب للمنذری ۳۷۰/۲ ☆

۲۷۱۱۔ کنز العمال للمتقی، ۲۶۳۸، ۵۸۲/۱ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۱۴۰/۶
التفسیر للقرطبی، ۱۵۱/۱۷ ☆ مشکوۃ المصابیح للتبریزی، ۲۱۸۰

Marfat.com

(۶) تلاوت قرآن اللہ تعالیٰ کی دعوت ہے

۲۷۱۲۔ **عن** عبد اله بن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه قال :قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : ان هذا القرآن مأدبة لله فاقبلوا مادبته ما استطعتم ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک یہ قرآن اللہ عزوجل کی طرف سے تمہاری دعوت ہے تو جہاں تک ہوسکے اس کی دعوت قبول کرو۔

۲۷۱۳۔ **عن** سمرة بن جند ب رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله علیه وسلم : کل مودب یحب ان یوتی ادبه و ادب الله القرآن فلا تهجروه ۔

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر دعوت کرنے والا دوست رکھتا ہے کہ لوگ اس کی دعوت میں آئیں، اور اللہ عزوجل کا خوان نعمت قرآن ہے تو اسے نہ چھوڑو۔

فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/۴۷

۲۷۱۲۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب فضل قل هوالله احد، ۲/۷۵۰
الصحیح لمسلم، باب فضائل القرآن ۱/۲۷۱
الجامع للترمذی، باب ما جاء فی سورة الاخلاص، ۲/۱۱۳
السنن لا بی داؤد، باب فی سورة الصمد، ۱/۲۰۶
السنن لا بن ماجه، باب ثواب القرآن، ۲/۲۷۲
السنن للنسائی، الفضل فی قرآة قل هو الله احد، ۱/۱۱۴
المؤطا لمالك، ☆ المسند لا حمد بن حنبل، ۲/۴۳۹
المستدرك للحاكم، ۱/۵۶۷ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/۳۸۲
المصنف لعبد الرزاق، ۶۰۰۳، ☆ الترغیب والترهیب للمنذریؒ، ۱/۳۹۸
مشکل الآثار للطحاوی، ۲/۸۲ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۶/۳۷۷
التفسیر للبغوی، ۷/۲۷۲ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ۹/۶۱
الطبقات الکبری لا بن سعد، ۴/۷۲ ☆ التمهید لا بن عبدالبر، ۷/۲۵۴
اتحاف السادة للزبیدی، ۹/۶۴۵ ☆ کنز العمال للمتقی، ۲۶۵۳، ۱/۵۸۴
حلیة الاولیاء لا بی نعیم، ۴/۱۵۴ ☆ التفسیر لا بن کثیر، ۸/۴۸۰
کشف الخفا للعجلونی، ۲/۱۴۹ ☆ التاریخ الکبیر للبخاری، ۳/۱۳۷
۲۷۱۳۔ المستدرك للحاكم، ۱/۵۵۵ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۱/۱۵۱

(۷) تلاوت قرآن اچھی آواز سے کرو

۲۷۱٤۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : ما اذن الله بشی ما اذن لنبی صلی الله تعالی علیه وسلم حسن الصوت يتغنی بالقرآن يجهربه۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تبارک وتعالی کسی چیز کو ایسی توجہ ورضا کے ساتھ نہیں سنتا جیسا کسی خوش آواز نبی کے پڑھنے کو، جو خوش الحانی سے کلام الٰہی کی تلاوت باآواز کرتا ہے۔

۲۷۱۵۔ **عن** فضالة بن عبيد رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : لله اشد اذنا الی الرجل الحسن الصوت بالقرآن يجهر به من صاحب القينة الی قينة۔

حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس شوق ورغبت سے گانے کا شوقین اپنی گائن کنیز کا گانا سنتا ہے بیشک اللہ عزوجل اس سے زیادہ پسند ورضا واکرام کے ساتھ اپنے بندے کا قرآن سنتا ہے جو اسے خوش آوازی کے ساتھ جہر سے پڑھے۔

۲۷۱٦۔ **عن** عقبة بن عامر رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی

۲۷۱٤۔ السنن الكبرى للبيهقی، ☆ الجامع الصغير للسيوطی، ۲/ ۳۹۵
الدر المنثور للسيوطی، ۱/ ۳٤۹ ☆ كنز العمال للمتقی، ۲۲۸٦، ۱/ ۵۱٤

۲۷۱۵۔ الجامع الصحيح للبخاری، باب قوله ولا تنفع الشفاعة ۲/ ۱۱۱۵
الصحيح لمسلم، باب استحباب الصوت بالقرآن ۱/ ۲٦۸
السنن لابی داؤد، باب كيف يستحب الترتيل فی القرآة، ۱/ ۲۰۷
السنن لابن ماجه، باب حسن الصوت بالقرآن، ۱/ ۹٦
السنن الكبرى للبيهقی، ۲/ ۵٤ ☆ الترغيب والترهيب للمنذری، ۲/ ۳٦۲
اتحاف السادة للزبيدی، ٤/ ٤۹۷ ☆ التفسير للبغوی، ۷/ ۳۲۷
كنز العمال للمتقی، ۲۷٦۳، ۱/ ٦۰٤ ☆ شرح السنة للبغوی، ٤/ ٤۸٤

۲۷۱٦۔ المسند لاحمدؒ بن حنبل، ٦/ ۱۹ ☆ السنن الكبرى للبيهقی، ۱۰/ ۲۳۰
السنن لابن ماجه، باب فی حسن الصوت بالقرآن ۱/ ۹٦
المستدرك للحاكم، ۱/ ۵۷۱ ☆ المعجم الكبير للطبرانی، ۱۸/ ۳۰۱
الجامع الصغير للسيوطی، ۲/ ٤٤۲ ☆ الصحيح لابن حبان، ٦۵۹

الله تعالیٰ علیه وسلم :تعلموا کتاب الله و تعاهدوه و تغنوابه۔

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قرآن مجید سیکھو اور اس کی نگہداشت رکھو، اسے اچھے لہجے پسندیدہ الحان سے پڑھو۔

۲۷۱۷۔ **عن** البراء بن عازب رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم زینوا القرآن باصواتکم ، فان الصوت الحسن یزید القرآن حسنا ۔

حضرت براابن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اراشاد فرمایا: قرآن کریم کو اپنی آوازوں سے زینت دو کہ خوش آوازی قرآن کا حسن بڑھادیتی ہے۔　　فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/۱۷۰

(۸) جو اچھی آواز سے قرآن نہ پڑھے وہ ہم میں سے نہیں

۲۷۱۸۔ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : لیس منا من لم یتغن بالقرآن ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے قرآن اچھی آواز سے نہ پڑھا وہ ہم میں سے نہیں۔۱۲م

(۹) قرآن کی تلاوت میں سوز و گداز پیدا کرو

۲۷۱۹۔ **عن** سعد بن أبی وقاص رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی

۲۷۱۷۔ المسند لاحمد بن حنبل ۴/۱۴۶ ☆ السنن للدارمی، ۲/۴۳۹
مجمع الزوائد للهیثمی، ۷/۱۶۹ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۱/۱۹۹
۲۷۱۸۔ السنن لابی داؤد، باب کیف یستحب الترتیل فی القرآن، ۱/۲۰۷
السنن لابن ماجه، باب فی حسن الصوت باقرآن ، ۱/۹۶
المسند لاحمد بن حنبل، ۴/۲۸۳ ☆ الترغیب والترهیب للمنذری، ۲/۳۲۳
المستدرك للحاکم، ۱/۵۷۱ ☆ کنز العمال للمتقی، ۲۷۶۶، ۱/۶۰۵
التمهید لابن عبد البر ، ۹/۱۲۶ ☆ حلیة الاولیاء لابی نعیم، ۵/۲۷
اتحاف السادة للزبیدی ، ۴/۴۹۶ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۷/۱۷۱
شرح السنة للبغوی، ۴/۴۸۶ ☆ البدایة والنهایة لابن کثیر ، ۱۰/۳۲۷
۲۷۱۹۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب قول الله و اسروا قولکم، ۲/۱۱۲۳

Marfat.com

علیه وسلم : ان هذا القران نزل بحزن و کابة،فاذا قرأ تمو ه فابکوا ، فان لم تبکوا فتباکوا و تغنوابه ،فمن لم یتغن به فلیس منا ۔

حضرت سعد بن وقاص سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اشاد فرمایا: بیشک یہ قرآن سوز وگداز، کے لئے نازل ہوا،تو جب تم تلاوت کروتو سوز وگداز پیدا کرو اور اگر ایسا نہ کرسکوتو رونے کی صورت بناؤ، اور قرآن اچھی آواز سے پڑھو کہ جو اچھی آواز سے نہیں پڑھتا وہ ہم میں سے نہیں ۔۱۲م

۲۷۲۰۔ **عن** حذیفة بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنه قال :قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اقرؤا القرآن بلحون العرب و اصواتها ، و ایاکم و لحون اهل الکتابین و اهل الفسق فانه سیجئ بعدی قوم یرجعون القرآن ترجیع الغناء و الرهبانیه و النوح لا یجاوز حناجر هم مفتونة قلوبهم و قلوب من یعجبهم شانهم۔

حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: قرآن مجید عرب کے لحنوں میں پڑھواور یہود ونصاری اور اہل فسق کے لحنوں سے بچو کہ میرے بعد کچھ لوگ آنے والے ہیں جو قرآن آ آ کر کے پڑھیں گے جیسے گانے کی تانیں ، اور راہبوں اور مرثیہ خوانوں کی اتار چڑھاؤ۔قرآن ان کے گلے سے نیچے نہ اترے گا۔فتنے میں ہوں گے ان کے دل اور جنہیں ان کی یہ حرکت پسند آئے گی ان کے دل۔

فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/ ۱۷۱

۲۷۱۹۔ السنن لا بی داؤد ، باب کیف یستحب الترتیل فی القرآن ۱/ ۲۰۷
المسند لا حمد بن حنبل، ۱/ ۱۷۲ ☆ المستدرك للحاكم، ۱/ ٥٦٩
السنن الکبری للبیهقی، ۲/ ٥٤ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی، ۰/ ۲٥
الترغیب والترهیب للمنذری ۲/ ٣٦٤ ☆ شرح السنة للبغوی، ٤/ ٤٨٥
مشکل الآثار للطحاوی، ۲/ ۱۲۷ ☆ المصنف لعبد الرزاق، ٤۱۷۰
اتحاف السادة للزبیدی، ٤/ ٤۷۹ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ٦/ ۱۷۰
۲۷۲۰۔ السنن لا بن ماجه، باب فی حسن الصوت بالقرآن ۱/ ۹٦
السنن الکبری للبیهقی، ۷/ ۲۳۱ ☆ الترغیب والترهیب للمنذری، ۲/ ٣٦٤
اتحاف السادة للزبیدی، ٤/ ٤۷۹ ☆ کنز العمال للمتقی، ۲۷۹٦ ، ۱/ ٦۰۹

Marfat.com

(۱۰) تلاوت قرآن کی کثرت کرو

۲۷۲۱۔ **عن** عبیدة المليكي رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم یا اهل القرآن لا توسدوا القرآن و اتلوه حق تلاوته آناء اللیل و النهار ، افشوه و تغنو ابه و تدبروا ما فیه لعلکم تفلحون ، و لا تعجلوا ثوابه فان له ثوابا ۔

حضرت عبید ملیکی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے قرآن والو! قرآن کو تکیہ نہ کرلو کہ پڑھ کر یاد کر کے رکھ چھوڑا پھر نگاہ اٹھا کر نہ دیکھا۔ بلکہ اسے پڑھتے رہو دن رات کی گھڑیوں میں جیسے اس کے پڑھنے کا حق ہے اور اسے خوب عام کرو کہ خود پڑھو لوگوں کو پڑھاؤ یاد کراؤ، اس کے پڑھنے یاد کرنے کی ترغیب دو نہ یہ کہ جو پڑھے اور خدا اسے حفظ کی توفیق دے اس کو روکو اور منع کرو۔ خوب اچھی آواز سے پڑھو اور اس کے معانی میں غور و فکر کرو تا کہ فلاح پاؤ۔ اس کا ثواب جلد نہ چاہو کہ دنیا ہی میں اس کے ثواب کے طالب ہو جاؤ بلکہ اس کا ثواب ہے جو آخرت کے لئے ذخیرہ ہو رہا ہے وہاں اس کے عوض جو انعام و اکرام ہوگا خود دیکھو گے۔ ۱۲م　　فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/ ۱۰۵

(۱۱) قرآن بندوں کے لئے ہدایت ہے

۲۷۲۲۔ **عن** أبی شریح رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : ان هذا لقرآن طرفه بیدالله تعالیٰ و طرفه بایدیکم فتمسکو ا به و لا تهلکو بعده ابدا ۔　　فتاوی رضویہ حصہ دوم ۹/ ۲۰

حضرت ابو شریح رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک یہ قرآن مقدس کتاب ہے کہ اس کا ایک تعلق خداوند قدوس سے ہے کہ اس کا کلام ہے اور دوسرا تعلق تم سے ہے کہ تمہارے لئے ہدایت ہے۔ لہذا اس کو مضبوطی سے تھام لو کہ کبھی ہلاک نہ ہو گے۔ ۱۲م

۲۷۲۱۔ مجمع الزوائد للهیثمی، ۷/ ۱۶۹ ☆ میزان الاعتدال للذهبی، ۱۲۵۰
کنز العمال للمتقی، ۲۷۷۹، ۱/ ۶۰۵ ☆
۲۷۲۲۔ کنز العمال للمتقی، ۲۸۰۳، ۱/ ۶۱۱ ☆

(۱۲) آداب قرآن وحدیث

۲۷۲۳۔ **عن** سمرة بن جندب رضی الله تعالیٰ عنه قا ل: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : طیبوا فواهکم بالسواك فان افواهکم طریق القرآن ۔

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اپنے منہ مسواک سے ستھرے رکھو کہ تمہارے منہ قرآن عظیم کا راستہ ہیں۔

﴿۴﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

تلاوت قرآن عظیم میں سگار یا حقہ پینا یا پان یا کوئی چیز کھانا بے ادبی ہے۔ یونہی حدیث کا درس دیتے یا سبق لیتے یا باہم دور کرتے یا وعظ کہتے یا مجلس میلاد مبارک پڑھتے وقت حقہ سگار تنبا کو مطلقا خلاف ادب ومعیوب ہے۔ ہاں اگر درس ووعظ کے لئے نہیں بیٹھا ویسے ہی احباب واصحاب میں باتیں کر رہا ہے۔ اس میں حسب معمول حقہ وغیرہ پیتا ہے اور کسی سے کوئی بات خلاف شرع واقع ہوئی اسے نصیحت کرنے میں حرج نہیں اور اس میں تذکرۂ ایک آدھ حدیث کے کچھ الفاظ بھی کہنا ممنوع نہیں یہ بحالت حدیث خوانی حقہ پینا نہ کہا جائے گا وران امور کا مدار عرف پر ہے۔　　فتاوی افریقہ ۵۳

(۳) فضیلت حافظ قرآن

۲۷۲۴۔ **عن** امیر المؤمنین علی المرتضی کرم الله تعالیٰ وجهه الکریم قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : من قرء القرآن فاستظهره فاحل حلاله و حرم حرامه ادخله الله به الجنة و شفعه فی عشرة من اهل بیته کلهم قد و جبت له النار ۔

امیر المؤمنین حضرت علی مرتضی کرم اللہ تعالی وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ

۲۷۲۳۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ۱۲۶/۲ ☆ المصنف لا بن أبی شیبة ۴۸۱/۱۰
الترغیب والترهیب للمنذری، ۷۹/۱ ☆ تاریخ اصفهان لا بی نعیم، ۱۲۳/۲
الدر المنثور للسیوطی، ۶۰/۲ ☆ التاریخ الکبیر للبخاری، ۴۵/۹
الصحیح لا بن حبان، ۱۷۹۲ ☆
۲۷۲۴۔ الجامع الصغیر للسیوطی، ۳۲۸/۲ ☆ کنز العمال للمتقی، ۲۷۵۲

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے قرآن کریم حفظ کیا ور اسکے حلال کو حلال اور حرام کو حرام ٹھہرایا اللہ تعالیٰ اس کی برکت سے اسے جنت میں داخل کرے گا اور اسے اس کے گھر والوں سے ایسے دس کا شفیع بنائے گا جن کے لئے دوزخ واجب ہو چکی تھی۔

اراءۃ الادب ۴۰

۲۷۲۵۔ **عن** ام المؤمنین عائشة الصدیقة رضی الله تعالیٰ عنها قالت : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : الماهر بالقرآن مع السفرة الکرام البررة ، والذی یقرء القرآن و یتتعتع فیه وهو علیه شاق له اجران ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو قرآن مجید میں مہارت رکھتا ہو وہ نیکوں، اور بزرگوں اور وحی و کتابت، یا لوح محفوظ لکھنے والوں یعنی انبیائے کرام و مالائکہ عظام علیہم الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ ہے۔ اور جو قرآن کو بزور پڑھتا ہے اور وہ اس پر شاق ہے اس کے لئے دو اجر ہیں۔

فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/ ۱۰۵

(۱۴) تعلیم قرآن کی فضیلت

۲۷۲۶۔ **عن** عثمان بن عفان رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم خیر کم من تعلم القرآن و علمه ۔

امیر المؤمنین حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم میں بہتر وہ ہے جو قرآن سیکھے اور سکھائے۔

(۱۵) تعلیم و تعلم قرآن کا مقصد ہے

۲۷۲۷۔ **عن** عبد الله بن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه قال: کنا اذ تعلمنا من

۲۷۲۵۔ السنن لا بن ماجه، باب فضل من تعلم القرآن و علیه ، ۱۹/۱
الجامع للترمذی، باب ما جاء فی فضل قاری القرآن، ۱۱۴/۲
المسند لا حمد بن حنبل، ۱۴۸/۱ ☆ الترغیب والترهیب للمنذری، ۳۵۵/۲
۲۷۲۶۔ الصحیح لمسلم، باب فضیلة حافظ القرآن ، ۲۶۹/۱
السنن للدارمی، ۴۲۹
۲۷۲۷۔ کنز العمال للمتقی، ۴۲۱۳

النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عشر آیات من القرآن لم نتعلم العشر التی بعدھا حتی نعلم ما فیہ فقیل لشریك : من العمل ؟ قال : نعم۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم جب حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے دس آیتیں قرآن کریم کی سیکھ لیتے تو اس کے بعد دوسری دس آیات نہیں سیکھتے جب تک کہ یہ جانیں کہ ان میں کیا ہے۔ راوی حدیث حضرت شریک سے کہا گیا کہ اس سے مراد عمل ہے؟ فرمایا: ہاں۔۱۲م

۲۷۲۸۔ **عن** أبی عبد الرحمن السلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال :حدثنا من کان لقرئنا من اصحاب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم انھم کانو یقترؤ ن من رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عشر آیات و لا یاخذون فی العشرالاخری حتی یعلموا ما فی ھذ ہ من العلم و العمل ، فعلمنا العلم و العمل۔

حضرت ابوعبدالرحمٰن سلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صحابۂ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین میں سے جو حضرات ہمیں قرآن کریم کی تعلیم دیتے انہوں نے ہم سے بیان کیا کہ وہ حضور سے دس آیات کی اولاً تعلیم حاصل کرتے۔ پھر دوسری دس آیات اسی وقت سیکھتے۔ جب پہلے ان دس آیات کے بارے میں معلوم کر لیتے کہ ان میں علم وعمل کی کیا تعلیم دی گئی۔ لہذا ہمیں علم وعمل کی تعلیم دی گئی۔۱۲م

۲۷۲۹۔ **عن** میمون رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : ان عبد اللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنھما تعلم البقرۃ فی ثمان سنین۔

حضرت میمون رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے سورۂ بقرہ کی تعلیم آٹھ سال میں حاصل کی۔۱۲م

فتاوی رضویہ ۳/۵۶۸

(۱۶) معنی قرآن میں غور کرو

۲۷۳۰۔ **عن** عبدِ اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : من اراد العلم فلیقرء

۲۷۲۸۔ کنز العمال للمتقی، ۴۲۱۳ ، ۲/۳۴۶
۲۷۲۹۔ موطا مالك، ۷۱
۲۷۳۰۔ المصنف لا بن أبی شیبۃ ۲۰۰۰۹ ۔ ۶/۱۲۷

Marfat.com

القران ، فان فيه علم الاولين و الآخرين -

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جو علم حاصل کرنے کا ارادہ کرے وہ قرآن کے معانی میں بحث کرے کہ اس میں اولین وآخرین کا علم ہے۔

مالی الجیب قلمی ص ۷۹

(۱۷) حامل قرآن اور حافظ کی فضیلت

۲۷۳۱۔ **عن** جابر بن عبد الله رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اذامات حامل القرآن اوحی الله تعالی الی الارض ان لا تاکلی لحمه ، فتقول الارض : ای رب ! کیف آکل لحمه و کلامك فی جوفه -

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو کسی حامل قرآن یعنی حافظ و عالم کا انتقال ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ زمین کو حکم فرماتا ہے اس کے جسم کو نہ کھانا۔ زمین عرض کرتی ہے: اے میرے رب! مین اس کو کیونکر کھاؤں گی جب کہ اس کے سینہ میں تیرا کلام تھا۔۱۲م

فتاوی رضویہ ۴/۱۳۴

(۱۸)۔ جسے کچھ قرآن یاد نہ ہو وہ ویران گھر کی طرح ہے

۲۷۳۲۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : ان الذی لیس فی جوفه شیء من القرآن کالبیت الخراب -

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جسے کچھ قرآن یاد نہیں وہ ویرانے گھر کی مانند ہے

فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/۱۰۵

۲۷۳۱۔ کنز العمال للمتقی، ۲۴۸۸ ۱/۵۵۵

۲۷۳۲۔ الجامع للترمذی ، باب فضائل القرآن ۲/۱۱۵

السنن للدارمی، ۴۲۲، ☆ المستدرك للحاكم، ۱/۵۵۴

جمع الجوامع ۵۸۱۳، ☆ کنز العمال للمتقی، ۲۲۷۶، ۱/۵۱۲

التفسیر لابن کثیر، ۷/۴۹۷ ☆ التفسیر للبغوی، ۱/۱۰

الترغیب والترهیب للمنذری، ۲/۳۵۹ ☆ مشکوة المصابیح للتبریزی، ۲۱۳۵

Marfat.com

(۱۹) قرآن پڑھ کر بھول جانا گناہ ہے

۱۷۳۳۔**عن** انس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم عرضت علی اجور امتی حتی القذاة یخرجها الرجل من المسجد ، و عرضت علی ذنوب امتی فلم ار ذنبا اعظم من سورة من القرآن او آیة او تیها رجل ثم نسیها ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھ پر میری امت کی نیکیاں پیش کی گئیں یہاں تک کہ وہ ان کی بھی جو مسجد سے کوڑا کرکٹ نکالنے میں حاصل ہوئی ہے۔ اور مجھ پر میری امت کے گناہ پیش کئے گئے تو میں نے کوئی گناہ اس سے بڑا نہ دیکھا کہ کسی شخص کو قرآن کی ایک سورت یا ایک آیت یاد ہو پھر وہ اسے بھلا دے۔　　فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/ ۱۰۵

(۲۰) قرآن بھول جانے پر وعید

۲۰۳۴۔ **عن** سعد بن عبادة رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : ما من امرأ یقراء القرآن ثم ینساه الا لقی الله تعالیٰ یوم القیامة اجذم ۔

حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص قرآن پڑھ کر بھول جائے گا قیامت کو خدا کے پاس کوڑھی ہو کر رہیگا۔

(۲۱) قرآن کی حفاظت کرو

۲۷۳۵۔**عن** أبی موسی الاشعری رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی

۲۷۳۳۔ الجامع للترمذی، باب فضائل القرآن ۲/ ۱۱۵
الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/ ۳۳۵
۲۷۳۴۔ السنن لابی داؤد ۱/ ۲۰۷
السنن للدارمی، ۴۲۶ ☆ الجامع الصغیر ۲/ ۴۸۹
۲۷۳۵۔ الصحیح لمسلم، کتاب فضائل القرآن وما یتلق له، ۱/ ۲۶۸
السنن للدارمی، ۴۲۷ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۱/ ۱۹۸

Marfat.com

الله تعالیٰ علیه وسلم : تعاهدوا القرآن فو الذی نفس محمد ی بیده ! لهو اشد تفلتا من الابل فی عقلها ۔

حضرت ابوموسی اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نگاہ رکھو قرآن کو اور اسے یاد کرتے رہو۔ قسم ہے اس کی جس کے قبضہ میں محمد کی جان ہے! (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) البتہ قرآن زیادہ چھوڑنے پر آمادہ ہے ان اونٹوں سے جو اپنی رسیوں میں بندھے ہوں۔

(۲۲) قرآن بندوں کے لئے فلاح کا سبب ہے

۲۷۳۶۔ **عن** عبد الرحمن بن عوف رضی الله تعالیٰ عنه قال ۔ قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : للقرآن نجاح العباد له ظهر و بطن ۔

حضرت عبد الرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بلاشبہ قرآن کریم بندوں کی فلاح و کامیابی کا ضامن ہے۔ اس کے ایک معنی ظاہر ہیں اور ایک باطن ۔۱۲م

(۲۳) قرآن سات طریقوں پر نازل ہوا

۲۷۳۷۔ **عن** عبد الله بن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : انزل القرآن علی سبعة احرف ، لکل آیة منها ظهر و بطن۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قرآن عظیم سات طریقوں میں نازل ہوا۔ ہر آیت کا ایک معنی ظاہر ہے اور دوسرا باطن و پوشیدہ ۔۱۲م

۲۷۳۶۔ شرح السنة للبغوی،

۲۷۳۷۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۵/ ۱۱٤ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۱۵۰/۷
التاریخ الکبیر للبخاری، ۷/ ۲٦٦ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۷/۲
المعجم الکبیر للطبرانی ، ۳/ ۱۸۵ ☆ التفسیر لابن کثیر ، ۹/۲
الصحیح لابن حبان ۱۷۷۹ ☆ مشکل الآثار للطحاوی، ۱۷۲/٤

Marfat.com

(۲۴) ہر آیت کا ایک ظاہر ہے اور ایک باطن

۲۷۳۸۔ **عن** الحسن البصری رضی الله تعالیٰ عنه مرسلا قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : لکل آیة ظهر و بطن ، و لکل حرف حده و لکل حد مطلع۔

حضرت حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرسلا روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر آیت کا ایک ظاہر اور دوسرا باطن ہے اور ہر حرف کے لئے ایک نہایت ہے اور ہر نہایت کو حاصل کرنے کا ایک ذریعہ ہوتا ہے۔

۲۷۳۹۔ **عن** الحسن البصری مرسلا قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : خبر القرآن تحت العرش له ظهر و بطن یحتاج العباد۔

حضرت حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرسلا روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قرآن عظیم عرش اعظم سے نازل ہوا۔ اس کے ایک معنی ظاہر اور ایک باطن ہیں جس کے بندے محتاج ہیں۔۱۲م

۲۷۴۰۔ **عن** عبد الله بن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه قال : ان هذ القرآن لیس له حرف الا له حد و مطلع۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اس قرآن کے ہر حرف کی ایک نہایت اور ہر نہایت کے حصول کا یک ذریعہ ہے۔۱۲م

مالی الجیب قلمی ص ۳۷

(۲۵) بسملہ قرآنی سورتوں کے لئے حد فاصل ہے

۲۷۴۱۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال : کان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم لا یعرف فصل السورة حتی ینزل علیه بسم الله

۲۷۳۸۔ کنز العمال للمتقی، ۲۴۶۱، ۱/ ۵۵۰

۲۷۳۹۔

۲۷۴۰۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ۹/ ۱۳۶ ☆ المسند لابی یعلی،

۲۷۴۱۔ غیث النفع فی القرأت السبع،

Marfat.com

الرحمن الرحیم۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قرآنی سورتوں میں فصل اسی وقت پہچانتے جب بسم اللہ کا نزول ہوتا۔۱۲م

(۲۶) قرآن پاک میں ظاہری حکم نہ ملے تو اہل علم متقی عابد سے مشورہ کرو

۲۷۴۲۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال علی المرتضی کرم الله تعالیٰ وجهه الکریم قال: یا رسول الله ! ارأیت ان عرض لنامالم ینزل فیه القرآن و لم تمض فیه سنةٍ منك ، قال :: تجعلونه شوری بین العابدین من المؤمنین۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت علی مرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم نے عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یہ بتائیں کہ اگر ہمیں ایسی چیزیں پیش آئیں کہ جن کا حکم قرآن عظیم میں نازل نہیں ہوا اور اس مسئلہ میں آپ کی کوئی سنت بھی ہمارے پیش نظر نہیں تو کیا کریں۔فرمایا: اس سلسلہ میں متقی و پرہیز گار اور عبادت گزار مسلمانوں سے مشورہ کر کے فیصلہ کرو۔۱۲م

۲۷۴۳۔ **عن** أبی سلمة رضی الله تعالیٰ عنه قا ل : ان النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم سئل عن الامر یحدث لیس فی کتاب و لا سنة قال : ینظر فیه العابدون من المؤمنین۔

حضرت ابوسلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ایسی چیز کے بارے میں پوچھا گیا جو نئی پیدا ہوا اور اس کا حکم قرآن وحدیث میں بظاہر موجود نہ ہو۔فرمایا: اس بارے میں عبادت گزار مسلمانوں کا عمل دیکھو کیا ہے۔۱۲م

۲۷۴۴۔ **عن** عبد الله بن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه قال : ایها الناس ! قداتی علینا زمان لسنا نقضی و لسنا هنالك و ان الله قد بلغنا ما ترون فمن عرض منکم

۲۷۴۲۔ اتحاف السادة للزبیدی، ۱۷۲/۱ ☆

۲۷۴۳۔ اتحاف السادة للزبیدی، ۱۷۲/۱ ☆

۲۷۴۴۔ السنن للنسائی، باب الحکم با تفاق اهل العلم، ۲۶۰/۲

المعجم الکبیر للطبرانی، ۱۸۷/۹ ☆ السنن للدارمی، ۱۷۱

Marfat.com

له قضاء بعد اليوم فليقض فيه بما فی كتاب الله ، فان اتاه امر ليس فی كتاب الله فليقض فيه بما قضى رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فان اتاه امر ليس فی كتاب الله و لم يقض فيه رسول الله فليقض بما قضى به الصالحون ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا: اے لوگو! بیشک ایک زمانہ ایسا گزرا کہ جس میں ہم نہ کوئی فیصلہ کرتے تھے اور نہ اس کے مجاز تھے۔ اور اب اللہ تعالیٰ نے ہمیں وہ منصب عطا فرمایا جو تمہارے سامنے ہے۔ چنانچہ اب تم میں کسی کو فیصلہ کرنے کی ضرورت درپیش ہو تو کتاب اللہ کے ذریعہ فیصلہ کرے۔ اور اگر کوئی ایسا مسئلہ در پیش ہو کہ بظاہر قرآن کریم میں نہ ملے تو اللہ کے رسول صلی اللہ کرو۔ اور ان دونوں میں نہ مل سکے تو صالحین متقین کے فیصلے کے مطابق فیصلہ کرو۔ ۱۲م

مالی الجیب ص ۵۰

(۲۷) ختم قرآن کریم پر اظہار خوشی

۲۷۴۵۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالىٰ عنه قال: تعلم عمر بن الخطاب رضی الله تعالىٰ عنه البقرة فی اثنتی عشرة سنة فلما ختمها نحر جزورا۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم نے رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سورۂ بقرہ کی تعلیم حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے بارہ سال میں حاصل کی اور جب ختم فرمائی تو ایک اونٹ ذبح کیا۔

فتاوی رضویہ ۳/۵۶۸

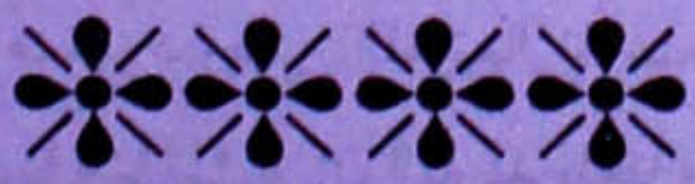

۲۷۴۵۔ كتاب رواة مالك للخطيب ،

Marfat.com

۲۔فضائل قبائل

(۱)فضیلت قریش

۲۷٤٦۔ **عن** الامام ا الباقر رضی الله تعالیٰ عنه مرسلا قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اتانی جبرئیل علیه الصلوة و السلام فقال : یا محمد صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ! ان الله تعالی بعثنی فطفت شرق الارض و غربها وسهلها و جبلها فلم اجد حیا خیرا من العرب ، ثم امر نی فطفت فی العرب فلم اجد حیا خیر امن مضر ، ثم امرنی فطفت فی مضر فلم اجد حیا خیر ا من کنانه ، ثم امرنی فطفت فی کنانة فلم اجد حیا خیر ا من قریش ، ثم امرنی فطفت فلم اجد حیا خیرا من بنی هاشم ، ثم امرنی اختار فی انفسهم فلم اجد فیها نفسا خیرا من نفسك ۔

حضرت امام باقر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرسلا روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حضرت جبرئیل علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حاضر ہوکر مجھ سے عرض کی: کہ اللہ عزوجل نے مجھے بھیجا، میں زمین کے پورب پچھم نرم وکوہ ہر حصے میں پھرا کوئی قبیلہ عرب سے بہتر نہ پایا، پھراس نے مجھے حکم دیا کہ میں نے تمام عرب کا دورہ کیا تو کوئی قبیلہ مضر سے بہتر نہ پایا۔ پھر حکم دیا میں نے کنانہ میں گشت کیا، کوئی قبیلہ قریش سے بہتر نہ پایا۔ پھر حکم دیا میں قریش میں پھرا۔ کوئی قبیلیہ بنو ہاشم سے بہتر نہ پایا۔ پھر حکم دیا کہ میں سب سے بہتر نفس تلاش کروں، تو کوئی جان حضور کی جان سے بہتر نہ پائی، صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

اراءاہ الادب ص ۲۲

۲۸٤۷۔ **عن** عتبة بن عبد رضی الله تعالیٰ عنه قال:قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم : الخلافة فی قریش ۔

۲۷٤٦۔ الدر المنثور للسیوطی، ۲۹۵/۳ ☆ کنز العمال للمتقی، ۳٤۱۰۱۔ ۸۵/۱۲
نوادر الاصول للحکیم الترمذی، ☆ مسند الفردوس للدیلمی۔
۲۷٤۷۔ المسند لاحمد بن حنبل ۱۸۵/٤ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی، ۱۳۱/۱۷
السلسلة الصحیحة للالبانی، ۱۸۵۹ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی ۳۳٦/۱
کنز العمال للمتقی، ۳۳۸۰۹، ۲۵/۱۲ ☆ التاریخ الکبیر للبخاری، ۳۳۸/۲
الجامع الصغیر للسیوطی، ۲۵۲/۲ ☆

Marfat.com

حضرت عتبہ بن عبد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: خلافت قریش میں ہے۔

اراءۃ الادب ص ۲۲

۲۷۴۸۔ **عن** رفاعة بن رافع الزرقی رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : ان قریشا اهل صدق و امانة فمن بغی لها العوائر اکبه الله فی النار لوجهه۔

حضرت رفاعہ بن رافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک قریش راستی و امانت والے ہیں۔تو جو ان کی لغزشیں چاہے اللہ تعالیٰ اسے منہ کے بل اوندھا کردے۔

اراءۃ الادب ۳۰

۲۷۴۹۔ **عن** المستور دالفهری رضی الله تعالیٰ عنه قال: قا ل رسول الله صلی الله علیه وسلم : ان فیهم لخصالا اربعا ، انهم اصلح الناس عند فتنة ، و اسرعهم افاقة بعد مصیبة و او شکهم کرة بعد فرة ، و خیرهم لمسکین و یتیم، وامنعهم من ظلم المملوك ۔

حضرت مستورد فہری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک قریش یا بنی ہاشم میں چار خصلتیں ہیں۔فتنہ کے وقت وہ سب سے زائد صلاح پر ہوتے ہیں۔اور مصیبت کے بعد سب سے پہلے ٹھیک ہو جاتے ہیں۔اور لڑائی میں پسپا بھی ہوں تو سب سے جلد تر دشمن پر پلٹ پڑھتے ہیں۔اور مسکین و یتیم و مملوک کے حق میں سب سے بہتر ہیں۔

اراءۃ الادب ص ۳۱

۲۷۵۰۔ **عن** جابر بن عبد الله رضی الله تعالیٰ عنهما قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : قریش علی مقدمة الناس یوم القیامة و لو لا ان تبطر قریش

۲۷۴۸۔ المسند لا حمد بن حنبل۔ ۳۴۰/۴ ☆ المصنف لا بن ابی شیبة، ۱۶۸/۱۲
الدر المنثور للسیوطی، ۳۹۹/۶ ☆
۲۷۴۹۔ کنز العمال للمتقی، ۳۳۸۸۹۔ ۳۹/۱۲ ☆
۲۷۵۰۔ الکامل لا بن عدی، ۲۹۹/۱ ☆ کنز العمال للمتقی، ۳۳۸۱۰، ۲۵/۱۲
العلل المتناهیة لا بن الجوزی، ۲۹۶/۱ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۳۸۱/۲

Marfat.com

لا خبر تها لما لمحسنها عند الله من الثواب ۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قریش روز قیامت سب لوگوں سے آگے ہوں گے اور اگر قریش کے اترا جانے کا خیال نہ ہوتا تو میں انہیں بتا دیتا کہ ان کے نیک کے لئے اللہ تعالیٰ کے یہاں کیا ثواب ہے۔

اراءۃ الادب ص ۳۴

(۲) قریش کو دیگر اقوام پر فوقیت ہے

۲۷۵۱۔ **عن** امیر المؤمنین علی المرتضی کرم الله تعالی وجهه الکریم قال: قال صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: قدموا قریشا و لا تقدموها ۔

دوام العیش ص ۹۷

امیر المؤمنین حضرت علی مرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قریش کو مقدم رکھو، ان پر تقدم حاصل نہ کرو۔۱۲م

۲۷۵۲۔ **عن** جبیر بن مطعم رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: یا ایهالناس ! لا تتقدموا قریشا فتهلکوا ۔

حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے لوگو! قریش پر سبقت نہ کرو کہ ہلاک ہو جاؤ گے۔

۲۷۵۳۔ **عن** الامام الباقر رضی الله تعالیٰ عنه مرسلا قال:۔ قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : یا ایهاالناس ! لا تتقدموا قریشا فتضلوا۔

حضرت امام باقر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے لوگو! قریش پر سبقت نہ کرو گمراہ ہو جاؤ گے۔

۲۷۵۱۔ المسند للبزار ۲/ ۱۱۲ ☆ تلخیص الحبیر لا بن حجر : ۲/ ۳۶

اتحاف السادة للزبیدی ۲/ ۲۳۱ ☆ السنة لا بن أبی عاصم، ۲/ ۶۳۷

مجمع الزوائد للهیثمی، ۱۰/ ۲۵ ☆ کنز العمال، للمتقی، ۱۳۷۹۱، ۵/ ۵۲۱

فتح الباری للسقلانی ۱۳/ ۱۱۸ ☆ ارواء الغلیل للالبانی، ۲/ ۲۹۵

تاریخ بغداد للخطیب ، ۲/ ۶۱ ☆ کشف الخفا للعجلونی، ۲/ ۱۵۰

۲۷۵۲۔ السنة لا بن أبی عاصم، ۲/ ۶۲۷ ☆

۲۷۵۳۔ المصنف لا بن شیبة ، ☆

Marfat.com

۲۷۵٤ ـ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم الناس تبع لقریش فی هذا الشان ـ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سب لوگ اس کام میں قریش کے تابع ہیں۔

اراءۃ الادب ص ۹

۲۷۵۵ ـ **عن** ام المؤمنین عائشه الصدیقة رضی الله تعالیٰ عنها قالت : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم قریش صلاح الناس ، و لا یصلح الناس الا بهم ـ

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قریش آدمیوں کی سنوار ہیں، لوگ نہ سنوریں گے مگر قریش سے۔

۲۷۵٦ ـ **عن** عمر و بن العاص رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : قریش خالصة الله تعالی ـ

حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قریش برگزیدۂ خدا ہیں۔

۲۷۵۷ ـ **عن** سعد بن أبی وقاص رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم:من یردهوان قریش اهانه الله تعالی ـ

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی

۲۷۵٤ ـ الجامع الصحیح للبخاری ، باب المناقب ، ۴۹٦/۱
الصحیح لمسلم، باب الناس تبع لقریش ، ۱۱۹/۲
۲۷۵۵ ـ کنز العمال للمتقی، ۳۳۷۹۲، ۲۲/۱۲ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۳۸۱/۲
۲۷۵٦ ـ کنز العمال للمتقی، ۳۳۸۱۵، ۲٦/۱۲ ☆ تاریخ دمشق لا بن عساکر ، ۴۵۹/۲
الجامع الصغیر للسیوطی، ۳۸۱/۲ ☆
۲۷۵۷ ـ الجامع للترمذی ، کتاب المناقب فضل الانصار و قریش ، ۲۳۰/۲
المسند لا حمد بن حنبل، ۱۷۱/۱ ☆ کنز العمال،للمتقی، ۳۳۷۹۳ ۲۲/۱۲
التاریخ الکبیر للبخاری، ۱۰۳/۱ ☆ تاریخ دمشق لا بن عساکر ، ۴۵۹/۲
المستدرك للحاکم، ٤/ ۷٤ ☆ السلسلة الصحیحة للالبانی، ۱۷۲/۳
علل الحدیث لا بن أبی حاتم، ۲٦۱٤، ☆ السنة لا بن أبی عاصم، ٦۳٤/۲

Marfat.com

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو قریش کی ذلت چاہے اللہ تعالیٰ اسے ذلیل کرے۔

اراءۃ الادب ص ۱۰

۲۷۵۸۔ **عن** جبیر بن مطعم رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قوۃ الرجل من قریش قوۃ رجلین

حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایک مرد قریش کی قوت دو مردوں کے برابر ہے۔

۲۷۵۹۔ **عن** امیر المؤمنین علی المرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجھہ الکریم قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : لا تؤمواقریشاو أتموھا ، ولا تعلموا قریشا و تعلموا منھا ، فان امانۃ الامین من قریش تعدل امانۃ امینین۔

امیر المؤمنین حضرت علی مرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قریش کو اپنا پیرو نہ بناؤ اور ان کی پیروی کرو۔ قریش پر دعوی استاذی نہ رکھو اور انکی شاگردی کرو کہ قریش میں ایک امین کی امانت دو امینوں کے برابر ہے۔

۲۷۶۰۔ **عن** الحلیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : اعطیت قریش ما لم یعط الناس ۔

حضرت حلیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قریش کو وہ عطا ہوا جو کسی کو نہ ہوا۔

اراءۃ الادب ص ۱۲

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

ھکذا فیما نقلت عنہ بمعجمۃ فنون وارأہ عن حلیس بمھملۃ فلام ۔

میں نے دیلمی میں خنیس ہی پایا اور میری رائے میں یہ حلیس ہی ہوں گے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

اراءۃ الادب ص ۱۲

۲۷۵۸۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۸۱/۴ ☆

۲۷۵۹۔ کنز العمال للمتقی، ۳۳۸۴۴۔ ۳۱/۱۲ ☆

۲۷۶۰۔ کنز العمال للمتقی، ۳۳۸۰۵، ۵۲۴/۱۲ ☆ اسد الغابۃ للجزری، ۴۹/۲

Marfat.com

۲۷۶۱۔ **عن** ام هانی رضی الله تعالیٰ عنها قالت: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : فضل الله قریشا بسبع خصال لم یعطها احدا قبلهم و لا منهم و فیهم الخلافة والحجاجة ، و السقایة ، و نصرهم علی الفیل ، و عبدوا الله عشر سنین لا یعبده غیرهم ، و انزل الله فیهم سورة من القرآن لم یذکر فیها احد غیرهم لإ یلف قریش ۔

حضرت ام ہانی رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے قریش کو ایسی سات باتوں میں فضیلت دی جو ان سے پہلے کسی کو ملیں نہ ان کے بعد کسی کو عطا ہوں۔ ایک تو یہ، کہ میں قریش ہوں (یہ تمام فضائل سے ارفع واعلی ہے) انہیں خلافت، کعبہ معظمہ کی دربای، حاجیوں کا سقایہ، اصحاب فیل پر نصرت، انہوں نے دس سال اللہ تعالیٰ کی عبادت تنہا کی کہ ان کے سوا روئے زمین پر اور کسی خاندان کے لوگ اس وقت عبادت نہ کرتے تھے (یہ ہی تھے یا ان کے عبید وموالی) اور اللہ تعالی نے ان میں ایک سورۂ قرآن عظیم میں اتاری کہ اس میں صرف انہیں کا تذکرہ ہے اور وہ سورۂ لا یلف قریش ہے۔

اراءۃ الادب ص ۱۳

۲۷۶۲۔ **عن** عدی بن حاتم رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : یا معشرالناس ! حبوا قریشا فانه من احب قریشا فقد احبنی و من ابغض قریشا فقد ابغضنی و ان الله حبب الی قومی فلا اتعجل لهم نقمة و لا استکثر لهم نعمة ، اللهم ! انك اذقت اول قریش نکالا فاذق اخرها نوالا ، الا ان الله علم ما فی قلبی من حبی لقومی فسرنی فیهم، قال الله عزوجل و انذر عشیرتك الا قربین و اخفض جناحك لمن اتبعك من المومنین، یعنی قومی ، فالحمد لله الذی جعل الصدیق من قومی ،و الشهید من قومی ،و الائمة من قومی، ان الله قلب العباد ظهرا لبطن ، فکان خیر العرب قریش ،و هیالشجرة التی قال

۲۷۶۱۔ المستدرك للحاکم، ۵۳۶/۲ ☆　مجمع الزوائد للهیثمی، ۶۴/۱۰
الدر المنثور للسیوطی، ۳۹۷/۶ ☆　کنز العمال للمتقی ۳۳۸۱۹، ۲۷/۱۲
التفسیر لابن کثیر، ۵۱۲/۸ ☆　التاریخ الکبیر للبخاری، ۳۲۱/۱
الجامع الصغیر للسیوطی ۳۶۴/۲ ☆
۲۷۶۲۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ۸۷/۱۷ ☆

الله تعالیٰ (و مثل كلمة طيبة كشجرة طيبة) يعنى بها قريش ، (اصلها ثابت) يقول : اصلها كرم ، (و فرعها فى السماء) يقول : الشرف الذى شرفهم الله بالاسلام الذى هداهم له و جعلهم اهله ، ثم انزل فيهم سورة من كتاب الله ، قال : ما رايت رسول الله صلى الله تعالیٰ عليه وسلم ذكرت عنده قريش بخير قط الاسيره حتى يتبين ذلك السرور فى وجهه ، و كان يتلو هذه الآية ، و انه لذكرلك و لقومك وسوف تسألون ۔

حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے گروہ مردم! قریش سے محبت رکھو، کہ قریش کا دوست میرا دوست ہے، اور قریش کا دشمن میرا دشمن ہے اور بیشک اللہ تعالیٰ نے میری قوم کی محبت میرے دل میں ڈالی، کہ ان پر کسی انتقام کی جلدی نہیں کرتا، اور نہ ان کے لئے کسی نعمت کو بہت سمجھوں، الٰہی! تو نے قریش کی ایک جماعت کو ان کی سرکشی کی سزا دی تو دوسری جماعت کو اپنے جود و کرم سے نوازا۔ سن لو! بیشک اللہ تعالی نے جانا جیسی میرے دل میں میری قوم کی محبت ہے تو اس نے مجھے ان کے بارے میں شاد کیا، کہ ارشاد فرمایا: اور اے محبوب! اپنے قریب تر رشتہ داروں کو ڈراؤ، اور اپنی رحمت کا بازو بچھاؤ اپنے پیرو مسلمانوں کے لئے، یعنی میری قوم کے لئے خاص طور پر یہ حکم آیا۔ تو اللہ تعالیٰ کے لئے حمد ہے جس نے میری قوم میں سے صدیق کیا، اور میری قوم سے شہید ، اور میری قوم سے امام، بیشک اللہ تعالیٰ نے تمام بندوں کے ظاہر و باطن پر نظر فرمائی۔ تو سب عرب سے بہتر قریش نکلے، اور وہی وہ برکت والے درخت ہیں کہ جس کا ذکر قرآن شریف میں ہے۔ کہ پاکیزہ بات کی کہاوت ایسی ہے جیسے ستھرا درخت یعنی قریش، کہ اس کی جڑ پائدار ہے، یعنی ان کی اصل کرم ہے۔ اور اس کی شاخیں آسمان میں ہیں۔ یعنی وہ جو اللہ تعالیٰ نے ان کو اسلام کا شرف بخشا اور انہیں اس کا اہل کیا۔ پھر ان کے بارے میں ایک پوری سورۃ نازل فرمائی۔ حضرت عدی بن حاتم فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں جب بھی قریش کا ذکر خیر آجاتا تو نہایت خوش ہوتے یہاں تک کہ چہرۂ اقدس سے خوشی کے آثار نمایاں ہوتے اور یہ آیت کریمہ تلاوت فرماتے۔ بیشک یہ قرآن ناموری ہے تیری اور تیری قوم کی۔

۲۷٦۳۔ **عن** أبی ذر الغفاری رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : کنانة عز العرب ۔

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بنو کنانہ سارے عرب کی عزت ہیں۔

۲۷٦٤۔ **عن** الوضین رضی الله تعالیٰ عنه مرسلا قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : قریش سادة العرب ۔

حضرت وضین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرسلا روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قریش سارے عرب کے سردار ہیں۔

۲۷٦٥۔ **عن** عثما ن بن الضحاك رضی الله تعالیٰ عنه مرسلا قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : عبد مناف عز قریش ، و قریش تبع لولد قصی ، والناس تبع لقریش ۔

حضرت عثمان بن ضحاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرسلا روایت ہے ک رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بنی عبد مناف سارے قریش کی عزت ہیں۔ اور قریش اولاد قصی کے تابع ہیں، اور تمام آدمی قریش کے تابع ہیں۔

۲۷٦٦۔ **عن** أبی الدرادء رضی الله تعالیٰ عنه قال:قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم :یا ابا الدرداء ! اذا فاخرت ففاخر بقریش ۔

حضرت ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے ابودرداء جب تو فخر کرے تو قریش سے فخر کر۔

اراءۃ الادب ۱٦

۲۷٦۳۔ کنز العمال للمتقی، ۲۳٤۱۱۵ ۱/ ۸۸ ☆ مسند الفردوس للدیلمی، ٤۹۱۲

۲۷٦٤۔ کنز العمال للمتقی، ۳٤۱۱٤ ۱۲/ ۸۸ ☆

۲۷٦٥۔ کنز العمال للمتقی، ۳٤۱۱۲ ۱۲/ ۸۸ ☆

۲۷٦٦۔ کنز العمال للمتقی ۳٤۱۲۰ ۱۲/ ۸۹ ☆ تاریخ دمشق لابن عساکر، ۷/ ۲۱۸

Marfat.com

(۳) قریش، انصار، ثقیف اور دوس کی فضیلت

۲۷۶۷۔ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : ان فلانا اهدی الی ناقة فعوضته منها ست بکرات فظل ساخطا ، لقد هممت ان لا اقبل هدیة الا من قریشی او انصاری او ثقفی او دوسی ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک فلاں شخص نے ایک ناقہ نذر دیا تھا۔ میں نے اس کے عوض چھ جوان ناقے عطا فرمائے اور وہ ناراض ہی رہا۔ بیشک میرا ارادہ ہوا کہ یہ ہدیہ قبول نہ کروں مگر قریشی یا انصاری یا ثقفی یا دوسی کا۔

۲۷۶۸۔ **عن** جابر بن سمرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : لا یملی مصاحفنا الا غلمان قریش و غلمان ثقیف ۔

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہمارے مصاحف نہ لکھیں مگر قریش وثقیف کے لڑکے۔

اراءۃ الادب ص ۲۹

(۴) قریش کی اطاعت صرف جائز چیزوں میں ہوگی

۲۷۶۹۔ **عن** ثوبان رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : استقیموا لقریش ما استقاموا لکم ، فاذا زاغوا عن الحق فضعوا سیوفکم علی عواتقکم ۔

۲۷۶۷۔ الجامع للترمذی، باب مناقب فی ثقیف و بنی حنیفة ۲/ ۲۳۳
المسند لاحمد بن حنبل ۲/ ۲۹۲ ☆ کنز العمال للمتقی، ۱۵۰۷۲ ، ۶/ ۱۱۲
مشکوة المصابیح للتبریزی، ۳۰۲۲ ☆

۲۷۶۸۔

۲۷۶۹۔ المعجم الصغیر للسیوطی، ۱/ ۷۴ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۵/ ۱۹۵
میزان الاعتدال للذهبی، ۳۶۹۷، ☆ تاریخ بغداد للخطیب ، ۱۲/ ۱۴۷
فتح الباری للعسقلانی، ۱۳/ ۱۱۶ ☆ کنز العمال، للمتقی، ۱۴۸۸۲، ۶/ ۶۸
الکامل لابن عدی، ۶/ ۵۱۷ ☆ المسند لاحمد بن حنبل، ۵/ ۲۷۷
تاریخ اصفهان لابی نعیم، ۱/ ۱۲۴ ☆

Marfat.com

حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم لوگ قریش کی اطاعت اس وقت تک کرنا جب تک یہ راہ راست پر رہیں، جب حق سے روگردانی کریں تو تلواریں سونت لینا۔

فتاوی رضویہ ۱۰/ ۶۸

(۵) قریشی عورتوں کی فضیلت

۲۷۷۰۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : خير نساء ركبن الابل صالح نساء قريش احناه علی ولده فی صغره و ارعاه علی زوج فی ذات يده ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عرب کی سب عورتوں میں بہتر قریش کی نیک بیبیاں ہیں۔ اپنے چھوٹے بچے پر سب سے زیادہ مہربان اور شوہر کے مال کی سب سے بڑھ کر نگہبان۔

اراءۃ الادب ص ۳۱

(۶) فضیلت بنی ہاشم

۲۷۷۱۔ **عن** امير المؤمنين علی المرتضی كرم الله تعالی وجهه الكريم قال :قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم : خير الناس العرب ، و خير العرب قريش

۲۷۷۰۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب حفظ المرأة زوجها فی ذات، يده ۸۰۸/۲
الصحیح لمسلم، باب فضائل نساء قريش، ۳۰۷/۲
المسند لاحمد بن حنبل، ۲۷۵/۲ ☆ مجمع الزوائد للهيثمی، ۲۷۱/٤
المسند للحميدی، ۱۰٤۷ ☆ فتح الباری للعسقلانی ۱۲۵/۹
كنز العمال للمتقی، ۳٤٤۱۳، ۱۲/ ۱٤۵ ☆ البداية والنهاية لابن كثير، ۶۰/۲
السنن الكبری للبيهقی، ۲۹۳/۷ ☆ المعجم الكبير للطبرانی، ۳٤۳/۱۹
الدر المنثور للسيوطی، ۲۳/۲ ☆ السنة لابی عاصم، ۶٤۰/۲
شرح السنة للبغوی، ۱۶۷/٤ ☆ كنز العمال للمتقی، ۳٤٤۱۹، ۱٤۶/۱۲
التفسير لابن كثير ۳۲/۲ ☆ التفسير للطبری، ۱۸۰/۳
تاريخ دمشق لابن عساكر، ۳۱۳/۱ ☆
۲۷۷۱۔ كنز العمال للمتقی، ۳٤۱۰۹، ۱۲/ ۸۷ ☆ تنزية الشريعة لابن عراق، ۳۶/۲
الفوائد المجموعة للشوكانی، ٤۱٤ ☆ تذكرة الموضوعات للفتنی، ۱۱۲

Marfat.com

و خير القريش بنو هاشم۔

امیر المؤمنین حضرت علی مرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سب آدمیوں سے بہتر عرب ہیں اور سب عرب سے بہتر قریش، اور سب قریش سے بہتر بنو ہاشم۔

۲۷۷۲۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم :ان الله تعالیٰ اختار من آدم العرب و اختار من العرب مضر، و من مضر قریش، و اختار من قریش بنی هاشم، و اختارنی من بنی هاشم۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ نے بنو آدم میں سے عرب کو چنا، اور عرب سے مضر اور مضر سے قریش اور قریش سے بنو ہاشم اور بنو ہاشم سے مجھ کو۔

۲۷۷۲۔ **عن** المطلب بن أبی و داعة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : ان الله تعالیٰ خلق خلقه فجعلهم فریقین فجعلنی فی خیر الفریقین، ثم جعلهم قبائل فجعلنی فی خیر قبلیة، ثم جعلهم بیوتا فجعلنی فی خیر هم بیتا فانا خیر کم قبیلة و خیر کم بیتا۔

حضرت مطلب بن ابی وداعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ عزوجل نے خلق بنا کر دو فریق کی، مجھے بہتر فریق میں رکھا، پھر ان کے قبیلے قبیلے جدا کیئے، مجھے سب سے بہتر قبیلے میں رکھا، پھر قبیلوں میں خاندان بنائے مجھے سب سے بہتر گھر میں رکھا۔

۲۷۷٤۔ **عن** عبد الله بن عمیر رضی الله تعالیٰ عنه مرسلا قال :قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : ان الله اختار العرب فاختار منهم کنانة، و اختار قریشا من کنانة و اختار بنی هاشم من قریش، و اختارنی من بنی هاشم و فی لفظ

۲۷۷۲۔ کنز العمال للمتقی، ۳۳۹۱۸، ۱۲/ ٤۳ ☆ جمع الجوامع للسیوطی، ٤٦۲۷

۲۷۷۳۔ الجامع للترمذی، باب ما جا فی فضل النبی ﷺ، ۲/ ۲۰۱

المسند لاحمد بن حنبل، ۱/ ۲۱۰ ☆

۲۷۷٤۔ السنن الکبری للبیهقی، ۷/ ۱۳٤ ☆ کنز العمال للمتقی، ٤٦۲٦، ۲/ ٥۱۳

جمع الجوامع للسیوطی، ٤٦۲٥ ☆

Marfat.com

ثم اختار بنی عبد المطلب من نبی هاشم ، ثم اختار نی من بنی عبد المطلب ۔

حضرت عبد اللہ بن عمیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرسلا روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک اللہ عزوجل نے عرب کو پسند فرمایا: پھر عرب سے کنانہ، اور کنانہ سے قریش اور قریش سے بنو ہاشم اور بنی ہاشم سے اولاد عبد المطلب ، اور اولاد عبد المطلب سے مجھ کو۔

۲۷۷۵۔ **عن** واثلة بن الاسقع رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : ان الله عزوجل اصطفی کنانة من ولد اسمعیل ، واصطفی قریشامن کنانة ، و اصطفی من قریش بنی هاشم ، و اصطفانی من بنی هاشم ۔

حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک اللہ عزوجل نے اولاد اسمعیل علیہ الصلوٰۃ والتسلیم سے کنانہ کو چنا، اور کنانہ سے قریش کو چنا اور قریش سے بنو ہاشم کو، اور بنو ہاشم سے مجھ کو۔

اراءۃ الادب ص ۱۹

۲۷۷۶۔ **عن** أبی امامة الباهلی رضی الله تعالیٰ عنه قال :سمعت رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم یقول : لما بلغ ولد معد ابن عدنان اربعین رجلا وقفوا علی عسکر موسی علیه الصلوٰة والسلام وانتهبوه ، فدعا علیهم موسی بن عمران علیه الصلوة و السلام قال :یا رب هؤلاء ولد معد قد اغاروا علی عسکری ، فاوحی الله الیه : یا موسی بن عمران لا تدعوا علیهم ، فان منهم النبی الامی النذیر البشیر بجنتی ۔ و منهم الامة المرحومة امة محمد الذین یرضون من الیسیر من الرزق ، و یرضی الله منهم بالقلیل من العمل ، فیدخلهم الله الجنة بقول لا اله الا الله لا ن نبیهم محمد بن عبد الله بن عبد المطلب المتواضع فی هیبته المجتمع له اللب فی سکوته ینطق بالحکمة و یستعمل الحلم، اخرجته من خیر جیل من امته قریشا ثم اخرجته من هاشم صفوة قریش ، فهم خیر من خیرالی خیر یصیر ، امته

۲۷۷۵۔ الصحیح لمسلم، باب فضل نسب النبی ﷺ ۲/۲۴۵
الجامع الصغیر للسیوطی ، ۱/۱۰۵ ☆ التفسیر للبغوی، ۷/۲۹۷
التفسیر للقرطبی، ۸/۳۰۱ ☆ دلائل النبوة للبیهقی، ۱/۶۳۰
۲۷۷۶۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ۸/۱۴۰ ☆

Marfat.com

الی خیر یصیرون۔

حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب معد بن عدنان کی اولاد میں چالیس مرد ہوگئے، ایک بار انہوں نے موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لشکر پر حملہ کر کے مال لے لیا موسیٰ علیہ السلام نے ان کے ضرر کی دعا فرمائی، رب عزجل نے وحی بھیجی، اے موسیٰ! انہیں بددعا نہ دو کہ انہیں میں سے وہ نبی امی بشیر ونذیر ہوگا۔ جو میرا پیارا ہے۔ اور انہیں میں سے امت مرحومہ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہوگی جو مجھ سے تھوڑے رزق پر راضی اور میں ان سے تھوڑے عمل پر راضی ہونگا، فقط ایمان پر انہیں جنت دونگا کہ ان میں اس کے نبی محمد بن عبداللہ بن عبدالمطلب ہوں گے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جو باوصف کمال ورعب دار ہونے کے متواضع ہوں گے۔ میں نے ان کو سب سے بہتر گروہ قریش سے پیدا کیا۔ پھر قریش میں ان کے برگزیدہ بنی ہاشم سے وہ بہتر سے بہتر ہیں، اور ان کے امتی ان کی طرف پھرنے والے۔　　اراءۃ الادب ص ۲۰

۲۷۷۷۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : خرجت من افضل حين من العرب هاشم و زهرة۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں عرب کے دو سب سے افضل قبیلوں بنی ہاشم و بنی زہرہ میں پیدا ہوا۔

اراءۃ الادب ص ۲۰

۲۷۷۸۔ **عن** ام المؤمنين عائشة الصديقة رضی الله تعالیٰ عنها قالت : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : قال لی جبرئيل علیه الصلوٰة والسلام : قلبت مشارق الارض و مغاربها فلم اجد افضل من محمد صلی الله تعالیٰ علیه وسلم، و قلبت مشارق الارض و مغاربها فلم اجد حيا افضل من بنی هاشم۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھ سے جبرئیل علیہ الصلوٰۃ والسلام نے عرض کی: میں نے

۲۷۷۷۔ تاریخ دمشق لا بن عساکر، ☆

۲۷۷۸۔ دلائل النبوة للبيهقی، ۱۷۶/۱ ☆ کنز العمال للمتقی، ۳۱۹۱۳، ۴۰۹/۱۱

التفسير لا بن كثير ۳۲۵/۳ ☆ الحاوی للفتاوی للسيوطی، ۳۷۰/۲

زمین کے پورب پچھم سب تلپٹ کئے کوئی شخص محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے افضل نہ پایا۔نہ کوئی قبیلہ بنی ہاشم سے بہتر۔　　اراءۃ الادب ص ۲۲

۲۷۷۹۔ **عن** أبی امامة الباهلی رضی الله تعالیٰ عنه قال :قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : لا یقوم الرجل من مجلسه الا لبنی هاشم۔

حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: آدمی اپنی جگہ چھوڑ کر کسی کے لئے نہ اٹھے سوا بنی ہاشم کے۔

۲۷۸۰۔ **عن** أبی امامة الباهلی رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم یقوم الرجل من مجلسه الا خیه لابنی هاشم لا یقومن لاحد۔

حضرت ابو مامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر شخص اپنے بھائی کے لئے اپنی مجلس سے اٹھے مگر بنی ہاشم کسی کے لئے نہ اٹھیں۔

۲۷۸۱۔ **عن** انس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال:: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: لو انی اخذت بحلقة باب الجنة ما بدأت الا بکم یا بنی هاشم

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں دروزاۂ بہشت کی زنجیر ہاتھ میں لوں تو اے بنی ہاشم سے پہلے تمہیں شروع کروں۔

۲۷۸۲۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم اترون انی اذا تعلقت بحلق ابواب الجنة اوثر علی بنی عبد المطلب احدا۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

۲۷۷۹۔ تاریخ بغداد للخطیب، ۸۸/۳ ☆ کنز العمال للمتقی، ۳۳۹۱٤، ۱۲/ ٤۳

۲۷۸۰۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ۲۸۹/۸ ☆ کنز العمال ،للمتقی، ۳۳۹۱۵، ۱۲/ ٤۳

۲۷۸۱۔ تاریخ بغداد للخطیب، ٤۳۹/۹ ☆ کنز العمال للمتقی، ۳۳۹۰۵، ۱۲/ ٤۱

۲۷۸۲۔ کنز العمال للمتقی، ۳۳۹۰٤، ۱۲/ ٤۱ ☆

Marfat.com

علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا یہ خیال کرتے ہو کہ جب میں در ہائے جنت کی زنجیر ہاتھ میں لوں گا اس وقت اولاد عبد المطلب پر کسی اور کو ترجیح دونگا۔ اراءۃ الادب ۳۵

(۷) قبیلۂ مضر کی فضیلت

۲۷۸۳۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اذا اختلف الناس فالعدل فی مضر ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب لوگ مختلف ہوں تو عدل قوم مضر میں ہے جن میں سے قریش ہیں۔ اراءۃ الادب ۲۹

(۸) اہل عرب کی فضیلت

۲۷۸٤۔ **عن** معاذ بن جبل رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فی غزوة او طاس : لو کان ثأبیا علی احد من االعرب رق لکان الیوم ۔

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: غزوہ اوطاس میں: اگر کوئی عرب غلام بن سکتا تو آج بنایا جاتا۔
اراءۃ الادب ۳۲

۲۷۸۵۔ **عن** محمد بن مسلم رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : قسم الحیاء عشرة اجزاء فتسعة فی العرب و جزء فی سائر الناس۔

حضرت محمد بن مسلم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حیا کے دس حصہ کئے گئے ان میں سے نو حصے عرب میں ہیں ور ایک باقی تمام لوگوں میں۔ اراءۃ الادب ص ۱۹

۲۷۸۳۔ مجمع الزوائد للهیثمی، ۵۲/۱۰ ☆ کنز العمال للمتقی، ۳۳۹۸۸، ۵۹/۱۲
۲۷۸٤۔ السنن الکبری للبیهقی، ۹/ ۷۳ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۳۳۲/۵
کنز العمال للمتقی، ۳۳۹۳۸، ٤۷/۱۲ ☆
۲۷۸۵۔ البخلاء للخطیب، ☆

Marfat.com

۲۷۸۶۔ **عن** أبی موسی الاشعری رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : ان لواء الحمد یوم القیامة بیدی ، و ان اقرب الخلق من لوائی یومئذ العرب ۔

حضرت ابوموسی اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا بیشک روز قیامت لواء الحمد میرے ہاتھ میں ہوگا، اور بیشک اس دن تمام مخلوق میں میرے نشان سے زیادہ قریب عرب ہوں گے۔

۲۷۸۷۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال:قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم : اول من اشفع له یوم القیامة من امتی اهل بیتی ، ثم الاقرب فالاقرب الی قریش ثم الانصار ، ثم من آمن بی و اتبعنی من الیمن ثم من سائر العرب ، ثم الاعاجم، و من اشفع له اولا افضل ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: روز قیامت سب سے پہلے اپنے اہل بیت کی شفاعت کرونگا، پھر درجہ بدرجہ جو زیادہ قریب ہیں قریش تک پھر انصار، پھر وہ اہل یمن جو مجھ پر ایمان لائے اور میری پیروی کی، پھر باقی عرب، پھر اہل عجم اور میں جس کی پہلے شفاعت کروں وہ افضل ہے۔

اراءۃ الادب ص ۳۵

(۹) اہل عرب کو علی الاطلاق گالی دینا مشرکین کا طریقہ ہے

۲۷۸۸۔ **عن** امیر المؤمنین عمر بن الخطاب رضی الله تعالیٰ عنه قال :قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : من سب العرب فاولئك هم المشرکون ۔

امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو اہل عرب کو سب وشتم کریں وہ خاص مشرک ہیں۔

فتاوی رضویہ ۳/۲۹۷

۲۷۸۶۔ المعجم الکبیر للطبرانی،

۲۷۸۷۔ کنز العمال للمتقی، ۳۴۱۴۵، ۱۲/۹۴ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۱۰/ ۳۸۰
الجامع الصغیر للسیوطی، ۱/۱۶۸ ☆ الکامل لا بن عدی، ۲/۳۸۲

۲۷۸۸۔ کنز العمال، للمتقی، ۳۳۹۱۹، ۱۲/ ۴۴ ☆ تاریخ بغداد للخطیب، ۱۰/ ۲۹۵
الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/۵۲۹ ☆ الکامل لا بن عدی، ۶/ ۳۷۹

Marfat.com

۳۔فضائل مقامات

(۱)فضیلت حجاز

۲۷۸۹۔ **عن** عمرو بن عوف رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ان الدین لیارز الی الحجاز کما تارز الحیة الی جحرها ، و لیعقل الدین من الحجاز معقل الاروية من الجبل ۔

حضرت عمرو بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک دین حجاز کی طرف ایسا سمٹے گا جیسے سانپ اپنی بانبی کی طرف ، اور بیشک دین حرمین طیبین کو ایسا اپنا مسکن و مامن بنائے گا جیسے پہاڑی بکری پہاڑ کی چوٹی کو۔

فتاوی رضویہ ۳/۲۸۹

(۲)شیطان جزیرۂ عرب میں شرک سے مایوس ہوگیا

۲۷۹۰۔ **عن** جابر بن عبد الله رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول لله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : ان الشیطان قد ئیس ان یعبده المصلون فی جزیرة العرب ، ولکن فی التحریش بینهم ۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک شیطان اس سے ناامید ہوگیا ہے کہ جزیرۂ عرب کے نمازی اسے

۲۷۸۹۔ الجامع للترمذی　باب ما جاء ان الاسلام، فدأ غریبا،　۲/۸۷
المعجم الکبیر للطبرانی،　۱۷/۱۶　☆ کنز العمال للمتقی، ۱۱۹٤ ،　۱/۲۳۸
جمع الجوامع للسیوطی،　۵٤۸۲،　☆ شرح السنة للبغوی،　۱/۱۲۱

۲۷۹۰۔ الصحیح لمسلم،　باب تحریش الشیطان ،　۲/۲۷٦
الجامع للترمذی،　باب ما جاء فی التباغض.　۲/۱٦
السنن لا بن ماجه　باب الخطبة یوم النحر ،　۲/۲۲۵
المسند لا حمد بن حنبل،　۳/۳۱۳　☆ الجامع الصغیر للسیوطی　۱/۱۲۵
کنز العمال للمتقی ، ۱۲٤٦،　۱/۲٤۷　☆ الدر المنثور للسیوطی،　۱/۲۵۷
اتحاف السادة للزبیدی،　۷/ ۲۸۲　☆ التفسیر لا بن کثیر ،　۳/۲۲
الترغیب والترهیب للمنذری　۳/٤۵۷　☆ البدایة والنهایة لا بن کثیر ،　۱/۵۹

Marfat.com

پوجیں، ہاں ان میں جھگڑے اٹھانے کی طمع رکھتا ہے۔

۲۷۹۱۔ **عن** عبد الله بن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه قال .قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : ان الشیطان قد ئیس ان تعبد الاصنام فی ارض العرب ، ولکنه سیرضی منکم بدون ذلك بالمحقرات۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک شیطان یہ امید نہیں رکھتا کہ اب زمین عرب میں بت پوجے جائیں، مگر وہ اس سے کم درجہ گناہ تم سے کرادینے کو غنیمت جانے گا جو حقیر وآسان سمجھے جاتے ہیں۔

۲۷۹۲۔ **عن** عبد الرحمن بن غنم رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : ان الشیطان قد ئیس ان یعبد فی جزیر تکم هذه ، و لکن یطاع فیما تحتقرون من اعمالکم فقد رضی بذلك۔

حضرت عبدالرحمٰن بن غنم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: شیطان کو یہ امید نہیں کہ اب تمہارے جزیرے میں اس کی عبادت ہوگی۔ ہاں اعمال میں اس کی اطاعت کروگے جنہیں تم حقیر جانوگے وہ اسی قدر کو غنیمت سمجھتا ہے۔

۲۷۹۳۔ **عن** عبادة بن الصامت و أبی الدراء رضی الله تعالیٰ عنهما قالا : قال رسول االله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : ان الشیطان قد ئیس ان یعبد فی جزیرة العرب۔

۲۷۹۱۔ حلیة الاولیاء لا بی نعیم، ۱/۲۶۹، ☆ الترغیب والترهیب للمنذری، ۳/۱۸۵
علل الحدیث لا بن أبی حاتم، ۲۳۵۵ ☆ کنز العمال للمتقی، ۳۵۱۳۹، ۱۲/۳۰۵
جمع الجوامع للسیوطی، ۵۶۳۶ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۲/۲۵۷
۲۷۹۲۔ مجمع الزوائد للهیثمی، ۳/۲۸۵ ☆
۲۷۹۳۔ المسند لا حمد بن حنبل، ۴/۲۲۶ ☆ الترغیب والترهیب للمنذری، ۱/۷۰
اتحاف السادة للزبیدی، ۱۰/۴۷۷ ☆ دلائل النبوة للبیهقی، ۵/۴۴۱
تاریخ دمشق لا بن عساکر ۷/۲۱۰ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۱۰/۵۴
کنز العمال للمتقی، ۹۴۱ ، ۱/۱۸۵ ☆

Marfat.com

حضرت عبادہ بن صامت وحضرت ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک شیطان اس سے مایوس ہے کہ جزیرۂ عرب میں اس کی پرستش ہو۔　　فتاوی رضویہ ۳/۲۸۹

۲۷۹۴۔ **عن** شداد بن اوس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: اما انھم لا یعبدون شمشاو لا قمرا و لا حجرا و لا و ثنا ولکن یراؤن اعمالھم۔

حضرت شداد بن اوس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: خبردار رہو، بیشک وہ نہ سورج کو پوجیں گے نہ چاند کو، نہ پتھر کو نہ بت کو، ہاں یہ ہوگا یہ کہ دکھاوے کے لئے اعمال کریں گے۔

(۳) عرب کی فضیلت

۲۷۹۵۔ **عن** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: بغض العرب نفاق۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو اہل عرب سے عداوت رکھے منافق ہے۔

فتاوی رضویہ ۳/۲۸۹

(۴) فضیلت عسقلان وغزہ

۲۷۹۶۔ **عن** عبد اللہ بن الزبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال :قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : طوبی لمن اسکنہ اللہ تعالی احد العر وسین عسقلان او غزہ۔

۲۷۹۴۔ الجامع للترمذی، باب الریاء والسمعة، ۲/۳۲۰
السنن لا بن ماجہ، ۴/۱۲۴ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۴/۲۵۶
المسند لا حمد بن حنبل، ۵/۵۲ ☆ التفسیر للقرطبی، ۱۱/۷۰
التفسیر لا بن کثیر، ۱/۱۸۹ ☆
۲۷۹۵۔ الجامع الصغیر للسیوطی، ۱۲/۲۸۹، ۳۵۰۷۷ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/۳۲۷
۲۷۹۶۔ کنز العمال للمتقی،

Marfat.com

حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: شادمانی ہے اسے جسے اللہ تعالیٰ دو دلہنوں میں سے ایک میں بسائے عسقلان یا غزہ۔

فتاوی ضویہ ۲۰۲/۶

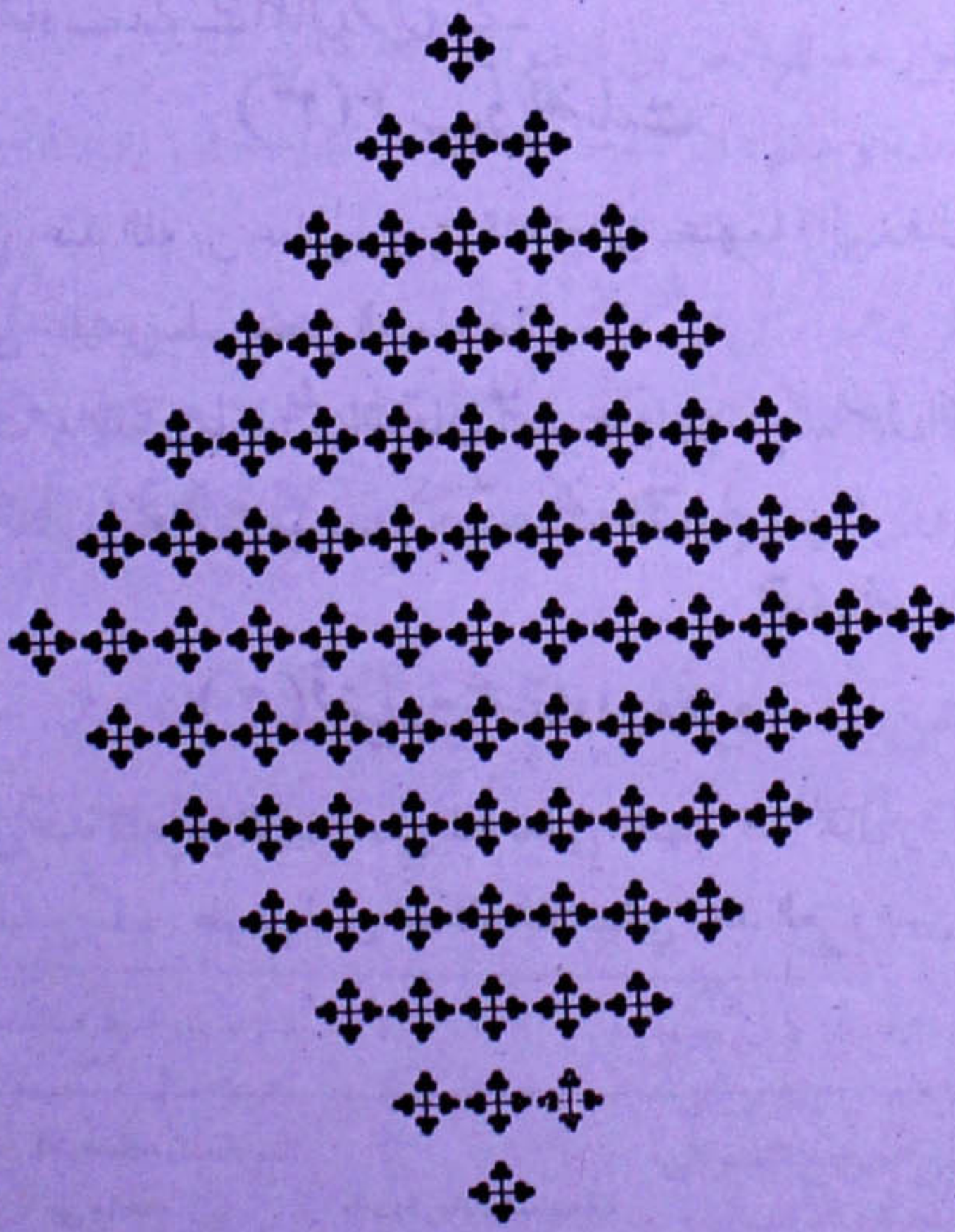

Marfat.com

۴۔فضائل ایام

(۱)بدھ کی فضیلت

۲۷۹۷۔ **عن** جابر بن عبد الله رضی الله تعالیٰ عنهما قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: ما من شئ بدئ یوم الاربعاء الاتم۔

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو چیز بدھ کے دن شروع کی جاتی وہ تمام کو پہونچتی ہے۔

فتاوی رضویہ ۱۲/۱۶۰

(۲)شب برات کی فضیلت

۲۷۹۸۔ **عن** امیر المؤمنین علی ابن أبی طالب کرم الله تعالیٰ وجهه الکریم قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: اذا کانت لیلة النصف من شعبان فقوموا لیلها و صوموا نهارها، فان الله تعالی ینزل فیها لغروب الشمس الی السماء الدینا فیقول: الا من مستغفر لی فاغفرله،، الا مسترزق فارذقه، الا متبلی فاعافیه، الا کذا، الا کذا حتی مطلع الفجر۔

امیر المؤمنین حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ سلم نے ارشاد فرمایا: جب شب برات آئے تو دن کو روزہ رکھو اور رات کو عبادت میں مشغول رہو۔ کہ اللہ تعالیٰ غروب آفتاب کے وقت سے ہی آسمان دنیا پر تجلی خاص فرماتا ہے اور فرمان الٰہی ہوتا ہے: خبر دار کون ہے مغفرت چاہنے والا کہ میں اس کی مغفرت کروں خبر دار ہے کوئی رزق مانگنے والا کہ میں اس کو رزق عطا فرماؤں۔ خبر دار ہے کوئی بیمار صحت چاہنے والا کہ میں اس کو شفا بخشوں خبر دار ہے کوئی ایسا، خبر دار ہے کوئی ایسا یہ ندا طلوع فجر تک ہوتی رہتی ہے۔۱۲م

۲۷۹۷۔ کشف الخفا للعجلونی، ۲/۲۵۵

۲۷۹۸۔ السنن لا بن ماجه، باب ما جاء من لیلة من نصف شعبان، ۱/۱۰۰

Marfat.com

۲۷۹۹ ـ **عن** ام المؤمنين عائشة الصديقة رضى الله تعالىٰ عنها قالت : فقدت النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم ذات ليلة فخرجت اطلبه فاذا هو بالبقيع رافع راسه الى السماء فقال : يا عائشة : ا كنت تخافين ان يحيف الله عليك و رسوله ، قالت : قد قلت : و ما بى ذلك ، ولكنى ظننت انك اتيت بعض نسائك فقال ان الله تعالىٰ ينزل ليلة النصف من شعبان الى السماء الدنيا فيغفر الا كثر من عدد شعر غنم كلب۔

ام المؤنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے ایک رات حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بستر اقدس پر نہ پایا تو میں تلاش میں نکلی، میں نے دیکھا کہ حضور جنت البقیع مین آسمان کی طرف چہرۂ اقدس اٹھائے ہوئے ہیں مجھے دیکھ کر فرمایا: اے عائشہ! کیا تم خوف کرتی ہو کہ اللہ اور اس کا رسول تم پر ظلم کریں گے میں نے عرض کیا: یہ بات نہیں بلکہ مجھے یہ خیال ہوا کہ کہیں حضور اپنی ازواج میں سے کسی کے پاس تشریف لے گئے۔ فرمایا: اللہ تعالیٰ شب برات مین خاص تجلی آسمان دنیا پر فرماتا ہے اور بنو کلب کی بکریوں کے بالوں سے زیادہ تعداد میں لوگوں کی مغفرت فرماتا ہے۔ ۱۲م

۲۸۰۰ ـ **عن** أبى موسى الاشعرى رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : ان الله تعالى ليطلع فى ليلة النصف من شعبان فيغفر لجميع خلقه الا المشرك او مشاحن ۔

حضرت ابوموسی اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ شب برات میں خاص تجلی فرماتا ہے اور مشرک و چغل خور کے علاوہ سب کی بخشش فرمادیتا ہے۔ ۱۲م

۲۷۹۹ ـ السنن لا بن ماجه، باب ما جاء من ليلة من نصف شعبان ، ۱۰۰/۱
المسند لا حمد بن حنبل، ۲۲۸/۶ ☆ الدر المنثور للسيوطى، ۲۷/۶
شرح السنة للبغوى، ۱۲۶/۴ ☆ التفسير للقرطبى، ۱۲۷/۱۶
۲۸۰۰ السنن لا بن ماجه، باب ما جا فى ليلة النصف من شعبان ۱۰۱/۱
كنز العمال للمتقى، ۳۵۱۷۴، ۳۱۶/۱۲ ☆ الجامع الصغير للسيوطى، ۱۱۲/۱
جمع الجوامع للسيوطى، ۵۰۱۲ ☆ مشكوة المصابيح للتبريزى، ۱۳۰۶

Marfat.com

فہرست عنوانات/جلد سوم

۲۱۔ کتاب الادب

۱۔لباس

کپڑے اتار کر تہہ کرنے کا حکم	۵
افادۂ رضویہ	۶
پائجامہ کا استعمال	۶
افادۂ رضویہ	۶
اون کا لباس سنت انبیاء ہے	۷
پاجامہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی سنت ہے	۸
پاجامہ پہننے میں زیادہ ستر پوشی ہے	۸
افادۂ رضویہ	۸
ریشم کا لباس ناجائز ہے	۹
لباس شہرت مذموم ہے	۱۱
سرخ کپڑا مرد کیلئے شیطانی لباس ہے	۱۱
افادۂ رضویہ	۱۲
عورتوں کو مردوں سے اور مردوں کو عورتوں سے تشبہ حرام ہے	۱۲
عورت مرد کا جوتا نہ پہنے	۱۶
عورت کتنا نیچا لباس پہنے	۱۷
ٹخنوں کے نیچے پاجامہ وغیرہ بہ نیت تکبر ناجائز ہے	۱۸
افادۂ رضویہ	۲۰
عورت کو کس طرح کا لباس پہننا چاہیئے	۲۲

Marfat.com

اوڑھنی کے استعمال کا طریقہ	۲۲
افادۂ رضویہ	۲۲
۲۔ خضاب	۲۳
سیاہ خضاب ناجائز ہے	۲۳
افادۂ رضویہ	۲۷
افادۂ رضویہ	۲۷
سرخ اور زرد خضاب جائز ہے	۲۸
افادۂ رضویہ	۲۹
۳۔ داڑھی مونچھ	۳۰
داڑھی حد شرعی کے مطابق رکھو	۳۰
افادۂ رضویہ	۳۱
داڑھی ضرور رکھو	۳۱
افادۂ رضویہ	۳۶
داڑھی منڈانا مثلہ کرنا ہے اور یہ ناجائز ہے	۳۷
افادۂ رضویہ	۴۱
دس چیزیں فطرت سے ہیں	۴۱
افادۂ رضویہ	۴۲
مونچھ ناخن اور بغل وغیرہ حلق کرنے کی مدت	۴۳
حضور کی مبارک داڑھی گھنی تھی	۴۳
جسم کے بال صاف کرنا جائز ہے	۴۳
افادۂ رضویہ	۴۴

۴۔ختنہ

نومسلم کا ختنہ کراؤ ---------- ۴۵
افادۂ رضویہ ---------- ۴۵
لڑکیوں کا ختنہ ضروری نہیں ---------- ۴۵

۵۔مصافحہ ومعانقہ

مصافحہ کا ثبوت ---------- ۴۷
افادۂ رضویہ ---------- ۴۸
ملاقات ومصافحہ ---------- ۴۸
دونوں ہاتھ سے مصافحہ کا ثبوت ---------- ۴۸
مصافحہ کی برکت ---------- ۴۹
افادۂ رضویہ ---------- ۵۰
سلام ومصافحہ کا باہمی تعلق ---------- ۵۰
افادۂ رضویہ ---------- ۵۱
مصافحہ کے وقت مسکراہٹ ---------- ۵۱
افادۂ رضویہ ---------- ۵۱
معانقہ کا ثبوت ---------- ۵۲
افادۂ رضویہ ---------- ۵۲

۶۔سلام

سلام کرنا باعث اجر ہے ---------- ۶۱
گھر میں داخل ہو تو سلام کرو ---------- ۶۴
اسلامی سلام اور یہود ونصاریٰ کی مخالفت ---------- ۶۴
افادۂ رضویہ ---------- ۶۵

Marfat.com

ملاقات وسلام کے وقت نہ جھکے	۶۵
سلام کا جواب طہارت کیساتھ بہتر ہے	۶۶
۷۔ حسن معاشرت	۶۷
مساوات بین المسلمین	۶۷
مدارات خلق	۶۷
مسلمانوں کو خوش کرنا محبوب عمل ہے	۶۹
حسن سلوک ہلاکت سے بچاتا ہے	۷۰
لوگوں سے اچھے اخلاق کا برتاؤ کرو	۷۱
افادۂ رضویہ	۷۱
آپس میں میل محبت سے رہو	۷۲
اللہ کی رضا کیلئے محبت کرو	۷۲
مسلمان سے تین دن سے زیادہ ناراض نہ ہو	۷۳
بندے کی مدد کرنے والے کی اللہ تعالیٰ مدد فرماتا ہے	۷۴
رہنمائی کار خیر ہے	۷۵
بے جا تشدد کرنے والے ہلاکت میں ہیں	۷۶
افادۂ رضویہ	۷۶
جو بات سننے میں بری لگے اس سے بچو	۷۷
کسی کے گھر میں نہ جھانکے	۷۸
فتنہ نہ اٹھاؤ	۷۸
عجب وخود پسندی بری چیز ہے	۷۸
تواضع بلندی کا سبب ہے	۷۸
نیک عمل پر مداومت کرو	۷۹
ہر چیز پر احسان کرو	۷۹

Marfat.com

بغیر ضرورت عجمی زبان سے احتراز کرو ---- ۸۰
افادۂ رضویہ ---- ۸۰
بابرکت چیز کو لازم کرلو ---- ۸۱
مسلمانوں کی کوئی چیز بغیر رضا نہ لو ---- ۸۱
لوگوں سے ان کے حال کے مطابق گفتگو کرو ---- ۸۱
کسی کو عبدی وامتی کہہ کر نہ پکارو ---- ۸۲
افادۂ رضویہ ---- ۸۲
بے مقصد چیزوں میں نہ پڑو ---- ۸۳
کام داہنی طرف سے شروع کرو ---- ۸۳
رحم دل لوگوں کی فضیلت ---- ۸۳
افادۂ رضویہ ---- ۸۵

۸۔ صحبت صالح وطالح

مومن متقی کی مصاحبت اختیار کرو ---- ۸۶
نیکوں کی صحبت نیک بناتی ہے ---- ۸۶
برے ہم نشیں کی مثال ---- ۸۶
برے ساتھی سے بچو ---- ۸۷
دوست کو دوست سے پہچانو ---- ۸۷
دوست کی صحبت موثر ہوتی ہے ---- ۸۸
جس سے محبت ہوگی اسی کے ساتھ حشر ہوگا ---- ۸۸
بدکاروں کی صحبت بدکار بنادیتی ہے ---- ۸۹
اچھے لوگ وہ ہیں جو اپنے احباب کیلئے اچھے ہوں ---- ۹۰
قیامت میں آدمی اپنے محبوب کیساتھ ہوگا ---- ۹۱
بروں کے ساتھ بیٹھنا بھی موجب لعنت ہے ---- ۹۱

Marfat.com

۹۔عزت و تعظیم وشفقت	۹۳
بڑوں کی تعظیم کرو	۹۳
بوڑھے کی فضیلت	۹۳
بوڑھے کی عزت کرنا اللہ کی تعظیم سے ہے	۹۴
عالم اور عادل سلطان اور بوڑھے مسلمان کی تعظیم	۹۴
حافظ کی تعظیم خدا کی عظمت وجلال کا اقرار ہے	۹۴
خوبصورت اور وجیہہ لوگوں فضیلت	۹۴
افادۂ رضویہ	۹۸
معزز اور شریف لوگوں کی رعایت کرو	۹۸
حسب مراتب عزت کرو	۹۹
افادۂ رضویہ	۱۰۰
منافق کی تعظیم غضب رب کا سبب ہے	۱۰۰
افادۂ رضویہ	۱۰۱
چھوٹوں سے پیار اور بڑوں کی تعظیم	۱۰۱
۱۰۔لہوولعب	۱۰۳
لہوولعب ناجائز ہے	۱۰۳
افادۂ رضویہ	۱۰۳
کھیل کود کرنا جائز نہیں	۱۰۵
تین چیزوں کے علاوہ ہر دنیوی کھیل باطل ہے	۱۰۵
افادۂ رضویہ	۱۰۵

Marfat.com

۱۱۔ شعروشاعری ۱۰۷

شعرگوئی عیب نہیں ۱۰۷

شعرحکمت ہے ۱۰۷

نعت گوشاعر کی فضیلت ۱۰۸

افادۂ رضویہ ۱۰۸

اچھے اور برے شعراء ۱۱۱

آپس میں مذاکرۂ شعر جائز ہے ۱۱۱

۱۲۔ گانا اور مزامیر ۱۱۳

مزامیر کا استعمال ناجائز ہے ۱۱۳

افادۂ رضویہ ۱۱۳

گانا اور مزامیر باعث لعنت ہے ۱۱۴

ناچ گانے میں شریک ہونے والا ملعون ہے ۱۱۶

باجے گاجے ناجائز ہے ۱۱۸

افادۂ رضویہ ۱۱۹

گانا نفاق پیدا کرتا ہے ۱۱۹

۱۳۔ وعدہ عاریت وامانت ۱۲۱

وعدہ خلافی کیا ہے؟ ۱۲۱

معذرت سے بچو ۱۲۱

عاریت کی چیز واپس کرو ۱۲۱

امانت ہلاک ہوجائے تو ضمان نہیں ۱۲۲

بغیر اجازت کسی کا خط پڑھنا جائز نہیں ۱۲۲

Marfat.com

افادۂ رضویہ ---------- ۱۲۳

۱۴۔ حقوق عباد ۱۲۴

مسلمانوں کے مسلمان پر چھ حق ہیں ---------- ۱۲۴
افادۂ رضویہ ---------- ۱۲۴
پڑوسی کا حق ---------- ۱۲۵
افادۂ رضویہ ---------- ۱۲۵
حقوق العباد قیامت میں دئے جائیں گے ---------- ۱۲۶
قیامت میں ہر حق دلایا جائے گا ---------- ۱۲۶
افادۂ رضویہ ---------- ۱۲۷
مفلس وہ ہے جو قیامت میں مفلس ہو ---------- ۱۲۷
قیامت میں ماں باپ بھی سختی سے پیش آئیں گے ---------- ۱۲۸
افادۂ رضویہ ---------- ۱۲۸
حقوق العباد خداوند قدوس اپنے فضل سے معاف فرمائے گا ---------- ۱۲۸
افادۂ رضویہ ---------- ۱۳۴

۱۵۔ ہدیہ وصلہ رحمی ۱۴۰

ہدیہ محبت کا سبب ہے ---------- ۱۴۰
ہدیہ اور نذرانہ لینا جائز ہے ---------- ۱۴۱
صدقہ اور ہدیہ کا فرق ---------- ۱۴۱
خوشبو تحفہ میں ملے تو واپس نہ کرو ---------- ۱۴۲
صلہ رحمی سے رزق کشادہ ہوتا ہے ---------- ۱۴۲
صلہ رحمی کرنے والے محتاج نہیں ہوتے ---------- ۱۴۴
صلہ رحمی عمر بڑھاتا ہے ---------- ۱۴۴

Marfat.com

۱۶۔صدق وکذب ۱۴۵

سچ اور جھوٹ کی علامت ۱۴۵
پہلودار بات کہنا جائز ہے ۱۴۵
جھوٹ بولنے والے پر وبال عظیم ۱۴۵
بکواس کی مذمت ۱۴۶

۱۷۔حیاوفحش گوئی ۱۴۷

حیاء زینت ہے ۱۴۷
حیاء بہتر ہے ۱۴۷
بے حیائی کی مذمت ۱۴۷
فحش گوئی کی مذمت ۱۴۸
فحش گوئی اور حیا ۱۴۸

۱۸۔بدگمانی اور تہمت ۱۵۰

بدگمانی سے بچو ۱۵۰
تہمت کی جگہ سے بچو ۱۵۰
حسد بدگمانی اور بدفالی بری خصلتیں ہیں ۱۵۱

۱۹۔غیبت ودھوکہ ۱۵۲

غیبت زنا سے بدتر ہے ۱۵۲
غیب کی بدبو ۱۵۲
فاسق کی برائی غیبت نہیں ۱۵۳
افادۂ رضویہ ۱۵۳

Marfat.com

فاسق کی تعظیم موجب غضب ہے ۱۵۳
افادۂ رضویہ ۱۵۴
جس نے دھوکہ دیا وہ ہماری جماعت سے خارج ۱۵۴

۲۰۔ظالم ومظلوم ۱۵۶

ظلم وتعدی نہ کرو ۱۵۶
ظلم قیامت میں اندھیریوں کا سبب ہوگا ۱۵۶
ظلماً کسی کی زمین دبانے کا وبال ۱۵۶
ظالم کی اعانت منجانب اللہ نہیں ہوتی ۱۵۸
ناحق ایذا دینے والا مبغوض خدا ہے ۱۵۹
مظلوم کی دادرسی پر اجر ۱۵۹
مظلوم کی دادرسی اور فاروق اعظم کا عدل ۱۶۰
مجبور و بے کس شخص اللہ تعالیٰ کی حمایت میں ہے ۱۶۱

۲۱۔اچھے اور برے نام ۱۶۲

اچھے ناموں کی برکت ۱۶۲
نام اچھے رکھنا چاہیئے ۱۶۴
محمد اور احمد ناموں کی فضیلت ۱۶۴
افادۂ رضویہ ۱۶۵
سب سے بہتر نام ۱۶۸
حارث وہمام ناموں کی فضیلت ۱۶۸
حضرت فاطمہ کے نام کی فضیلت ۱۸۹
بندوں کیلئے برے نام ۱۶۹
عزیز وحکیم نام نہ رکھو ۱۷۰

Marfat.com

حرب وولید نام منع ہے	۱۷۰
نام بگاڑنے کی ممانعت	۱۷۰
سجدۂ تعظیمی	۱۷۲
مخلوق کو سجدہ کرنا حرام ہے	۱۷۲
سجدۂ تعظیمی حرام	۱۷۲
اپنے لئے قیام کی خواہش رکھنے والا جہنمی ہے	۱۷۳
۲۲۔عورتوں کے احکام	۱۷۴
زیورات اور سنگار عورتوں کیلئے ہے	۱۷۴
عورتیں مہندی لگائیں	۱۷۴
عورت اور پردہ	۱۷۵
افادۂ رضویہ	۱۷۶
نابینا سے بھی پردہ ضروری ہے	۱۷۷
دیور سے بھی پردہ ضروری ہے	۱۷۸
عورت بغیر محرم سفر نہ کرے	۱۷۸
افادۂ رضویہ	۱۷۹
لڑکیوں کو لکھنا نہ سکھاؤ اور بالا خانہ پر نہ رکھو	۱۷۹
افادۂ رضویہ	۱۸۰
ہجڑوں کو گھر میں نہ آنے دو	۱۸۲
اجنبیہ سے خلوت حرام ہے	۱۸۲
۲۳۔تشبہ کفار	۱۸۳
تشبہ کفار سے بچو	۱۸۳

۲۴_شکر

شکر عباد شکر خدا	۱۸۵
بھلائی کرنے والے کی تعریف کرنا شکر ہے	۱۸۵
قلیل عطا پر بھی شکریہ ادا کرو	۱۸۶
قلیل احسان کو بھی حقیر نہ سمجھو	۱۸۶
اللہ تعالیٰ کا شکر ہر حال میں کرو	۱۸۷
اللہ تعالی کی دی ہوئی نعمت کی حفاظت کرو	۱۸۷
نعمت کا چرچا اللہ تعالیٰ کو محبوب ہے	۱۸۸
۲۵_حقوق والدین	۱۸۹
والدین کی رضا رب کی رضا ہے	۱۸۹
والدین کی فرمانبرداری ضروری ہے	۱۹۱
ماں باپ کی اجازت کے بغیر جہاد نہ کرو	۱۹۲
ماں باپ کو ستانے والا جنت سے محروم ہے	۱۹۲
ماں باپ کو ایذا دینے والے کے فرض ونفل غیر مقبول	۱۹۳
والدین کا نافرمان ملعون ہے	۱۹۳
ماں باپ کی نافرمانی کی سزا دنیا میں بھی ملتی ہے	۱۹۳
ماں باپ کا حق اولاد پر	۱۹۴
افادۂ رضویہ	۱۹۴
ماں باپ کے قدموں میں جنت	۱۹۷
ماں کا حق باپ سے زائد ہے	۱۹۸
ماں کی نافرمانی حرام ہے	۲۰۰
بیٹے کی کمائی میں والد کا حصہ	۲۰۰
والد کے دوست سے حسن سلوک	۲۰۱

Marfat.com

ماں باپ کوستانے والے کی سزا ۲۰۳
چچا بجائے باپ ہوتا ہے ۲۰۳
جمعہ کے دن اولاد کے اعمال ماں باپ پر پیش ہوتے ہیں ۲۰۳
افادۂ رضویہ ۲۰۴
ماں کا عظیم حق ۲۰۴
حقوق والدین سے ہے ان کیلئے استغفار کرنا ۲۰۵
ماں باپ کی طرف سے صدقہ کرو ۲۰۶
افادۂ رضویہ ۲۰۷
ماں باپ کی طرف سے حج کرو ۲۰۷
ماں باپ کا قرض ادا کرو ۲۰۹
روز جمعہ والدین کی قبروں کی زیارت کرو ۲۰۹
افادۂ رضویہ ۲۱۰
باپ کے احباب سے حسن سلوک ۲۱۱
مشرک ماں باپ سے حسن سلوک سے پیش آؤ ۲۱۴

۲۲۔ کتاب الحیوانات ۲۱۵

۱۔ جانوروں سے سلوک ۲۱۷

جانوروں کے کھلانے پر اجر ۲۱۷
جانوروں کے دانہ پانی کا خیال کرو ۲۱۷
افادۂ رضویہ ۲۱۸
جانور بازی ناجائز ہے ۲۱۸
جانور غیر مکلف ۲۱۸
جانور کو مثلہ نہ کرو ۲۱۹

۲۔ جانور پالنا

	۲۲۰
کتا پالنا گناہ ہے	۲۲۰
کالا کتا شیطان ہے	۲۲۰
بلی گھر میں آنے جانے والا جانور ہے	۲۲۱
بلی ناپاک نہیں	۲۲۲
بلی درندہ ہے	۲۲۲
مرغ پالنا اچھا ہے	۲۲۲

۳۔ موذی جانور

	۲۲۳
سانپ کو مار ڈالو	۲۲۳
افادۂ رضویہ	۲۲۳
سانپ مارنا باعث اجر ہے	۲۲۴
پانچ جانوروں کو حرم میں اور حالت احرام میں قتل کرنا جائز ہے	۲۲۵
چھوٹے اور زہریلے سانپ ضرور مارو	۲۲۶
سانپ اور بچھو مارنا نماز میں بھی جائز ہے	۲۲۷
سانپ مارنے پر سات نیکیاں اور چھپکلی پر ایک	۲۲۷
چھ جانور احرام اور حالت نماز میں بھی مارنا جائز ہیں	۲۲۸
چھپکلی مارنا ثواب ہے	۲۲۸
سفید سانپ نہ مارو	۲۲۹
جن بھی سانپ کی شکل میں آتے ہیں	۲۲۹
افادۂ رضویہ	۲۳۲

۲۳۔ کتاب التوبۃ

	۲۳۵

۱۔ فضائل توبہ

	۲۳۷
توبہ کا طریقہ	۲۳۷

افادۂ رضویہ ---------- ۲۳۷

توبہ گناہ مٹادیتی ہے ---------- ۲۳۷

گنہگار کی بھلائی توبہ میں ہے ---------- ۲۳۸

مومن کوتوبہ کے بعد طعنہ نہ دے ---------- ۲۳۸

گناہ کے بعد سچی توبہ سے دل صیقل ہوجاتا ہے ---------- ۲۳۹

۲۔توبہ کیا ہے؟ ۲۴۰

جس نے توبہ کی اس نے گناہ پر اصرار نہ کیا ---------- ۲۴۰

ندامت توبہ ہے ---------- ۲۴۰

معصیت میں مبتلاء رہ کر توبہ اللہ سے استہزاء ہے ---------- ۲۴۰

گناہ کے فوراً بعد توبہ کرنا مومن کی شان ہے ---------- ۲۴۱

افادۂ رضویہ ---------- ۲۴۱

۳۔توبہ کی نوعیت ۲۴۲

جیسا گناہ ویسی ہی توبہ ---------- ۲۴۲

افادۂ رضویہ ---------- ۲۴۲

۲۴۔کتاب الزہد ۲۴۹

۱۔زہد ۲۵۱

زہد وتوکل ---------- ۲۵۱

فقر کی ترغیب ---------- ۲۵۲

افادۂ رضویہ ---------- ۲۵۳

دنیا سے بے رغبتی کی تعلیم ---------- ۳۵۴

مذمت دنیا ---------- ۲۵۷

Marfat.com

دنیا کی ہوس نہیں بھرتی ۲۵۸
اللہ تعالیٰ اپنے بندے کیلئے کافی ہے ۲۵۹
دنیاوآخرت دونوں پیش نظر رکھے ۲۵۹
افادۂ رضویہ ۲۶۰
آزمائش کے وقت اعانت ہوتی ہے ۲۶۰
مفلس وہ ہے جو قیامت میں مفلس ہو ۲۶۰

۲۔تقویٰ ۲۶۱

تقویٰ وتواضع کی فضیلت ۲۶۱
خوف خدا کا صلہ مغفرت ۲۶۱
صفائی قلب اصلاح اعمال کی اصل ہے ۲۶۲
قلب کی وجہ تسمیہ ۲۶۲
دل اللہ تعالیٰ کے قبضہ وتصرف میں ہے ۲۶۳
مومن متقی کی فضیلت ۲۶۳

۲۵۔کتاب الدعوات ۲۶۵

۱۔فضائل دعا ۲۶۷

دعا کرنے والے پر اللہ کا خاص فضل ہوتا ہے ۲۶۷
کثرت دعا کی ترغیب ۲۶۷
افادۂ رضویہ ۲۶۷
کثرت دعا کی ترغیب ۲۶۸
جمعہ کی ایک ساعت میں دعا قبول ہوتی ہے ۲۹۰
مقبولیت دعا کی ساعت کونسی ہے؟ ۲۹۰
افادۂ رضویہ ۲۹۲

Marfat.com

عرفہ کے دن دعا بہتر ہے ---- ۲۹۴
نصف رات میں دعا مقبول ہوتی ہے ---- ۲۹۴
ختم قرآن اور فرض نماز کے بعد دعا قبول ہوتی ہے ---- ۲۹۶
افطار کے وقت دعا قبول ہوتی ہے ---- ۲۹۶
آخری رات میں دعا کی فضیلت ---- ۲۹۷
اذان واقامت کے درمیان دعا قبول ہوتی ہے ---- ۲۹۸
راتوں کو جاگ کر دعا کرنا ---- ۲۹۸
پانچ راتوں میں دعا مقبول ہے ---- ۲۹۸
تین اوقات میں دعا کے قبولیت ---- ۲۹۹
دو وقتوں میں دعا قبول ہوتی ہے ---- ۲۹۹
غائبانہ دعا جلد قبول ہوتی ہے ---- ۳۰۰
آسمان کے دروازے کھلنے پر دعا قبول ہوتی ہے ---- ۳۰۰
رقت قلب کے وقت دعا مقبول ہے ---- ۳۰۰
دن ڈھلے اور ہوا چلے تو دعا قبول ہے ---- ۳۰۱
مرغ کی آواز پر اللہ کا فضل مانگو ---- ۳۰۱
مزدلفہ میں حضور کی ایک اہم دعا قبول ہوئی ---- ۳۰۱

۴۔ کن لوگوں کی دعا کب اور کہاں قبول ہوتی ہے ۳۰۳

چار اشخاص کی دعا مقبول ہے ---- ۳۰۳
حاجیوں کی دعا مقبول ہے ---- ۳۰۴
احسان مند کی دعا محسن کے حق میں مقبول ہے ---- ۳۰۵
مسلمانوں کی اجتماعی دعا مقبول ہے ---- ۳۰۵
جلدی نہ کرنے والی کی دعا قبول ہوتی ہے ---- ۳۰۶
افادۂ رضویہ ---- ۳۰۶

راحت میں دعا کرنا مصائب میں دعا کی قبولیت کی نشانی ہے ---- ۳۰۸
تین اشخاص کی دعا مقبول نہیں ---- ۳۰۸
افادۂ رضویہ ---- ۳۰۹
تین مقامات پر دعا مقبول ہے ---- ۳۱۰
مزارات پر جا کر دعا کرنے کا ثبوت ---- ۳۱۰
اپنے لئے دوسرں سے دعا کراؤ ---- ۳۱۱
بزرگوں سے دعائے مغفرت کراؤ ---- ۳۱۱

۵۔ مسنون دعائیں ۳۱۲

نماز کے بعد کی دعا ---- ۳۱۲
مسنون دعا ---- ۳۱۲
افادۂ رضویہ ---- ۳۱۵
فائدہ ---- ۳۱۸
اللہ تعالیٰ کی محبوب دعا ---- ۳۱۹
عافیت کی دعا ---- ۳۱۹

۲۶۔ کتاب الذکر ۳۲۱

۱۔ فضائل ذکر ۳۲۳

فضیلت ذکر ---- ۳۲۳
افضل الذکر کیا ہے؟ ---- ۳۲۷
ذکر اللہ پر اجر و ثواب ---- ۳۲۷
ذکر اللہ ذاکرین کی مغفرت کا سبب ہے ---- ۳۲۸
ذکر اللہ عذاب سے نجات کا سبب ---- ۳۲۸

Marfat.com

ذکر خدا سے اللہ کی اعانت ساتھ رہتی ہے ۳۳۰

سبحان اللہ کی فضیلت ۳۳۰

تسبیح، تکبیر، اور تہلیل وغیرہ کی فضیلت ۳۳۱

فضائل کلمہ طیبہ ۳۳۱

مجلس سے اٹھو تو سبحان اللہ وغیرہ پڑھو ۳۳۲

افادۂ رضویہ ۳۳۴

ذکر آہستہ بہتر ہے ۳۳۶

۲۔ فضیلت مجالس ذکر ۳۳۷

مجالس ذکر جنت کی کیاریاں ہیں ۳۳۷

ذاکرین کو ملائکہ رحمت گھیرے رہتے ہیں ۳۳۹

افادۂ رضویہ ۳۴۰

۳۔ ذکر کی تاکید ۳۴۱

ذکر اللہ کی کثرت کرو ۳۴۱

ہر شجر و ہجر کے پاس ذکر الٰہی کرو ۳۴۲

افادۂ رضویہ ۳۴۳

۲۷۔ کتاب الفرائض ۳۴۵

۱۔ علم فرائض کی اہمیت ۳۴۷

علم فرائض نصف علم دین ہے ۳۴۷

میراث سے محروم نہ کرو ۳۴۷

افادۂ رضویہ ۳۴۸

Marfat.com

۲۔ میراث کی تفصیل

عصبہ کو مال پہلے دیا جائے ۳۵۱
قریبی رشتہ دار کا حق میراث میں ۳۵۱
اہل قرابت کو میراث دو ۳۵۱
افادۂ رضویہ ۳۵۲
ایک قبیلہ کا وارث دوسرے کو قرار دیا جا سکتا ہے ۳۵۲
افادۂ رضویہ ۳۵۳
کافر مسلمان کا وارث نہیں ہو سکتا ۳۵۴

۲۸۔ کتاب الساعۃ ۳۵۷

۱۔ علامات قیامت ۳۵۹

جاہلوں کی کثرت قیامت کی نشانی ۳۵۹
نااہلوں کو حاکم بنانا قیامت کی نشانی ۳۵۹
آخری زمانوں میں معاملہ برعکس ہوگا ۳۶۰
آخری زمانہ میں فریبی جھوٹے پیدا ہوں گے ۳۶۰
افادۂ رضویہ ۳۶۰
حضرت امام مہدی کے بارے میں بشارت ۳۶۱

۲۔ دجال ۳۶۲

دجال کا خروج ۳۶۲
واقعہ ابن صیاد ۳۶۴
افادۂ رضویہ ۳۶۵
تیس دجال مدعیان نبوت ہوں گے ۳۶۶
ستائیس دجال ہوں گے ۳۶۷

Marfat.com

۳۔میدان قیامت

حساب وکتاب ۳۶۸

پل صراط جہنم کا پیٹھ پر نصب ہوگا ۳۶۸

۴۔شفاعت

شفاعت کا ثبوت ۳۶۹

شفاعت کبیرہ گناہوں کیلئے ہے ۳۷۳

حضور سب سے پہلے شفاعت فرمائیں گے ۳۷۳

شفاعت کبری کی تفصیل ۳۷۵

حضور کی شفاعت بے شمار لوگوں کیلئے ہے ۳۷۶

حضور کی شفاعت مومن کیلئے ہے ۳۷۶

کافر ومشرک کے علاوہ شفاعت سب کو عام ہے ۳۸۳

حضور کو اپنی امتیوں کی شفاعت کا خاص خیال ہوگا ۳۸۳

اللہ تعالیٰ اپنے محبوب کو امت کے حق میں راضی فرمائے گا ۳۸۳

مقام محمود منصب شفاعت ہے ۳۸۴

افادۂ رضویہ ۳۸۴

شفاعت برحق ہے منکر محروم رہے گا ۳۸۴

عام جنتی بھی شفاعت کریں گے ۳۸۵

نیک لوگ اپنے خاندان کے شفیع ہوں گے ۳۸۶

۵۔حوض کوثر

حوض کوثر کی خصوصیت ۳۸۶

حوض کوثر میں دو پرنالے جنت سے گرتے ہیں ۳۸۷

۶۔رویت باری تعالیٰ

رویت باری تعالی حق ہے ۳۹۰

جنت اور دیدار الٰہی ۳۹۳

نیک لوگ اپنے خاندان کے شفیع ہوں گے ۳۹۵

۵۔حوض کوثر

حوض کوثر کی خصوصیت ۳۹۶

حوض کوثر میں دو پرنالے جنت سے گرتے ہیں ۳۹۶

۶۔رویت باری تعالیٰ

رویت باری تعالی حق ہے ۳۹۷

جنت اور دیدار الٰہی ۳۹۸

اہل جنت کیلئے تجلی ربانی کا نزول ۳۹۹
اللہ تعالیٰ کی تجلی آسمانوں میں ہے ۳۹۹
اللہ عزوجل کی تجلی خاص انسان کو نیک بخت بناتی ہے ۴۰۲

۷۔ جنت ۴۰۳

جنت اور دوزخ کا مکالمہ ۴۰۳
جنت نہایت گراں قیمت چیز ہے ۴۰۴
زمانہ فترت کے مطیع لوگ جنتی ہیں ۴۰۴
اہل جنت کی مقبولیت ۴۰۴
مومنوں سے جنت قریب ہوگی ۴۰۵
جنتیوں میں خاندان کی رعایت ہوگی ۴۰۷
افادۂ رضویہ ۴۰۷
بعض جنتیوں کے گناہ نیکیوں سے بدل جائیں گے ۴۰۸

۸۔ جہنم ۴۰۹

جہنم کی آگ نہایت سیاہ ہے ۴۰۹
ادنیٰ عذاب پانے والا دوزخی ۴۱۰
نفس امارہ اور جنت ودوزخ ۴۱۱
ابوطالب کا حال ۴۱۳
افادۂ رضویہ ۴۱۷

۲۹۔ کتاب الفضائل ۴۳۲

۱۔ فضائل قرآن ۴۲۵

تلاوت قرآن کی فضیلت ۴۲۵
افادۂ رضویہ ۴۲۶

Marfat.com

عظمت قرآن	۴۲۶
افادۂ رضویہ	۴۲۷
فضیلت سورۂ بقرہ وآل عمران	۴۲۷
فضیلت سورۂ رحمٰن	۴۲۸
فضیلت سورۂ اخلاص	۴۲۸
تلاوت قرآن اللہ تعالیٰ کی دعوت ہے	۴۲۹
تلاوت قرآن اچھی آواز سے کرو	۴۳۰
جو اچھی آواز سے قرآن نہ پڑھے وہ ہم میں سے نہیں	۴۳۱
قرآن کی تلاوت میں سوز وگداز پیدا کرو	۴۳۱
تلاوت قرآن کی کثرت کرو	۴۳۳
قرآن بندوں کیلئے ہدایت ہے	۴۳۳
آداب قرآن وحدیث	۴۳۴
افادۂ رضویہ	۴۳۴
فضیلت حافظ قرآن	۴۳۴
تعلیم قرآن کی فضیلت	۴۳۵
تعلیم وتعلم قرآن کا مقصد عمل ہے	۴۳۶
معنی قرآن میں غور کرو	۴۳۶
حامل قرآن اور حافظ کی فضیلت	۴۳۷
جسے کچھ قرآن یاد نہ ہو ویران گھر کی طرح ہے	۴۳۷
قرآن پڑھ کر بھول جانا گناہ ہے	۴۳۸
قرآن بھول جانے پر وعید	۴۳۸
قرآن کی حفاظت کرو	۴۳۸
قرآن بندوں کیلئے فلاح کا سبب ہے	۴۳۹
قرآن سات طریقوں پر نازل ہوا	۴۳۹

Marfat.com

ہر آیت کا ایک ظاہر اور ایک باطن ہے ۴۴۰

بسملہ قرآنی سورتوں کیلئے حد فاصل ہے ۴۴۰

قرآن پاک میں ظاہری حکم نہ ملے تو اہل علم متقی عابد سے مشورہ کرو ۴۴۱

ختم قرآن کریم پہ اظہار خوشی ۴۴۲

۲۔ فضائل قبائل

فضیلت قریش ۴۴۳

قریش کو دیگر اقوام پر فوقیت ہے ۴۴۳

افادۂ رضویہ ۴۴۷

قریش، انصار اور ثقیف کی فضیلت ۴۵۱

قریش کی اطاعت صرف جائز چیزوں میں ہوگی ۴۵۱

قریشی عورتوں کی فضیلت ۴۵۲

فضیلت بنی ہاشم ۴۵۲

قبیلہ مضر کی فضیلت ۴۵۷

اہل عرب کی فضیلت ۴۵۷

اہل عرب کو علی الاطلاق گالی دینا مشرکین کا طریقہ ہے ۴۵۸

۳۔ فضائل مقامات

فضیلت حجاز ۴۵۹

شیطان جزیرۂ عرب میں شرک سے مایوس ہوگیا ۴۶۹

عرب کی فضیلت ۴۶۹

فضیلت عسقلان وغزہ ۴۶۱

۴۔ فضائل ایام

بدھ کی فضیلت ۴۶۱

شب برأت کی فضیلت ۴۶۳

Marfat.com

فیوضات الرضویہ فی تشریحات الھدایہ

المعروف بہ

شرح ھدایہ

فقہ حنفی کی عظیم معرکہ آرا کتاب
کی جامع و مستند اردو شرح

مکمل
15
جلدیں

تصنیف

امام ابوالحسن علی بن ابوبکر بن عبدالجلیل الفرغانی

ترجمہ و شرح

علامہ محمد لیاقت علی رضوی

شبیر برادرز
اردو بازار لاہور

شبیر برادرز®
زبیدہ سنٹر ۴۰ اردو بازار لاہور فون: 042-37246006
E-mail: shabbirbrother786@gmail.com